حصہ دوئم

فہرست

کتاب النکاح

باب نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
باب نمبر189	عورتوں سے محبت	1
باب نمبر190	عورتوں کا غلبہ	3
باب نمبر191	عورتوں کی قسمیں	3
باب نمبر192	اچھی عورتیں	5
باب نمبر193	بری عورتیں	7
باب نمبر194	قریش کی عورتوں کی فضیلت	7
باب نمبر195	جسے نیک بیوی نصیب ہو	8
باب نمبر196	نکاح کی رغبت	10
باب نمبر197	کنوارے پن کی کراہت	10
باب نمبر198	شادی رزق میں اضافہ کرتی ہے	12
باب نمبر199	جو شادی میں کوشش کرے	14
باب نمبر200	بیوی کا انتخاب	14
باب نمبر201	دیندار عورت سے شادی کی فضیلت اور مالدار عورت سے شادی کی کراہت	15
باب نمبر202	بانجھ عورت سے شادی کی کراہت	16
باب نمبر203	کنواری عورتوں کی فضیلت	17
باب نمبر204	جن چیزوں کے ذریعے عورت کے اچھے ہونے پر استدلال کیا جاتا ہے	18
باب نمبر205	نادر	19
باب نمبر206	اللہ عَزّوجَلَّ نے لوگوں کیلئے ان کی مثل پیدا کی ہے	20
باب نمبر207	مستحب ہے۔ عورتوں کے بالغ ہونے اور شوہر سے خالی ہونے کے بعد شادی میں	20
باب نمبر208	عورتوں کی شہوت کی مردوں کی شہوت سے زیادتی	23
باب نمبر209	مومن مومنہ کا کفو ہوتا ہے	24
باب نمبر210	اس میں دیگر	29
باب نمبر211	ان میں دیگر	31

باب نمبر212	کفو (ہمسر)	32
باب نمبر213	شرابی سے نکاح کی کراہت	32
باب نمبر214	ناصبیوں اور دیگر فرقوں سے نکاح	33
باب نمبر215	جن کے ساتھ نکاح مکروہ ہے۔ مثلاً کرد، سوڈانی وغیرہ	38
باب نمبر216	ولد زنا سے نکاح	38
باب نمبر217	احمق اور پاگل عورت سے شادی کی کراہت	39
باب نمبر218	زانی اور زانیہ	40
باب نمبر219	آدمی عورت سے زنا کرتا ہے اور پھر اس سے شادی کر لیتا ہے	42
باب نمبر220	ذمی عورت سے نکاح	43
باب نمبر221	آزاد آدمی کنیز سے شادی کرے	46
باب نمبر222	دور جہالت کا وٹہ سٹہ کا نکاح	48
باب نمبر223	آدمی ایک عورت سے شادی کرتا ہے اور پھر اس کے باپ کی ام ولد سے شادی کرتا ہے	49
باب نمبر224	عورتوں میں سے جو اللہ عَزّوجَلّ نے حلال قرار دیا ہے	51
باب نمبر225	نکاح کی قسمیں	53
باب نمبر226	شادی کا ارادہ کرنے والے کی نگاہ	53
باب نمبر227	وہ وقت کہ جس میں شادی مکروہ ہے	55
باب نمبر228	رات کو شادی میں جو مستحب ہے	55
باب نمبر229	شادی کے وقت کھانا	56
باب نمبر230	شادی بغیر خطبہ کے (یعنی بغیر طلب تزویج کے)	57
باب نمبر231	نکاح کے خطبے	57
باب نمبر232	حق مہر میں سنت	65
باب نمبر233	جس چیز پر امیر المومنین علیہ السلام نے بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا سے شادی کی	67
باب نمبر234	ان دنوں حق مہر وہ ہے کہ جس پر لوگ راضی ہو جائیں تھوڑا یا زیادہ	68
باب نمبر235	مہر میں نوادر	69
باب نمبر236	دخول موقع پر ادا کیے جانے والا حق مہر کو ختم کر دیتا ہے	74
باب نمبر237	جو حق مہر مقرر کرے لیکن اس کی نیت میں اس کی ادائیگی نہ ہو	74
باب نمبر238	ایک آدمی کسی عورت سے شادی کرتا ہے۔ معین حق مہر پر اور اس کے باپ کیلئے بھی کوئی چیز مقرر کرتا ہے	75

باب نمبر239	عورت کسی مرد کو اپنا نفس ہبہ کرتی ہے	75
باب نمبر240	حق مہر میں شوہر اور عورت اور اس کے اہل کا اختلاف	77
باب نمبر241	بغیر گواہوں کے شادی	78
باب نمبر242	نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے عورتوں میں سے جن کو حلال قرار دیا گیا	79
باب نمبر243	بغیر ولی کے شادی	82
باب نمبر244	کنواری لڑکی سے اس کے امر میں مشورہ اور جس پر اس سے مشورہ واجب ہے اور جس پر واجب نہیں	84
باب نمبر245	ایک آدمی اپنی بیٹی کی شادی کرانا چاہتا ہے جب کہ اس کا باپ (دادا) اس کی کسی اور سے تزویج چاہتا ہے	86
باب نمبر246	ایک عورت کو اس کے دو ولی جو باپ اور دادا کے علاوہ ہوں ہر ایک علیحدہ علیحدہ آدمی سے تزویج کر دے	88
باب نمبر247	عورت ایک مرد کو اپنا ولی بناتی ہے تا کہ وہ اسے ایک مرد سے بیاہ دے اور وہ مرد اسے دوسرے شخص سے بیاہ دیتا ہے	89
باب نمبر248	جب چھوٹے بچے کی تزویج کر دی جائے تو وہ ایک دوسرے سے محبت نہ کریں گے	90
باب نمبر249	عمر کی وہ حد کہ جس میں عورت سے دخول ہو سکتا ہے	90
باب نمبر250	آدمی ایک عورت سے شادی کرتا ہے اور اپنے بیٹے کو اس عورت کی بیٹی سے بیاہتا ہے	91
باب نمبر251	بچوں کی تزویج	92
باب نمبر252	آدمی ایک عورت کی خواہش رکھتا ہے اور اس کے والدین اس عورت کے علاوہ کی خواہش	94
باب نمبر253	نکاح میں کون سی شرط جائز ہے اور کون سی شرط جائز نہیں	95
باب نمبر254	نکاح میں فریب کاری اور وہ کہ جس سے عورت واپس لی جائے گی	98
باب نمبر255	اپنی ذات کو چھپانے والا اور نامرد	104
باب نمبر256	نادر	107
باب نمبر257	آدمی کسی عورت سے تزویج کرتا ہے اسے باکرہ جان کر اور اسے غیر باکرہ پاتا ہے	108
باب نمبر258	آدمی عورت سے شادی کرتا ہے اور اسے کوئی چیز دینے سے پہلے اس سے دخول کر لیتا ہے	108
باب نمبر259	مزدوری کے عوض شادی	109
باب نمبر260	اس شخص کے بارے میں کہ جسے بیاہا جائے اور اس کی موت کی خبر آئے	110
باب نمبر261	آدمی ایک عورت سے زنا کرتا ہے اور اس کی ماں یا اس کی بیٹی سے تزویج کرتا ہے یا اپنی بیوی کی ماں یا بیٹی سے زنا کرتا ہے	110

باب نمبر262	آدمی لڑکے سے بد فعلی کرتا ہے اور اس کی بیٹی یا اس کی بہن سے تزویج کرتا ہے	113
باب نمبر263	باپ کی اور بیٹے کی منکوحہ میں سے کون سی حلال اور کون سی حرام ہے	114
باب نمبر264	دیگر اور اس میں ازدواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہے	117
باب نمبر265	آدمی کسی عورت سے شادی کرتا ہے پس وہ اسے طلاق دیتا ہے یا وہ مر جاتی ہے دخول سے پہلے یا دخول کے بعد۔ پس وہ اس عورت کی ماں یا بیٹی سے تزویج کرتا ہے	119
باب نمبر266	اس عورت کی شادی کہ جسے غیر سنت طریقہ سے طلاق دی جائے	120
باب نمبر267	عورت کی شادی اس کی پھوپھی یا خالہ پر بطور سوکن کی جاتی ہے	122
باب نمبر268	طلاق یافتہ عورت کی اس کے شوہر کیلئے حلیت اور پہلی طلاق کو ختم کرنے والی چیزیں	122
باب نمبر269	ایسی عورت کو جو مرد پر حرام ہوتی ہے اور اس کیلئے کبھی حلال نہیں ہوتی	124
باب نمبر270	وہ کہ جس کے پاس چار عورتیں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کو طلاق دے اور اس کی عدت ختم ہونے سے پہلے شادی کرلے یا عقد دائمی کے ذریعہ پانچ عورتوں سے شادی کرلے	128
باب نمبر271	آزاد یا کنیز دو بہنوں کے درمیان جمع کرنا	129
باب نمبر272	اللہ عَزّوجَلَّ کے قول" لا تُواعِدُوهُنَّ سِرًّا الْآيَةَ " کے بارے میں	134
باب نمبر273	ذمی اور مشرکین کا نکاح ان میں سے بعض اسلام لائیں اور بعض اسلام نہ لائیں یا سب کے سب اسلام لائیں	135
باب نمبر274	رضاعت	137
باب نمبر275	رضاعت کی تعریف کہ جس سے حرمت آتی ہے	138
باب نمبر276	فحل کے دودھ کی تعریف	141
باب نمبر277	دودھ چھڑانے کے زمانے کے بعد رضاعت نہیں ہے	144
باب نمبر278	رضاعت میں نوادر	146
باب نمبر279	اسی طرح میں	149
باب نمبر280	دائیہ کا نکاح	150
باب نمبر281	ابواب المتعہ	151
باب نمبر282	متعہ والی عورتیں کنیزوں جیسی ہیں اور چار میں سے نہیں ہیں	153
باب نمبر283	واجب ہے کہ احتراز کرے اس سے جو مستغنی ہو	155
باب نمبر284	متعہ پاکدامنہ عورت کے علاوہ جائز نہیں	156
باب نمبر285	متعہ کی شرطیں	158
باب نمبر286	مرد کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس عورت پر شرط کا اعادہ کرے نکاح کے بعد	159

باب نمبر287	وہ مہر کہ جو متعہ میں کافی ہوتا ہے	160
باب نمبر288	متعہ کی عدت	161
باب نمبر289	متعہ میں اضافہ	162
باب نمبر290	متعہ میں جتنی مدت جائز ہے	163
باب نمبر291	آدمی ایک ہی عورت سے بہت مرتبہ متعہ کرتا ہے	164
باب نمبر292	مہر کا روک لینا جب عورت چھوڑ جائے	164
باب نمبر293	عورت اپنی ذات کی تصدیق کرنے والی ہے	166
باب نمبر294	کنواریوں سے متعہ	167
باب نمبر295	کنیزوں سے تزویج	168
باب نمبر296	اولاد کا ہو جانا	169
باب نمبر297	میراث	169
باب نمبر298	نوادر	170
باب نمبر299	آدمی اپنی کنیز کو اپنے بھائی کیلئے اور عورت اپنی کنیز کو اس کے شوہر کیلئے حلال کرتی ہے	173
باب نمبر300	آدمی اپنے بیٹے کی کنیز سے جماع کا ارادہ کرتا ہے	177
باب نمبر301	کنیز کا استبراء	178
باب نمبر302	گھر کی کنیزیں	181
باب نمبر303	آدمی کنیز خریدتا ہے درحالیکہ وہ حاملہ ہوتی ہے	181
باب نمبر304	ایک آدمی اس کی کنیز کو آزاد کرتا ہے اور اس کی آزادی کو اس کا حق مہر قرار دیتا ہے	182
باب نمبر305	غلام کیلئے کتنی عورتیں حلال ہیں	184
باب نمبر306	غلام نے اپنے آقا کے اذن کے بغیر تزویج کی	185
باب نمبر307	مملوکہ (کنیز) اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر خود کو تزویج کرے	187
باب نمبر308	آدمی اپنی کنیز اپنے غلام کو تزویج کرتا ہے	188
باب نمبر309	اس عورت کا نکاح جو کچھ آزاد اور کچھ غلامی میں ہے	189
باب نمبر310	آدمی کنیز خریدتا ہے اور اس کنیز کا آزاد یا غلام شوہر ہوتا ہے	190
باب نمبر311	عورت ایک غلام کی بیوی ہوتی ہے پھر وہ اس غلام کو وراثت میں پائے یا اسے خرید لے اور اس کا شوہر اس کا غلام بن جائے	192
باب نمبر312	عورت کا شوہر غلام تھا اس نے اسے وراثت میں پایا پھر اسے آزاد کر دیا اور اس سے راضی ہو گئی	193
باب نمبر313	کنیز ایک غلام کی بیوی تھی پھر اس کو آزاد کر دیا یا دونوں کو ایک ساتھ آزاد کر دیا	194

باب نمبر314	غلام کی بیوی آزاد عورت ہو اور اس غلام کو آزاد کر دیا جائے	195
باب نمبر315	آدمی حاملہ کنیز کو خرید تا ہے اور اس سے جماع کر تا ہے اور اس کے ہاں بچہ جنتی ہے	196
باب نمبر316	ایک آدمی نے اپنی کنیز سے جماع کیا اور اسی طہر میں اس کے غیر نے بھی اس کنیز سے جماع کیا اور وہ حاملہ ہو گئی	197
باب نمبر317	آدمی اپنی کنیز سے جماع کر تا ہے، وہ حاملہ ہو جاتی ہے تو اسے تہمت لگا تا ہے	198
باب نمبر318	نادر	199
باب نمبر319	کنیز سے ایک ہی طُہر میں بہت سوں نے جماع کیا	200
باب نمبر320	آدمی کی ایک کنیز ہو اور وہ اس سے جماع کرے اور اسے بیچ دے پھر وہ چھ مہینے سے بھی کم میں بچہ جنے آدمی کنیز کو بغیر استبراء کے بیچ دے اور دوسرے کے جماع کرنے کے بعد اس میں حمل ظاہر ہو	201
باب نمبر321	جب بچے کے والدین میں سے ایک مملوک (غلام) اور دوسرا آزاد ہو	202
باب نمبر322	عورت اپنے غلام سے ہمبستری کر لے تو	204
باب نمبر323	عورتیں ایک جیسی ہیں	204
باب نمبر324	رہبانیت اور جماع کی شہوت کو ترک کرنے کی کراہت	205
باب نمبر325	نوادر	207
باب نمبر326	وہ اوقات کہ جن میں جماع مکروہ ہے	208
باب نمبر327	آدمی اپنی اہلیہ کے پاس جائے درحالیکہ گھر میں بچہ ہو مکروہ ہے	210
باب نمبر328	اپنی اہلیہ کے پاس جاتے وقت آدمی کو کیا کہنا چاہیے	210
باب نمبر329	جماع کے وقت کا قول اور وہ کہ جو شیطان کی شراکت سے محفوظ رکھتا ہے	212
باب نمبر330	عزل (یعنی جماع کے وقت منی کو شرمگاہ سے باہر گرانا)	214
باب نمبر331	عورتوں کی غیرت	215
باب نمبر332	بیوی کی اپنے شوہر کیلئے محبت	216
باب نمبر333	شوہر کا بیوی پر حق	217
باب نمبر334	عورتوں کیلئے ان کی شوہروں سے مانع ہونے کی کراہت	220
باب نمبر335	عورتوں کا شہوت سے کنارہ کش ہونے اور خود کو شادی سے روکنے کی کراہت	220
باب نمبر336	بیوی کا احترام	221
باب نمبر337	عورت کا شوہر پر حق	222
باب نمبر338	بیوی سے نرمی برتنا	224

باب نمبر339	بیوی پر شوہر کی اطاعت میں جو واجب ہے	225
باب نمبر340	صالح عورتیں قلیل ہیں	227
باب نمبر341	عورتوں کی تربیت	228
باب نمبر342	عورتوں کی اطاعت نہیں کرنی چاہیے	229
باب نمبر343	چلنا	231
باب نمبر344	ان خصلتوں سے نہی جو عورتوں کیلئے ناپسندیدہ ہیں	232
باب نمبر345	عورت کی جن چیزوں کی طرف نگاہ حلال ہے	234
باب نمبر346	سن رسیدہ عورتیں	235
باب نمبر347	بوڑھے مرد جن کی شہوت ختم ہو گئی ہو	236
باب نمبر348	ذمیّوں کی عورتوں کی طرف نگاہ	237
باب نمبر349	دیہاتی اور مضافائی بستیوں کی عورتوں کی طرف نگاہ	237
باب نمبر350	کنیزوں اور اولاد کی ماؤں کا سر ڈھانپنا	237
باب نمبر351	عورتوں کا مصافحہ	238
باب نمبر352	رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عورتوں سے بیعت لینے کا طریقہ	239
باب نمبر353	عورتوں کے پاس جانا	240
باب نمبر354	اس میں دیگر	241
باب نمبر355	غلام کا اپنی مالکہ کی جن چیزوں پر نگاہ کرنا حلال ہے	243
باب نمبر356	خصی شخص	244
باب نمبر357	جب لڑکی پر پردہ واجب ہوتا ہے	244
باب نمبر358	لڑکی کو عمر کی جس حد تک بوسہ دینا جائز ہے	245
باب نمبر359	اس جیسے میں	246
باب نمبر360	عورت کو اس کے جسم میں بیماری لگتی ہے اور اس کا علاج مرد کرتا ہے	246
باب نمبر361	عورتوں کو سلام کرنا	247
باب نمبر362	غیرت	247
باب نمبر363	عورتوں کا عیدین کیلئے نکلنا	250
باب نمبر364	عورت جب حائضہ ہو تو مرد کیلئے کیا حلال ہے	250
باب نمبر365	حائضہ سے جماع اس سے پہلے کہ وہ غسل کرے	251
باب نمبر366	عورتوں کی دُبر	252

باب نمبر367	مشت زنی اور چوپایوں سے بد فعلی	252
باب نمبر368	زانی	253
باب نمبر369	زانیہ	255
باب نمبر370	لواطہ	256
باب نمبر371	جو خود کو برائی کیلئے حوالے کرے	261
باب نمبر372	چپٹی	265
باب نمبر373	جو لوگوں کی عزت سے دامن پاک رکھتا ہے اس کی اپنی عزت کا دامن پاک رہتا ہے	266
باب نمبر374	نوادر	268

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كتاب النِّكَاحِ

باب حُبِّ النِّسَاءِ (عورتوں سے محبت)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مِنْ أَخْلَاقِ الْأَنْبِيَاءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمْ حُبُّ النِّسَاءِ .

1۔ علی بن ابراہیم بن ہاشم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن ابی عمیر سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ''عورتوں سے محبت انبیاء علیہم السلام کے اخلاق میں سے ہے''

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ مَا أَظُنُّ رَجُلًا يَزْدَادُ فِي الْإِيمَانِ خَيْراً إِلَّا ازْدَادَ حُبّاً لِلنِّسَاءِ .

2۔ محمد بن یحییٰ عطار نے عبد اللہ بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے عمر بن یزید سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ '' میرا نہیں گمان کہ کوئی شخص ایمان میں بھلائی کا اضافہ کرے ماسوائے اس کے کہ جو عورتوں سے محبت میں اضافہ کرے''

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا (**عليه السلام**) يَقُولُ ثَلَاثٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ الْعِطْرُ وَ أَخْذُ الشَّعْرِ وَ كَثْرَةُ الطَّرُوقَةِ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے معمر بن خلاد سے روایت کی ہے کہ میں نے علیؑ بن موسیٰ رضا علیہ السلام سے سماعت کیا انہوںؑ نے فرمایا۔ ''تین چیزیں مرسلین علیہ السلام کی سنت میں سے ہیں۔ خوشبو، بال کٹوانا اور کثرت جماع۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ سُكَيْنٍ النَّخَعِيِّ وَ كَانَ تَعَبَّدَ وَ تَرَكَ النِّسَاءَ وَ الطِّيبَ وَ الطَّعَامَ فَكَتَبَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَمَّا قَوْلُكَ فِي النِّسَاءِ فَقَدْ عَلِمْتَ مَا كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مِنَ النِّسَاءِ وَ أَمَّا قَوْلُكَ فِي الطَّعَامِ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) يَأْكُلُ اللَّحْمَ وَ الْعَسَلَ .

4۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے اور علی بن ابراہیم سے، اس نے اپنے باپ سے اور ان سب نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ابراہیم بن عبد الحمید سے، اس نے سکین نخعی سے روایت کی ہے کہ جس نے عبادت شروع کی اور عورتوں، خوشبو اور کھانے کو ترک کر دیا تھا۔ پس اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کی طرف لکھا۔ اور آپ علیہ السلام سے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے اس کی طرف تحریر فرمایا۔ ''تمہارا عورتوں کے بارے میں جو کہنا ہے تو تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتنی عورتیں تھیں اور تمہارا کھانے کے بارے میں جو قول ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گوشت اور شہد کھایا کرتے تھے''

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ مَا أَظُنُّ رَجُلًا يَزْدَادُ فِي هَذَا الْأَمْرِ خَيْراً إِلَّا ازْدَادَ حُبّاً لِلنِّسَاءِ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے صالح بن سندی سے، اس نے جعفر بن بشیر سے، اس نے ابان سے۔ اس نے عمر بن یزید سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا"میرا نہیں گمان کہ کوئی شخص اس امر (دین) میں خیر کا اضافہ کرے ماسوائے اس کے کہ جو عورتوں سے محبت میں اضافہ کرے"

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَا أُحِبُّ مِنْ دُنْيَاكُمْ إِلَّا النِّسَاءَ وَ الطِّيبَ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حفص بن بختری سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"میں تمہاری دنیا میں سے کسی کو نہیں چاہتا مگر عورتوں اور خوشبو کو"

7- مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَكَّارِ بْنِ كَرْدَمٍ وَ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) جُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ وَ لَذَّتِي فِي النِّسَاءِ .

7۔ محمد بن ابی عمیر نے بکار بن کردم اور ایک سے زائد سے، ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں اور میرا آرام عورتوں میں رکھا گیا ہے"

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ سَأَلْنَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَيُّ الْأَشْيَاءِ أَلَذُّ قَالَ فَقُلْنَا غَيْرَ شَيْءٍ فَقَالَ هُوَ (**عليه السلام**) أَلَذُّ الْأَشْيَاءِ مُبَاضَعَةُ النِّسَاءِ .

8۔ محمد بن یحییٰ نے سلمہ بن خطاب سے، اس نے علی بن حسان سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ ہم نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا۔ کونسی چیز سب سے زیادہ آرام دہ ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"سب سے زیادہ آرام دہ چیز عورتوں سے مجامعت ہے"

9- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) جُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ وَ لَذَّتِي فِي الدُّنْيَا النِّسَاءُ وَ رَيْحَانَتَيَّ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ .

9۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے عمر بن یزید سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں اور دنیا میں میرا آرام عورتوں میں اور میری خوشبو حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام میں رکھی گئی ہے۔"

10- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مَا تَلَذَّذَ النَّاسُ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ بِلَذَّةٍ أَكْثَرَ لَهُمْ مِنْ لَذَّةِ النِّسَاءِ وَ هُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَ الْبَنِينَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ثُمَّ قَالَ وَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ مَا يَتَلَذَّذُونَ بِشَيْءٍ مِنَ الْجَنَّةِ أَشْهَى عِنْدَهُمْ مِنَ النِّكَاحِ لَا طَعَامٍ وَ لَا شَرَابٍ .

10۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ برقی سے، اس نے حسن بن ابو قتادہ سے، اس نے ایک شخص سے، اس نے جمیل بن دراج سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا"لوگ دنیا و آخرت میں اپنی عورتوں سے آرام سے زیادہ کوئی آرام نہ پائیں گے اور یہ اللہ عَزّوجَلَّ کا قول ہے"مرغوب چیزوں کی محبت مزین کر دی گئی لوگوں کیلئے عورتوں اور بیٹوں۔۔۔۔۔۔ آخر آیت (آل عمران 13) پھر فرمایا۔ یقیناً جنت والے جنت میں کسی چیز سے اتنی راحت نہ پائیں گے جتنا کہ وہ نکاح سے مرغوب ہونگے بانسبت کھانے پینے کے۔

باب غَلَبَةِ النِّسَاءِ (عورتوں کا غلبہ)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَا رَأَيْتُ مِنْ ضَعِيفَاتِ الدِّينِ وَ نَاقِصَاتِ الْعُقُولِ أَسْلَبَ لِذِي لُبٍّ مِنْكُنَّ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے سلیمان بن جعفر جعفری سے، اس نے ذکر کرنے والے سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"میں نے کمزور دین اور ناقص عقلوں والی عورتوں میں زبان دراز عورتوں سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا"

2-أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّالِ عَنْ غَالِبِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَخَرَجَ إِلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا عُقْبَةُ شَغَلَتْنَا عَنْكَ هَؤُلَاءِ النِّسَاءُ .

2۔ احمد بن حجال نے غالب بن عثمان سے، اس نے عقبہ بن خالد سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس گیا۔ پس آپ علیہ السلام میرے لیے باہر آئے اور پھر مجھے فرمایا۔"اے عقبہ۔ ان عورتوں نے ہمیں روکے رکھا ہے تم سے ملنے سے"

باب أَصْنَافِ النِّسَاءِ (عورتوں کی قسمیں)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَوْ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**صلوات الله عليه**) النِّسَاءُ أَرْبَعٌ جَامِعٌ مُجْمِعٌ وَ رَبِيعٌ مُرْبِعٌ وَ كَرْبٌ مُقْمِعٌ وَ غُلٌّ قَمِلٌ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ یا امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ عورتیں چار قسم کی ہیں۔

۱) جامع مجمع (زیادہ بھلائی والی زرخیز) ۲) ربیع مربع (جس کی جھولی میں ایک بچہ ہو اور دوسرا پیٹ میں) ۳) کرب مقمع (شوہر کے ساتھ برے اخلاق سے پیش آنے والی ۴) غل قمل (وہ جوں کی مانند ہر چیز کھا جاتی ہے۔ کچھ نہیں بچاتا جانتی)

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُصْعَبٍ الزُّبَيْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) وَ جَلَسْنَا إِلَيْهِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَتَذَاكَرْنَا أَمْرَ النِّسَاءِ فَأَكْثَرْنَا الْخَوْضَ وَ هُوَ سَاكِتٌ لَا يَدْخُلُ فِي حَدِيثِنَا بِحَرْفٍ فَلَمَّا سَكَتْنَا قَالَ أَمَّا الْحَرَائِرُ فَلَا تَذْكُرُوهُنَّ وَ لَكِنْ خَيْرُ الْجَوَارِي مَا كَانَ لَكَ فِيهَا هَوًى وَ كَانَ لَهَا عَقْلٌ

وَ أَدَبٌ فَلَسْتَ تَحْتَاجُ إِلَى أَنْ تَأْمُرَ وَ لَا تَنْهَى وَ دُونَ ذَلِكَ مَا كَانَ لَكَ فِيهَا هَوًى وَ لَيْسَ لَهَا أَدَبٌ فَأَنْتَ تَحْتَاجُ إِلَى الْأَمْرِ وَ النَّهْيِ وَ دُونَهَا مَا كَانَ لَكَ فِيهَا هَوًى وَ لَيْسَ لَهَا عَقْلٌ وَ لَا أَدَبٌ فَتَصْبِرُ عَلَيْهَا لِمَكَانِ هَوَاكَ فِيهَا وَ جَارِيَةٌ لَيْسَ لَكَ فِيهَا هَوًى وَ لَيْسَ لَهَا عَقْلٌ وَ لَا أَدَبٌ فَتَجْعَلُ فِيمَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَهَا الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ قَالَ فَأَخَذْتُ بِلِحْيَتِي أُرِيدُ أَنْ أُضْرِطَ فِيهَا لِكَثْرَةِ خَوْضِنَا لِمَا لَمْ نَقُمْ فِيهِ عَلَى شَيْءٍ وَ لِجَمْعِهِ الْكَلَامَ فَقَالَ لِي مَهْ إِنْ فَعَلْتَ لَمْ أُجَالِسْكَ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے علی بن اسباط سے، اس نے محمد بن صباح سے، اس نے عبد الرحمن بن حجاج سے، اس نے عبد اللہ بن مصعب زبیری سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسنؑ موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سے سنا۔ ہم انؑ کے پاس مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بیٹھے تھے۔ ہم نے عورتوں کا ذکر کیا اور ہم اس میں بہت زیادہ مشغول ہو گئے۔ آپ علیہ السلام خاموش رہے۔ ہماری گفتگو میں دخل نہ دیا ایک حرف کے ذریعے بھی۔ جب ہم چپ ہو گئے تو فرمایا۔ جہاں تک آزاد عورتوں کی بات ہے تو تم ان کا تذکرہ مت کرو۔ لیکن کنیزوں (کنیزوں) میں سے سب سے اچھی وہ ہے کہ جس میں تمہاری خواہش ہو اور اس میں عقل و ادب بھی ہو تو تم اس سے امر و نہی کے محتاج نہ ہو گے۔ اس کے علاوہ وہ ہے کہ جس میں تمہاری خواہش ہو اور اس میں ادب نہ ہو تو تمہیں امر و نہی کی ضرورت ہو گی۔ اس کے علاوہ وہ ہے کہ جس میں تمہاری خواہش ہو۔ مگر اس میں نہ عقل ہو اور نہ ادب ہو تو تمہیں صبر کرنا پڑے گا۔ کیونکہ تمہاری خواہش کا مقام ہے اور وہ کنیز کہ جس میں نہ تمہاری خواہش ہے اور نہ اس میں عقل نہ ادب ہے تو تم اس کے اور اپنے درمیان بحر اخضر حائل کر دو (بیچ دو) راوی کہتا ہے کہ پس میں نے اپنی داڑھی پکڑ لی اور چاہتا تھا کہ اس میں ٹھٹھہ کروں کیونکہ ہم بہت مشغول رہے۔ مگر اس میں کسی چیز پر قائم نہ رہ سکے اور آپ علیہ السلام نے اپنے کلام جامع فرمایا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”رک جاؤ اگر تم نے ایسا کیا تو میںؑ تمھارے ساتھ نہیں بیٹھوں گا۔“

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنَّ صَاحِبَتِي هَلَكَتْ وَ كَانَتْ لِي مُوَافِقَةً وَ قَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ فَقَالَ لِيَ انْظُرْ أَيْنَ تَضَعُ نَفْسَكَ وَ مَنْ تُشْرِكُهُ فِي مَالِكَ وَ تُطْلِعُهُ عَلَى دِينِكَ وَ سِرِّكَ فَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَبِكْراً تُنْسَبُ إِلَى الْخَيْرِ وَ إِلَى حُسْنِ الْخُلُقِ وَ اعْلَمْ أَنَّهُنَّ كَمَا قَالَ .أَلَا إِنَّ النِّسَاءَ خُلِقْنَ شَتَّى فَمِنْهُنَّ الْغَنِيمَةُ وَ الْغَرَامُ وَ مِنْهُنَّ الْهِلَالُ إِذَا تَجَلَّى لِصَاحِبِهِ وَ مِنْهُنَّ الظَّلَامُ فَمَنْ يَظْفَرْ بِصَالِحِهِنَّ يَسْعَدْ وَ مَنْ يُعْنَ فَلَيْسَ لَهُ انْتِقَامُ وَ هُنَّ ثَلَاثٌ فَامْرَأَةٌ وَلُودٌ وَدُودٌ تُعِينُ زَوْجَهَا عَلَى دَهْرِهِ لِدُنْيَاهُ وَ آخِرَتِهِ وَ لَا تُعِينُ الدَّهْرَ عَلَيْهِ وَ امْرَأَةٌ عَقِيمَةٌ لَا ذَاتُ جَمَالٍ وَ لَا خُلُقٍ وَ لَا تُعِينُ زَوْجَهَا عَلَى خَيْرٍ وَ امْرَأَةٌ صَخَّابَةٌ وَلَّاجَةٌ هَمَّازَةٌ تَسْتَقِلُّ الْكَثِيرَ وَ لَا تَقْبَلُ الْيَسِيرَ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور احمد بن محمد سے ایک ساتھ، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابراہیم کرخی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میری بیوی مر چکی ہے اور ایک جگہ میری موافقت ہے چاہتا ہوں کہ میں شادی کر لوں۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ”دیکھو کہ تم اپنا آپ کہاں رکھ رہے ہو؟ اور کسے اپنے مال کا شریک بنا رہے ہو اور کسے اپنے دین اور رازوں پر اطلاع دے رہے ہو؟ اگر تمہارے لیے کرنا ضروری ہے تو پھر ایسی کنواری سے نسبت کرو کہ جو اچھی ہو اور حسن خلق والی ہو۔ جان لو کہ وہ ایسی عورتیں ہیں کہ جب ان کے بارے میں کہا گیا ہے۔ ” خبردار عورتوں کو مختلف خلق کیا گیا ہے۔ ان میں سے کچھ غنیمت ہیں اور کچھ شوق“ ان میں سے کچھ حلال ہیں کہ جب وہ اپنے شوہر کیلئے جلوہ گر ہوں اور ان میں سے کچھ حرام ہیں۔ پس جو ان میں سے نیک بخت پر کامیاب ہوا خوش بخت ہوا۔ اور جس نے دھوکہ کھایا اس کیلئے انتقام نہیں۔“ اور یہ عورتیں تین ہیں،

۱) جننے والی پیار کرنے والی جس نے اپنے شوہر کو اپنے زمانے میں دنیا و آخرت کیلئے چنا۔ اس پر زمانے کو ترجیح نہ دی۔
۲) بانجھ عورت نہ جس کا حسن ہے اور نہ اخلاق، اس نے شوہر کو بھلائی پر چنا۔
۳) چلّانے والی، کثرت سے اندر باہر جانے والی، طعن و تشنیع کرنے والی، زیادہ کو حقیر جاننے والی اور تھوڑے کو قبول نہ کرنے والی۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ عَنِ الْحَذَّاءِ عَنْ عَمِّهِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) النِّسَاءُ أَرْبَعٌ جَامِعٌ مُجْمِعٌ وَ رَبِيعٌ مُرْبِعٌ وَ خَرْقَاءُ مُقْمِعٌ وَ غُلٌّ قَمِلٌ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے سلمہ بن خطاب سے، اس نے سلیمان بن سماعۃ سے، اس نے حذاء سے، اس نے اپنے چچا عاصم سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ عورتیں چار قسم کی ہیں۔ جامع مجمع (زیادہ بھلائی والی زرخیز) ۲) ربیع مربیع (جس کی جھولی میں ایک بچہ ہو اور دوسرا پیٹ میں) ۳) کرب مقمع (شوہر سے برے اخلاق سے پیش آنے والی) ۴) غل قمل (جوں کی طرح ہر چیز کھا جانے والی)

باب خَيْرِ النِّسَاءِ (اچھی عورتیں)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالَ إِنَّ خَيْرَ نِسَائِكُمُ الْوَلُودُ الْوَدُودُ الْعَفِيفَةُ الْعَزِيزَةُ فِي أَهْلِهَا الذَّلِيلَةُ مَعَ بَعْلِهَا الْمُتَبَرِّجَةُ مَعَ زَوْجِهَا الْحَصَانُ عَلَى غَيْرِهِ الَّتِي تَسْمَعُ قَوْلَهُ وَ تُطِيعُ أَمْرَهُ وَ إِذَا خَلَا بِهَا بَذَلَتْ لَهُ مَا يُرِيدُ مِنْهَا وَ لَمْ تَبَذَّلْ كَتَبَذُّلِ الرَّجُلِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور محمد بن یحییٰ سے، اس نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے علی بن ابراہیم سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے ابو حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے سنا کہ اس نے کہا کہ۔ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تمہاری عورتوں میں سب سے زیادہ اچھی صاحب اولاد پیار کرنے والی پاکدامنہ ہے جو اپنے اہل میں عزت دار اور اپنے شوہر کے سامنے انکساری کرنے والی اپنے شوہر کے ساتھ اظہار زینت کرنے والی اور اس کے غیر سے دامن بچانے والی۔ اس کا قول سننے والی ہو اور اس کی اطاعت کرنے والی ہو اور جب اس کا شوہر اس کے ساتھ اکیلا ہو تو جو اس سے چاہے اور اس کی خواہش کو پورا کرنے والی ہو مگر مردوں کی طرح بے باک نہ ہو۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ خَيْرُ نِسَائِكُمُ الَّتِي إِذَا خَلَتْ مَعَ زَوْجِهَا خَلَعَتْ لَهُ دِرْعَ الْحَيَاءِ وَ إِذَا لَبِسَتْ لَبِسَتْ مَعَهُ دِرْعَ الْحَيَاءِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد برقی سے۔ اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "تمہاری عورتوں میں سے سب سے اچھی عورت وہ ہے کہ جب وہ شوہر کے ساتھ اتارے تو حیاء کی زرہ بھی اتار دے اور جب شوہر کے ساتھ پہنے تو اس کے ساتھ حیاء کی زرہ بھی پہن لے۔"

3- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ وَ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) خَيْرُ نِسَائِكُمُ الْعَفِيفَةُ الْغَلِمَةُ .

3۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے اپنے بعض اصحاب سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے یحییٰ بن ابو العلاء اور فضل بن عبد الملک سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا" تمہاری عورتوں میں سب سے بہتر وہ پاکدامنہ عورت ہے کہ جو پر جوش ہو"

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَفْضَلُ نِسَاءِ أُمَّتِي أَصْبَحُهُنَّ وَجْهاً وَ أَقَلُّهُنَّ مَهْراً .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "میری امت کی عورتوں میں سب سے افضل روشن چہرہ اور کم حق مہر والی عورتیں ہیں۔"

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) خَيْرُ نِسَائِكُمُ الْخَمْسُ قِيلَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ مَا الْخَمْسُ قَالَ الْهَيِّنَةُ اللَّيِّنَةُ الْمُؤَاتِيَةُ الَّتِي إِذَا غَضِبَ زَوْجُهَا لَمْ تَكْتَحِلْ بِغُمْضٍ حَتَّى يَرْضَى وَ إِذَا غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا حَفِظَتْهُ فِي غَيْبَتِهِ فَتِلْكَ عَامِلٌ مِنْ عُمَّالِ اللَّهِ وَ عَامِلُ اللَّهِ لَا يَخِيبُ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد برقی سے، اس نے اسماعیل بن مہران سے، اس نے سلیمان جعفری سے، اس نے ابو الحسن علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا"تمہاری عورتوں میں سب سے اچھی عورت پانچ خصلتوں والی عورت ہے۔ آہستہ کار، نرم مزاج، فرماں بردار، وہ کہ جب اس پر اس کا شوہر ناراض ہو جائے تو آنکھوں میں اس وقت تک سرمہ نہ لگائے یہاں تک کہ وہ راضی ہو جائے۔ اور جب اس سے اس کا شوہر غائب ہو جائے تو اس کی غیبت (سفر) میں اس کے مال کی حفاظت کرنے والی ہو تو ایسی عورت اللہ کے عاملوں میں سے ایک عامل ہے اور اللہ کے عامل غلط نہیں کرتے"

6- وَ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) خَيْرُ نِسَائِكُمُ الطَّيِّبَةُ الرِّيحِ الطَّيِّبَةُ الطَّبِيخِ الَّتِي إِذَا أَنْفَقَتْ أَنْفَقَتْ بِمَعْرُوفٍ وَ إِذَا أَمْسَكَتْ أَمْسَكَتْ بِمَعْرُوفٍ فَتِلْكَ عَامِلٌ مِنْ عُمَّالِ اللَّهِ وَ عَامِلُ اللَّهِ لَا يَخِيبُ وَ لَا يَنْدَمُ .

6۔ اس نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن سنان سے، اس نے اپنے بعض آدمیوں سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ تمہاری عورتوں میں سے سب سے اچھی پاکیزہ خوشبو رکھنے والی اور پاکیزہ کھانے والی عورت ہے۔ وہ عورت کہ جب خرچ کرے تو اچھے طریقے سے اور جب ہاتھ روکے تو اچھے طریقے سے پس ایسی عورت اللہ کے عاملوں میں سے ایک عامل ہے اور اللہ کے عامل نہ خراب کرتے ہیں اور نہ ہی پشیمان کرتے ہیں"

7- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يُوسُفَ بْنِ بَقَّاحٍ عَنْ مُعَاذٍ الْجَوْهَرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) خَيْرُ نِسَائِكُمُ الطَّيِّبَةُ الطَّعَامِ الطَّيِّبَةُ الرِّيحِ الَّتِي إِنْ أَنْفَقَتْ أَنْفَقَتْ بِمَعْرُوفٍ وَ إِنْ أَمْسَكَتْ أَمْسَكَتْ بِمَعْرُوفٍ فَتِلْكَ عَامِلٌ مِنْ عُمَّالِ اللَّهِ وَ عَامِلُ اللَّهِ لَا يَخِيبُ .

7۔ حمید بن زیاد نے حسن بن موسیٰ خشاب سے، اس نے حسن بن علی بن یوسف بن بقاح سے، اس نے معاذ جوہری سے، اس نے عمرو بن جمیع سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"تمہاری عورتوں میں سے سب سے اچھی کھانے پکانے والی اور اچھی خوشبو رکھنے والی ہے۔ وہ کہ جو خرچ کرے تو نیکی پر خرچ کرے اور جو ہاتھ روکے تو اچھائی کے سبب ہاتھ روکے۔ پس ایسی عورت اللہ کے عاملوں میں سے ایک عامل ہے اور اللہ کے عامل غلط نہیں کرتے"

باب شِرَارِ النِّسَاءِ (بری عورتیں)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِشِرَارِ نِسَائِكُمْ الذَّلِيلَةُ فِي أَهْلِهَا الْعَزِيزَةُ مَعَ بَعْلِهَا الْعَقِيمُ الْحَقُودُ الَّتِي لَا تَوَرَّعُ مِنْ قَبِيحٍ الْمُتَبَرِّجَةُ إِذَا غَابَ عَنْهَا بَعْلُهَا الْحَصَانُ مَعَهُ إِذَا حَضَرَ لَا تَسْمَعُ قَوْلَهُ وَ لَا تُطِيعُ أَمْرَهُ وَ إِذَا خَلَا بِهَا بَعْلُهَا تَمَنَّعَتْ مِنْهُ كَمَا تَمَنَّعُ الصَّعْبَةُ عَنْ رُكُوبِهَا لَا تَقْبَلُ مِنْهُ عُذْراً وَ لَا تَغْفِرُ لَهُ ذَنْباً .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور محمد بن یحییٰ سے، اس نے احمد بن محمد اور علی بن ابراہیم سے ایک ساتھ اس نے ابن محبوب سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے ابو حمزہ سے، اس نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے اس سے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں تمہاری شریر عورتوں کی خبر دوں؟ جو اپنے اہل میں ذلیل اور اپنے شوہر کے سامنے جھوٹی تعریف کروائے۔ بانجھ کینہ پرور کہ جو قبیح افعال سے پرہیز نہ کرتی ہو۔ اپنے شوہر کی عدم موجودگی میں زینت کرنے والی۔ اس کی موجودگی میں اچھی بننے کی بناوٹ کرنے والی اس کا قول نہ سننے والی، اس کے امر کی اطاعت نہ کرنے والی اور جب اس کے ساتھ اس کا شوہر خلوت میں جائے تو اس سے انکار کرنے والی جیسا کہ اڑیل سواری سے روکے۔ اس سے عذر قبول نہ کیا جائے گا۔ اس کے گناہ معاف نہ کیے جائیں گے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ مِلْحَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) شِرَارُ نِسَائِكُمُ الْمُعْقَرَةُ الدَّنِسَةُ اللَّجُوجَةُ الْعَاصِيَةُ الذَّلِيلَةُ فِي قَوْمِهَا الْعَزِيزَةُ فِي نَفْسِهَا الْحَصَانُ عَلَى زَوْجِهَا الْهَلُوكُ عَلَى غَيْرِهِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے اپنے بعض دوستوں سے، اس نے ملحان سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تمہاری عورتوں میں سب سے بری بانجھ، دھوکے باز، زیادہ باہر رہنے والی، نافرمان، اپنی قوم میں ذلیل اپنے آپ میں عزیز، اپنے شوہر سے پرہیز کرنے والی، شوہر کی موجودگی میں غیر کی جھولی میں گرنے والی ہے۔"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَعُوذُ بِكَ مِنِ امْرَأَةٍ تُشَيِّبُنِي قَبْلَ مَشِيبِي .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں میں سے ہے" (اے اللہ) میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس عورت سے جو مجھے میرے بڑھاپے سے پہلے بڑھاپے کی طرف دھکیل دے۔

باب فَضْلِ نِسَاءِ قُرَيْشٍ (قریش کی عورتوں کی فضیلت)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الرِّحَالَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ وَ خَيْرُهُنَّ لِزَوْجٍ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بیاہی جانے والی عورتوں میں سب سے اچھی عورتیں قریش کی ہیں جو اپنے بچوں کی خاطر آئندہ شادی (جب شوہر مر جائے) سے باز رہتی ہیں اور تمام عورتوں میں سے اپنے شوہر کیلئے بہترین ہوتی ہیں"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ زِيَادٍ الْقَنْدِيِّ عَنْ أَبِي وَكِيعٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) خَيْرُ نِسَائِكُمْ نِسَاءُ قُرَيْشٍ أَلْطَفُهُنَّ بِأَزْوَاجِهِنَّ وَ أَرْحَمُهُنَّ بِأَوْلَادِهِنَّ الْمُجُونُ لِزَوْجِهَا الْحَصَانُ لِغَيْرِهِ قُلْنَا وَ مَا الْمُجُونُ قَالَ الَّتِي لَا تَمْنَعُ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابو عبد اللہ برقی سے، اس نے ایک سے زائد سے، اس نے زیاد قندی سے، اس نے ابی وکیع سے، اس نے ابو اسحاق سبیعی سے، اس نے حارث اعور سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "تمہاری عورتوں میں سب سے بہتر قریش کی عورتیں ہیں جو اپنے شوہر سے سب عورتوں سے زیادہ لطف اور اپنی اولادوں پر سب عورتوں سے زیادہ رحم کرنے والی ہوتی ہیں۔ اپنے شوہر کے لئے مجون اور شوہر کے غیر کیلئے سخت ہوتی ہیں۔ (پاکدامن)" ہم نے عرض کی۔ مجون کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو اپنے شوہر کو منع نہ کریں"

3- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي مُصَابَةٌ فِي حَجْرِي أَيْتَامٌ وَ لَا يَصْلُحُ لَكَ إِلَّا امْرَأَةٌ فَارِغَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَا رَكِبَ الْإِبِلَ مِثْلُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ وَ لَا أَرْعَى عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدَيْهِ .

3۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے اسحاق بن عمار سے، اس نے ابو بصیر سے، اس نے صادقین علیہما السلام میں سے ایک سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام ہانی بنت ابی طالب علیہا السلام کو شادی کا پیغام دیا تو اس نے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (آپ جو حکم فرمائیں لیکن) میں مصیبت زدہ ہوں۔ میری جھولی میں یتیم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قابل وہ عورت ہے جو فارغ ہو۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اونٹ نے قریش کی عورتوں جیسی عورت اٹھائی ہی نہیں ہے جو اپنے بچوں کیلئے آئندہ شادی سے پرہیز کرنے والی اور شوہر کے سامنے اس کی فرمان برداری کرنے والی ہیں۔"

باب مَنْ وُفِّقَ لَهُ الزَّوْجَةُ الصَّالِحَةُ (جسے نیک بیوی نصیب ہو)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ آبَائِهِ (**عليهم السلام**) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) مَا اسْتَفَادَ امْرُؤٌ مُسْلِمٌ فَائِدَةً بَعْدَ الْإِسْلَامِ أَفْضَلَ مِنْ زَوْجَةٍ مُسْلِمَةٍ تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا وَ تُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَهَا وَ تَحْفَظُهُ إِذَا غَابَ عَنْهَا فِي نَفْسِهَا وَ مَالِهِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے جعفر بن محمد اشعری سے، اس نے عبد اللہ ابن میمون قداح سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے۔ آپ علیہ السلام نے اپنے آباء علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام لانے کے بعد

مسلمان مرد ایسی مسلمان بیوی سے زیادہ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ کہ جب اس کی طرف دیکھے تو وہ اسے خوش کرے، جب اسے حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور جب وہ سفر پر جائے (غائب ہو) تو اپنی ذات اور مال کی حفاظت کرے۔"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعِجْلِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَجْمَعَ لِلْمُسْلِمِ خَيْرَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ جَعَلْتُ لَهُ قَلْباً خَاشِعاً وَ لِسَاناً ذَاكِراً وَ جَسَداً عَلَى الْبَلَاءِ صَابِراً وَ زَوْجَةً مُؤْمِنَةً تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا وَ تَحْفَظُهُ إِذَا غَابَ عَنْهَا فِي نَفْسِهَا وَ مَالِهِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے علی بن عقبہ سے، اس نے برید بن معاویہ عجلی سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ عزّوجلّ فرماتا ہے۔ "جب میں چاہتا ہوں کہ ایک مسلمان مرد کیلئے دنیا و آخرت کی بھلائی اکٹھی کر دوں تو میں اس کیلئے مقرر کرتا ہوں۔ خشوع کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان، مصیبتوں پر صبر کرنے والا جسم، مومنہ بیوی کہ جس کی طرف وہ دیکھے تو اسے خوش کرے اور جب وہ غائب ہو (سفر پر جائے) تو اس کی حفاظت کرنے والی اپنی ذات میں اور اس کے مال میں"

3- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا (**عليه السلام**) قَالَ مَا أَفَادَ عَبْدٌ فَائِدَةً خَيْراً مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ إِذَا رَآهَا سَرَّتْهُ وَ إِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ فِي نَفْسِهَا وَ مَالِهِ .

3۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے کہا ابو الحسنؑ علی موسیٰ الرضا علیہما السلام نے فرمایا۔ "نیک بیوی سے اچھا فائدہ کوئی بندہ پا ہی نہیں سکتا کہ جب وہ اسے دیکھے تو وہ اسے خوش کرے اور جب سفر پر جائے تو اپنی جان اور اس کے مال میں اس کی حفاظت کرے۔"

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ الزَّوْجَةُ الصَّالِحَةُ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "نیک بیوی آدمی کی خوش بختی ہے"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِنَّ مِنَ الْقِسْمِ الْمُصْلِحِ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَكُونَ لَهُ الْمَرْأَةُ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَ إِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ وَ إِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے حنان بن سدیر سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "مسلمان مرد کیلئے اصلاح کرنیوالی باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس کی عورت ایسی ہو کہ جب اس کی طرف دیکھے تو وہ اسے خوش کرے، اور جب اس سے غائب ہو تو اس کی حفاظت کرے اور جب اس کو حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے۔"

6- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ جَنَاحٍ عَنْ مَطَرٍ مَوْلَى مَعْنٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ ثَلَاثَةٌ لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا رَاحَةٌ دَارٌ وَاسِعَةٌ تُوَارِي عَوْرَتَهُ وَ سُوءَ حَالِهِ مِنَ النَّاسِ وَ امْرَأَةٌ صَالِحَةٌ تُعِينُهُ عَلَى أَمْرِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ ابْنَةٌ يُخْرِجُهَا إِمَّا بِمَوْتٍ أَوْ بِتَزْوِيجٍ .

6۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے منصور بن العباس سے، اس نے شعیب بن جناح سے، اس نے معن کے غلام مطر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا" تین چیزوں میں مومن کی راحت ہے۔

۱) وسیع گھر جو اس کی پردہ پوشی کرے اور لوگوں سے اس کی حالت آسودہ ہو۔ ۲) نیک بیوی جو اس کے دنیا و آخرت کے امور میں اس کی مدد کرے ۳) ایسی بیٹی کہ جسے وہ اپنے گھر سے موت یا شادی کے ذریعے باہر نکالے"

باب فِي الْحَضِّ عَلَى النِّكَاحِ (نکاح کی رغبت)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) تَزَوَّجُوا وَ زَوِّجُوا أَلَا فَمَنْ حَظِّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِنْفَاقُ قِيمَةِ أَيِّمَةٍ وَ مَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ بَيْتٍ يُعْمَرُ فِي الْإِسْلَامِ بِالنِّكَاحِ وَ مَا مِنْ شَيْءٍ أَبْغَضَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ بَيْتٍ يُخْرَبُ فِي الْإِسْلَامِ بِالْفُرْقَةِ يَعْنِي الطَّلَاقَ ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّمَا وَكَّدَ فِي الطَّلَاقِ وَ كَرَّرَ فِيهِ الْقَوْلَ مِنْ بُغْضِهِ الْفُرْقَةَ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے صفوان بن مہران سے،۔ اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "شادی کرو اور شادی کرواؤ مسلمان مرد کے حصے میں سے ہے بیوی کی قیمت۔ اللہ کے نزدیک اس گھر سے زیادہ اسلام میں کوئی چیز پسندیدہ نہیں ہے کہ جسے نکاح کے ذریعے آباد کیا جائے اور اسلام میں اللہ کے نزدیک اس گھر سے زیادہ ناپسندیدہ کوئی چیز نہیں ہے کہ جسے جدائی یعنی طلاق کے ذریعے خراب کیا جائے" پھر ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ یقیناً اللہ عزّوجلّ نے طلاق کے بارے میں بار بار اپنے قول کو دہرایا ہے کہ اسے جدائی سے نفرت ہے۔"

باب كَرَاهَةِ الْعُزْبَةِ (کنوارے پن کی کراہت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) رَكْعَتَانِ يُصَلِّيهِمَا الْمُتَزَوِّجُ أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِينَ رَكْعَةً يُصَلِّيهَا أَعْزَبُ . عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مِثْلَهُ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابن القداح سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ " وہ دو رکعتیں جو شادی شدہ پڑھتا ہے افضل ہیں ان ستر رکعت سے کہ جنہیں کنوارہ پڑھتا ہے" ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے جعفر بن محمد الاشعری سے، اس نے ابن القداح سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس جیسی روایت بیان کی ہے۔

2- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الْجَامُورَانِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ كُلَيْبِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَنْ تَزَوَّجَ أَحْرَزَ نِصْفَ دِينِهِ وَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ فِي النِّصْفِ الْآخَرِ أَوِ الْبَاقِي .

2۔ علی بن محمد بن بندار نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے جامو رانی سے، اس نے حسن بن علی بن ابو حمزہ سے، اس نے کلیب بن معاویہ الاسدی سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" جس نے شادی کی اس نے اپنا آدھا دین محفوظ کیا اور دوسری حدیث میں ہے کہ دوسرے آدھے یا باقی میں اللہ کے غضب سے خوف کھائے۔"

3- وَ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) رُذَالُ مَوْتَاكُمُ الْعُزَّابُ .

3۔ اور اس نے محمد بن علی سے، اس نے عبدالرحمن بن خالد سے، اس نے محمد الاصم سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"تمہارے مردوں میں سب سے کم تر کنوارے مرد ہیں"

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَمَّا لَقِيَ يُوسُفُ (**عليه السلام**) أَخَاهُ قَالَ يَا أَخِي كَيْفَ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَزَوَّجَ النِّسَاءَ بَعْدِي فَقَالَ إِنَّ أَبِي أَمَرَنِي قَالَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ لَكَ ذُرِّيَّةٌ تُثْقِلُ الْأَرْضَ بِالتَّسْبِيحِ فَافْعَلْ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب یوسف علیہ السلام اپنے بھائی کو ملے تو اس سے فرمایا۔ "اے میرے بھائی تو نے میرے بعد عورتوں سے شادی کی طاقت کہاں سے پائی؟ بھائی نے کہا میرے بابا علیہ السلام نے مجھے حکم دیا تھا اور کہا تھا کہ اگر تم مستطیع ہو کہ تمہاری ذریت ہو جو زمین کو تسبیح سے بھاری کرے تو فوراً شادی کرو"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) تَزَوَّجُوا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَّبِعَ سُنَّتِي فَإِنَّ مِنْ سُنَّتِي التَّزْوِيجَ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے قاسم بن یحییٰ سے، اس نے اس کے دادا حسن بن راشد سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ شادی کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"جو چاہتا ہے کہ میری سنت کی پیروی کرے تو میری سنت میں شادی کرنا ہے"

6- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ وَ غَيْرُهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيِّ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ وَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ مِنْ زَوْجَةٍ فَقَالَ لَا فَقَالَ أَبِي وَ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِيَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا وَ أَنِّي بِتُّ لَيْلَةً وَ لَيْسَتْ لِي زَوْجَةٌ ثُمَّ قَالَ الرَّكْعَتَانِ يُصَلِّيهِمَا رَجُلٌ مُتَزَوِّجٌ أَفْضَلُ مِنْ رَجُلٍ أَعْزَبَ يَقُومُ لَيْلَهُ وَ يَصُومُ نَهَارَهُ ثُمَّ أَعْطَاهُ أَبِي سَبْعَةَ دَنَانِيرَ ثُمَّ قَالَ لَهُ تَزَوَّجْ بِهَذِهِ ثُمَّ قَالَ أَبِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) اتَّخِذُوا الْأَهْلَ فَإِنَّهُ أَرْزَقُ لَكُمْ .

6۔ علی بن محمد بن بندار وغیرہ نے احمد بن ابو عبداللہ برقی سے، اس نے ابن فضال اور جعفر بن محمد سے، اس نے ابن القداح سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا تو آپ علیہ السلام نے اس سے فرمایا۔ "کیا تمہاری کوئی بیوی ہے؟ اس نے عرض کی۔ نہیں۔ میرےؑ بابا علیہ السلام نے فرمایا"مجھےؑ پسند نہیں ہے کہ میرےؑ لیے دنیا کا سب کچھ ہو اور میںؑ رات کو لیٹوں تو میریؑ بیوی ہی نہ ہو۔" پھر فرمایا"وہ دو رکعتیں کہ جنہیں شادی

شدہ شخص پڑھے افضل ہیں ان ستر رکعتوں سے کہ جسے کنوارہ شخص پڑھے رات کو قیام کرے اور اپنے دن کو روزہ رکھے۔" پھر بابا علیہ السلام نے اسے سات دینار عطا فرمائے پھر اس سے فرمایا۔"ان سے شادی کرو پھر میرےؑ بابا علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔"اہل خانہ لو کیونکہ وہ تمہارے رزق کیلئے بہترین ہیں۔"

7- وَ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) مِثْلَهُ وَ زَادَ فِيهِ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَنَا لَيْسَ لِي أَهْلٌ فَقَالَ أَ لَيْسَ لَكَ جَوَارِي أَوْ قَالَ أُمَّهَاتُ أَوْلَادٍ قَالَ بَلَى قَالَ فَأَنْتَ لَيْسَ بِأَعْزَبَ .

7۔اور اس نے اپنے باپ سے، اس نے عبداللہ بن مغیرہ سے، اس نے ابو الحسن علیہ السلام سے اس جیسی حدیث روایت کی ہے اور اس میں اضافہ کیا ہے کہ محمد بن عبید نے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ میرے کوئی اہل نہیں ہیں۔ فرمایا۔ کیا تمہاری کنیزیں نہیں ہیں؟ فرمایا کیا تمہارے بچوں کی مائیں نہیں ہیں؟ اس نے عرض کی۔ یقیناًہیں۔ فرمایا "تم کنوارے نہیں ہو"

باب أَنَّ التَّزْوِيجَ يَزِيدُ فِي الرِّزْقِ (شادی رزق میں اضافہ کرتی ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ وَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ مَنْ تَرَكَ التَّزْوِيجَ مَخَافَةَ الْعَيْلَةِ فَقَدْ أَسَاءَ بِاللَّهِ الظَّنَّ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے حریز سے، اس نے ولید بن صبیح سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا"جس نے اہل وعیال کے اخراجات کے خوف سے شادی ترک کی اس نے اللہ پر ایمان نہیں رکھا۔"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ وَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) فَشَكَا إِلَيْهِ الْحَاجَةَ فَقَالَ تَزَوَّجْ فَتَزَوَّجَ فَوُسِّعَ عَلَيْهِ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن عیسیٰ کے فرزندوں احمد اور عبداللہ سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محتاجی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔"شادی کرو" پس اس نے شادی کی اور خوشحال ہو گیا۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [عَنْ أَبِيهِ] عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) شَابٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَشَكَا إِلَيْهِ الْحَاجَةَ فَقَالَ لَهُ تَزَوَّجْ فَقَالَ الشَّابُّ إِنِّي لَأَسْتَحْيِي أَنْ أَعُودَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَلَحِقَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِنَّ لِي بِنْتاً وَسِيمَةً فَزَوَّجَهَا إِيَّاهُ قَالَ فَوَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ [قَالَ] فَأَتَى الشَّابُّ النَّبِيَّ (**صلى الله عليه وآله**) فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ عَلَيْكُمْ بِالْبَاهِ .

3۔ علی بن ابراہیم نے (اپنے باپ سے،)صالح بن سندی سے، اس نے جعفر بن بشیر سے، اس نے علی بن ابو حمزہ سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ انصار کے ایک جوان نے آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی محتاجی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا"شادی کرو" اس جوان نے کہا۔"مجھے شرم آتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اس بات کو بیان

کروں" پس اسے انصار کے ایک شخص نے پیچھے سے پکڑا اور کہا۔ میری ایک خوبصورت بیٹی ہے تم اس سے شادی کرو۔ پس اللہ عزّوجلّ نے اس کو خوشحالی دی۔ وہ جوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور انہیں خبر دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے نوجوانو! تم پر نکاح کرنا واجب ہے"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَامُورَانِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْمُؤْمِنِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الْحَدِيثُ الَّذِي يَرْوِيهِ النَّاسُ حَقٌّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ (**صلى الله عليه وآله**) فَشَكَا إِلَيْهِ الْحَاجَةَ فَأَمَرَهُ بِالتَّزْوِيجِ فَفَعَلَ ثُمَّ أَتَاهُ فَشَكَا إِلَيْهِ الْحَاجَةَ فَأَمَرَهُ بِالتَّزْوِيجِ حَتَّى أَمَرَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) [نَعَمْ] هُوَ حَقٌّ ثُمَّ قَالَ الرِّزْقُ مَعَ النِّسَاءِ وَ الْعِيَالِ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے ابو عبداللہ جامورانی سے، اس نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے، اس نے مومن سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ کیا وہ حدیث کہ جسے لوگ روایت کرتے ہیں کہ حق ہے؟ کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا اور ان سے محتاجی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے شادی کا حکم دیا پس اس نے شادی کی۔ وہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور محتاجی کی شکایت کی۔ پھر اسے شادی کا حکم دیا۔ یہاں تک کہ اسے تین مرتبہ حکم دیا۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ہاں یہ حق ہے۔ پھر فرمایا۔ "رزق عورتوں اور بچوں کے ساتھ ہے"

5- وَ عَنْهُ عَنِ الْجَامُورَانِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ .التَّمِيمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ (**عليهم السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَنْ تَرَكَ التَّزْوِيجَ مَخَافَةَ الْعَيْلَةِ فَقَدْ أَسَاءَ ظَنَّهُ بِاللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ .

5۔ اس سے، اس نے جامورانی سے، اس نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے، اس نے محمد بن یوسف تمیمی سے، اس نے محمد بن جعفر علیہ السلام سے، اس نے اپنے بابا علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے آباء علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو بھی اخراجات کے ڈر سے شادی نہیں کرتا پس اس نے اللہ عزّوجلّ کے بارے میں بدگمانی کی۔ اللہ عزّوجلّ فرماتا ہے "اگر وہ فقیر ہوئے تو اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا" (نور 32)

6- وَ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ حَمْدَوَيْهِ بْنِ عِمْرَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْحَاجَةَ فَأَمَرَهُ بِالتَّزْوِيجِ قَالَ فَاشْتَدَّتْ بِهِ الْحَاجَةُ فَأَتَى أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَسَأَلَهُ عَنْ حَالِهِ فَقَالَ لَهُ اشْتَدَّتْ بِيَ الْحَاجَةُ فَقَالَ فَفَارِقْ ثُمَّ أَتَاهُ فَسَأَلَهُ عَنْ حَالِهِ فَقَالَ أَثْرَيْتُ وَ حَسُنَ حَالِي فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنِّي أَمَرْتُكَ بِأَمْرَيْنِ أَمَرَ اللَّهُ بِهِمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَنْكِحُوا الْأَيَامى مِنْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ وَ اللَّهُ واسِعٌ عَلِيمٌ وَ قَالَ إِنْ يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِنْ سَعَتِهِ .

6۔ اس سے، اس نے محمد بن علی سے، اس نے حمدویہ بن عمران سے، اس نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ مجھے عاصم بن حمید نے بتایا کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس موجود تھا کہ آپؑ کے پاس ایک شخص آیا اور آپ علیہ السلام سے محتاجی (تنگدستی) کی شکایت کی۔ پس آپ علیہ السلام نے اسے شادی کا حکم دیا۔ راوی کہتا ہے اس پر حالات تنگ ہو گئے پس وہ ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس آیا تو آپ علیہ السلام نے اس کی حالت کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا۔ انتہائی تنگ حالت ہو گئی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ چھوڑ دو (طلاق دے دو) وہ پھر آپ علیہ السلام کے پاس آیا۔ آپ علیہ السلام نے اس سے احوال دریافت کیا تو اس نے عرض کی۔ "میں نے نفع پایا ہے اور میری حالت بہتر ہو گئی ہے" تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ میںؑ نے

تمہیں ان دو کاموں کے کرنے کا حکم دیا کہ جن کے بارے میں اللہ عَزّوجَلَّ نے حکم دیا ہے۔ اللہ عَزّوجَلَّ فرماتا ہے۔ وانکحوا الدیاحی منکم۔۔۔۔۔ الی توبہ۔۔۔۔۔واللہ واسع علیم(نور32) اور فرتا ہے۔"اگر وہ دونوں جدا ہو جائیں تو ہر ایک کو اللہ عَزّوجَلَّ اپنی وسعت سے غنی کر دے گا۔(النساء129)

7- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لا يَجِدُونَ نِكاحاً حَتَّى يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ قَالَ يَتَزَوَّجُوا حَتَّى يُغْنِيَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ .

7۔ابو علی الاشعری نے اپنے بعض دوستوں سے ،اس نے صفوان بن یحییٰ سے،اس نے معاویہ بن وہب سے روایت کی ہے کہ اللہ عَزّوجَلَّ کے قول "پس وہ عفت پسندی کریں جو نکاح پاتے ہیں یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے" کے بارے میں ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "شادی کریں تا کہ اللہ عَزّوجَلَّ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے"

باب مَنْ سَعَى فِي التَّزْوِيجِ (جو شادی میں کوشش کرے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) أَفْضَلُ الشَّفَاعَاتِ أَنْ تَشْفَعَ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِي نِكَاحٍ حَتَّى يَجْمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمَا .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے،اس نے نوفلی سے،اس نے سکونی سے،اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔"بہترین شفاعت یہ ہے کہ تم شفاعت کرو۔ دو کے درمیان نکاح کیلئے یہاں تک کہ اللہ عَزّوجَلَّ ان کے درمیان ملاپ کر دے۔"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ مَنْ زَوَّجَ أَعْزَبَ كَانَ مِمَّنْ يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے،اس نے احمد بن محمد سے،اس نے عثمان بن عیسیٰ سے،اس نے سماعۃ بن مہران سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا"جو کسی کنوارے کی شادی کرائے وہ ان لوگوں میں سے ہے کہ جن پر اللہ عَزّوجَلَّ قیامت کے دن نظر کرم فرمائے گا۔"

باب اخْتِيَارِ الزَّوْجَةِ (بیوی کا انتخاب)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ إِنَّمَا الْمَرْأَةُ قِلَادَةٌ فَانْظُرْ إِلَى مَا تَقَلَّدُهُ قَالَ وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَيْسَ لِلْمَرْأَةِ خَطَرٌ لَا لِصَالِحَتِهِنَّ وَ لَا لِطَالِحَتِهِنَّ أَمَّا صَالِحَتُهُنَّ فَلَيْسَ خَطَرُهَا الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ بَلْ هِيَ خَيْرٌ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ أَمَّا طَالِحَتُهُنَّ فَلَيْسَ التُّرَابُ خَطَرَهَا بَلِ التُّرَابُ خَيْرٌ مِنْهَا .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے،اس نے عثمان بن عیسیٰ سے،اس نے عبداللہ بن مسکان سے،اس نے اپنے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا۔ انہوںؑ نے فرمایا۔"بے شک عورت ایک ہار ہے دیکھو اسے کون پہنتا ہے" راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سنا۔ فرمایا۔یقیناً عورت کا کوئی ہم مرتبہ نہیں ہے نہ ان میں سے نیکو کار کا اور نہ ہی ان میں سے بدکار کا نیکو کار عورتوں کا ہم مرتبہ سونا

اور چاندی بھی نہیں ہے بلکہ یہ سونے اور چاندی سے اچھی ہیں اور جہاں تک ان میں سے بدکار ہیں تو مٹی بھی ان کے برابر نہیں ہے بلکہ مٹی ان سے افضل ہے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) اخْتَارُوا لِنُطَفِكُمْ فَإِنَّ الْخَالَ أَحَدُ الضَّجِيعَيْنِ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "اپنے نطفوں کیلئے انتخاب کرو کیونکہ ماموں کی خصوصیات کافی حد تک اثر انداز ہونگیں۔"

3- وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَنْكِحُوا الْأَكْفَاءَ وَ انْكِحُوا فِيهِمْ وَ اخْتَارُوا لِنُطَفِكُمْ .

3۔ انہی اسناد کے ساتھ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ہم سر لوگوں سے نکاح کرو اور ان میں شادی کرو اور اپنے نطفوں کیلئے انتخاب کرو۔"

4- وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) خَطِيباً فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِيَّاكُمْ وَ خَضْرَاءَ الدِّمَنِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ مَا خَضْرَاءُ الدِّمَنِ قَالَ الْمَرْأَةُ الْحَسْنَاءُ فِي مَنْبِتِ السَّوْءِ .

4۔ انہی اسناد کے ساتھ کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ اے لوگو! تم خضر الدمن سے بچو۔ عرض کیا گیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خضر الدمن کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "ایسی خوبصورت عورت کہ جو برے گھر میں پیدا ہو۔"

باب فَضْلِ مَنْ تَزَوَّجَ ذَاتَ دِينٍ وَ كَرَاهَةِ مَنْ تَزَوَّجَ لِلْمَالِ

(دیندار عورت سے شادی کی فضیلت اور مالدار عورت سے شادی کی کراہت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ (**صلى الله عليه وآله**) يَسْتَأْمِرُهُ فِي النِّكَاحِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) انْكِحْ وَ عَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے علی بن اسباط سے، اس نے اپنے چچا یعقوب بن سالم سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح کی اجازت چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "نکاح کرو جو تم پر واجب ہے دیندار عورت سے شادی کرنا۔ وہ تمہارے ہاتھوں کی مٹی ہو گی۔ (یعنی فرمانبردار ہو گی)"

2- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً يُرِيدُ مَالَهَا الْجَأَهُ اللَّهُ إِلَى ذَلِكَ الْمَالِ .

2۔ علی بن محمد بن بُندار نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے احمد بن نضر سے، اس نے اپنے بعض دوستوں سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا" جو کسی عورت سے شادی کرے اور اس کا مال چاہتا ہو اللہ عَزّوَجَلَّ اسے اس مال سے محروم کر دیتا ہے"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ لِجَمَالِهَا أَوْ مَالِهَا وُكِلَ إِلَى ذَلِكَ وَ إِذَا تَزَوَّجَهَا لِدِينِهَا رَزَقَهُ اللَّهُ الْجَمَالَ وَ الْمَالَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اور محمد بن اسماعیل سے، اس نے فضل بن شاذان سے ایک ساتھ اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہشام بن الحکم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔" جب کوئی شخص کسی عورت سے اس کے حسن یا مال کیلئے شادی کرتا ہے تو اللہ عَزّوَجَلَّ اسے اس سے محروم رکھتا ہے اور جب کسی عورت سے اس کے دین کی خاطر شادی کرے۔ اللہ عَزّوَجَلَّ اسے حسن اور مال عطا کرتا ہے۔"

باب كَرَاهِيَةِ تَزْوِيجِ الْعَاقِرِ (بانجھ عورت سے شادی کی کراہت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ لِي ابْنَةَ عَمٍّ قَدْ رَضِيتُ جَمَالَهَا وَ حُسْنَهَا وَ دِينَهَا وَ لَكِنَّهَا عَاقِرٌ فَقَالَ لَا تَزَوَّجْهَا إِنَّ يُوسُفَ بْنَ يَعْقُوبَ لَقِيَ أَخَاهُ فَقَالَ يَا أَخِي كَيْفَ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَتَزَوَّجَ النِّسَاءَ بَعْدِي فَقَالَ إِنَّ أَبِي أَمَرَنِي وَ قَالَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ لَكَ ذُرِّيَّةٌ تُثْقِلُ الْأَرْضَ بِالتَّسْبِيحِ فَافْعَلْ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْغَدِ إِلَى النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ تَزَوَّجْ سَوْدَاءَ وَلُوداً فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مَا السَّوْدَاءُ قَالَ الْقَبِيحَةُ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد اور سہل بن زیاد سے ایک ساتھ، اس نے ابن محبوب سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی۔ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے چچا کی ایک بیٹی ہے۔ میں اس کے حسن اور دین پر راضی ہوں لیکن وہ بانجھ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔" اس سے شادی نہ کرو" یوسف علیہ السلام بن یعقوب علیہ السلام جب اپنے بھائی سے ملے تو فرمایا۔ اے میرے بھائی! تیرے لیے کیسے ممکن ہوا کہ میرے بعد عورتوں سے شادی کی؟ تو اس نے کہا۔ میرے بابا علیہ السلام نے مجھے حکم دیا تھا اور کہا تھا کہ اگر تمہارے لیے ممکن ہو کہ تمہاری ذریت ہو کہ جو زمین کو تسبیح سے بھاری کرے تو تم شادی کرو۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک شخص (غدود کی بیماری میں مبتلا) آیا اور اس نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسا ہی عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا۔"شادی کرو بچہ پیدا کرنے والی ہو سواء سے بھی تا کہ میں قیامت کے دن تمہارے ذریعے دیگر امتوں پر کثرت سے ہو جاؤں۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔"یہ سواء کیا ہے؟" فرمایا"قبیحہ"(بدصورت یا بدصورتی)

2- الْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) تَزَوَّجُوا بِكْراً وَلُوداً وَ لَا تَزَوَّجُوا حَسْنَاءَ جَمِيلَةً عَاقِراً فَإِنِّي أُبَاهِي بِكُمُ الْأُمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

2۔ حسن بن محبوب نے علاء بن زرین سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تم کنواری اور اولاد جننے کے قابل سے شادی کرو۔ مگر خوبصورت جمیلہ بانجھ سے شادی مت کرو تاکہ میں تمہارے ذریعے قیامت کے دن دیگر اُمتوں پر فخر کروں۔"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ قَالَ شَكَوْتُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قِلَّةَ وُلْدِي وَ أَنَّهُ لَا وَلَدَ لِي فَقَالَ لِي إِذَا أَتَيْتَ الْعِرَاقَ فَتَزَوَّجِ امْرَأَةً وَ لَا عَلَيْكَ أَنْ تَكُونَ سَوْءَاءَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ مَا السَّوْءَاءُ قَالَ امْرَأَةٌ فِيهَا قُبْحٌ فَإِنَّهُنَّ أَكْثَرُ أَوْلَاداً .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے احمد بن عبدالرحمن سے، اس نے اسماعیل بن عبدالخالق سے، اس نے بیان کرنے والے سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اپنے بچے کم ہونے کی شکایت کی۔ یا یہ کہ نہ ہونے کی۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب تم عراق جاؤ۔ تو عورت سے شادی کرو۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ سوآء ہو۔ میں نے عرض کی۔ آپؑ پر قربان جاؤں۔ یہ سوآء کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "ایسی عورت کہ جس میں کوئی بدصورتی ہو" کیونکہ ایسی عورتیں زیادہ اولاد والی ہوتی ہیں۔"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَعِيدٍ الرَّقِّيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيُّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لِرَجُلٍ تَزَوَّجَهَا سَوْءَاءَ وَلُوداً وَ لَا تَزَوَّجْهَا حَسْنَاءَ عَاقِراً فَإِنِّي مُبَاهٍ بِكُمُ الْأُمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَ وَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ الْوِلْدَانَ تَحْتَ الْعَرْشِ يَسْتَغْفِرُونَ لِآبَائِهِمْ يَحْضُنُهُمْ إِبْرَاهِيمُ وَ تُرَبِّيهِمْ سَارَةُ فِي جَبَلٍ مِنْ مِسْكٍ وَ عَنْبَرٍ وَ زَعْفَرَانٍ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے علی بن سعید رقی سے روایت کی ہے کہ مجھے بتایا سلیمان بن جعفر جعفری نے، اس نے ابوالحسن رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا۔ قبیح صورت اولاد جننے والی سے شادی کرو۔ لیکن خوبصورت بانجھ سے شادی نہ کرو۔ میں تمہارے ذریعے قیامت کے دن دیگر امتوں پر فخر کروں گا۔ اور کیا تم نہیں جانتے کہ بچے عرش کے نیچے اپنے آباء کیلئے استغفار کرتے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام ان کی پرورش اور سارۃ علیہ السلام ان کی مشک، عنبر اور زعفران کے پہاڑ میں تربیت کرتی ہیں۔"

باب فَضْلِ الْأَبْكَارِ (کنواری عورتوں کی فضیلت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَعْيَنَ مَوْلَى آلِ سَامٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) تَزَوَّجُوا الْأَبْكَارَ فَإِنَّهُنَّ أَطْيَبُ شَيْءٍ أَفْوَاهاً وَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ وَ أَنْشَفُهُ أَرْحَاماً وَ أَدَرُّ شَيْءٍ أَخْلَافاً وَ أَفْتَحُ شَيْءٍ أَرْحَاماً أَ مَا عَلِمْتُمْ أَنِّي أُبَاهِي بِكُمُ الْأُمَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى بِالسِّقْطِ يَظَلُّ مُحْبَنْطِئاً عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ لَا أَدْخُلُ حَتَّى يَدْخُلَ أَبَوَايَ قَبْلِي فَيُقَالُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لِمَلَكٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ائْتِنِي بِأَبَوَيْهِ فَيَأْمُرُ بِهِمَا إِلَى الْجَنَّةِ فَيَقُولُ هَذَا بِفَضْلِ رَحْمَتِي لَكَ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے آل سالم کے غلام علی بن اعین سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "کنواری عورتوں سے شادی کرو کیونکہ یہ اپنی قسم کے اعتبار سے پاکیزہ چیز ہیں۔" اور دوسری حدیث میں ہے کہ ان کے رحم میں جاذبیت زیادہ ہوتی ہے اور بچوں کو ہر چیز سے زیادہ دودھ پلانے والی ہوتی ہیں اور ہر چیز سے زیادہ کشادہ رحم ہوتی ہیں۔ کیا تم نہیں جانتے میں قیامت کے دن تمہارے ذریعے دیگر امتوں پر فخر کروں گا یہاں تک کہ ساقط ہونے والوں کے ذریعے بھی۔ جو جنت کے دروازے پر انتہائی شدت سے جمع ہونگے تو اللہ عزّوجلّ فرمائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تو وہ کہے گا۔ میں

داخل نہیں ہوں گا جب تک مجھ سے پہلے میرے والدین داخل نہ ہوں۔ پس اللہ عزّوجلّ اپنے ملائکہ میں سے کسی ملک (فرشتہ) کو حکم دے گا کہ اس کے ماں باپ کو لاؤ اور انہیں جنت میں جانے کا حکم دے گا اور فرمائے گا۔ یہ تمہارے لئے میری رحمت کے فضل میں سے ہے۔"

باب مَا يُسْتَدَلُّ بِهِ مِنَ الْمَرْأَةِ عَلَى الْمَحْمَدَةِ

(جن چیزوں کے ذریعے عورت کے اچھے ہونے پر استدلال کیا جاتا ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِذَوَاتِ الْأَوْرَاكِ فَإِنَّهُنَّ أَنْجَبُ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے عبداللہ بن مغیرہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے سنا۔ انہوںؑ نے فرمایا۔ "تمہیں سرین والی عورتوں سے نکاح کرنا چاہیے کیونکہ وہ نجیب ترین ہوتی ہیں۔"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مَالِكِ بْنِ أَشْيَمَ عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) تَزَوَّجُوا سَمْرَاءَ عَيْنَاءَ عَجْزَاءَ مَرْبُوعَةً فَإِنْ كَرِهْتَهَا فَعَلَيَّ مَهْرُهَا .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے مالک بن اشیم سے، اس نے اپنے بعض آدمیوں سے، انہوں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ تم گندم گوں، چوڑی سیاہ آنکھوں والی، بھاری سرین والی، درمیانی قد و قامت والی عورت سے شادی کرو اگر تمہیں ناپسند آئے تو اس کا حق مہر مجھؑ پر ہے"

3- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِيَ الرِّضَا (**عليه السلام**) إِذَا نَكَحْتَ فَانْكِحْ عَجْزَاءَ .

3۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے احمد بن محمد بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ مجھے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب تم نکاح کرو تو بھاری سرین والی عورت سے نکاح کرو۔"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَ الْحَدِيثَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) إِذَا أَرَادَ تَزْوِيجَ امْرَأَةٍ بَعَثَ مَنْ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَ يَقُولُ لِلْمَبْعُوثَةِ شَمِّي لِيتَهَا فَإِنْ طَابَ لِيتُهَا طَابَ عَرْفُهَا وَ انْظُرِي كَعْبَهَا فَإِنْ دَرِمَ كَعْبُهَا عَظُمَ كَعْثُبُهَا .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابوعبداللہ سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی عورت سے نکاح کا ارادہ فرماتے تھے تو کسی کو بھیجتے کہ جو اس کو دیکھے اور بھیجی جانے والی عورت کو فرماتے "تم اس کی گردن کو سونگھنا اگر اس کی گردن پاکیزہ ہو تو اس کے محاسن بھی پاک ہوں گے۔ تم اس کے ٹخنوں کو دیکھنا۔ اگر وہ نرم نازک ہوں تو اس کی سرین بھاری ہو گی۔

5- أَحْمَدُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ أَخِيهِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنِّي جَرَّبْتُ جَوَارِيَ بَيْضَاءَ وَ أَدْمَاءَ فَكَانَ بَيْنَهُنَّ بَوْنٌ .

5۔ احمد نے اپنے باپ سے، اس نے علی بن نعمان سے، اس نے اپنے بھائی سے، اس نے داؤد بن نعمان سے، اس نے ابو ایوب خزاز سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "میں نے سفید فام اور گندم گوں کنیزوں میں تجربہ کیا تو ان میں بہت فرق ہے"

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) تَزَوَّجُوا الزُّرْقَ فَإِنَّ فِيهِنَّ الْيُمْنَ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "نیلی آنکھوں والی عورت سے شادی کرو کیونکہ ان میں برکت ہوتی ہے"

7- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) قَالَ مِنْ سَعَادَةِ الرَّجُلِ أَنْ يَكْشِفَ الثَّوْبَ عَنِ امْرَأَةٍ بَيْضَاءَ .

7۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے بکر بن صالح سے، اس نے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن علیہ السلام نے فرمایا۔ " آدمی کی خوش بختی ہے کہ وہ جب عورت سے کپڑا اٹھائے (یعنی شادی کرے) تو اسے گوراپائے۔

8- سَهْلٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَشْيَمَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) تَزَوَّجْهَا عَيْنَاءَ سَمْرَاءَ عَجْزَاءَ مَرْبُوعَةً فَإِنْ كَرِهْتَهَا فَعَلَيَّ الصَّدَاقُ .

8۔ سہل نے بکر بن صالح سے، اس نے مالک بن اسیم سے، اس نے اپنے بعض دوستوں سے ، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ "تم گندم گوں، چوڑی سیاہ آنکھوں والی، بھاری سرین اور درمیانے قد والی عورت سے شادی کرو اگر تم اسے ناپسند کرو تو حق مہر مجھؑ پر واجب ہو گا۔"

باب نَادِرٌ (نادر)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ الْمَرْأَةُ الْجَمِيلَةُ تَقْطَعُ الْبَلْغَمَ وَ الْمَرْأَةُ السَّوْءَاءُ تُهَيِّجُ الْمِرَّةَ السَّوْدَاءَ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن ابو القاسم سے، اس نے اپنے باپ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "خوبصورت عورت بلغم کو ختم کرتی ہے اور قبیحہ عورت بواسیر کو برانگیختہ کرتی ہے۔"

2- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ السَّيَّارِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ شَكَا إِلَيْهِ الْبَلْغَمَ فَقَالَ أَ مَا لَكَ جَارِيَةٌ تُضْحِكُكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاتَّخِذْهَا فَإِنَّ ذَلِكَ يَقْطَعُ الْبَلْغَمَ .

2۔ حسین بن محمد نے سیاری سے، اس نے علی بن محمد سے، اس نے محمد بن عبد الحمید سے، اس نے اپنے کسی دوست سے روایت کی ہے کہ اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے بلغم کی شکایت کی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "کیا تمہاری کوئی کنیز نہیں ہے کہ جو تجھے ہنسائے؟ میں نے عرض کی۔ نہیں" فرمایا۔ تو پھر اسے خرید و کیونکہ ایسا کرنا بلغم کو ختم کر دیتا ہے۔

باب أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَلَقَ لِلنَّاسِ شَكْلَهُمْ

(اللہ عزّ و جلّ نے لوگوں کیلئے ان کی مثل پیدا کی ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ أَتَى النَّبِيَّ (**صلى الله عليه وآله**) رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْمِلُ أَعْظَمَ مَا يَحْمِلُ الرِّجَالُ فَهَلْ يَصْلُحُ لِي أَنْ آتِيَ بَعْضَ مَا لِي مِنَ الْبَهَائِمِ نَاقَةً أَوْ حِمَارَةً فَإِنَّ النِّسَاءَ لَا يَقْوَيْنَ عَلَى مَا عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَمْ يَخْلُقْكَ حَتَّى خَلَقَ لَكَ مَا يَحْتَمِلُكَ مِنْ شَكْلِكَ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ وَ لَمْ يَلْبَثْ أَنْ عَادَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَأَيْنَ أَنْتَ مِنَ السَّوْدَاءِ الْعَنَطْنَطَةِ قَالَ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ عَادَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ حَقّاً إِنِّي طَلَبْتُ مَا أَمَرْتَنِي بِهِ فَوَقَعْتُ عَلَى شَكْلِي مِمَّا يَحْتَمِلُنِي وَ قَدْ أَقْنَعَنِي ذَلِكَ .

1۔ علی بن محمد نے، صالح بن ابی حماد سے، اس نے ہارون بن مسلم سے، اس نے برید بن معاویہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے مردوں سے زیادہ بڑا اٹھایا ہوا ہے کیا درست ہے کہ میں اپنے مال میں سے اونٹنی یا گدھی کے پاس جاؤں کیونکہ جو میرے پاس ہے اسے عورتیں برداشت نہیں کر سکتیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔۔۔ اللہ عزّ و جلّ نے تمہیں خلق نہیں کیا جب تک کہ اُس کو خلق نہیں کیا کہ جو تیرا بوجھ اٹھا سکے۔ پس وہ شخص چلا گیا اور تھوڑی دیر نہیں ہوئی تھی کہ واپس آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور انؐ سے عرض کی۔ جیسا کہ اس نے پہلی مرتبہ کہا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ لمبی گردن والی خوبصورت اعضاء کی سیاہ عورت سے دور کیوں ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ وہ شخص چلا گیا تھوڑی مدت کے بعد آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے برحق رسول ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا میں نے وہ تلاش کیا۔ پس میں نے پایا اس کو کہ جو میری مشکل کو برداشت کرنے والی ہے اور میں اس پر قناعت کرنے والا ہوں"

باب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَزْوِيجِ النِّسَاءِ عِنْدَ بُلُوغِهِنَّ وَ تَحْصِينِهِنَّ بِالْأَزْوَاجِ

(مستحب ہے عورتوں کے بالغ ہونے اور شوہر سے خالی ہونے بعد شادی میں)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ أَنْ لَا تَطْمَثَ ابْنَتُهُ فِي بَيْتِهِ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے اپنے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ اسلام نے فرمایا،، مرد کی خوش بختی ہے کہ اسکی بیٹی اس کے گھر میں حیض نہ دیکھے،،

2- بَعْضُ أَصْحَابِنَا سَقَطَ عَنِّي إِسْنَادُهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يَتْرُكْ شَيْئاً مِمَّا يُحْتَاجُ إِلَيْهِ إِلَّا عَلَّمَهُ نَبِيَّهُ (**صلى الله عليه وآله**) فَكَانَ مِنْ تَعْلِيمِهِ إِيَّاهُ أَنَّهُ صَعِدَ الْمِنْبَرَ ذَاتَ يَوْمٍ فَحَمِدَ اللَّهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ جَبْرَئِيلَ أَتَانِي عَنِ اللَّطِيفِ الْخَبِيرِ فَقَالَ إِنَّ الْأَبْكَارَ بِمَنْزِلَةِ الثَّمَرِ عَلَى الشَّجَرِ إِذَا أَدْرَكَ ثَمَرُهُ فَلَمْ يُجْتَنَى أَفْسَدَتْهُ الشَّمْسُ وَ نَثَرَتْهُ الرِّيَاحُ وَ كَذَلِكَ الْأَبْكَارُ إِذَا أَدْرَكْنَ مَا يُدْرِكُ النِّسَاءُ فَلَيْسَ لَهُنَّ دَوَاءٌ إِلَّا الْبُعُولَةُ وَ إِلَّا لَمْ يُؤْمَنْ عَلَيْهِنَّ الْفَسَادُ لِأَنَّهُنَّ بَشَرٌ قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ نُزَوِّجُ فَقَالَ الْأَكْفَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ مَنِ الْأَكْفَاءُ فَقَالَ الْمُؤْمِنُونَ بَعْضُهُمْ أَكْفَاءُ بَعْضٍ الْمُؤْمِنُونَ بَعْضُهُمْ أَكْفَاءُ بَعْضٍ .

2۔ ہمارے بعض اصحاب نے روایت کی ہے کہ (اس کی سند ہم سے ساقط ہے) ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ عزّوجلّ نے کوئی چیز نہیں چھوڑی کہ جس کی احتیاج ہو مگر یہ کہ اس کا علم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمایا اور یہ بھی اسی تعلیم میں سے ہے کہ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر بلند ہوئے اللہ کی حمد وثنا کے بعد ارشاد فرمایا۔ ”اے لوگو! لطیف وخبیر کی طرف سے جبرائیل علیہ السلام میرےؐ پاس آیا اور کہا کہ ”کنواریاں درخت پر پھل کی مانند ہیں جب پھل پک جائے اور اسے نہ توڑا جائے تو اسے سورج خراب کر دیتا ہے۔ اور اس پر ہوا اثر انداز ہوتی ہے اور اسی طرح وہ کنواریاں ہیں جب وہ اسے پالیں کہ جو تمہاری عورتیں پاتی ہیں (حیض) تو ان کی کوئی دوا نہیں ہے ماسوائے ان کے شوہروں کے بصورت دیگر ان میں فساد سے امان نہیں کیونکہ وہ بشر ہیں۔ پس ایک شخص آپؐ کے سامنے کھڑا ہوا اور عرض کی۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ” ان کی شادی کس سے کی جائے؟“ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا”کفو سے“ عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ”کفو کون ہیں؟“ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا”مومن ایک دوسرے کے کفو ہیں۔ مومنین ایک دوسرے کے کفو ہیں“

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَيَابَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ حَوَّاءَ مِنْ آدَمَ فَهِمَّةُ النِّسَاءِ الرِّجَالُ فَحَصِّنُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے عبد اللہ بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے عبد الرحمن بن سیابہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا”اللہ عزّوجلّ نے حوا علیہ السلام کو آدم علیہ السلام سے خلق فرمایا پس عورتوں کی خواہش مردوں کیلئے ہے۔ پس انہیں گھروں میں محفوظ کرو۔

4- أَبَانٌ عَنِ الْوَاسِطِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ (**عليه السلام**) مِنَ الْمَاءِ وَ الطِّينِ فَهِمَّةُ ابْنِ آدَمَ فِي الْمَاءِ وَ الطِّينِ وَ خَلَقَ حَوَّاءَ مِنْ آدَمَ فَهِمَّةُ النِّسَاءِ فِي الرِّجَالِ فَحَصِّنُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ .

4۔ ابان نے واسطی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا”اللہ عزّوجلّ نے آدم علیہ السلام کو پانی اور مٹی سے خلق فرمایا پس ابن آدم (انسان) کی توجہ مٹی اور پانی میں ہے اور اللہ عزّوجلّ نے حوا علیہ السلام کو آدم علیہ السلام سے خلق فرمایا پس عورتوں کی خواہش مردوں میں ہے۔ پس انہیں گھروں میں محفوظ کرلو۔

5- عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) فِي بَعْضِ كَلَامِهِ إِنَّ السِّبَاعَ هَمُّهَا بُطُونُهَا وَ إِنَّ النِّسَاءَ هَمُّهُنَّ الرِّجَالُ .

5۔ علی بن محمد نے ابن جمہور سے، اس نے اپنے باپ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ الاسلام نے اپنے کسی کلام میں فرمایا "درندوں کی فکر ان کے پیٹ میں ہے اور عورتوں کی فکر مرد ہیں۔"

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**علیه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**علیه السلام**) خُلِقَ الرِّجَالُ مِنَ الْأَرْضِ وَ إِنَّمَا هَمُّهُمْ فِي الْأَرْضِ وَ خُلِقَتِ الْمَرْأَةُ مِنَ الرِّجَالِ وَ إِنَّمَا هَمُّهَا فِي الرِّجَالِ احْبِسُوا نِسَاءَكُمْ يَا مَعَاشِرَ الرِّجَالِ .

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے وہب سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا "مرد زمین سے پیدا ہوئے ہیں ان کی فکر زمین میں ہے اور عورت مردوں سے پیدا ہوئی ہے اس کی فکر مردوں میں ہے۔ اے لوگو! اپنی عورتوں کو محفوظ کرو"

7- أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَنْبَسَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**علیه السلام**) وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَاصِمِيُّ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**علیه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**علیه السلام**) فِي رِسَالَتِهِ إِلَى الْحَسَنِ (**علیه السلام**) إِيَّاكَ وَ مُشَاوَرَةَ النِّسَاءِ فَإِنَّ رَأْيَهُنَّ إِلَى الْأَفْنِ وَ عَزْمَهُنَّ إِلَى الْوَهْنِ وَ اكْفُفْ عَلَيْهِنَّ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ بِحِجَابِكَ إِيَاهُنَّ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحِجَابِ خَيْرٌ لَكَ وَ لَهُنَّ مِنَ الِارْتِيَابِ وَ لَيْسَ خُرُوجُهُنَّ بِأَشَدَّ مِنْ دُخُولِ مَنْ لَا تَثِقُ بِهِ عَلَيْهِنَّ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَعْرِفْنَ غَيْرَكَ مِنَ الرِّجَالِ فَافْعَلْ .

7۔ ابو عبد اللہ اشعری نے ہمارے بعض اصحاب سے، اس نے جعفر بن عنبسہ سے، اس نے عبادۃ بن زیاد سے، اس نے عمرو بن ابی مقدام سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے، اور احمد بن محمد عاصمی نے حدیث بیان کرنے والے سے، اس نے معلی بن محمد سے، اس نے علی بن حسان سے، اس نے عبد الرحمن بن کثیر سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام کو خط میں فرمایا۔

"عورتوں سے مشاورت کرنے سے بچو کیونکہ ان کی رائے ناقص اور ان کے ارادے کمزور ہوتے ہیں۔ انکی آنکھوں کو بچائے رکھنے کیلئے حجاب تعمیر کرو۔ کیونکہ شدید پردہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ ان کیلئے عدم اعتماد ہے اور ان کا باہر نکلنا ان کے پاس غیر ناقابل اعتماد کے آنے سے شدید نہیں ہے۔ اور اگر تم میں طاقت ہو کہ وہ تمہارے سوا کسی مرد کو نہ پہچانیں تو ایسا کرو۔

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدَكٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ظَرِيفِ بْنِ نَاصِحٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (**علیه السلام**) مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ كَتَبَ بِهَذِهِ الرِّسَالَةِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**علیه السلام**) إِلَى ابْنِهِ مُحَمَّدٍ [ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ] .

احمد بن محمد بن سعید نے جعفر بن محمد الحسینی سے، اس نے علی بن عبدک سے، اس نے حسن بن ظریف بن ناصح سے، اس نے حسین بن علوان سے، اس نے سعد بن طریف سے، اس نے اصبغ بن نباتہ سے، اس نے امیر المومنین علیہ السلام سے اسی کی مثل روایت کی ہے مگر یہ کہ اس نے کہا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے یہ خط اپنے بیٹے محمد (ابن حنفیہ) کی طرف لکھا۔

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ نُوحِ بْنِ شُعَيْبٍ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**علیه السلام**) كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (**علیه السلام**) إِذَا أَتَاهُ خَتَنُهُ عَلَى ابْنَتِهِ أَوْ عَلَى أُخْتِهِ بَسَطَ لَهُ رِدَاءَهُ ثُمَّ أَجْلَسَهُ ثُمَّ يَقُولُ مَرْحَباً بِمَنْ كَفَى الْمَئُونَةَ وَ سَتَرَ الْعَوْرَةَ .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے نوح بن شعیب سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب بھی علیؑ بن الحسین علیہ اسلام کے پاس انؑ کی بیٹی کا شوہر (داماد) یا انؑ کی بہن کا شوہر (بہنوئی) تشریف لاتے تو آپ علیہ السلام ان کیلئے اپنی رداء بچھاتے پھر اسے اس پر بٹھاتے اور پھر فرماتے تھے۔ ''خوش آمدید اس کو کہ جو خرچ پورا کرتا ہے اور ستر پوشی کرتا ہے۔''

باب فَضْلِ شَهْوَةِ النِّسَاءِ عَلَى شَهْوَةِ الرِّجَالِ

(عورتوں کی شہوت کی مردوں کی شہوت سے زیادتی)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) خَلَقَ اللَّهُ الشَّهْوَةَ عَشَرَةَ أَجْزَاءٍ فَجَعَلَ تِسْعَةَ أَجْزَاءٍ فِي النِّسَاءِ وَ جُزْءاً وَاحِداً فِي الرِّجَالِ وَ لَوْ لَا مَا جَعَلَ اللَّهُ فِيهِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ عَلَى قَدْرِ أَجْزَاءِ الشَّهْوَةِ لَكَانَ لِكُلِّ رَجُلٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ مُتَعَلِّقَاتٍ بِهِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے حسین بن علوان سے، اس نے سعد بن طریف سے، اس نے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ ''اللہ عزّو جلّ نے شہوت کے دس جزء خلق فرمائے ان میں سے نو جزء عورتوں میں اور ایک جزء مردوں میں رکھا۔ اگر اللہ عزّو جلّ نے ان میں اجزاء شہوت کی نسبت (نو درجے) حیاء نہ رکھی ہوتی تو ہر مرد کے ساتھ نو نو عورتیں چمٹی ہوتیں۔''

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ لِلْمَرْأَةِ صَبْرَ عَشَرَةِ رِجَالٍ فَإِذَا هَاجَتْ كَانَتْ لَهَا قُوَّةُ شَهْوَةِ عَشَرَةِ رِجَالٍ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے بیان کرنے والے سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ''اللہ عزّو جلّ نے عورت کیلئے دس مردوں کے برابر صبر مقرر فرمایا ہے۔ پس جب وہ ہیجان زدہ ہو تو اس میں دس مردوں کے برابر قوت شہوت ہوتی ہے۔''

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَّاطِ عَنْ ضُرَيْسٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ النِّسَاءَ أُعْطِينَ بُضْعَ اثْنَيْ عَشَرَ وَ صَبْرَ اثْنَيْ عَشَرَ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے محمد بن سنان سے، اس نے ابو خالد قماط سے، اس نے ضریس سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ فرمایا ''عورتوں کو بارہ (مردوں کے) برابر جماع کی طاقت اور بارہ (مردوں) کے برابر صبر کی طاقت دی گئی ہے۔''

4- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ ضُرَيْسٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّ النِّسَاءَ أُعْطِينَ بُضْعَ اثْنَيْ عَشَرَ وَ صَبْرَ اثْنَيْ عَشَرَ .

4۔ احمد بن محمد نے علی بن الحکم سے، اس نے ضریس سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا"عورتوں کو بارہ (مردوں) کے برابر جماع کی طاقت اور بارہ (مردوں) کے برابر صبر کی طاقت دی گئی ہے۔"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ مَرْوَكِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ فُضِّلَتِ الْمَرْأَةُ عَلَى الرَّجُلِ بِتِسْعَةٍ وَ تِسْعِينَ مِنَ اللَّذَّةِ وَ لَكِنَّ اللَّهَ أَلْقَى عَلَيْهِنَّ الْحَيَاءَ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے اپنے بعض دوستوں سے، اس نے مروک بن عبید سے، اس نے زرعہ بن محمد سے، اس نے سماعۃ بن مہران سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا۔"عورت لذت میں مردوں کے بالمقابل ننانوے فیصد ہے۔ لیکن اللہ عزّوجلّ نے ان میں حیاء کا القاء کیا ہے۔"

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصْبِرَ صَبْرَ عَشَرَةِ رِجَالٍ فَإِذَا حَصَلَتْ زَادَهَا قُوَّةَ عَشَرَةِ رِجَالٍ .

6۔ علی بن ابراہیم نے ہارون بن مسلم سے، اس نے مسعدۃ بن صدقہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"اللہ عزّوجلّ نے عورت کیلئے مقرر کیا کہ وہ دس مردوں کے صبر کے برابر صبر کرے اور جب وہ بالغ ہوئی تو اس میں دس مردوں کے برابر خواہش کی قوت رکھ دی۔"

باب أَنَّ الْمُؤْمِنَ كُفْوُ الْمُؤْمِنَةِ (مومن مومنہ کا کفو ہوتا ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) إِذِ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَسَلَّمَ فَرَحَّبَ بِهِ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) وَ أَدْنَاهُ وَ سَاءَلَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي خَطَبْتُ إِلَى مَوْلَاكَ فُلَانِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ابْنَتَهُ فُلَانَةَ فَرَدَّنِي وَ رَغِبَ عَنِّي وَ ازْدَرَانِي لِدَمَامَتِي وَ حَاجَتِي وَ غُرْبَتِي وَ قَدْ دَخَلَنِي مِنْ ذَلِكَ غَضَاضَةٌ هَجْمَةٌ غُضَّ لَهَا قَلْبِي تَمَنَّيْتُ عِنْدَهَا الْمَوْتَ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) اذْهَبْ فَأَنْتَ رَسُولِي إِلَيْهِ وَ قُلْ لَهُ يَقُولُ لَكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ (**عليه السلام**) زَوِّجْ مُنْجِحَ بْنَ رَبَاحٍ مَوْلَايَ ابْنَتَكَ فُلَانَةَ وَ لَا تَرُدَّهُ قَالَ أَبُو حَمْزَةَ

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے مالک بن عطیہ سے اس نے ابو حمزہ ثمالی سے روایت کی ہے کہ میں ابو جعفر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے اذن باریابی طلب کیا تو آپ علیہ السلام نے اسے اجازت دی وہ اندر آیا سلام کیا۔ ابو جعفر علیہ السلام نے اسے خوش آمدید کہا اور اس نے آپ علیہ السلام سے قریب ہو کر سوال کیا۔ پس آدمی نے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ میں نے آپؑ کے غلام فلاں بن ابی رافع کو اس کی فلاں بیٹی سے شادی کا پیغام دیا مگر اس نے رد کر دیا ہے اور مجھ سے منہ پھیر لیا اور میری خستہ حالی، ضرورت مندی اور غربت (مسافرت) کے ذریعے میری تحقیر کی اس کی اس اچانک ذلت نے میرے دل میں غم کو تازہ کر دیا ہے۔ میں اس کے پاس موت کی تمنا کرنے لگا ہوں۔ تو ابو جعفر علیہ السلام نے اس سے فرمایا۔ جاؤ کہ تم اس کے پاس میرےؑ پیامبر ہو اور اس سے کہو۔"تمہیں محمدؑ بن علیؑ بن حسینؑ بن علیؑ بن ابی طالبؑ (علیہم السلام) فرماتے ہیں کہ میرےؑ غلام منجح بن رباح کو اپنی فلاں بیٹی بیاہ دو اور اسے خالی مت پلٹاؤ" ابو حمزہ کہتا ہے

فَوَثَبَ الرَّجُلُ فَرِحاً مُسْرِعاً بِرِسَالَةِ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فَلَمَّا أَنْ تَوَارَى الرَّجُلُ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) إِنَّ رَجُلًا كَانَ مِنْ أَهْلِ الْيَمَامَةِ يُقَالُ لَهُ جُوَيْرٌ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مُنْتَجِعاً لِلْإِسْلَامِ فَأَسْلَمَ وَ حَسُنَ إِسْلَامُهُ وَ كَانَ رَجُلًا قَصِيراً دَمِيماً مُحْتَاجاً عَارِياً وَ كَانَ مِنْ

قِبَاحِ السُّودَانِ فَضَمَّهُ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لِحَالِ غُرْبَتِهِ وَ عَرَاهُ وَ كَانَ يُجْرِي عَلَيْهِ طَعَامَهُ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ بِالصَّاعِ الْأَوَّلِ وَ كَسَاهُ شَمْلَتَيْنِ وَ أَمَرَهُ أَنْ يَلْزَمَ الْمَسْجِدَ وَ يَرْقُدَ فِيهِ بِاللَّيْلِ فَمَكَثَ بِذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ حَتَّى كَثُرَ الْغُرَبَاءُ مِمَّنْ يَدْخُلُ فِي الْإِسْلَامِ مِنْ أَهْلِ الْحَاجَةِ بِالْمَدِينَةِ وَ ضَاقَ بِهِمُ الْمَسْجِدُ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى نَبِيِّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَنْ طَهِّرْ مَسْجِدَكَ وَ أَخْرِجْ مِنَ الْمَسْجِدِ مَنْ يَرْقُدُ فِيهِ بِاللَّيْلِ وَ مُرْ بِسَدِّ أَبْوَابِ مَنْ كَانَ لَهُ فِي مَسْجِدِكَ بَابٌ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ (**عليه السلام**) وَ مَسْكَنَ فَاطِمَةَ (**عليها السلام**) وَ لَا يَمُرَّنَّ فِيهِ جُنُبٌ وَ لَا يَرْقُدْ فِيهِ غَرِيبٌ قَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) بِسَدِّ أَبْوَابِهِمْ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ (**عليه السلام**) وَ أَقَرَّ مَسْكَنَ فَاطِمَةَ (**عليها السلام**) عَلَى حَالِهِ قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَمَرَ أَنْ يُتَّخَذَ لِلْمُسْلِمِينَ سَقِيفَةٌ فَعُمِلَتْ لَهُمْ وَ هِيَ الصُّفَّةُ ثُمَّ أَمَرَ الْغُرَبَاءَ وَ الْمَسَاكِينَ أَنْ يَظَلُّوا فِيهَا نَهَارَهُمْ وَ لَيْلَهُمْ فَنَزَلُوهَا وَ اجْتَمَعُوا فِيهَا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) يَتَعَاهَدُهُمْ بِالْبُرِّ وَ التَّمْرِ وَ الشَّعِيرِ وَ الزَّبِيبِ إِذَا كَانَ عِنْدَهُ وَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَتَعَاهَدُونَهُمْ وَ يَرِقُّونَ عَلَيْهِمْ لِرِقَّةِ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَ يَصْرِفُونَ صَدَقَاتِهِمْ إِلَيْهِمْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) نَظَرَ إِلَى جُوَيْرٍ ذَاتَ يَوْمٍ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ لَهُ وَ رِقَّةٍ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ يَا جُوَيْرُ لَوْ تَزَوَّجْتَ امْرَأَةً فَعَفَفْتَ بِهَا فَرْجَكَ وَ أَعَانَتْكَ عَلَى دُنْيَاكَ وَ آخِرَتِكَ فَقَالَ لَهُ جُوَيْرٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي مَنْ يَرْغَبُ فِيَّ فَوَ اللَّهِ مَا مِنْ حَسَبٍ وَ لَا نَسَبٍ وَ لَا مَالٍ وَ لَا جَمَالٍ فَأَيَّةُ امْرَأَةٍ تَرْغَبُ فِيَّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) يَا جُوَيْرُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ وَضَعَ بِالْإِسْلَامِ مَنْ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ شَرِيفاً وَ شَرَّفَ بِالْإِسْلَامِ مَنْ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَضِيعاً وَ أَعَزَّ بِالْإِسْلَامِ مَنْ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ذَلِيلًا وَ أَذْهَبَ بِالْإِسْلَامِ مَا كَانَ مِنْ نَخْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ وَ تَفَاخُرِهَا بِعَشَائِرِهَا وَ بَاسِقِ أَنْسَابِهَا فَالنَّاسُ الْيَوْمَ كُلُّهُمْ أَبْيَضُهُمْ وَ أَسْوَدُهُمْ وَ قُرَشِيُّهُمْ وَ عَرَبِيُّهُمْ وَ عَجَمِيُّهُمْ مِنْ آدَمَ وَ إِنَّ آدَمَ خَلَقَهُ اللَّهُ مِنْ طِينٍ وَ إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَطْوَعُهُمْ لَهُ وَ أَتْقَاهُمْ وَ مَا أَعْلَمُ يَا جُوَيْرُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَضْلًا إِلَّا لِمَنْ كَانَ أَتْقَى لِلَّهِ مِنْكَ وَ أَطْوَعَ ثُمَّ قَالَ لَهُ انْطَلِقْ يَا جُوَيْرُ إِلَى زِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ فَإِنَّهُ مِنْ أَشْرَفِ بَنِي بَيَاضَةَ حَسَباً فِيهِمْ فَقُلْ لَهُ إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ إِلَيْكَ وَ هُوَ يَقُولُ لَكَ زَوِّجْ جُوَيْراً ابْنَتَكَ الذَّلْفَاءَ قَالَ فَانْطَلَقَ جُوَيْرٌ بِرِسَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِلَى زِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ وَ هُوَ فِي مَنْزِلِهِ وَ جَمَاعَةٌ مِنْ قَوْمِهِ عِنْدَهُ فَاسْتَأْذَنَ فَأُعْلِمَ فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ وَ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا زِيَادَ بْنَ لَبِيدٍ إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ إِلَيْكَ فِي حَاجَةٍ لِي فَأَبُوحُ بِهَا أَمْ أُسِرُّهَا إِلَيْكَ فَقَالَ لَهُ زِيَادٌ بَلْ بُحْ بِهَا فَإِنَّ ذَلِكَ شَرَفٌ لِي وَ فَخْرٌ فَقَالَ لَهُ جُوَيْرٌ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) يَقُولُ لَكَ زَوِّجْ جُوَيْراً ابْنَتَكَ الذَّلْفَاءَ فَقَالَ لَهُ زِيَادٌ أَ رَسُولُ اللَّهِ أَرْسَلَكَ إِلَيَّ بِهَذَا فَقَالَ لَهُ نَعَمْ مَا كُنْتُ لِأَكْذِبَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالَ لَهُ زِيَادٌ إِنَّا لَا نُزَوِّجُ فَتَيَاتَنَا إِلَّا أَكْفَاءَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْصَرِفْ يَا جُوَيْرُ حَتَّى أَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَأُخْبِرَهُ بِعُذْرِي فَانْصَرَفَ جُوَيْرٌ وَ هُوَ يَقُولُ وَ اللَّهِ مَا بِهَذَا نَزَلَ الْقُرْآنُ وَ لَا بِهَذَا ظَهَرَتْ نُبُوَّةُ مُحَمَّدٍ (**صلى الله عليه وآله**) فَسَمِعَتْ مَقَالَتَهُ الذَّلْفَاءُ بِنْتُ زِيَادٍ وَ هِيَ فِي حِدْرِهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَى أَبِيهَا ادْخُلْ إِلَيَّ فَدَخَلَ إِلَيْهَا فَقَالَتْ لَهُ مَا هَذَا الْكَلَامُ الَّذِي سَمِعْتُهُ مِنْكَ تُحَاوِرُ بِهِ جُوَيْراً فَقَالَ لَهَا ذَكَرَ لِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَرْسَلَهُ وَ قَالَ يَقُولُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) زَوِّجْ جُوَيْراً ابْنَتَكَ الذَّلْفَاءَ فَقَالَتْ لَهُ وَ اللَّهِ مَا كَانَ جُوَيْرٌ لِيَكْذِبَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) بِحَضْرَتِهِ فَابْعَثِ الْآنَ رَسُولًا يَرُدُّ عَلَيْكَ جُوَيْراً فَبَعَثَ زِيَادٌ رَسُولًا فَلَحِقَ جُوَيْراً فَقَالَ لَهُ زِيَادٌ يَا جُوَيْرُ مَرْحَباً بِكَ اطْمَئِنَّ حَتَّى أَعُودَ إِلَيْكَ ثُمَّ انْطَلَقَ زِيَادٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالَ لَهُ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي إِنَّ جُوَيْراً أَتَانِي بِرِسَالَتِكَ وَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) يَقُولُ لَكَ زَوِّجْ جُوَيْراً ابْنَتَكَ الذَّلْفَاءَ فَلَمْ أَلِنْ لَهُ بِالْقَوْلِ وَ رَأَيْتُ لِقَاءَكَ وَ نَحْنُ لَا نَتَزَوَّجُ إِلَّا أَكْفَاءَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) يَا زِيَادُ جُوَيْرٌ مُؤْمِنٌ وَ الْمُؤْمِنُ كُفْوٌ لِلْمُؤْمِنَةِ وَ الْمُسْلِمُ كُفْوٌ لِلْمُسْلِمَةِ فَزَوِّجْهُ يَا زِيَادُ وَ لَا تَرْغَبْ عَنْهُ قَالَ فَرَجَعَ زِيَادٌ إِلَى مَنْزِلِهِ وَ دَخَلَ عَلَى ابْنَتِهِ فَقَالَ لَهَا مَا سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالَتْ لَهُ إِنَّكَ إِنْ عَصَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) كَفَرْتَ فَزَوِّجْ جُوَيْراً فَخَرَجَ زِيَادٌ فَأَخَذَ بِيَدِ جُوَيْرٍ ثُمَّ أَخْرَجَهُ إِلَى قَوْمِهِ فَزَوَّجَهُ عَلَى سُنَّةِ اللَّهِ وَ سُنَّةِ رَسُولِهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَ ضَمِنَ صَدَاقَهُ قَالَ فَجَهَّزَهَا زِيَادٌ وَ هَيَّئُوهَا ثُمَّ أَرْسَلُوا إِلَى جُوَيْرٍ فَقَالُوا لَهُ أَ لَكَ مَنْزِلٌ فَنَسُوقَهَا إِلَيْكَ فَقَالَ وَ اللَّهِ مَا لِي مِنْ مَنْزِلٍ قَالَ فَهَيَّئُوهَا وَ هَيَّئُوا لَهَا مَنْزِلًا وَ هَيَّئُوا فِيهِ فِرَاشاً وَ مَتَاعاً وَ كَسَوْا جُوَيْراً ثَوْبَيْنِ وَ أُدْخِلَتِ الذَّلْفَاءُ فِي بَيْتِهَا وَ أُدْخِلَ جُوَيْرٌ عَلَيْهَا مُعْتَّماً فَلَمَّا رَآهَا نَظَرَ إِلَى بَيْتٍ وَ مَتَاعٍ وَ رِيحٍ طَيِّبَةٍ قَامَ إِلَى زَاوِيَةِ الْبَيْتِ فَلَمْ يَزَلْ تَالِياً لِلْقُرْآنِ رَاكِعاً وَ سَاجِداً حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا سَمِعَ النِّدَاءَ خَرَجَ وَ خَرَجَتْ زَوْجَتُهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَوَضَّأَتْ وَ صَلَّتِ الصُّبْحَ فَسُئِلَتْ هَلْ مَسَّكِ فَقَالَتْ مَا زَالَ تَالِياً لِلْقُرْآنِ وَ رَاكِعاً وَ سَاجِداً حَتَّى سَمِعَ النِّدَاءَ فَخَرَجَ فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّانِيَةُ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَ أَخْفَوْا ذَلِكَ مِنْ زِيَادٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ أَبُوهَا فَانْطَلَقَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالَ لَهُ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَرْتَنِي بِتَزْوِيجِ جُوَيْرٍ وَ لَا وَ اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ مَنَاكِحِنَا وَ لَكِنْ طَاعَتُكَ أَوْجَبَتْ عَلَيَّ تَزْوِيجَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) فَمَا الَّذِي أَنْكَرْتُمْ مِنْهُ قَالَ إِنَّا هَيَّأْنَا لَهُ بَيْتاً وَ مَتَاعاً وَ أُدْخِلَتِ ابْنَتِي الْبَيْتَ وَ أُدْخِلَ مَعَهَا مُعْتَّماً فَمَا كَلَّمَهَا وَ لَا نَظَرَ إِلَيْهَا وَ لَا دَنَا مِنْهَا بَلْ قَامَ إِلَى زَاوِيَةِ الْبَيْتِ فَلَمْ يَزَلْ تَالِياً لِلْقُرْآنِ رَاكِعاً وَ سَاجِداً حَتَّى سَمِعَ النِّدَاءَ فَخَرَجَ ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ وَ مِثْلَ ذَلِكَ فِي الثَّالِثَةِ وَ لَمْ يَدْنُ مِنْهَا وَ لَمْ يُكَلِّمْهَا إِلَى أَنْ جِئْتُكَ وَ مَا نَرَاهُ يُرِيدُ النِّسَاءَ فَانْظُرْ فِي أَمْرِنَا فَانْصَرَفَ زِيَادٌ وَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِلَى جُوَيْرٍ فَقَالَ لَهُ أَ مَا تَقْرَبُ النِّسَاءَ فَقَالَ لَهُ جُوَيْرٌ أَ وَ مَا أَنَا بِفَحْلٍ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَشَبِقٌ نَهِمٌ إِلَى النِّسَاءِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) قَدْ خُبِّرْتُ بِخِلَافِ مَا وَصَفْتَ بِهِ نَفْسَكَ قَدْ ذُكِرَ لِي أَنَّهُمْ هَيَّئُوا لَكَ بَيْتاً وَ فِرَاشاً وَ مَتَاعاً وَ أُدْخِلَتْ عَلَيْكَ فَتَاةٌ حَسْنَاءُ عَطِرَةٌ وَ أَتَيْتَ مُعْتَّماً فَلَمْ تَنْظُرْ إِلَيْهَا وَ لَمْ تُكَلِّمْهَا وَ لَمْ تَدْنُ مِنْهَا فَمَا دَهَاكَ إِذَنْ فَقَالَ لَهُ جُوَيْرٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَخَلْتُ بَيْتاً وَاسِعاً وَ رَأَيْتُ فِرَاشاً وَ مَتَاعاً وَ فَتَاةً

حَسْنَاءَ عَطِرَةً وَ ذَكَرْتُ حَالِيَ الَّتِي كُنْتُ عَلَيْهَا وَ غُرْبَتِي وَ حَاجَتِي وَ وَضِيعَتِي وَ كِسْوَتِي مَعَ الْغُرَبَاءِ وَ الْمَسَاكِينِ فَأَحْبَبْتُ إِذْ أَوْلَانِي اللَّهُ ذَلِكَ أَنْ أَشْكُرَهُ عَلَى مَا أَعْطَانِي وَ أَتَقَرَّبُ إِلَيْهِ بِحَقِيقَةِ الشُّكْرِ فَنَهَضْتُ إِلَى جَانِبِ الْبَيْتِ فَلَمْ أَزَلْ فِي صَلَاتِي تَالِياً لِلْقُرْآنِ رَاكِعاً وَ سَاجِداً أَشْكُرُ اللَّهَ حَتَّى سَمِعْتُ النِّدَاءَ فَخَرَجْتُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ رَأَيْتُ أَنْ أَصُومَ ذَلِكَ الْيَوْمَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَ لَيَالِيَهَا وَ رَأَيْتُ ذَلِكَ فِي جَنْبِ مَا أَعْطَانِي اللَّهُ يَسِيراً وَ لَكِنِّي سَأُرْضِيهَا وَ أُرْضِيهِمُ اللَّيْلَةَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِلَى زِيَادٍ فَأَتَاهُ فَأَعْلَمَهُ مَا قَالَ جُوَيْبِرٌ فَطَابَتْ أَنْفُسُهُمْ قَالَ وَ وَفَى لَهَا جُوَيْبِرٌ بِمَا قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) خَرَجَ فِي غَزْوَةٍ لَهُ وَ مَعَهُ جُوَيْبِرٌ فَاسْتُشْهِدَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فَمَا كَانَ فِي الْأَنْصَارِ أَيِّمٌ أَنْفَقُ مِنْهَا بَعْدَ جُوَيْبِرٍ .

کہ پس اس شخص کو ابو جعفر علیہ السلام کی پیامبری سے جلد خوشی میسر ہو گئی۔ جب وہ شخص ہٹ گیا تو ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ اہل یمامہ کا ایک فرد تھا کہ جسے جویبر کہا جاتا تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اسلام لانے کی غرض سے حاضر ہوا۔ پس وہ اسلام لایا اور اپنے اسلام لانے کو اچھے طریقے سے ثابت کیا اور وہ کوتاہ قد، ناکارہ، ضرورت مند، فارغ البال شخص تھا۔ وہ سوڈان کے بد صورت مردوں میں سے تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اس کی مسافرت اور بے یارومددگار ہونے کے سبب اپنے گلے لگایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے پہلے زمانے کے صاع کے برابر ایک صاع کھجور اس کے کھانے کیلئے مقرر فرمایا اور اسے دو چوڑی چادر پہنائیں اور اسے حکم دیا کہ وہ مسجد میں رہے اور اسی میں رات کو سوئے اور اس طرح جتنا اللہ نے چاہا عرصہ گزارے ۔ یہاں تک کہ مدینہ میں ضرورت مند غرباء کو جو اسلام میں داخل ہوئے ان کی کثرت ہو گئی اور ان پر مسجد تنگ ہو گئی تو اللہ عَزّوجَلَّ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل فرمائی کہ اپنی مسجد کو پاک کرو اور جو اس میں رات کو سوتے ہیں انہیں نکال باہر کرو اور اپنی مسجد کی طرف کھلنے والے ہر دروازے کو بند کرنے کا حکم دو۔ ماسوائے علی علیہ السلام کے اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کے مسکن کے دروازے کے۔ اس میں نہ کوئی جنب کی حالت میں پھرے اور نہ کوئی پردیسی اس میں رات گزارے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا۔ ماسوائے علی علیہ السلام کے دروازے کے اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کا مسکن اس کی پہلی حالت پر رہنے دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ مسلمانوں کیلئے سقیفہ بنایا جائے پس ان کیلئے بنایا گیا اور وہ صفہ تھا۔ پھر غرباء اور مساکین کو حکم دیا کہ وہ اس میں ان کے دن اور رات میں سر چھپائیں۔ پس وہ اس میں اترے اور اس میں جمع ہو گئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہوتا تو انہیں ستو، کھجور، جو اور زیتون کا تیل بانٹتے تھے۔ اور مسلمان بھی انہیں بانٹتے تھے اور ان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہربانی کے سبب مہربان ہوتے تھے۔ اور ان کی جویبر کی طرف اس کیلئے اپنی رحمت و مہربانی کی نظر فرمائی اور اسے طرف صدقات بھیجتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن فرمایا۔ ”اے جویبر اگر تو کسی عورت سے شادی کر لے تو اس کے ذریعے تو اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے گا اور وہ تیری دنیا و آخرت میں معاون ہو گی تو جویبر نے عرض کی۔ ”یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں ۔ کون میری طرف رغبت کرے گا اللہ کی قسم نہ حسب ہے نہ نسب ہے نہ مال ہے نہ حسن ہے۔ پس کون سی عورت مجھ میں دلچسپی لے گی؟ تو اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے جویبر! اللہ عَزّوجَلَّ نے زمانہ جہالت کے شرفاء کو اسلام کے ذریعے گھٹیا بنا دیا ہے اور اسلام کے ذریعے جہلیت کے دور میں گھٹیا سمجھے جانے والے لوگوں کو شرف بخشا ہے اور دور جہالت کے ذلیلوں کو اسلام کے ذریعے عزت دی ہے اور اللہ عَزّوجَلَّ نے اسلام کے ذریعے جہالت کی نخوت اور قبائل کے ذریعے ایک دوسرے پر فخر کرنے اور انساب کے ذریعے بلندی کو ختم کر دیا ہے۔ پس آج لوگ سارے کے سارے گورے، کالے اور قریشی، عربی، عجمی آدم علیہ السلام میں سے ہیں اور آدم علیہ السلام کو اللہ عَزّوجَلَّ نے مٹی سے خلق فرمایا تھا اور اللہ کے نزدیک لوگوں میں سے قیامت کے دن پسندیدہ شخص وہ ہے کہ جو اس کی سب سے زیادہ اطاعت کرنے والا، ان میں سے سب سے متقی ہو اور اے جویبر میں ان دنوں تم سے زیادہ فضیلت والا مسلمانوں میں سے کسی ایک کو بھی نہیں جانتا۔ مگر وہ کہ جو اللہ سے تمہاری نسبت زیادہ ڈرنے والا اور زیادہ اطاعت کرنے والا ہے۔ پھر اسے فرمایا۔ اے جویبر زیاد بن لبید کے پاس جاؤ جو کہ بنی بیاضہ میں حسب کے لحاظ سے سب سے بلند ہے اور اسے کہو۔ ”میں تمہاری طرف اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیامبر ہوں اور وہ جویبر کو اپنی ذلفاء بیٹی بیاہ دو۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جویبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام لے کر زیاد بن لبید کے پاس تم سے فرماتے ہیں کہ تم

گیاوہ اپنے گھر پر تھااور اس کی قوم میں سے ایک گروہ اس کے پاس موجود تھااس نے اجازت چاہی اسے علم ہوا تواس نے اسے اجازت دی۔ پس وہ داخل ہوا اور اسے سلام کیا۔ پھر کہا۔ ''اے زیاد بن لبید! میں اپنی ضرورت میں تمہاری طرف اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیامبر ہوں۔ کیا اس حاجت کو اعلانیہ بیان کروں یا علیحدہ سے تمہیں بیان کروں؟ تو زیاد نے اس سے کہا۔ ''بلکہ تم اسے اعلانیہ بیان کرو کیونکہ یہ میرے لیے شرف اور فخر ہے'' تو اس سے جویبر سے کہ دوا! تو زیاد نے اس سے کہا۔ کیا رسول اللہ صلی جویبر نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم سے فرماتے ہیں۔ تم اپنی بیٹی ذلفاء کی شادی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں میرے پاس اس لیے بھیجا ہے؟ اس نے اس سے کہا۔ ''ہاں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ نہیں بول رہا تو زیاد نے اس سے کہا۔ ہم اپنی بچیاں انصار میں سے اپنے ہمسروں کے علاوہ کسی سے نہیں بیاہتے۔ پس اے جویبر! تم پلٹ جاؤ! یہاں تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کروں اور انہیں اپنا عذر بیان کروں۔ پس جویبر پلٹا یہ کہتا ہوا کہ اللہ کی قسم اس طرح تو قرآن نازل نہیں ہوا اور اس طرح تو نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور نہیں ہوا۔ پس اس کا یہ کلام ذلفاء بن زیاد نے سنا جو کہ اپنے پردے کے پیچھے تھی۔ اس نے اپنے باپ کو پیغام بھیجا کہ جویبر سے بات چیت کر رہے میری طرف آیئے پس وہ اس کے پاس گیا تو اس نے اسے کہا۔ وہ کیا کلام تھا کہ جو میں نے آپ سے سنا۔ جس کے ساتھ آپ تھے اور اسے کہا کہ مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا ہے اور کہا ہے کہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''جویبر سے اپنی بیٹی ذلفاء بیاہ دو'' تو اس نے اسے کہا۔ خدا کی قسم جویبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں ان پر جھوٹ نہیں بولا ہے پس اسی وقت پیامبر بھیجئے کہ جویبر کو آپ کے پاس واپس لائے۔ پس زیاد نے پیامبر بھیجا جو جویبر کو واپس لایا۔ اور زیاد نے جویبر سے کہا۔ اے جویبر خوش آمدید۔ مطمئن رہو۔ میں تمہارے پاس ابھی واپس آتا ہوں۔ پھر زیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا اور عرض کی۔ ''میرے باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان جویبر میرے پاس آپؐ کا پیغام لایا اور کہا کہ تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اپنی بیٹی ذلفاء جویبر سے بیاہ دو۔ پس میں نے اسے کوئی بات نہیں کی اور آپؐ کی ملاقات کو پسند کیا۔ ہم اپنی بیٹیاں صرف انصار میں اپنے ہمسروں سے بیاہتے ہیں۔'' تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ''اے زیاد جویبر مومن ہے اور مومن مومنہ کا ہمسر (کفو) ہوتا ہے اور مسلمان مسلمہ کا ہمسر (کفو) ہوتا ہے۔ پس اے زیاد اس سے بیاہ دو۔ اور اس سے منہ مت موڑو، آپ علیہ السلام نے فرمایا! پس زیاد اپنے گھر واپس آیا اور اپنی بیٹی کے پاس گیا اور اسے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا تھا کہا تو اس کی بیٹی نے اس سے کہا اگر آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی تو آپ کفر کریں گے پس جویبر کو بیاہ دو، زیاد نے باہر آکر جویبر کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنی قوم کے پاس لایا اور اسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر اپنی بیٹی بیاہ دی اور اس کے حق مہر کا ضامن ٹھہرا، پس زیاد نے اسے جہیز دیا اور انہوں نے اسے تیار کیا اور پھر جویبر کی طرف پیغام بھیجا اور اسے کہا تمہارا گھر ہے؟ تو اسے (دلہن) کو سجایا اور اس کے لیے گھر کو سجایا اور اس میں فرش، سامان کو درست کیا اور جویبر کو دو کپڑے پہنائے اور ذلفاء اپنے گھر داخل ہوئی اور جویبر اس کے پاس گیا ٹھٹھک کر رہ گیا اور جب اسے دیکھا اور گھر، سامان، پاکیزہ خوشبو کی طرف نگاہ کی تو گھر کے ایک کونے میں طلوع فجر تک قرآن کی تلاوت، رکوع اور سجود کرنے کھڑا ہوا جب اذان سنی تو باہر نکلا تو اس کی بیوی بھی باہر نکلی نماز کے لیے وضو کیا اور صبح کی نماز پڑھی اور اس سے پوچھا گیا کیا ملاپ ہوا تو اس نے کہا وہ جتنی دیر رہا قرآن کی تلاوت، رکوع سجود کرتا رہا یہاں تک کہ اذان سنی اور باہر نکل گیا، جب دوسری رات آئی تو اس نے ایسا ہی کیا مگر انہوں نے زیاد سے اس نے ایسا کیا تو اس کی خبر انہوں نے اس کے باپ کو دی پس وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا یہ سارا کچھ مخفی رکھا اور جب تیسرا دن آیا اور اور عرض کی، میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جویبر کی شادی کا حکم دیا۔ اللہ کی قسم! وہ ہمارے پاس نکاح کرنے والوں میں سے نہیں تھا لیکن آپؐ کی اطاعت میں میں نے خود پر اس کی تزویج واجب کر دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تو کون منکر تمہیں ملا ہے؟ اس نے کہا ہم نے اس کے لیے گھر اور سامان تیار کیا اور اس گھر میں میری بیٹی کے پاس اس کو بھیجا وہ ٹھٹھک کر داخل ہوا نہ اس کی طرف نگاہ کی نہ اس کے قریب گیا بلکہ گھر کے ایک کونے میں قیام کیا اور قرآن کی تلاوت، رکوع، سجود کرتا رہا، یہاں تک کہ اذان سنی اور نکل گیا پھر اسی

طرح اس نے دوسری رات کیا اور تیسری رات بھی اس طرح کیا نہ اس کے قریب گیا اور نہ اس سے بات کی ہے آپؐ کے پاس آنے تک میں نہیں دیکھتا کہ وہ عورتوں کو چاہتا ہو ہمارے معاملے میں نظر و کرم فرمائیں، پس زیاد چلا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جویبر کو بلا بھیجا اور اسے فرمایا! کیا تو عورتوں کے قریب نہیں جاتا؟ تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نامرد نہیں ہوں بلکہ میں تو عورتوں سے نکاح کرنے کا شدید خواہش مند ہوں، اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! مجھےؐ تو اس کے برخلاف خبر ملی ہے کہ جو تم نے اپنی ذات کے بارے میں بیان کی ہے مجھےؐ بتایا گیا ہے کہ انہوں نے تمہارے لیے گھر، فرش اور سامان درست کیا اور تمہارے پاس خوبصورت معطر لڑکی بھیجی مگر تم اس کے پاس جھجک جھجک کر گئے نہ اس کی طرف دیکھا اور نہ اس سے بات کی اور نہ اس کے قریب گئے۔ تمہیں ایسا کون سا امر عظیم پیش آیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جویبر نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وسیع گھر میں داخل ہوا اور میں نے بستر دیکھا، سامان دیکھا اور خوبصورت معطر لڑکی دیکھی اور مجھے میری حالت یاد آئی کہ جس پر میں تھا اور غربت، حاجت مندی، کم مرتبتی اور غرباء و مساکین کے ساتھ پہناؤ یاد آیا تو میں نے چاہا کہ سب سے پہلے اس اللہ عزّوجلّ سے شکر ادا کروں کہ اس نے جو مجھے عطا کیا ہے اور حقیقی شکر کے ذریعے اس کا قریب چاہوں جب میں گھر کے ایک کونے کی طرف گیا اور میں نے نماز میں تلاوت قرآن میں رکوع اور سجود میں اللہ عزّوجلّ کا شکر ادا کیا یہاں تک کہ میں نے اذان سنی اور میں نکل آیا اور جب صبح ہوئی تو میں نے اس دن روزہ رکھنے کی ٹھانی اور میں نے یہ تین دن رات کیا۔

اور یہ میں نے اس خوشحالی کے لیے کیا کہ جو اللہ عزّوجلّ نے مجھے دی ہے لیکن اس رات عورت کو اور ان کو راضی کروں گا انشاء اللہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زیاد کو بلا بھیجا وہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے جو جویبر نے کہا تھا بتایا تب ان کے دل راضی ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جویبر نے اس عورت کے لیے جو کہا تھا اس میں اس سے وفا کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک غزوہ کے لیے نکلے تو جویبر ان کے ساتھ تھا اللہ عزّوجلّ اس پر رحم کرے وہ شہید ہو گیا جویبر کے بعد انصار میں اس سے زیادہ حق مہر والی عورت نہیں تھی۔

2- بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ صَالِحٍ التَّيْمُلِيِّ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي مَهِيرَةُ الْعَرَبِ وَ أَنَا أُحِبُّ أَنْ تَقْبَلَهَا وَ هِيَ ابْنَتِي قَالَ فَقَالَ قَدْ قَبِلْتُهَا قَالَ فَأُخْرَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَ مَا هِيَ قَالَ لَمْ يَضْرِبْ عَلَيْهَا صُدْغٌ قَطُّ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيهَا وَ لَكِنْ زَوِّجْهَا مِنْ جُلَيْبِبٍ قَالَ فَسَقَطَ رِجْلَا الرَّجُلِ مِمَّا دَخَلَهُ ثُمَّ أَتَى أُمَّهَا فَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ فَدَخَلَهَا مِثْلُ مَا دَخَلَهُ فَسَمِعَتِ الْجَارِيَةُ مَقَالَتَهُ وَ رَأَتْ مَا دَخَلَ أَبَاهَا فَقَالَتْ لَهُمَا ارْضَيَا لِي مَا رَضِيَ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ لِي قَالَ فَتَسَلَّى ذَلِكَ عَنْهُمَا وَ أَتَى أَبُوهَا النَّبِيَّ (**صلى الله عليه وآله**) فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) قَدْ جَعَلْتُ مَهْرَهَا الْجَنَّةَ وَ زَادَ فِيهِ صَفْوَانُ قَالَ فَمَاتَ عَنْهَا جُلَيْبِيبٌ فَبَلَغَ مَهْرُهَا بَعْدَهُ مِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ .

2۔ ہمارے بعض اصحاب نے علی بن حسین بن صالح تیمُلی سے اس نے ایوب بن نوح سے اس نے محمد بن سنان سے اس نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس عرب کی سب سے زیادہ مہر رکھنے والی عورت ہے اور میری خواہش ہے کہ اسے آپؐ قبول کر لیں اور وہ میری بیٹی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میںؐ نے اسے قبول کیا، اس نے کہا ایک اور بات یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپؐ نے فرمایا وہ کونسی؟ اس نے کہا اسے ہرگز ہرگز تکلیف مت دیجیے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! مجھےؐ اس کی ضرورت نہیں تم اسے حبیب سے بیاہ دو، آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اس شخص کے پیر غم واندوہ سے رک گئے پھر وہ اس کی ماں کے پاس آیا اور اسے خبر سنائی اسے بھی اس جتنی تکلیف ہوئی پس اس لڑکی نے اسکا کلام سنا اور اپنے باپ کا غم دیکھا تو ان دونوں سے کہا، تم دونوں راضی ہو جاؤ میرے بارے میں اس پر کہ جس پر اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہیں اور

انہیں تسلی دی اور اس کا باپ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا انہیں خبر سنائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میں نے اس کا حق مہر جنت مقرر کیا ہے۔

اور اس میں صفوان نے اضافہ کیا ہے کہ جب حبیب مر گیا تو اس کا حق مہر اس کے بعد ایک لاکھ درہم تک پہنچا۔

باب آخَرُ مِنْهُ (اس میں دیگر)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي بَكَّارٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) زَوَّجَ مِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ ضُبَاعَةَ ابْنَةَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ إِنَّمَا زَوَّجَهُ لِتَتَّضِعَ الْمَنَاكِحُ وَ لِيَتَأَسَّوْا بِرَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَ لِيَعْلَمُوا أَنَّ أَكْرَمَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاهُمْ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حصن بن علی بن فضال سے اس نے ثعلبہ بن میمون سے اس نے عمر بن ابی بکار سے اس نے ابو بکر حضرمی سے روایت کی ہے کہ مقداد بن اسود کو ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقداد بن اسود کی جناعۃ بنت زبیر بن عبد المطلب سے شادی کی تا کہ شادیوں میں نرمی ہو اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کریں اور تا کہ وہ جان لیں کہ ان میں سے اللہ کے نزدیک پسندیدہ وہ ہے کہ جو ان میں سے سب سے زیادہ متقی ہوتا ہے

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ كَانَ لِعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ عَيْنٌ بِالْمَدِينَةِ يَكْتُبُ إِلَيْهِ بِأَخْبَارِ مَا يَحْدُثُ فِيهَا وَ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) أَعْتَقَ جَارِيَةً ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَكَتَبَ الْعَيْنُ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ فَكَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**)

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ابو عبداللہ (جالورانی) سے، اس نے عبد الرحمن بن محمد سے اس نے یزید بن حاتم سے روایت کی ہے کہ عبد الملک بن مروان کا مدینہ میں ایک جاسوس تھا جو مدینہ میں ہونے والے واقعات اس کو لکھتا رہتا تھا، علیؑ بن الحسین علیہ السلام نے کنیز کو آزاد کیا پھر اس سے شادی کر لی پس جاسوس نے عبد الملک کی طرف لکھا تو عبد الملک نے علیؑ بن الحسین علیہ السلام کی طرف لکھا

أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ بَلَغَنِي تَزْوِيجُكَ مَوْلَاتَكَ وَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ كَانَ فِي أَكْفَائِكَ مِنْ قُرَيْشٍ مَنْ تَمَجَّدُ بِهِ فِي الصِّهْرِ وَ تَسْتَنْجِبُهُ فِي الْوَلَدِ فَلَا لِنَفْسِكَ نَظَرْتَ وَ لَا عَلَى وُلْدِكَ أَبْقَيْتَ وَ السَّلَامُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ بَلَغَنِي كِتَابُكَ تُعَنِّفُنِي بِتَزْوِيجِي مَوْلَاتِي وَ تَزْعُمُ أَنَّهُ كَانَ فِي نِسَاءِ قُرَيْشٍ مَنْ أَتَمَجَّدُ بِهِ فِي الصِّهْرِ وَ أَسْتَنْجِبُهُ فِي الْوَلَدِ وَ أَنَّهُ لَيْسَ فَوْقَ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مُرْتَقًى فِي مَجْدٍ وَ لَا مُسْتَزَادٌ فِي كَرَمٍ وَ إِنَّمَا كَانَتْ مَلَكَتْ يَمِينِي خَرَجَتْ مَتَى أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنِّي بِأَمْرٍ أَلْتَمِسُ بِهِ ثَوَابَهُ ثُمَّ ارْتَجَعْتُهَا عَلَى سُنَّةٍ وَ مَنْ كَانَ زَكِيّاً فِي دِينِ اللَّهِ فَلَيْسَ يُخِلُّ بِهِ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِهِ وَ قَدْ رَفَعَ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ الْخَسِيسَةَ وَ تَمَّمَ بِهِ النَّقِيصَةَ وَ أَذْهَبَ اللُّؤْمَ فَلَا لُؤْمَ عَلَى امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِنَّمَا اللُّؤْمُ لُؤْمُ الْجَاهِلِيَّةِ وَ السَّلَامُ فَلَمَّا قَرَأَ الْكِتَابَ رَمَى بِهِ إِلَى ابْنِهِ سُلَيْمَانَ فَقَرَأَهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَشَدَّ مَا فَخَرَ عَلَيْكَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) فَقَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقُلْ ذَلِكَ فَإِنَّهُ أَلْسَنُ بَنِي هَاشِمٍ الَّتِي تَفْلِقُ الصَّخْرَ وَ تَغْرِفُ مِنْ بَحْرٍ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) يَا بُنَيَّ يَرْتَفِعُ مِنْ حَيْثُ يَتَّضِعُ النَّاسُ .

"امابعد! مجھے آپؑ کی کنیز کے ساتھ آپؑ کی شادی کی خبر پہنچی ہے اور میں تو یہ جانتا ہوں کہ وہ آپؑ کے ہمسر قریش میں موجود ہیں کہ جن کی دامادی کے ذریعے آپ کو بزرگی ملتی اور آپؑ کے لیے اولاد میں شرف ہوتا پس آپؑ نے نہ تو اپنی ذات کی طرف نگاہ کی اور نہ ہی اپنے اولاد کے لیے کچھ

بچایا والسلام، حضرت علیؑ بن الحسین علیہ السلام نے اس کی طرف تحریر فرمایا! امابعد، مجھےؑ تمہارا خط ملا تجھے میریؑ کنیز کے ساتھ میریؑ شادی پر سخت غم ہے اور تو نے گمان کیا ہے کہ وہ قریش کی اور تم میں سے ہونی چاہیے تھی کہ جن کی دامادی کے ذریعے میریؑ بزرگی یقینی اور جس کے ذریعے میںؑ باشرف اولاد پاتا'! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر بزرگی میں کوئی نہیں ہے اور نہ انؐ سے زیادہ کوئی صاحب شرفؐ ہے وہ میریؑ ملکیت تھی جب اللہ عزّوجلّ چاہتا تو وہ اس کام کے ذریعے کہ جس کے بس میں تو اب چاہا میریؑ ملکیت سے خارج ہو گئی پھر میںؑ نے اسے سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے واپس پلٹایا اور جو دین الٰہی میں مخلص ہو اس سے کوئی امر الٰہی غلط انجام نہیں پاتا اور اللہ عزّوجلّ نے اسلام کے ذریعے خسیس لوگوں کو بلند کیا ہے اور اس کے ذریعے ناقص لوگوں کو مکمل کیا ہے اور ملامت کو ختم کر دیا ہے مسلمان مرد پر کوئی ملامت نہیں ہے بے شک ملامت تو جاہلیت کی ملامت ہے والسلام جب اس نے خط پڑھا تو اسے اپنے بیٹے سلیمان کی طرف پھینکا اس نے پڑھ کر کہا اے امیر المومنین (مراد عبدالملک بن مروان)، علیؑ بن الحسین علیہ السلام نے آپ پر فخر جتا کر حملہ کیا ہے تو اس نے کہا کہ اے بیٹے اس طرح نہ کہو کیونکہ وہؑ بنی ہاشم کا سب سے فصیح آدمیؑ ہے جن کی زبانیں چٹانوں کو چٹخا دیتی ہیں اور سمندر کو چلو میں بھرتی ہیں، یقیناً علیؑ بن الحسین علیہ السلام اے بیٹا، بلند ہوتے ہیں اس چیز سے کہ جس چیز سے لوگ کمتر ہوتے ہیں۔

3- الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْهَاشِمِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنِ السَّيَّارِيِّ عَنْ بَعْضِ الْبَغْدَادِيِّينَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بِلَالٍ قَالَ لَقِيَ هِشَامَ بْنَ الْحَكَمِ بَعْضُ الْخَوَارِجِ فَقَالَ يَا هِشَامُ مَا تَقُولُ فِي الْعَجَمِ يَجُوزُ أَنْ يَتَزَوَّجُوا فِي الْعَرَبِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْعَرَبُ يَتَزَوَّجُوا مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقُرَيْشٌ يَتَزَوَّجُ فِي بَنِي هَاشِمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَمَّنْ أَخَذْتَ هَذَا قَالَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُكُمْ وَ لَا تَتَكَافَأُ فُرُوجُكُمْ قَالَ فَخَرَجَ الْخَارِجِيُّ حَتَّى أَتَى أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَقَالَ إِنِّي لَقِيتُ هِشَاماً فَسَأَلْتُهُ عَنْ كَذَا فَأَخْبَرَنِي بِكَذَا وَ كَذَا وَ ذَكَرَ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ قَدْ قُلْتُ ذَلِكَ فَقَالَ الْخَارِجِيُّ فَهَا أَنَا ذَا قَدْ جِئْتُكَ خَاطِباً فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنَّكَ لَكُفْوٌ فِي دَمِكَ وَ حَسَبِكَ فِي قَوْمِكَ وَ لَكِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ صَانَنَا عَنِ الصَّدَقَةِ وَ هِيَ أَوْسَاخُ أَيْدِي النَّاسِ فَنَكْرَهُ أَنْ نُشْرِكَ فِيمَا فَضَّلَنَا اللَّهُ بِهِ مَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ مِثْلَ مَا جَعَلَ اللَّهُ لَنَا فَقَامَ الْخَارِجِيُّ وَ هُوَ يَقُولُ تَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا مِثْلَهُ قَطُّ رَدَّنِي وَ اللَّهِ أَقْبَحَ رَدٍّ وَ مَا خَرَجَ مِنْ قَوْلِ صَاحِبِهِ .

3۔ حسین بن حسن ہاشمی نے ابراہیم بن اسحاق احمر سے اور علی بن محمد بن بندار سے اس نے سیاری سے اس نے بعض بغدادیوں سے اس نے علی بن بلال سے روایت کی ہے کہ ہشام بن حکم کی کسی خارجی سے ملاقات ہوئی تو اس نے کہا، اے ہشام کیا کہتے ہیں عجم کے بارے میں کہ کیا جائز ہے کہ وہ عربوں میں شادی کریں؟ اس نے کہا ہاں، اس نے کہا کیا عرب قریش سے شادی کر سکتے ہیں؟ اس نے کہا ہاں، اس نے کہا قریش بنو ہاشم سے شادی کر سکتے ہیں؟ اس نے کہا ہاں، اس نے کہا تم نے یہ کس سے لیا ہے؟ اس نے کہا، جعفرؑ بن محمد علیہ اسلام سے میں نے سنا، انہوںؑ نے فرمایا! کیا تم خون میں تو برابری رکھتے ہو مگر فروج میں برابری نہیں رکھتے؟ راوی کہتا ہے، خارجی وہاں سے نکلا اور ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کی، میں ہشام سے ملا اس سے یہ سوال کیا تو اس نے مجھے یہ یہ بتایا اور اس نے بتایا کہ اس نے آپ علیہ السلام سے سنا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا، ہاں یہ میںؑ نے کہا ہے تو خارجی نے کہا اگر ایسا ہے تو میں آپ علیہ السلام سے رشتہ لینے آیا ہوں، تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس سے فرمایا تو اپنے خون اور حسب میں اپنی قوم کا ہمسر (کفو) ہے لیکن اللہ عزّوجلّ نے ہمیںؑ صدقے سے محفوظ رکھا ہے اور یہ لوگوں کے ہاتھوں کی میل کچیل ہے اور ہمیںؑ پسند نہیں ہے کہ ہمؑ اپنی اس فضیلت میں کہ جو اس میں اللہ نے دی ہے شریک کریں جس کو اللہ عزّوجلّ ہماریؑ طرح نہیں بنایا ہے، وہ خارجی اُٹھا اور وہ کہتا جاتا تھا اللہ عزّوجلّ کی قسم میں نے اس شخصؑ جیسا کسی کو نہیں دیکھا قطعاً، خدا کی قسم اسؑ نے مجھے پلٹایا میرے طریقہ سے لیکن اپنے صاحبؑ کے قول سے بھی خارج نہیں ہوا۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَمَّنْ يَرْوِي عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) تَزَوَّجَ سُرِّيَّةً كَانَتْ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ (**عليه السلام**) فَبَلَغَ ذَلِكَ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ فِي ذَلِكَ كِتَاباً أَنَّكَ صِرْتَ بَعْلَ الْإِمَاءِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) أَنَّ اللَّهَ رَفَعَ بِالْإِسْلَامِ الْخَسِيسَةَ وَ أَتَمَّ بِهِ النَّاقِصَةَ فَأَكْرَمَ بِهِ مِنَ اللُّؤْمِ فَلَا لُؤْمَ عَلَى مُسْلِمٍ إِنَّمَا اللُّؤْمُ لُؤْمُ الْجَاهِلِيَّةِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَنْكَحَ عَبْدَهُ وَ نَكَحَ أَمَتَهُ فَلَمَّا انْتَهَى الْكِتَابُ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ لِمَنْ عِنْدَهُ خَبِّرُونِي عَنْ رَجُلٍ إِذَا أَتَى مَا يَضَعُ النَّاسَ لَمْ يَزِدْهُ إِلَّا

شَرَفاً قَالُوا ذَاكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَا وَ اللَّهِ مَا هُوَ ذَاكَ قَالُوا مَا نَعْرِفُ إِلَّا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ فَلَا وَ اللَّهِ مَا هُوَ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ لَكِنَّهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن فضال سے اس نے ثعلبہ بن ممیون سے اس نے روایت کرنے والے سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ علیؑ بن الحسین علیہ السلام نے حسنؑ بن علی علیہ السلام کے گھر کی کنیز سے شادی کی تو یہ خبر عبد الملک بن مروان کو پہنچی پس اس نے اس معاملہ میں آپ علیہ السلام کو خط لکھا کہ یقیناً آپؑ کنیز کے شوہر ہو گئے تو علیؑ بن الحسین علیہ السلام نے اسے تحریر فرمایا، اللہ عزّوجلّ نے اسلام کے ذریعے پست لوگوں کو بلند کیا ہے اور اس کے ذریعے ناقص لوگوں کو مکمل کیا ہے اور اس کے ذریعے ملامت سے عزت بخشی ہے پس مسلمان مرد پر کوئی ملامت نہیں ہے بے شک ملامت تو ملامت جاہلیت ہے۔ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے غلام کا نکاح کر دیا اور اپنی کنیز سے نکاح کیا، جب خط عبد الملک کو پہنچا تو جو اس کے پاس موجود تھا انہیں کہا، مجھے بتاؤ وہ کون سا شخص ہے جس کے پاس وہ جائے کہ جو لوگوں کو کم تر بنا دیتی ہے مگر اس کے شرف میں اضافہ کرتی ہے؟ سب نے کہا، وہ امیر المومنین (عبد الملک) ہے، اس نے کہا اللہ کی قسم وہ نہیں ہے، انہوں نے کہا ہم امیر المومنین کے سوا کسی کو نہیں جانتے، اس نے کہا اللہ کی قسم وہ امیر المومنین نہیں بلکہ وہ تو علیؑ بن الحسین علیہ السلام ہیں۔

باب آخَرُ مِنْهُ (ان میں دیگر)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ بَشَّارٍ الْوَاسِطِيِّ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) أَسْأَلُهُ عَنِ النِّكَاحِ فَكَتَبَ إِلَيَّ مَنْ خَطَبَ إِلَيْكُمْ فَرَضِيتُمْ دِينَهُ وَ أَمَانَتَهُ فَزَوِّجُوهُ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَ فَسادٌ كَبِيرٌ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے حسین بن بشار واسطی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام کی طرف خط لکھا اور انؑ سے نکاح کے بارے میں سوال کیا تو انہوںؑ نے مجھے تحریر فرمایا! جو تمہاری طرف رشتہ مانگے اگر تم اس کے دین اور اس کی امانت کو پسند کرتے ہو تو اسے بیاہ دو" اگر تم نے ایسا نہ کیا تو زمین میں فتنہ اور بہت بڑا فساد کھڑا ہو گا۔

2- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَسْبَاطٍ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فِي أَمْرِ بَنَاتِهِ وَ أَنَّهُ لَا يَجِدُ أَحَداً مِثْلَهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فَهِمْتُ مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَمْرِ بَنَاتِكَ وَ أَنَّكَ لَا تَجِدُ أَحَداً مِثْلَكَ فَلَا تَنْظُرْ فِي ذَلِكَ رَحِمَكَ اللَّهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) قَالَ إِذَا جَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ خُلُقَهُ وَ دِينَهُ فَزَوِّجُوهُ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَ فَسادٌ كَبِيرٌ .

2۔ سہل بن زیاد اور محمد بن یحییٰ نے ایک ساتھ احمد بن محمد سے اس نے علی بن مہزیار سے روایت کی ہے کہ علی بن اسباط نے ابو جعفر علیہ السلام کی طرف لکھا اپنی بیٹیوں کے معاملے میں کہ وہ کسی ایک کو بھی ان جیسا نہیں پاتا تو ابو جعفر علیہ السلام نے اس کی طرف لکھا، میںؑ سمجھ گیا ہوں جو تو نے اپنی بیٹیوں کے بارے میں لکھا ہے اور یہ کہ تو اپنے جیسا کسی ایک کو بھی نہیں پاتا ہے اللہ عزّوجلّ تم پر رحم کرے اس میں زیادہ فکر نہ کرو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جب تمہارے پاس وہ آئے کہ جس کا اخلاق اور دین تمہیں پسند ہو تو اسے بیاہ دو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو زمین میں ایک فتنہ کھڑا ہو جائے گا اور بہت بڑا فساد۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَمَذَانِيِّ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فِي التَّزْوِيجِ فَأَتَانِي كِتَابُهُ بِخَطِّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِذَا جَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ خُلُقَهُ وَ دِينَهُ فَزَوِّجُوهُ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَ فَسادٌ كَبِيرٌ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابو عبداللہ سے اس نے ابراہیم بن محمد ہمدانی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام کی طرف لکھا تزویج کے بارے میں تو مجھے انؑ کی طرف سے انؑ کے ہاتھ کا لکھا ملا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جب تمہارے پاس وہ آئیں کہ جن کے اخلاق اور دین سے تم راضی ہو تو اسے بیاہ دو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو زمین میں فتنہ کھڑا ہو گا اور بہت برا فساد۔

باب الْكُفْوِ کفو(ہمسر)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ الْكُفْوُ أَنْ يَكُونَ عَفِيفاً وَ عِنْدَهُ يَسَارٌ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے ابان سے اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! ہمسر وہ ہے کہ جو پاکدامن ہو اور اس کے پاس بسر اوقات کے لیے کچھ نہ کچھ ہو۔

باب كَرَاهِيَةِ أَنْ يُنْكَحَ شَارِبُ الْخَمْرِ (شرابی سے نکاح کی کراہت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مَنْ زَوَّجَ كَرِيمَتَهُ مِنْ شَارِبِ الْخَمْرِ فَقَدْ قَطَعَ رَحِمَهَا .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! جس نے اپنی کریمہ بیٹی شرابی سے بیاہ دی تو اس نے قطع رحمی کی۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) شَارِبُ الْخَمْرِ لَا يُزَوَّجُ إِذَا خَطَبَ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے اپنے بعض دوستوں سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! شرابی جب رشتہ مانگے تو انکار کر دو۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ بَعْدَ مَا حَرَّمَهَا اللَّهُ عَلَى لِسَانِي فَلَيْسَ بِأَهْلٍ أَنْ يُزَوَّجَ إِذَا خَطَبَ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے حسن بن محبوب سے اس نے خالد بن جریر سے اس نے ابو ربیع سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میری زبانی جب اللہ عزّوجلّ نے شراب حرام کر دی ہے تو اس کے بعد جو شراب پیئے وہ اس کا اہل نہیں کہ رشتہ مانگے تو ہاں کر دی جائے۔

باب مُنَاكَحَةِ النُّصَّابِ وَ الشُّكَّاكِ (ناصبیوں اور دیگر فرقوں سے نکاح)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ تَزَوَّجُوا فِي الشُّكَّاكِ وَ لَا تُزَوِّجُوهُمْ لِأَنَّ الْمَرْأَةَ تَأْخُذُ مِنْ أَدَبِ زَوْجِهَا وَ يَقْهَرُهَا عَلَى دِينِهِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے اس نے عبدالکریم بن عمرو سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! دیگر فرقوں میں سے شادی کرو مگر ان کو اپنی بیٹی مت دو کیونکہ عورت اپنے شوہر کے آداب لیتی ہے (سیکھتی ہے) اور وہ اسے اپنے دین پر جبراً رکھتا ہے۔

2- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الطَّائِيِّ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَتَزَوَّجُ بِمُرْجِئَةٍ أَوْ حَرُورِيَّةٍ قَالَ لَا عَلَيْكَ بِالْبُلْهِ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ زُرَارَةَ فَقُلْتُ وَ اللَّهِ مَا هِيَ إِلَّا مُؤْمِنَةٌ أَوْ كَافِرَةٌ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ أَيْنَ أَهْلُ نَتْوَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَصْدَقُ مِنْ قَوْلِكَ إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجالِ وَ النِّساءِ وَ الْوِلْدانِ لا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَ لا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا .

2۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے اس نے صفوان بن یحییٰ سے اس نے عبداللہ بن مسکان سے اس نے یحییٰ حلبی سے اس نے عبدالحمید طائی سے اس نے زرارۃ بن اعین سے روایت کی ہے کہ میں نے عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی، کیا میں مرجیہ اور حروریہ سے شادی کر سکتا ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! نہیں بلکہ تم پر واجب ہے سادہ دل کی عورتوں سے نکاح کرو، زرارۃ کہتا ہے کہ میں نے عرض کی اللہ عزّوجلّ کی قسم نہ تو وہ مومنہ ہیں اور نہ کافرہ ہیں، تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! کہاں ہیں کہ جن کا اللہ عزّوجلّ نے استثناء فرمایا ہے، اللہ عزّوجلّ کا قول تمہارے سے زیادہ سچا ہے۔ "ماسوائے ان عورتوں اور مردوں کے کہ جو سادہ دل ہیں جو کسی حیلہ کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ ہی کسی راستے کو پاتے ہیں (نساء 101)

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا يَتَزَوَّجِ الْمُؤْمِنُ النَّاصِبَةَ الْمَعْرُوفَةَ بِذَلِكَ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے جمیل بن صالح سے اس نے فضیل بن لیسار سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! مومن آدمی ناصبہ عورت کو جس کا نصب مشہور ہو سے شادی نہ کرے۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ لَهُ الْفُضَيْلُ أَتَزَوَّجُ النَّاصِبَةَ قَالَ لَا وَ لَا كَرَامَةَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ اللَّهِ إِنِّي لَأَقُولُ لَكَ هَذَا وَ لَوْ جَاءَنِي بِبَيْتٍ مَلْآنَ دَرَاهِمَ مَا فَعَلْتُ .

4۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ربعی سے اس نے فضل بن یسار سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے فضیل نے عرض کی۔ کیا ناصبہ عورت سے شادی کروں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! نہیں اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ میں نے عرض کی، آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں میں آپ علیہ السلام سے یہ وعدہ کرتا ہوں کہ اگر کوئی لاکھوں درہم کا گھر بھی لے کر آئے تو میں ایسا نہ کروں گا۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ تَزَوَّجُوا فِي الشُّكَّاكِ وَ لَا تُزَوِّجُوهُمْ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ تَأْخُذُ مِنْ أَدَبِ زَوْجِهَا وَ يَقْهَرُهَا عَلَى دِينِهِ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے موسیٰ بن بکر سے، اس نے زرارۃ بن اعین سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”دیگر فرقوں میں شادی کرو لیکن ان میں اپنی (بیٹی) مت دو کیونکہ عورت اپنے شوہر کا ادب لیتی ہے اور وہ اسے اپنے دین پر مجبور کرتا ہے۔“

6- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى الْحَنَّاطِ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنَّ لِامْرَأَتِي أُخْتاً عَارِفَةً عَلَى رَأْيِنَا وَ لَيْسَ عَلَى رَأْيِنَا بِالْبَصْرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ فَأُزَوِّجُهَا مِمَّنْ لَا يَرَى رَأْيَهَا قَالَ لَا وَ لَا نِعْمَةَ [وَ لَا كَرَامَةَ] إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ فَلا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ لا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَ لا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ .

6۔ احمد بن محمد نے ابن فضال سے، اس نے علی بن یعقوب سے، اس نے مروان بن مسلم سے، اس نے حسین بن موسیٰ حناط سے، اس نے فضیل بن یسار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میری بیوی کی ایک بہن ہے جو کہ ہمارے عقائد کی عارضہ ہے اور بصرہ میں ہمارے عقیدہ پر بہت کم لوگ ہیں۔ کیا میں اسے ایسے شخص سے بیاہ دوں کہ جو اس کے عقیدہ کے مخالف عقیدہ رکھتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ نہیں اس میں کوئی اچھائی نہیں ہے۔ اللہ عزّوجلّ فرماتا ہے ”تم انہیں کافروں کے پاس مت پلٹاؤ نہ وہ ان کیلئے حلال ہیں اور نہ وہ ان کیلئے حلال ہیں۔“(6:10)

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) إِنِّي أَخْشَى أَنْ لَا يَحِلَّ لِي أَنْ أَتَزَوَّجَ مَنْ لَمْ يَكُنْ عَلَى أَمْرِي فَقَالَ مَا يَمْنَعُكَ مِنَ الْبُلْهِ مِنَ النِّسَاءِ قُلْتُ وَ مَا الْبُلْهُ قَالَ هُنَّ الْمُسْتَضْعَفَاتُ مِنَ اللَّاتِي لَا يَنْصِبْنَ وَ لَا يَعْرِفْنَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل بن دراج سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی۔ ”میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں اس سے شادی کروں کہ جو میرے عقیدہ پر نہیں ہے تو وہ مجھ پر حلال نہ ہو گی۔“ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ”تمہیں عورتوں میں سے سیدھی سادھی عورت سے کس نے منع کیا ہے؟“ میں نے عرض کی۔ ”البلہ کیا ہوتی ہیں؟“ آپ علیہ السلام نے فرمایا ”اچھے دل کی عورتیں جو مخالفت نہیں کرتیں اور تمہارے عقائد سے واقف نہیں ہوتیں“

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ النَّاصِبِ الَّذِي قَدْ عُرِفَ نَصْبُهُ وَ عَدَاوَتُهُ هَلْ نُزَوِّجُهُ الْمُؤْمِنَةَ وَ هُوَ قَادِرٌ عَلَى رَدِّهِ وَ هُوَ لَا يَعْلَمُ بِرَدِّهِ قَالَ لَا يُزَوَّجِ الْمُؤْمِنُ النَّاصِبَةَ وَ لَا يَتَزَوَّجِ النَّاصِبُ الْمُؤْمِنَةَ وَ لَا يَتَزَوَّجِ الْمُسْتَضْعَفُ مُؤْمِنَةً .

8۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے عبدالرحمن بن ابی نجران سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس ناصبی کے بارے میں کہ جس کا نصب اور جس کی دشمنی مشہور ہے کیا ہم اسے مومنہ عورت بیاہ دیں جب کہ وہ قادر ہو اس کے انکار پر اور وہ اس کے انکار کرنے کو نہ جانتا ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ”مومن مرد ناصبہ عورت سے شادی نہ کرے اور ناصبی مرد کو مومنہ عورت نہ بیاہی جائے اور نہ ہی مستضعف (کمزور رائے) شخص کو مومنہ بیاہی جائے“

9- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ كَانَ بَعْضُ أَهْلِهِ يُرِيدُ التَّزْوِيجَ فَلَمْ يَجِدِ امْرَأَةً مُسْلِمَةً مُوَافِقَةً فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَقَالَ أَيْنَ أَنْتَ مِنَ الْبُلْهِ الَّذِينَ لَا يَعْرِفُونَ شَيْئاً .

9۔ احمد بن محمد نے حسن بن علی بن فضال سے، اس نے یونس بن یعقوب سے، اس نے حمران ابن اعین سے روایت کی ہے کہ میں نے اہل سے شادی کا ارادہ کیا تو مسلمان موافق عورت نہ پائی پس میں نے اس کا ذکر ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "تمہارے لیے البلہ عورتیں کہاں گئیں کہ جو کوئی چیز نہیں جانتی ہیں۔"

10- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا يَحِلَّ لِي أَنْ أَتَزَوَّجَ يَعْنِي مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ عَلَى أَمْرِهِ قَالَ وَ مَا يَمْنَعُكَ مِنَ الْبُلْهِ مِنَ النِّسَاءِ وَ قَالَ هُنَّ الْمُسْتَضْعَفَاتُ اللَّاتِي لَا يَنْصِبْنَ وَ لَا يَعْرِفْنَ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ .

10۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی وشاء سے، اس نے جمیل سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی۔ اللہ آپؑ کے احوال میں اصلاح قائم رکھے۔ مجھے خوف ہے کہ اگر میں شادی کروں تو میرے لیے حلال نہ ہو گا۔ یعنی اس سے کہ جو میرے عقیدہ کے موافق نہ ہو۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "تمہیں البلہ عورتوں سے کس نے منع کیا ہے؟ اور فرمایا۔ "وہ ایسی عورتیں ہیں کہ جو اچھے دل کی ہوتی ہیں اور مخالفت نہیں کرتیں اور نہ ہی تمہارے عقیدے کی عارف ہیں۔"

11- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ نِكَاحِ النَّاصِبِ فَقَالَ لَا وَ اللَّهِ مَا يَحِلُّ قَالَ فُضَيْلٌ ثُمَّ سَأَلْتُهُ مَرَّةً أُخْرَى فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا تَقُولُ فِي نِكَاحِهِمْ قَالَ وَ الْمَرْأَةُ عَارِفَةٌ قُلْتُ عَارِفَةٌ قَالَ إِنَّ الْعَارِفَةَ لَا تُوضَعُ إِلَّا عِنْدَ عَارِفٍ .

11۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد سے، اس نے ایک سے زائد سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے فضیل بن یسار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ناصبی کے نکاح کے بارے سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "نہیں اللہ کی قسم حلال نہیں ہے۔" میں نے عرض کی۔ "آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ ان کے پسندیدہ نکاح میں آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا عورت عارفہ ہے؟ میں نے عرض کی۔ "عارفہ ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "عارفہ کو عارف کے علاوہ کسی کے پاس نہ بھیجا جائے گا۔"

12- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ مَا تَقُولُ فِي مُنَاكَحَةِ النَّاسِ فَإِنِّي قَدْ بَلَغْتُ مَا تَرَى وَ مَا تَزَوَّجْتُ قَطُّ قَالَ وَ مَا يَمْنَعُكَ مِنْ ذَلِكَ قُلْتُ مَا يَمْنَعُنِي إِلَّا أَنِّي أَخْشَى أَنْ لَا يَكُونَ يَحِلُّ لِي مُنَاكَحَتُهُمْ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ وَ أَنْتَ شَابٌّ أَ تَصْبِرُ قُلْتُ أَتَّخِذُ الْجَوَارِيَ قَالَ فَهَاتِ الْآنَ فَبِمَ تَسْتَحِلُّ الْجَوَارِيَ أَخْبِرْنِي فَقُلْتُ إِنَّ الْأَمَةَ لَيْسَتْ بِمَنْزِلَةِ الْحُرَّةِ إِنْ رَابَتْنِي الْأَمَةُ بِشَيْءٍ بِعْتُهَا أَوِ اعْتَزَلْتُهَا قَالَ حَدِّثْنِي فَبِمَ تَسْتَحِلُّهَا قَالَ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدِي جَوَابٌ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبِرْنِي مَا تَرَى أَتَزَوَّجُ قَالَ مَا أُبَالِي أَنْ تَفْعَلَ قَالَ قُلْتُ أَ رَأَيْتَ قَوْلَكَ مَا أُبَالِي أَنْ تَفْعَلَ فَإِنَّ ذَلِكَ عَلَى وَجْهَيْنِ تَقُولُ لَسْتُ أُبَالِي أَنْ تَأْتِيَ أَنْتَ مِنْ غَيْرِ أَنْ آمُرَكَ فَمَا تَأْمُرُنِي أَفْعَلُ ذَلِكَ عَنْ أَمْرِكَ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) قَدْ تَزَوَّجَ وَ كَانَ مِنِ امْرَأَةِ نُوحٍ وَ امْرَأَةِ لُوطٍ مَا قَصَّ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَ امْرَأَتَ لُوطٍ كانَتا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبادِنا صالِحَيْنِ فَخانَتاهُما فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لَسْتُ فِي ذَلِكَ مِثْلَ مَنْزِلَتِهِ إِنَّمَا هِيَ تَحْتَ يَدَيْهِ وَ هِيَ مُقِرَّةٌ بِحُكْمِهِ مُظْهِرَةٌ دِينَهُ أَمَا وَ اللَّهِ مَا عَنَى بِذَلِكَ إِلَّا فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَخَانَتَاهُمَا مَا عَنَى بِذَلِكَ إِلَّا وَ قَدْ زَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فُلَاناً قُلْتُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ فَمَا تَأْمُرُنِي أَنْطَلِقُ فَأَتَزَوَّجُ بِأَمْرِكَ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَعَلَيْكَ بِالْبَلْهَاءِ مِنَ النِّسَاءِ قُلْتُ وَ مَا الْبَلْهَاءُ قَالَ ذَوَاتُ الْخُدُورِ الْعَفَائِفُ فَقُلْتُ مَنْ هُوَ عَلَى دِينِ سَالِمٍ أَبِي حَفْصٍ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ مَنْ هُوَ عَلَى دِينِ رَبِيعَةَ الرَّأْيِ قَالَ لَا وَ لَكِنَّ الْعَوَاتِقَ اللَّاتِي لَا يَنْصِبْنَ وَ لَا يَعْرِفْنَ مَا تَعْرِفُونَ

12۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی۔ ''آپؑ لوگوں کے نکاح کرنے کرانے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کیونکہ مجھے آپ علیہ السلام کے مطابق عقیدہ چاہیے اور میں نے قطعاً شادی نہیں کی ہے؟'' آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ''تمہیں اس چیز سے کس نے روکا؟ میں نے عرض کی۔ مجھے ماسوائے اس کے کسی چیز نے نہیں روکا کہ مجھے خوف ہے کہ میرا ان سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے پس آپؑ جو مجھے حکم دیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ تم کو کس چیز نے نکاح دائمی سے روکے رکھا ہے؟ میں نے عرض کی۔ '' میں نے کنیزیں خرید لی ہیں۔'' آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ '' تم کیسے کنیزوں کو حلال جانتے ہو ؟ میں نے عرض کی۔ ''کنیز آزاد عورت جیسی نہیں ہے۔ اگر اس کنیز نے مجھے کسی چیز میں تکلیف دی تو میں اسے بیچ دوں گا یا اسے آزاد کر دوں گا۔'' آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ '' کس وجہ سے تم یہ جائز جانتے ہو؟ کہا میرے پاس جواب نہیں تھا میں نے عرض کی۔ ''آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! مجھے فرمایئے کہ میں آپؑ کی رائے میں کس سے شادی کروں؟ فرمایا ''مجھےؑ پرواہ نہیں کہ تم کرو۔'' میں نے عرض کی۔ '' کیا آپ علیہ السلام نے اپنے قول ''مجھے پرواہ نہیں کہ تم کرو۔'' میں غور فرمایا ہے کہ اس کی دو وجہیں ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ تم گناہ کرو بغیر اس کے کہ آپ نے اس کا حکم دیا ہو تو آپ علیہ السلام کا اس سلسلے میں کیا حکم ہے کہ جس پر میں عمل کروں؟ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شادی کی۔ اور نوح علیہ السلام و لوط علیہ السلام کی بیویاں تھیں کہ جن کا قصہ اللہ عَزّوَجَلَّ نے بیان فرمایا ہے اور اللہ عَزّوَجَلَّ نے فرمایا ہے ''اللہ عَزّوَجَلَّ ان لوگوں کو ضرب المثل دیتا ہے کہ جنہوں نے کفر کیا ہے۔ نوحؑ اور لوط علیہ السلام کی بیویوں کی کہ جو ہمارے صالح عباد میں سے دو صالح عبدوں کے قبضے میں تھیں۔ پس ان دونوں نے ان سے خیانت کی '' (تحریم 11) میں نے عرض کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ایسی صورت نہ تھی ۔ کیونکہ بے شک وہ ان کے ہاتھ کے نیچے تھیں جب کہ یہ تو آپؐ کے حکم کا اقرار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کا اظہار کرتی تھیں اور اللہ عَزّوَجَلَّ کی قسم اس کی مراد صرف اللہ عَزّوَجَلَّ کے قول ''ان دونوں عورتوں نے ان دونوں عبدوں سے خیانت کی۔'' میں ہے پس جو اس کی مراد تھیں مگر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس فلاں سے شادی کی۔ میں نے عرض کی۔ ''اللہ آپؑ کے امور میں اصلاح قائم رکھے ! مجھے آپ علیہ السلام کیا حکم دیتے ہیں۔ میں جاؤں اور آپؑ کے حکم سے شادی کروں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ''اگر تم کرنے والے ہو تو تم پر واجب ہے کہ عورتوں میں سے البلہ سے شادی کرو۔'' میں نے عرض کی۔ البلہ کون ہیں'' آپ علیہ السلام نے فرمایا ''پاکدامن عورتیں'' میں نے عرض کی جو سالم ابی حفص کے دین پر ہوں؟ فرمایا ''نہیں'' میں نے عرض کی۔ جو ربیعۃ الرائی کے دین پر ہوں؟ فرمایا ''نہیں'' بلکہ وہ آزاد عورتیں کہ جو مخالفت کرنے والی نہیں ہوتیں اور جس کی تم معرفت رکھتے ہو اس کی معرفت بھی نہیں رکھتیں۔''

13- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ مِنْ ثَقِيفٍ وَ لَهُ مِنْهَا ابْنٌ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ فَدَخَلَتْ عَلَيْهَا مَوْلَاةٌ لِثَقِيفٍ فَقَالَتْ لَهَا مَنْ زَوْجُكِ هَذَا قَالَتْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَتْ فَإِنَّ لِذَلِكِ أَصْحَاباً بِالْكُوفَةِ قَوْمٌ يَشْتِمُونَ السَّلَفَ وَ يَقُولُونَ قَالَ فَخَلَّى سَبِيلَهَا قَالَ فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ قَدِ اسْتَبَانَ عَلَيْهِ وَ تَضَعْضَعَ مِنْ جِسْمِهِ شَيْءٌ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ قَدِ اسْتَبَانَ عَلَيْكَ فِرَاقُهَا قَالَ وَ قَدْ رَأَيْتَ ذَاكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ .

13۔ احمد بن محمد نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام کے نکاح میں ثقیف قبیلے کی ایک عورت تھی۔ جس میں سے آپ علیہ السلام کا ایک بیٹا بھی تھا کہ جسے ابراہیم کہا جاتا تھا۔ پس اس کے پاس بنی ثقیف کی ایک کنیز آئی اور اس سے کہا۔ ''تمہارا یہ شوہر کون ہے؟'' اس نے کہا'' محمد بن علی (علیہما السلام) اس کنیز نے کہا ''اس کے تو کوفہ میں اصحاب ہیں کہ جو ایسی قوم ہیں کہ جو اسلاف پر سب و شتم کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔۔۔۔'' اس پر امام علیہ السلام نے اس بیوی کو طلاق دے دی۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے آپؑ کو دیکھا کہ آپ علیہ السلام پر وہ بہت سخت گزرا اور ان کے جسم مبارک سے اس کی اذیت ظاہر ہو رہی تھی (وزن کم ہو گیا) ۔ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر اس کی جدائی سخت گزری ہے'' آپ علیہ السلام نے فرمایا ''کیا تم نے یہ دیکھا؟'' میں نے عرض کی ''ہاں''۔

14- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتَكَ الشَّيْبَانِيَّةَ خَارِجِيَّةٌ تَشْتِمُ عَلِيّاً (**عليه السلام**) فَإِنْ سَرَّكَ أَنْ أُسْمِعَكَ مِنْهَا ذَاكَ أَسْمَعْتُكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِذَا كَانَ غَداً حِينَ تُرِيدُ أَنْ تَخْرُجَ كَمَا كُنْتَ تَخْرُجُ فَعُدْ فَاكْمُنْ فِي جَانِبِ الدَّارِ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ كَمَنَ فِي جَانِبِ الدَّارِ فَجَاءَ الرَّجُلُ فَكَلَّمَهَا فَتَبَيَّنَ مِنْهَا ذَلِكَ فَخَلَّى سَبِيلَهَا وَ كَانَتْ تُعْجِبُهُ .

14۔ احمد بن محمد نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے زرارۃ سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ علیؑ بن الحسین علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی۔ آپؑ کی شیبانی قبیلے سے تعلق رکھنے والی بیوی خارجی ہے علی علیہ السلام کو سب و شتم کرتی ہے اگر آپؑ کو پسند ہو کہ میں آپ علیہ السلام کو اس سے سنواؤں تو میں آپؑ کو سنواؤں گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا"ہاں" اس نے عرض کی۔ جب صبح آپ علیہ السلام اس سے باہر آنے کا ارادہ کریں تو جیسے ہی آپؑ نکلیں اپنے آپؑ کو گھر کے ایک کونے میں چھپالیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب دوسرا دن ہوا تو آپ علیہ السلام نے گھر کی ایک جانب خود کو چھپالیا پس وہ شخص آیا اور اس عورت سے بات چیت کی تو آپ علیہ السلام کو اس عورت سے واضح ہو گیا تو آپ علیہ السلام نے اسے طلاق دے دی جب کہ آپؑ اس عورت کو بہت پسند کرتے تھے"

15- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلَهُ أَبِي وَ أَنَا أَسْمَعُ عَنْ نِكَاحِ الْيَهُودِيَّةِ وَ النَّصْرَانِيَّةِ فَقَالَ نِكَاحُهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نِكَاحِ النَّاصِبِيَّةِ وَ مَا أُحِبُّ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْيَهُودِيَّةَ وَ لَا النَّصْرَانِيَّةَ مَخَافَةَ أَنْ يَتَهَوَّدَ وَلَدُهُ أَوْ يَتَنَصَّرَ .

15۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن ابی عمیر سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے میرے باپ نے سوال کیا۔ یہودیہ اور نصرانیہ عورت سے نکاح کے بارے میں اور میں سن رہا تھا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"ان دونوں سے نکاح میرےؑ نزدیک ایک ناصبہ عورت سے نکاح کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے اور میں ؑپسند نہیں کرتا کہ ایک مسلمان مرد یہودی یا نصرانی عورت سے شادی کرے کیونکہ خوف ہے کہ وہ اس کی اولاد کو یہودی یا نصرانی نہ بنادے۔"

16- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ قَالَ تَزَوُّجُ الْيَهُودِيَّةِ وَ النَّصْرَانِيَّةِ أَفْضَلُ أَوْ قَالَ خَيْرٌ مِنْ تَزَوُّجِ النَّاصِبِ وَ النَّاصِبِيَّةِ .

16۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن ابی عمیر سے، اس نے علی بن ابو حمزہ سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا"یہودیہ اور نصرانیہ سے شادی افضل ہے ناصب اور ناصبیہ سے شادی کرنے سے۔"

17- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ أَتَاهُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ مِنْ وَرَاءِ النَّهَرِ فَقَالَ لَهُمْ تُصَافِحُونَ أَهْلَ بِلَادِكُمْ وَ تُنَاكِحُونَهُمْ أَمَا إِنَّكُمْ إِذَا صَافَحْتُمُوهُمُ انْقَطَعَتْ عُرْوَةٌ مِنْ عُرَى الْإِسْلَامِ وَ إِذَا نَاكَحْتُمُوهُمُ انْهَتَكَ الْحِجَابُ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ .

17۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس نہر کے پار سے اہل خراساں میں سے ایک گروہ آیا تو آپ علیہ اسلام نے فرمایا۔ "تم اپنے وطن والوں (جو ناصبی ہیں) سے مصافحہ کرتے ہو اور ان سے نکاح کرتے ہو اور جب تم نے ان سے مصافحہ کیا تو اسلام کی رسیوں میں سے ایک رسی ٹوٹ گئی۔ اور جب تم نے ان سے نکاح کیا تو تمہارے اور اللہ عزّوجلّ کے درمیان پردہ پھٹ گیا۔"

باب مَنْ كُرِهَ مُنَاكَحَتُهُ مِنَ الْأَكْرَادِ وَ السُّودَانِ وَ غَيْرِهِمْ

(جن کے ساتھ نکاح مکروہ ہے مثلاً کرد، سوڈانی وغیرہ)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) إِيَّاكُمْ وَ نِكَاحَ الزِّنْجِ فَإِنَّهُ خَلْقٌ مُشَوَّهٌ .

1۔ علی بن ابراہیم نے ہارون بن مسلم سے، اس نے مسعدۃ بن زیاد سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ "الفنا سے نکاح کرنے سے بچو کیونکہ قبیح خلقت ہوتے ہیں۔"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) لَا تَشْتَرِ مِنَ السُّودَانِ أَحَداً فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَمِنَ النُّوبَةِ فَإِنَّهُمْ مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصارى أَخَذْنا مِيثاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ أَمَا إِنَّهُمْ سَيَذْكُرُونَ ذَلِكَ الْحَظَّ وَ سَيَخْرُجُ مَعَ الْقَائِمِ (**عليه السلام**) مِنَّا عِصَابَةٌ مِنْهُمْ وَ لَا تَنْكِحُوا مِنَ الْأَكْرَادِ أَحَداً فَإِنَّهُمْ جِنْسٌ مِنَ الْجِنِّ كُشِفَ عَنْهُمُ الْغِطَاءُ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اسماعیل بن محمد المکی سے، اس نے علی بن الحسین سے، اس نے عمرو بن عثمان سے، اس نے حسین بن خالد سے، اس نے ذکر کرنے والے سے، اس نے ابو ربیع شامی سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "سوڈان میں سے کسی کو بھی مت خریدو اگر انتہائی ضروری ہو تو النبہ سے خریدو کیونکہ وہ ان میں سے ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ عزّوجلّ نے فرمایا ہے کہ اور وہ ان میں سے ہیں کہ جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں اور بھول جاتے ہیں اس حصے کو کہ جس کا انہوں نے تذکرہ کیا تھا۔" (مائدہ5:14) البتہ وہ عنقریب اس حصے کو یاد کریں گے اور عنقریب ہمارے قائم علیہ السلام کے ساتھ ان میں سے کچھ گروہ نکلیں گے اور تم کردوں سے نکاح مت کرو کیونکہ یہ جنات کی جنس سے ہیں۔ کہ جن سے اللہ عزّوجلّ نے پردہ ہٹادیا ہے۔"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يُوسُفَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا تُنَاكِحُوا الزِّنْجَ وَ الْخَزَرَ فَإِنَّ لَهُمْ أَرْحَاماً تَدُلُّ عَلَى غَيْرِ الْوَفَاءِ قَالَ وَ الْهِنْدُ وَ السِّنْدُ وَ الْقَنْدُ لَيْسَ فِيهِمْ نَجِيبٌ يَعْنِي الْقُنْدُهَارَ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے موسیٰ بن جعفر سے، اس نے عمرو بن سعید سے، اس نے محمد بن عبد اللہ ہاشمی سے، اس نے احمد بن یوسف سے، اس نے علی بن داؤد حداد سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "حبشیوں اور تنگ آنکھ والوں سے نکاح مت کرو۔ کیونکہ ان کے بطون بے وفائی پر رہنمائی کرتے ہیں۔ فرمایا۔ ہند، سندھ اور قند یعنی قندھار کے لوگ اپنے لوگوں میں منفرد ہوتے ہیں"

باب نِكَاحِ وَلَدِ الزِّنَى (ولد الزنا سے نکاح)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْخَبِيثَةِ أَتَزَوَّجُهَا قَالَ لَا .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے حماد بن عیسیٰ سے، اس نے حریز بن عبد اللہ سے، اس نے محمد بن مسلم سے، روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا زنازادی کے بارے میں کہ کیا میں اس سے شادی کر سکتا ہوں؟ فرمایا "نہیں"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ أَوْ يَتَزَوَّجُهَا لِغَيْرِ رِشْدَةٍ وَ يَتَّخِذُهَا لِنَفْسِهِ فَقَالَ إِنْ لَمْ يَخَفِ الْعَيْبَ عَلَى وُلْدِهِ فَلَا بَأْسَ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن ابی عمیر سے، اس نے جمیل بن دراج سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک سے اس شخص کے بارے میں جو کہ کنیز خریدتا ہے یا غیر صحیحہ عورت سے شادی کرتا ہے اور اسے اپنے آپ کیلئے لیتا ہے؟ فرمایا۔ "اگر اسے اپنی اولاد میں عیب کا خوف نہ ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَلَدُ الزِّنَا يُنْكَحُ قَالَ نَعَمْ وَ لَا يُطْلَبُ وَلَدُهَا .

3 محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد اور ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ کیا حرام زادی سے نکاح ہو سکتا ہے؟ فرمایا "ہاں لیکن اس سے اولاد طلب نہ کرو۔"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنِ الْخَبِيثَةِ يَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ قَالَ لَا وَ قَالَ إِنْ كَانَ لَهُ أَمَةٌ وَطِئَهَا وَ لَا يَتَّخِذْهَا أُمَّ وَلَدِهِ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے،۔ اس نے علاء بن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے زنازادی کے بارے میں سوال کیا کہ اس سے آدمی شادی کرے؟ فرمایا "نہیں" اور فرمایا اگر وہ اس کی کنیز ہو کہ جس سے وہ جماع کر چکا ہو تو اسے ام ولد نہ بنائے"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْخَادِمُ وَلَدَ زِنًى عَلَيْهِ جُنَاحٌ أَنْ يَطَأَهَا قَالَ لَا وَ إِنْ تَنَزَّهَ عَنْ ذَلِكَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جس کی ایک نوکرانی ولد زنا ہے اور وہ شخص اس سے ہم بستری کا خواہش مند ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "نہیں اس کو اس سے پاک رہنا چاہیے یہ میرے لیے پسندیدہ ترین ہے"

باب كَرَاهِيَةِ تَزْوِيجِ الْحَمْقَاءِ وَ الْمَجْنُونَةِ (احمق اور پاگل عورت سے شادی کی کراہت)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**صلوات الله عليه**) إِيَّاكُمْ وَ تَزْوِيجَ الْحَمْقَاءِ فَإِنَّ صُحْبَتَهَا بَلَاءٌ وَ وُلْدَهَا ضِيَاعٌ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ ”تم احمق عورت سے شادی کرنے سے بچو! کیونکہ اس کی صحبت مصیبت اور اس کی اولاد نقصان ہے۔“

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ زَوِّجُوا الْأَحْمَقَ وَ لَا تُزَوِّجُوا الْحَمْقَاءَ فَإِنَّ الْأَحْمَقَ يَنْجُبُ وَ الْحَمْقَاءَ لَا تَنْجُبُ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے بیان کرنے والے سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”احمق فرد کی شادی کرو لیکن احمق عورت سے شادی نہ کرو کیونکہ احمق مرد شریف اولاد کا باپ ہو سکتا ہے مگر احمق عورت شریف اولاد کی ماں نہیں ہو سکتی ہے۔“

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلَهُ بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ تُعْجِبُهُ الْمَرْأَةُ الْحَسْنَاءُ أَ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَ هِيَ مَجْنُونَةٌ قَالَ لَا وَ لَكِنْ إِنْ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ مَجْنُونَةٌ فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَطَأَهَا وَ لَا يَطْلُبَ وَلَدَهَا .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابوایوب خزار سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابوجعفر علیہ السلام سے ہمارے کسی دوست نے سوال کیا اس مسلمان مرد کے بارے میں کہ جسے ایک خوبصورت عورت نے فتنہ میں ڈال دیا ہو کیا درست ہے کہ وہ اس سے شادی کرلے۔ درحالیکہ وہ مجنونہ ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ”نہیں“ لیکن اگر اس کی کنیز مجنونہ ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ کہ وہ اس سے جماع کرے البتہ اس سے اولاد طلب نہ کرے۔

باب الزَّانِي وَ الزَّانِيَةِ (زانی اور زانیہ)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ الزَّانِي لا يَنْكِحُ إِلَّا زانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً قَالَ هُنَّ نِسَاءٌ مَشْهُورَاتٌ بِالزِّنَا وَ رِجَالٌ مَشْهُورُونَ بِالزِّنَا شُهِرُوا وَ عُرِفُوا بِهِ وَ النَّاسُ الْيَوْمَ بِذَلِكَ الْمَنْزِلِ فَمَنْ أُقِيمَ عَلَيْهِ حَدُّ الزِّنَا أَوْ مُتَّهَمٌ بِالزِّنَا لَمْ يَنْبَغِ لِأَحَدٍ أَنْ يُنَاكِحَهُ حَتَّى يَعْرِفَ مِنْهُ التَّوْبَةَ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے داؤد بن سرحان سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اللہ عزّوجلّ کے قول ”زانی نکاح نہ کرے گا مگر زانیہ یا مشرکہ عورت سے“(نور24:4) کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ”وہ ایسی عورتیں ہیں کہ جو زنا سے مشہور ہوں اور ایسے مرد ہیں کہ جو زنا سے مشہور ہوں۔ وہ مشہور ہوں اور پہچانے جاتے ہوں زنا کے ساتھ اور لوگ آج اسی نازل شدہ کی زد پر ہیں پس جس پر حد زنا قائم ہو یا اسے زنا کی تہمت لگائی گئی ہو کسی ایک کو بھی ان سے نکاح نہیں کرنا چاہیے یہاں تک کہ ان سے توبہ پہچانی جائے۔“

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ الزَّانِي لا يَنْكِحُ إِلَّا زانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً فَقَالَ كُنَّ نِسْوَةٌ مَشْهُورَاتٌ بِالزِّنَا وَ رِجَالٌ مَشْهُورُونَ بِالزِّنَا قَدْ عُرِفُوا بِذَلِكَ وَ النَّاسُ الْيَوْمَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ فَمَنْ أُقِيمَ عَلَيْهِ حَدُّ الزِّنَا أَوْ شُهِرَ بِهِ لَمْ يَنْبَغِ لِأَحَدٍ أَنْ يُنَاكِحَهُ حَتَّى يَعْرِفَ مِنْهُ التَّوْبَةَ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے محمد بن فضیل سے، اس نے ابوصباح کنانی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اللہ عزّوجلّ کے قول "زانی نکاح نہیں کرے گا مگر کسی زانی یا مشرکہ عورت سے" (نور4) تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" وہ ایسی عورتیں ہیں کہ جو زنا سے مشہور ہوں اور مرد جو زنا سے مشہور ہوں اور وہ اسی سے پہچانے جاتے ہوں اور لوگ آج کے دن اسی نازل شدہ کی زد پر ہیں۔ پس جس پر زنا کی حد قائم ہو یا اس کے بارے میں مشہور ہو تو جب تک اس کی توبہ عام نہ ہو اس سے کسی ایک کو بھی نکاح نہیں کرنا چاہیے۔"

3- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ الزَّانِي لا يَنْكِحُ إِلَّا زانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً قَالَ هُمْ رِجَالٌ وَ نِسَاءٌ كَانُوا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَشْهُورِينَ بِالزِّنَا فَنَهَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَنْ أُولَئِكَ الرِّجَالِ وَ النِّسَاءِ وَ النَّاسُ الْيَوْمَ عَلَى تِلْكَ الْمَنْزِلَةِ مَنْ شَهَرَ شَيْئاً مِنْ ذَلِكَ أَوْ أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ فَلَا تُزَوِّجُوهُ حَتَّى تُعْرَفَ تَوْبَتُهُ .

3۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے اللہ عزّوجلّ کے قول "زانی نکاح نہیں کرے گا مگر زانیہ یا مشرکہ سے" (نور24:4) کے بارے میں فرمایا "وہ مرد اور عورتیں کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں تھے اور زنا سے مشہور تھے تو اللہ عزّوجلّ نے ان مردوں اور عورتوں سے منع فرمایا اور لوگ آج بھی اسی نازل کردہ کی زد پر ہیں پس جس کے بارے میں اس میں سے کوئی چیز مشہور ہو یا اس پر حد جاری ہو تو اس سے تزویج مت کرو۔ یہاں تک کہ اس کی توبہ عام ہو جائے۔"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَعَلِمَ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَهَا أَنَّهَا كَانَتْ زَنَتْ قَالَ إِنْ شَاءَ زَوْجُهَا أَنْ يَأْخُذَ الصَّدَاقَ مِنَ الَّذِي زَوَّجَهَا وَ لَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَ إِنْ شَاءَ تَرَكَهَا .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے معاویہ بن وہب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس سے شادی کے بعد اس نے جانا کہ اس عورت نے زنا کیا تھا۔ فرمایا اگر اس کا شوہر چاہے تو جس نے اس سے اس کی شادی کی تھی اس سے حق مہر لے اور اس عورت کیلئے حق مہر ہے کیونکہ اس کے ذریعے اس کی فرج اس پر حلال ہوئی اور اگر چاہے تو اسے اپنے پاس رہنے دے"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا خَيْرَ فِي وَلَدِ الزِّنَا وَ لَا فِي بَشَرِهِ وَ لَا فِي شَعْرِهِ وَ لَا فِي لَحْمِهِ وَ لَا فِي دَمِهِ وَ لَا فِي شَيْءٍ مِنْهُ عَجَزَتْ عَنْهُ السَّفِينَةُ وَ قَدْ حُمِلَ فِيهَا الْكَلْبُ وَ الْخِنْزِيرُ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے زرارۃ ابن اعین سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا "زنا کی اولاد میں کوئی خیر نہیں نہ اس کی جلد میں نہ اس کے بالوں میں نہ اس کے گوشت میں نہ اس کے خون میں اور نہ ہی اس میں سے کسی چیز میں، اس سے کشتی بھی عاجز آجاتی ہے اگرچہ اس میں کتے اور خنزیر لادے گئے ہوں۔"

6- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ عَنْ أَبَانٍ عَنْ حَكَمِ بْنِ حُكَيْمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الزَّانِيَةُ لا يَنْكِحُها إِلَّا زانٍ أَوْ مُشْرِكٌ قَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ فِي الْجَهْرِ ثُمَّ قَالَ لَوْ أَنَّ إِنْسَاناً زَنَى ثُمَّ تَابَ تَزَوَّجَ حَيْثُ شَاءَ .

6۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے، اس نے احمد بن حسن میثمی سے، اس نے ابان سے، اس نے حکم بن حکیم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ عزّوجلّ کے قول کہ "زانی عورت سے نکاح نہیں کر سکتا مگر زانی مرد یا مشرک مرد کے بارے میں فرمایا بے شک یہ زنا سے مشہور کے بارے میں ہے۔ پھر فرمایا "اگر انسان زنا کرے اور پھر توبہ کرے تو جس سے چاہے شادی کر لے"

باب الرَّجُلِ يَفْجُرُ بِالْمَرْأَةِ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

(آدمی عورت سے زنا کرتا ہے اور پھر اس سے شادی کر لیتا ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً كَانَ يَفْجُرُ بِهَا فَقَالَ إِنْ آنَسَ مِنْهَا رُشْداً فَنَعَمْ وَ إِلَّا فَلْيُرَاوِدْنَهَا عَلَى الْحَرَامِ فَإِنْ تَابَعَتْهُ فَهِيَ عَلَيْهِ حَرَامٌ وَ إِنْ أَبَتْ فَلْيَتَزَوَّجْهَا .

1۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے، اس نے احمد بن حسن سے، اس نے عمرو بن سعید سے، اس نے مصدق بن صدقہ سے، اس نے عمار بن موسیٰ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو جس عورت سے زنا کرتا ہے کیا اس سے اس کی شادی جائز ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "اگر وہ اس سے بھلائی کی امید رکھتا ہے۔ تو ٹھیک بصورت دیگر اسے حرام کی بنیاد پر انکار کر دے پس اب اگر وہ عورت اس کا پیچھا کرے تو یہ عورت اس پر حرام ہے اور اگر وہ عورت اس سے انکار کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اس عورت سے شادی کرے۔"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ فَجَرَ بِامْرَأَةٍ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا حَلَالًا قَالَ أَوَّلُهُ سِفَاحٌ وَ آخِرُهُ نِكَاحٌ وَ مَثَلُهُ مَثَلُ النَّخْلَةِ أَصَابَ الرَّجُلُ مِنْ ثَمَرِهَا حَرَاماً ثُمَّ اشْتَرَاهَا بَعْدُ فَكَانَتْ لَهُ حَلَالًا .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن ابی عمیر سے، اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے عبید اللہ بن علی حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جو شخص بھی کسی عورت سے زنا کرے پھر چاہے کہ وہ اس سے شادی کرے تو حلال ہے۔" فرمایا "اس کی ابتداء بدکاری اور اس کی انتہاء نکاح ہے اور اس کی مثال اس کھجور جیسی ہے کہ جس کے پھل کو آدمی حرام ذریعے سے توڑے پھر اس کے بعد اسے خریدے تو وہ اس کیلئے حلال ہو جائے۔"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ فَجَرَ بِامْرَأَةٍ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ حَلَالٌ أَوَّلُهُ سِفَاحٌ وَ آخِرُهُ نِكَاحٌ أَوَّلُهُ حَرَامٌ وَ آخِرُهُ حَلَالٌ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علی بن ابی حمزہ سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو کسی عورت سے زنا کرتا ہے۔ پھر اسے خیال آتا ہے کہ وہ اس سے شادی کرے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "حلال ہے اس کی ابتداء زنا اور اس کی انتہا نکاح ہے۔ اس کی ابتدا حرام اور اس کی انتہا حلال ہے"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ يَفْجُرُ بِالْمَرْأَةِ ثُمَّ يَبْدُو لَهُ فِي تَزْوِيجِهَا هَلْ يَحِلُّ لَهُ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ إِذَا هُوَ اجْتَنَبَهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا بِاسْتِبْرَاءِ رَحِمِهَا مِنْ مَاءِ الْفُجُورِ فَلَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَ إِنَّمَا يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بَعْدَ أَنْ يَقِفَ عَلَى تَوْبَتِهَا .

4۔ محمد بن یحییٰ نے ہمارے بعض اصحاب سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے اسحاق بن جریر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک مرد ایک عورت سے زنا کرتا ہے پھر چاہتا ہے کہ اس سے شادی کرے کیا اس کیلئے یہ حلال ہے؟ فرمایا "ہاں۔ جب وہ اس سے اجتناب کرے یہاں تک کہ اس کے رحم کی زنا کے پانی سے استبراء کی عدت گزر جائے تو اس کو شادی کرنے کا حق حاصل ہے اور بے شک اس کیلئے تب جائز ہے کہ جب وہ اس کی توبہ کی واقفیت رکھتا ہو"

باب نِكَاحِ الذِّمِّيَّةِ (ذمی عورت سے نکاح)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ وَ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ الْمُؤْمِنِ يَتَزَوَّجُ الْيَهُودِيَّةَ وَ النَّصْرَانِيَّةَ قَالَ إِذَا أَصَابَ الْمُسْلِمَةَ فَمَا يَصْنَعُ بِالْيَهُودِيَّةِ وَ النَّصْرَانِيَّةِ فَقُلْتُ لَهُ يَكُونُ لَهُ فِيهَا الْهَوَى فَقَالَ إِنْ فَعَلَ فَلْيَمْنَعْهَا مِنْ شُرْبِ الْخَمْرِ وَ أَكْلِ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ وَ اعْلَمْ أَنَّ عَلَيْهِ فِي دِينِهِ غَضَاضَةً .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے معاویہ بن وہب وغیرہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس مومن مرد کے بارے میں کہ جس نے یہودیہ یا نصرانیہ عورت سے شادی کی فرمایا۔ جب مسلمان عورت ملتی ہے تو یہودیہ اور نصرانیہ سے کیا کرنا؟ میں نے عرض کی۔ کیونکہ اس میں اس کی خواہش (محبت) ہے" فرمایا اگر اس نے اس سے نکاح کیا ہے تو اس عورت کو شراب پینے اور خنزیر کا گوشت کھانے سے منع کرے اور جان لے کہ اس کے دین میں اس سے نقص ہے۔"

2- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنْ نِكَاحِ الْيَهُودِيَّةِ وَ النَّصْرَانِيَّةِ فَقَالَ لَا يَصْلُحُ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَنْكِحَ يَهُودِيَّةً وَ لَا نَصْرَانِيَّةً وَ إِنَّمَا يَحِلُّ لَهُ مِنْهُنَّ نِكَاحُ الْبُلْهِ .

2۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی الوشاء سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے زرارۃ بن اعین سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے یہودی اور نصرانی عورت سے نکاح کے بارے میں سوال کیا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "نہیں درست کہ مسلمان مرد یہودی یا نصرانی عورت سے نکاح کرے البتہ ان میں سے اس کیلئے بلّہ (سادہ لوح) عورتوں سے نکاح جائز ہے"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) أَ يَتَزَوَّجُ الْمَجُوسِيَّةَ قَالَ لَا وَ لَكِنْ إِنْ كَانَتْ لَهُ أَمَةً .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے علاء بن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا۔ کیا مجوسیہ عورت سے شادی ہو سکتی ہے؟ فرمایا۔ "نہیں لیکن اگر وہ اس کی کنیز ہو تو"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ لَا يَتَزَوَّجُ الْيَهُودِيَّةَ وَ لَا النَّصْرَانِيَّةَ عَلَى الْمُسْلِمَةِ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علاء بن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ ''مسلمہ عورت کے اوپر (بطور سوتن) یہودیہ یا نصرانیہ عورت سے شادی نہ کرو۔''

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْيَهُودِيَّةِ وَ النَّصْرَانِيَّةِ أَ يَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ عَلَى الْمُسْلِمَةِ قَالَ لَا وَ يَتَزَوَّجُ الْمُسْلِمَةَ عَلَى الْيَهُودِيَّةِ وَ النَّصْرَانِيَّةِ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد برقی سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سماعۃ بن مہران سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے یہودیہ اور نصرانیہ عورت کے بارے میں سوال کیا کہ کیا آدمی اسے مسلمان عورت پر (بطور سوتن) بیاہ لا سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ''نہیں'' یہودیہ اور نصرانیہ عورت پر (بطور سوکن) مسلمان عورت کو بیاہ لانا چاہیے۔''

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَهْمٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ يَتَزَوَّجُ نَصْرَانِيَّةً عَلَى مُسْلِمَةٍ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ مَا قَوْلِي بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ لَتَقُولَنَّ فَإِنَّ ذَلِكَ يُعْلَمُ بِهِ قَوْلِي قُلْتُ لَا يَجُوزُ تَزْوِيجُ النَّصْرَانِيَّةِ عَلَى مُسْلِمَةٍ وَ لَا غَيْرِ مُسْلِمَةٍ قَالَ وَ لِمَ قُلْتُ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ قَالَ فَمَا تَقُولُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ وَ الْمُحْصَناتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتابَ مِنْ قَبْلِكُمْ قُلْتُ فَقَوْلُهُ وَ لا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكاتِ نَسَخَتْ هَذِهِ الْآيَةَ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ سَكَتَ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے حسن بن جہم سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو الحسن رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ابو محمد! تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو کہ جو مسلمان عورت پر (بطور سوکن) نصرانی عورت کو بیاہ لاتا ہے؟ میں نے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ آپؑ کے سامنے میرے قول کی کیا حیثیت ہے؟ فرمایا۔ نہیں تم ضرور کہو کیونکہ اس سے میرا قول جانا جائے گا۔'' میں نے عرض کی۔ ''مسلمان عورت پر نصرانی یا غیر مسلم عورت کا بیاہ لانا جائز نہیں ہے'' آپ علیہ السلام نے فرمایا ''کیوں''۔ میں نے عرض کی۔ اللہ عَزّوجَلَّ کے قول کے سبب کہ ''تم مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو۔ یہاں تک کہ وہ ایمان لائیں۔ (بقرہ 2:221)۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ اور وہ بے شوہر عورتیں کہ جو ان میں سے ہیں کہ جن پر تم سے پہلے کتاب اتاری گئی'' (مائدہ 5:5) میں نے عرض کی۔ اللہ عَزّوجَلَّ نے قول ''تم نکاح نہ کرو مشرک عورتوں سے'' نے اس آیت کو منسوخ کر دیا ہے'' پس آپ علیہ السلام مسکرائے پھر خاموشی اختیار فرمائی''

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ عَنْ دُرُسْتَ الْوَاسِطِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ لَا يَنْبَغِي نِكَاحُ أَهْلِ الْكِتَابِ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ أَيْنَ تَحْرِيمُهُ قَالَ قَوْلُهُ وَ لا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوافِرِ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے احمد بن عمر سے، اس نے درست واسطی سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے زرارۃ بن اعین سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا' اہل کتاب سے نکاح نہیں کرنا چاہیے'' میں نے عرض کی۔ ''آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! اس کی تحریم کہاں ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ عَزّوجَلَّ کا قول ہے ''کافر عورتوں کے ناموس قبضے میں مت رکھو۔'' (ممتحنہ 10)

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الْمُحْصَناتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتابَ مِنْ قَبْلِكُمْ فَقَالَ هَذِهِ مَنْسُوخَةٌ بِقَوْلِهِ وَ لا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوافِرِ .

8۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے زرارۃ بن اعین سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے آیۃ مجیدہ: یہ آیت منسوخ ہے اللہ عَزّوجَلَّ کے اس قول کے ساتھ کہ "کافر عورتوں کے ناموس اپنے قبضے میں مت رکھو"(60:10)

9- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ وَ جَمِيعَ مَنْ لَهُ ذِمَّةٌ إِذَا أَسْلَمَ أَحَدُ الزَّوْجَيْنِ فَهُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا وَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يُخْرِجَهَا مِنْ دَارِ الْإِسْلَامِ إِلَى غَيْرِهَا وَ لَا يَبِيتَ مَعَهَا وَ لَكِنَّهُ يَأْتِيهَا بِالنَّهَارِ فَأَمَّا الْمُشْرِكُونَ مِثْلُ مُشْرِكِي الْعَرَبِ وَ غَيْرِهِمْ فَهُمْ عَلَى نِكَاحِهِمْ إِلَى انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ فَإِنْ أَسْلَمَتِ الْمَرْأَةُ ثُمَّ أَسْلَمَ الرَّجُلُ قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ وَ إِنْ لَمْ يُسْلِمْ إِلَّا بَعْدَ انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ وَ لَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا وَ كَذَلِكَ جَمِيعُ مَنْ لَا ذِمَّةَ لَهُ وَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَتَزَوَّجَ يَهُودِيَّةً وَ لَا نَصْرَانِيَّةً وَ هُوَ يَجِدُ مُسْلِمَةً حُرَّةً أَوْ أَمَةً .

9۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابی عمیر سے ، اس نے اپنے بعض دوستوں سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ "اہل کتاب اور وہ تمام کہ جو ذمی ہیں جب زوجین میں سے کوئی ایک اسلام لائے تو وہ دونوں اپنے نکاح پر ہیں اور اس۔۔ کو اختیار نہیں ہے کہ اسے دارالاسلام سے کسی اور جگہ نکال دے اور نہ ہی اس کے ساتھ رات کو رہے بلکہ وہ اس کے پاس دن کو جائے البتہ مشرکین عرب وغیرہ جو ہیں وہ عدت گزرنے تک اپنے نکاح پر ہیں۔ پس اگر عورت اسلام لائے پھر عدت ختم ہونے سے پہلے مرد بھی اسلام لائے تو وہ اس کی عورت ہو گی۔ اور اگر مرد اسلام نہ لائے مگر عدت گزرنے کے بعد تو عورت اس سے جدا ہو جائے اسے اس پر کوئی حق نہیں ہے۔ اور اسی طرح ہیں کہ جو ذمی ہیں اور مسلمان مرد کو نصرانیہ اور یہودیہ عورت سے شادی نہیں کرنی چاہیے جبکہ وہ آزاد یا کنیز مسلمان عورت پاتا ہو تو۔"

10- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَتَزَوَّجَ يَهُودِيَّةً وَ لَا نَصْرَانِيَّةً وَ هُوَ يَجِدُ مُسْلِمَةً حُرَّةً أَوْ أَمَةً .

10۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اسماعیل بن مرار سے، اس نے یونس بن عبدالرحمن سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ "مسلمان مرد کو یہودیہ یا نصرانیہ عورت سے شادی نہیں کرنی چاہیے در حالیکہ وہ آزاد یا کنیز مسلمان عورت پاتا ہو تو"

11- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُ عَنْ رَجُلٍ لَهُ امْرَأَةٌ نَصْرَانِيَّةٌ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ عَلَيْهَا يَهُودِيَّةً فَقَالَ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ مَمَالِيكُ لِلْإِمَامِ وَ ذَلِكَ مُوَسَّعٌ مِنَّا عَلَيْكُمْ خَاصَّةً فَلَا بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَ قُلْتُ فَإِنَّهُ يَتَزَوَّجُ أَمَةً قَالَ لَا لَا يَصْلُحُ أَنْ يَتَزَوَّجَ ثَلَاثَ إِمَاءٍ فَإِنْ تَزَوَّجَ عَلَيْهِمَا حُرَّةً مُسْلِمَةً وَ لَمْ تَعْلَمْ أَنَّ لَهُ امْرَأَةً نَصْرَانِيَّةً وَ يَهُودِيَّةً ثُمَّ دَخَلَ بِهَا فَإِنَّ لَهَا مَا أَخَذَتْ مِنَ الْمَهْرِ فَإِنْ شَاءَتْ أَنْ تُقِيمَ بَعْدُ مَعَهُ أَقَامَتْ وَ إِنْ شَاءَتْ تَذْهَبُ إِلَى أَهْلِهَا ذَهَبَتْ وَ إِذَا حَاضَتْ ثَلَاثَةَ حِيَضٍ أَوْ مَرَّتْ لَهَا ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ حَلَّتْ لِلْأَزْوَاجِ قُلْتُ فَإِنْ طَلَّقَ عَلَيْهَا الْيَهُودِيَّةَ وَ النَّصْرَانِيَّةَ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الْمُسْلِمَةِ لَهُ عَلَيْهَا سَبِيلٌ أَنْ يَرُدَّهَا إِلَى مَنْزِلِهِ قَالَ نَعَمْ .

11۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابن رئاب سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس مرد کے بارے میں کہ جس کی بیوی نصرانیہ ہے کیا وہ اس پر (بطور سوکن) یہودیہ عورت کو لائے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اہل کتاب امام علیہ السلام کی ملکیت ہوتے ہیں اور اس میں ہماریؑ طرف سے تم پر وسعت ہے۔ خصوصی طور پر اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ اس سے شادی کرے" میں نے عرض کی۔" وہ کسی کنیز سے شادی کرتا ہے؟" فرمایا نہیں درست نہیں ہے۔ کہ وہ تین کنیزوں سے شادی کرے پس اگر وہ ان دونوں پر (بطور سوکن) آزاد مسلم عورت سے شادی کرے اور وہ نہ جانتی ہو کہ اس کی نصرانیہ اور یہودیہ دو بیویاں ہیں۔ پھر اس سے دخول بھی کرے تو

اس عورت کو اختیار ہے کہ حق مہر لے۔ پس اگر وہ چاہے تو اس کے ساتھ قیام کرے اور اگر چاہے تو اپنے اہل کی طرف چلی جائے اور جب وہ تین حیض دیکھے یا اس کو تین مہینے گزر جائیں تو وہ شادی کیلئے حلال ہے" میں نے عرض کی۔ "اگر وہ مسلمہ کی مدت گزرنے سے پہلے یہودیہ اور نصرانیہ کو طلاق دے دے تو کیا اسے حق حاصل ہے کہ اسے اپنے گھر واپس لائے؟ فرمایا۔ ہاں

باب الْحُرِّ يَتَزَوَّجُ الْأَمَةَ (آزاد آدمی کنیز سے شادی کرے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الْحُرِّ يَتَزَوَّجُ الْأَمَةَ قَالَ لَا بَأْسَ إِذَا اضْطُرَّ إِلَيْهَا .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سماعۃ سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے آزاد شخص جو کنیز سے شادی کرنے کے بارے میں فرمایا۔ "جب وہ اس پر مجبور ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ تَزَوَّجِ الْحُرَّةَ عَلَى الْأَمَةِ وَ لَا تَزَوَّجِ الْأَمَةَ عَلَى الْحُرَّةِ وَ مَنْ تَزَوَّجَ أَمَةً عَلَى حُرَّةٍ فَنِكَاحُهُ بَاطِلٌ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "کنیز پر (سوکن) آزاد سے شادی کرو اور آزاد عورت پر (سوکن) کنیز سے شادی نہ کرو۔ اور جو آزاد عورت پر (سوکن) کنیز سے شادی کرے اس کا نکاح باطل ہے"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ نِكَاحِ الْأَمَةِ قَالَ يَتَزَوَّجُ الْحُرَّةَ عَلَى الْأَمَةِ وَ لَا تُتَزَوَّجُ الْأَمَةُ عَلَى الْحُرَّةِ وَ نِكَاحُ الْأَمَةِ عَلَى الْحُرَّةِ بَاطِلٌ وَ إِنِ اجْتَمَعَتْ عِنْدَكَ حُرَّةٌ وَ أَمَةٌ فَلِلْحُرَّةِ يَوْمَانِ وَ لِلْأَمَةِ يَوْمٌ لَا يَصْلُحُ نِكَاحُ الْأَمَةِ إِلَّا بِإِذْنِ مَوَالِيهَا .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے قاسم بن محمد سے، اس نے علی بن ابو حمزہ سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کنیز کے نکاح کے بارے میں سوال کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "کنیز پر آزاد عورت سے شادی کرو اور آزاد عورت پر کنیز سے شادی نہ کرو اور کنیز کا نکاح آزاد عورت پر (سوکن) باطل ہے اور اگر تمہارے پاس کنیز یا آزاد عورت جمع ہو جائیں تو آزاد عورت کیلئے دو دن اور کنیز کیلئے ایک دن ہو گا اور کنیز سے نکاح اس کے آقاؤں کی اجازت کے بغیر درست نہیں ہے۔"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ يَحْيَى اللَّحَّامِ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً حُرَّةً وَ لَهُ امْرَأَةٌ أَمَةٌ وَ لَمْ تَعْلَمِ الْحُرَّةُ أَنَّ لَهُ امْرَأَةً أَمَةً قَالَ إِنْ شَاءَتِ الْحُرَّةُ أَنْ تُقِيمَ مَعَ الْأَمَةِ أَقَامَتْ وَ إِنْ شَاءَتْ ذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا قَالَ قُلْتُ لَهُ فَإِنْ لَمْ تَرْضَ بِذَلِكَ وَ ذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا أَ فَلَهُ عَلَيْهَا سَبِيلٌ إِذَا لَمْ تَرْضَ بِالْمَقَامِ قَالَ لَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا إِذَا لَمْ تَرْضَ حِينَ تَعْلَمُ قُلْتُ فَذَهَابُهَا إِلَى أَهْلِهَا هُوَ طَلَاقُهَا قَالَ نَعَمْ إِذَا خَرَجَتْ مِنْ مَنْزِلِهِ اعْتَدَّتْ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ أَوْ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ثُمَّ تَزَوَّجُ إِنْ شَاءَتْ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے یحییٰ لحام سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو آزاد عورت سے شادی کرتا ہے درحالیکہ اس کی کنیز بیوی بھی ہے اور وہ آزاد عورت نہیں جانتی کہ اس کی ایک کنیز بیوی بھی

ہے" فرمایا"اگر آزاد عورت چاہے کہ اس کنیز کے ساتھ رہے تو رہے اور اگر چاہے تو اپنے اہل کے پاس چلی جائے" میں نے عرض کی۔ اگر وہ اس سے راضی نہ ہو اور اپنے اہل کے پاس چلی جائے کیا اس مرد کیلئے اس عورت پر کوئی راستہ ہے جب وہ مقام سے راضی نہ ہو؟ فرمایا۔ جب وہ جاننے کے بعد راضی نہ ہو تو اس مرد کو اس پر کوئی راستہ نہیں ہے۔ میں نے عرض کی۔ "تو اس عورت کا اس کے اہل کی طرف جانا وہ اس کی طلاق ہو گی؟۔ فرمایا"ہاں" جب وہ اس کے گھر سے نکلے تو وہ تین مہینے یا تین طہر حیض سے پاکیزگی والے زمانے کو کہتے ہیں کہ جو دوسرے حیض سے پہلے ہو رکھے پھر اگر چاہے تو دوسری شادی کر لے۔"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) هَلْ لِلرَّجُلِ أَنْ يَتَزَوَّجَ النَّصْرَانِيَّةَ عَلَى الْمُسْلِمَةِ وَ الْأَمَةَ عَلَى الْحُرَّةِ فَقَالَ لَا تُتَزَوَّجُ وَاحِدَةٌ مِنْهُمَا عَلَى الْمُسْلِمَةِ وَ تُتَزَوَّجُ الْمُسْلِمَةُ عَلَى الْأَمَةِ وَ النَّصْرَانِيَّةِ وَ لِلْمُسْلِمَةِ الثُّلُثَانِ وَ لِلْأَمَةِ وَ النَّصْرَانِيَّةِ الثُّلُثُ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے عبداللہ بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے عبدالرحمن بن ابی عبداللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا آدمی کیلئے جائز ہے کہ وہ مسلمان عورت پر نصرانیہ کو بیاہ لائے یا آزاد عورت پر کنیز کو؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "ان دونوں میں سے کسی کو مسلمہ عورت پر نہ بیاہ لائے اور مسلمہ عورت کو کنیز پر اور نصرانیہ عورت پر (بطور سوکن) بیاہ لائے۔ مسلمہ عورت کیلئے دو تہائی اور کنیز اور نصرانیہ عورت کیلئے ایک ثلث ہو گا"

6- أَبَانٌ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْأَمَةَ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى ذَلِكَ .

6۔ ابان نے زرارۃ بن اعین سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا کیا آدمی کنیز سے شادی کرے؟ فرمایا"نہیں" ہاں مگر جب وہ ایسا کرنے پر مجبور ہو"

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْحُرُّ الْمَمْلُوكَةَ الْيَوْمَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ حَيْثُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا وَ الطَّوْلُ الْمَهْرُ وَ مَهْرُ الْحُرَّةِ الْيَوْمَ مَهْرُ الْأَمَةِ أَوْ أَقَلُّ.

7۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے ہمارے بعض دوستوں سے سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ان دنوں کی آزاد مرد کو مملوکہ (کنیز) سے شادی نہیں کرنی چاہیے۔ بے شک یہ اسی طرح ہے کہ جس طرح اللہ عزّوجلّ نے فرمایا ہے۔ "اور جو تم میں سے طول کی استطاعت نہ رکھتے ہوں" (نساء25) اور طول مہر ہے اور آزاد عورت کا ان دنوں مہر کنیز کے مہر جتنا ہے یا اس سے کم ہے۔

8- عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ وَ غَيْرِهِ عَنْ يُونُسَ عَنْهُمْ (**عليهم السلام**) قَالَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ الْمُوسِرِ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْأَمَةَ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ حُرَّةً فَكَذَلِكَ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا فِي حَالِ الضَّرُورَةِ حَيْثُ لَا يَجِدُ مُسْلِمَةً حُرَّةً وَ لَا أَمَةً .

8۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اسماعیل بن مرار وغیرہ سے، اس نے یونس سے روایت کی ہے کہ صادقین علیہما السلام نے فرمایا۔ ”خوشحال مسلمان مرد کو کنیز سے شادی نہیں کرنی چاہیے مگر بصورت دیگر کہ اسے آزاد عورت نہ ملے اور اسی طرح اسے نہیں چاہیے کہ وہ اہل کتاب کی عورت سے شادی کرے۔ مگر یہ کہ ضرورت کی حالت میں کہ جب اسے مسلمان آزاد یا کنیز عورت نہ ملے“

9- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا يَنْبَغِي لِلْحُرِّ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْأَمَةَ وَ هُوَ يَقْدِرُ عَلَى الْحُرَّةِ وَ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَتَزَوَّجَ الْأَمَةَ عَلَى الْحُرَّةِ وَ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْحُرَّةَ عَلَى الْأَمَةِ فَإِنْ تَزَوَّجَ الْحُرَّةَ عَلَى الْأَمَةِ فَلِلْحُرَّةِ يَوْمَانِ وَ لِلْأَمَةِ يَوْمٌ .

9۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اسماعیل بن مرار سے، اس نے یونس سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا ”آزاد مرد کو کنیز عورت سے شادی نہیں کرنی چاہیے۔ در حالیکہ وہ آزاد عورت پر قادر بھی ہو اور نہیں چاہیے کہ وہ آزاد عورت پر (بطور سوکن) کنیز سے شادی کرے اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ کنیز پر (سوکن) آزاد عورت سے شادی کرے اور اگر وہ کنیز پر آزاد عورت سے شادی کرے تو آزاد عورت کیلئے دو دن اور کنیز کیلئے ایک دن ہو گا۔

باب نِكَاحِ الشِّغَارِ (دور جہالت کا وٹہ سٹہ کا نکاح)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَوْ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمَرْأَتَيْنِ لَيْسَ لِوَاحِدَةٍ مِنْهُمَا صَدَاقٌ إِلَّا بُضْعُ صَاحِبَتِهَا وَ قَالَ لَا يَحِلُّ أَنْ يَنْكِحَ وَاحِدَةً مِنْهُمَا إِلَّا بِصَدَاقٍ وَ نِكَاحِ الْمُسْلِمِينَ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام یا ابو جعفر علیہ السلام نے ان دو عورتوں سے نکاح سے منع فرمایا ہے کہ جن کا حق مہر دوسری کی عزت کے سوا کچھ نہ ہو اور فرمایا۔ ”جائز نہیں ہے کہ ان میں سے کسی کا نکاح ہو مگر حق مہر کے ذریعے اور مسلمانوں کا نکاح ہو۔“

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لَا جَلَبَ وَ لَا جَنَبَ وَ لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ وَ الشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ وَ يَتَزَوَّجَ هُوَ ابْنَةَ الْمُتَزَوِّجِ أَوْ أُخْتَهُ وَ لَا يَكُونَ بَيْنَهُمَا مَهْرٌ غَيْرُ تَزْوِيجِ هَذَا مِنْ هَذَا وَ هَذَا مِنْ هَذَا .

2۔ علی بن ابراہیم نے صالح بن سندی سے، اس نے جعفر بن بشیر سے، اس نے غیاث بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام میں جلب، جنب اور شغار نہیں ہے اور شغار یہ ہے کہ آدمی کسی دوسرے آدمی کو اپنی بیٹی یا بہن بیاہ دے اور وہ خود اس کی (دوسرے کی) بہن یا بیٹی سے نکاح کرے اور ان کے درمیان کوئی مہر نہ ہو ماسوائے اس کے وہ اور وہ اس کے بدلے۔

3- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُمْهُورٍ عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) عَنْ نِكَاحِ الشِّغَارِ وَ هِيَ الْمُمَانَحَةُ وَ هُوَ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ زَوِّجْنِي ابْنَتَكَ حَتَّى أُزَوِّجَكَ ابْنَتِي عَلَى أَنْ لَا مَهْرَ بَيْنَهُمَا .

3۔ علی بن محمد نے ابن جمہور سے، اس نے اپنے باپ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح شغار سے منع فرمایا اور یہ ایک دوسرے کو عطاء ہے اس طرح کہ ایک شخص دوسرے کو کہے۔ ”تم مجھے اپنی بیٹی بیاہ دو۔ تا کہ میں تمہیں اپنی بیٹی بیاہ دوں۔ بنابر اس کے کہ ان کے درمیان کوئی حق مہر نہ ہو۔“

باب الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَ يَتَزَوَّجُ أُمَّ وَلَدِ أَبِيهَا

(آدمی ایک عورت سے شادی کرتا ہے اور پھر اس کے باپ کی ام ولد سے شادی کرتا ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَ يَتَزَوَّجُ أُمَّ وَلَدِ أَبِيهَا فَقَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ بَلَغَنَا عَنْ أَبِيكَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) تَزَوَّجَ ابْنَةَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ (**عليه السلام**) وَ أُمَّ وَلَدِ الْحَسَنِ وَ ذَلِكَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِنَا سَأَلَنِي أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْهَا فَقَالَ لَيْسَ هَكَذَا إِنَّمَا تَزَوَّجَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) ابْنَةَ الْحَسَنِ وَ أُمَّ وَلَدِ لِعَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْمَقْتُولِ عِنْدَكُمْ فَكَتَبَ بِذَلِكَ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فَعَابَ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) فَكَتَبَ إِلَيْهِ فِي ذَلِكَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْجَوَابَ فَلَمَّا قَرَأَ الْكِتَابَ قَالَ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) يَضَعُ نَفْسَهُ وَ إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُهُ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن رضا علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو ایک عورت سے شادی کرتا ہے اور اس عورت کے باپ کی ام ولد کنیز سے شادی کرتا ہے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”اس میں کوئی قباحت نہیں ہے“ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ ہمیں آپؑ کے بابا علیہ السلام کی طرف سے خبر پہنچی ہے کہ علیؑ بن الحسین علیہما السلام نے حسنؑ بن علی علیہ السلام کی صاحبزادی سے شادی کی اور حسن علیہ السلام کی ام ولد کنیز سے بھی شادی کی اور اس بارے میں ہمارے اصحاب میں سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ میں آپ علیہ السلام سے سوال کروں؟ پس آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس طرح نہیں ہے بے شک علیؑ ابن الحسین علیہ السلام نے حسن علیہ السلام کی بیٹی سے شادی کی اور علیؑ ابن الحسین علیہما السلام جو تمہارے ہاں منقول ہے ان کی ام ولد کنیز سے شادی کی۔ پس یہ عبد الملک بن مروان کو لکھا گیا پس اس نے علی بن الحسین علیہ السلام پر عیب نکالنے کی کوشش کی اور اس بارے میں آپ علیہ السلام کو خط لکھا تو آپ علیہ السلام نے اس کو جواب تحریر فرمایا۔ جب اس نے خط پڑھا تو کہا۔، ہم علیؑ بن الحسین علیہم السلام نفس کو گھٹاتے ہیں اور اللہ عزّ و جلّ اسے بلند کرتا ہے“

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَ يَتَزَوَّجُ أُمَّ وَلَدٍ لِأَبِيهَا قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے محمد بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی عورت سے شادی کرتا ہے اور پھر اس کے باپ کی ام ولد کنیز سے شادی کرتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”اس میں کوئی قباحت نہیں ہے“

3- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَهَبُ لِزَوْجِ ابْنَتِهِ الْجَارِيَةَ وَ قَدْ وَطِئَهَا أَ يَطَؤُهَا زَوْجُ ابْنَتِهِ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

3۔ابو علی الاشعری نے حسن بن علی کوفی سے، اس نے عبداللہ بن جبلہ سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنی بیٹی کے شوہر کو ایسی کنیز ہبہ کرتا ہے کہ جس سے وہ خود جماع کر چکا ہو۔ کیا اس کی بیٹی کا شوہر بھی اس کنیز سے جماع کر سکتا ہے۔ فرمایا۔ "کوئی قباحت نہیں"

4- عَنْهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ الرِّضَا (**عليه السلام**) فَسَأَلَهُ صَفْوَانُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ ابْنَةَ رَجُلٍ وَ لِلرَّجُلِ امْرَأَةٌ وَ أُمُّ وَلَدٍ فَمَاتَ أَبُو الْجَارِيَةِ أَ يَحِلُّ لِلرَّجُلِ الْمُتَزَوِّجِ امْرَأَتُهُ وَ أُمُّ وَلَدِهِ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ

4۔اس نے عمران بن موسیٰ سے، اس نے محمد بن عبدالحمید سے، اس نے محمد بن فضیل سے روایت کی ہے کہ میں امام رضاعلیہ السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھا کہ صفوان نے آپ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو کسی شخص کی بیٹی سے شادی کرتا ہے اور اس شخص (بیٹی کے باپ) کی ایک عورت اور ام ولد ہوتی ہے اور اس لڑکی کا باپ مر جاتا ہے کیا اس شخص متزوج کیلئے جائز ہے کہ اس کی بیوی یا ام ولد سے نکاح حلال ہے۔ فرمایا "کوئی قباحت نہیں"

5- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَأَهْدَى لَهَا أَبُوهَا جَارِيَةً كَانَ يَطَؤُهَا أَ يَحِلُّ لِزَوْجِهَا أَنْ يَطَأَهَا قَالَ نَعَمْ .

5۔ابو علی الاشعری نے حسن بن علی کوفی سے، اس نے عبیس بن ہشام سے، اس نے محمد بن ابی حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ کیا فرماتے ہیں آپ علیہ السلام اس شخص کے بارے میں کہ جو ایک عورت سے شادی کرتا ہے اور اس عورت کا باپ اس رات کو ایک کنیز کہ جس سے وہ جماع کر چکا ہوتا ہے ہدیہ کرتا ہے کیا اس عورت کے شوہر کیلئے بھی جائز ہے کہ اس کنیز سے جماع کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "ہاں"

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ أُمَّ وَلَدٍ كَانَتْ لِرَجُلٍ فَمَاتَ عَنْهَا سَيِّدُهَا وَ لِلْمَيِّتِ وَلَدٌ مِنْ غَيْرِ أُمِّ وَلَدِهِ أَ رَأَيْتَ إِنْ أَرَادَ الَّذِي تَزَوَّجَ أُمَّ الْوَلَدِ أَنْ يَتَزَوَّجَ ابْنَةَ سَيِّدِهَا الَّذِي أَعْتَقَهَا فَيَجْمَعَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ بِنْتِ سَيِّدِهَا الَّذِي أَعْتَقَهَا قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ .

6۔محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابوایوب سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی شخص کی ام ولد سے شادی کرتا ہے اور اس کا آقا مر جاتا ہے اور میت کا اس ام ولد کے علاوہ سے ایک اولاد ہے۔ آپ علیہ السلام کیا دیکھتے ہیں کہ اگر ام ولد سے شادی کرنے والا ارادہ کرے کہ اس کے آقا کی بیٹی کہ جس آقا نے اس کو آزاد کیا تھا سے شادی کرے اور اس ام ولد اور اس کے آزاد کرنے والے آقا کی بیٹی کے درمیان جماع کرے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ " اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

باب فِيمَا أَحَلَّهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنَ النِّسَاءِ

(عورتوں میں سے جو اللہ عَزّوجَلَّ نے حلال قرار دیا ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نُوحِ بْنِ شُعَيْبٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ سَأَلَ ابْنُ أَبِي الْعَوْجَاءِ هِشَامَ بْنَ الْحَكَمِ فَقَالَ لَهُ أَ لَيْسَ اللَّهُ حَكِيماً قَالَ بَلَى وَ هُوَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَانْكِحُوا ما طابَ لَكُمْ مِنَ النِّساءِ مَثْنى وَ ثُلاثَ وَ رُباعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَواحِدَةً أَ لَيْسَ هَذَا فَرْضاً قَالَ بَلَى قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّساءِ وَ لَوْ حَرَصْتُمْ فَلا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوح بن شعیب اور محمد بن حسن سے روایت کی ہے کہ ابن ابی العوجآء نے حشام بن حکم سے سوال کیا اور اسے کہا۔ "کیا اللہ عَزّوجَلَّ حکیم نہیں ہے؟" اس نے کہا یقیناً ہے اور وہ تو احکم الحاکمین ہے۔ کہا مجھے اللہ عَزّوجَلَّ کے اس قول کے بارے میں بتاؤ۔ اور عورتوں میں سے جو تمہیں اچھی لگیں تو اس سے نکاح کر لو دو دو، تین تین، چار چار سے لیکن اگر تمہیں عدل نہ کر پانے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے (نساء3)۔ کیا یہ فرض نہیں ہے اس نے کہا "یقیناً ہے" اس نے کہا تو مجھے بتاؤ اللہ عَزّوجَلَّ کے اس قول کے بارے میں کہ تم میں طاقت نہیں کہ تم بیویوں کے درمیان عدل کرو۔ خواہ کتنی کوشش کرو۔ اس لیے صرف ایک ہی کی طرف مائل رہو۔

أَيُّ حَكِيمٍ يَتَكَلَّمُ بِهَذَا فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ جَوَابٌ فَرَحَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَقَالَ يَا هِشَامُ فِي غَيْرِ وَقْتِ حَجٍّ وَ لَا عُمْرَةٍ قَالَ نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ لِأَمْرٍ أَهَمَّنِي إِنَّ ابْنَ أَبِي الْعَوْجَاءِ سَأَلَنِي عَنْ مَسْأَلَةٍ لَمْ يَكُنْ عِنْدِي فِيهَا شَيْءٌ قَالَ وَ مَا هِيَ قَالَ فَأَخْبَرَهُ بِالْقِصَّةِ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَمَّا قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَانْكِحُوا ما طابَ لَكُمْ مِنَ النِّساءِ مَثْنى وَ ثُلاثَ وَ رُباعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَواحِدَةً يَعْنِي فِي النَّفَقَةِ وَ أَمَّا قَوْلُهُ وَ لَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّساءِ وَ لَوْ حَرَصْتُمْ فَلا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوها كَالْمُعَلَّقَةِ يَعْنِي فِي الْمَوَدَّةِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ هِشَامٌ بِهَذَا الْجَوَابِ وَ أَخْبَرَهُ قَالَ وَ اللَّهِ مَا هَذَا مِنْ عِنْدِكَ .

کونسا حکیم یوں کلام کرتا ہے پس ہشام کے پاس جواب نہ تھا تو اس نے مدینہ کی طرف ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونے کیلئے سفر کیا تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس سے فرمایا۔ اے ہشام! تم حج و عمرہ کے وقت کے علاوہ کیسے آئے؟ اس نے عرض کی۔ " آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! ایک امر مہم کی وجہ سے کہ ابن ابی العوجا نے مجھ سے ایک مسئلہ کے بارے میں سوال کیا تو اسمیں میرے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "وہ کیا ہے؟" اس نے آپ علیہ السلام کو قصہ بتایا تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اسے فرمایا۔ اللہ کا قول کہ "عورتوں میں سے جو تمہیں اچھی لگیں ان سے، دو دو، تین تین، چار چار سے تم نکاح کرو اور اگر تمہیں خوف ہو کہ تم عدل نہ کر پاؤ گے تو ایک ہی کافی ہے (نساء3) یعنی نفقہ میں ہے اور البتہ اللہ عَزّوجَلَّ کا قول "تم ہرگز طاقت نہیں رکھتے کہ ان عورتوں کے درمیان عدل کرو تم جتنی زیادہ کوشش کرو تو کسی ایک طرف ہی مائل ہو کر نہ رہو کہ دوسری کو لٹکتا چھوڑ دو۔ یعنی یہ مودت کے بارے میں ہے۔" راوی کہتا ہے کہ جب ہشام اس جواب کے ساتھ اس کے پاس آیا تو اس نے کہا "اللہ عَزّوجَلَّ کی قسم یہ تمہاری طرف سے نہیں ہے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَحَلَّ الْفَرْجَ لِعِلَلٍ مَقْدُرَةِ الْعِبَادِ فِي الْقُوَّةِ عَلَى الْمَهْرِ وَ الْقُدْرَةِ عَلَى الْإِمْسَاكِ فَقَالَ فَانْكِحُوا ما طابَ لَكُمْ مِنَ النِّساءِ مَثْنى وَ ثُلاثَ وَ رُباعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَواحِدَةً أَوْ ما مَلَكَتْ أَيْمانُكُمْ وَ قَالَ وَ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَناتِ الْمُؤْمِناتِ فَمِنْ ما مَلَكَتْ أَيْمانُكُمْ مِنْ فَتَياتِكُمُ الْمُؤْمِناتِ وَ قَالَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَ لا جُناحَ عَلَيْكُمْ فِيما تَراضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ فَأَحَلَّ اللَّهُ الْفَرْجَ لِأَهْلِ الْقُوَّةِ عَلَى قَدْرِ قُوَّتِهِمْ عَلَى إِعْطَاءِ الْمَهْرِ وَ الْقُدْرَةِ عَلَى الْإِمْسَاكِ أَرْبَعَةً لِمَنْ قَدَرَ عَلَى ذَلِكَ وَ لِمَنْ دُونَهُ بِثَلَاثٍ وَ اثْنَتَيْنِ وَ وَاحِدَةٍ وَ مَنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى وَاحِدَةٍ تَزَوَّجَ مِلْكَ الْيَمِينِ وَ إِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَى إِمْسَاكِهَا وَ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى تَزْوِيجِ الْحُرَّةِ وَ لَا

عَلَى شِرَاءِ الْمَمْلُوكَةِ فَقَدْ أَحَلَّ اللَّهُ تَزْوِيجَ الْمُتْعَةِ بِأَيْسَرِ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَهْرِ وَ لَا لُزُومِ نَفَقَةٍ وَ أَغْنَى اللَّهُ كُلَّ فَرِيقٍ مِنْهُمْ بِمَا أَعْطَاهُمْ مِنَ الْقُوَّةِ عَلَى إِعْطَاءِ الْمَهْرِ وَ الْجِدَةِ فِي النَّفَقَةِ عَنِ الْإِمْسَاكِ وَ عَنِ الْإِمْسَاكِ عَنِ الْفُجُورِ وَ إِلَّا يُؤْتَوْا مِنْ قِبَلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي حُسْنِ الْمَعُونَةِ وَ إِعْطَاءِ الْقُوَّةِ وَ الدَّلَالَةِ عَلَى وَجْهِ الْحَلَالِ لَمَا أَعْطَاهُمْ مَا يَسْتَعِفُّونَ بِهِ عَنِ الْحَرَامِ فِيمَا أَعْطَاهُمْ وَ أَغْنَاهُمْ عَنِ الْحَرَامِ وَ بِمَا أَعْطَاهُمْ وَ بَيَّنَ لَهُمْ فَعِنْدَ ذَلِكَ وَضَعَ عَلَيْهِمُ الْحُدُودَ مِنَ الضَّرْبِ وَ الرَّجْمِ وَ اللِّعَانِ وَ الْفُرْقَةِ وَ لَوْ لَمْ يُغْنِ اللَّهُ كُلَّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ بِمَا جَعَلَ لَهُمُ السَّبِيلَ إِلَى وُجُوهِ الْحَلَالِ لَمَا وَضَعَ عَلَيْهِمْ حَدّاً مِنْ هَذِهِ الْحُدُودِ فَأَمَّا وَجْهُ التَّزْوِيجِ الدَّائِمِ وَ وَجْهُ مِلْكِ الْيَمِينِ فَهُوَ بَيِّنٌ وَاضِحٌ فِي أَيْدِي النَّاسِ لِكَثْرَةِ مُعَامَلَتِهِمْ بِهِ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَ أَمَّا أَمْرُ الْمُتْعَةِ فَأَمْرٌ غَمَضَ عَلَى كَثِيرٍ لِعِلَّةِ نَهْيِ مَنْ نَهَى عَنْهُ وَ تَحْرِيمِهِ لَهَا وَ إِنْ كَانَتْ مَوْجُودَةً فِي التَّنْزِيلِ وَ مَأْثُورَةً فِي السُّنَّةِ الْجَامِعَةِ لِمَنْ طَلَبَ عِلَّتَهَا وَ أَرَادَ ذَلِكَ فَصَارَ تَزْوِيجُ الْمُتْعَةِ حَلَالًا لِلْغَنِيِّ وَ الْفَقِيرِ لِيَسْتَوِيَا فِي تَحْلِيلِ الْفَرْجِ كَمَا اسْتَوَيَا فِي قَضَاءِ نُسُكِ الْحَجِّ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ لِلْغَنِيِّ وَ الْفَقِيرِ فَدَخَلَ فِي هَذَا التَّفْسِيرِ الْغَنِيُّ لِعِلَّةِ الْفَقِيرِ وَ ذَلِكَ أَنَّ الْفَرَائِضَ إِنَّمَا وُضِعَتْ عَلَى أَدْنَى الْقَوْمِ قُوَّةً لِيَسَعَ الْغَنِيَّ وَ الْفَقِيرَ وَ ذَلِكَ لِأَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يُفْرَضَ الْفَرَائِضُ عَلَى قَدْرِ مَقَادِيرِ الْقَوْمِ فَلَا يُعْرَفُ قُوَّةُ الْقَوِيِّ مِنْ ضَعْفِ الضَّعِيفِ وَ لَكِنْ وُضِعَتْ عَلَى قُوَّةِ أَضْعَفِ الضُّعَفَاءِ ثُمَّ رَغِبَ الْأَقْوِيَاءُ فَسَارَعُوا فِي الْخَيْرَاتِ بِالنَّوَافِلِ بِفَضْلِ الْقُوَّةِ فِي الْأَنْفُسِ وَ الْأَمْوَالِ وَ الْمُتْعَةُ حَلَالٌ لِلْغَنِيِّ وَ الْفَقِيرِ لِأَهْلِ الْجِدَةِ مِمَّنْ لَهُ أَرْبَعٌ وَ مِمَّنْ لَهُ مِلْكُ الْيَمِينِ مَا شَاءَ كَمَا هِيَ حَلَالٌ لِمَنْ يَجِدُ إِلَّا بِقَدْرِ مَهْرِ الْمُتْعَةِ وَ الْمَهْرُ مَا تَرَاضَيَا عَلَيْهِ فِي حُدُودِ التَّزْوِيجِ لِلْغَنِيِّ وَ الْفَقِيرِ قَلَّ أَوْ كَثُرَ .

2۔ علی بن ابراہیم نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے یونس سے، اس نے ہشام بن الحکم سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”اللہ عَزّوجَلَّ نے فروج کو حلال قرار دیا ہے۔ بندوں میں چھپی علتوں کے سبب حق مہر میں طاقت اور امساک میں قدرت کی بناء پر تو فرمایا۔ ”پس تم نکاح کرو عورتوں میں سے جو تمہیں اچھی لگیں۔ دو دو، تین تین، چار چار، سے اگر تمہیں خوف ہو کہ ان کے درمیان عدل نہ کر پاؤ گے تو ایک کافی ہے یا جو تمہاری ملکیت ہوں۔ تمہارے زیادہ نزدیک ہے۔ (نساء3) اور فرمایا ”اور جو تم میں سے طاقت نہیں رکھتے کہ آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کریں تو وہ ان مسلمان کنیزوں سے شادی کریں کہ جو ان کی ملکیت میں ہیں۔ (نساء24)

اور فرمایا ”اور جن سے تم متعہ کرو انہیں ان کا مقرر کردہ پورا حق مہر دو اور مہر مقرر ہو جانے کے بعد تم آپس میں جو طے کر لو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔ (نساء24) پس اللہ عَزّوجَلَّ نے فرج کو اہل استطاعت کیلئے ان کی قوت کے مطابق مہر دینے کے مطابق اور امساک کی قدرت کے مطابق حلال قرار دیا ہے چار اس کیلئے جو اس پر قادر ہو اس کے علاوہ کیلئے تین اور دو اور ایک اور جو ایک کی قدرت بھی نہ رکھتا ہو۔ تو وہ ملکیت والی کنیز سے شادی کرے اور اگر اس پر بھی قادر نہ ہو اور نہ ہی آزاد عورت سے شادی کر سکتا ہو اور نہ ہی محکوم خرید سکتا ہو تو اللہ عَزّوجَلَّ نے تزویج متعہ کو حلال قرار دیا ہے۔ اس کی قدرت کے مطابق آسان ترین مہر اور نفقہ کے عدم وجوب کے ساتھ پس اللہ عَزّوجَلَّ نے ان میں سے ہر فریق کو غنی کیا ہے اس کے ساتھ کہ جو اس نے انہیں حق مہر دینے کی قوت دی ہے اور امساک کیلئے نفقہ میں کوشش کرنے کی اور زنا سے رک جانے کی تا کہ وہ اللہ عَزّوجَلَّ کی طرف سے اچھے معونہ (خرچ ، اخراجات) قوت کی عطاء، اور دلالت کو حلال کے خلاف استعمال نہ کریں جب کہ اللہ عَزّوجَلَّ نے انہیں وہ عطا فرمایا ہے کہ جس کے ذریعے وہ حرام سے دامن بچا سکتے ہیں۔ ان چیزوں میں سے کہ جو اللہ عَزّوجَلَّ نے انہیں دی ہیں اور انہیں حرام سے بے نیاز کر دیا ہے۔ اور جو انہیں دیا ہے اور ان کو بیان کیا ہے اس کے سبب اللہ عَزّوجَلَّ نے ان پر ضرب، رجم، لعان اور فرقہ کی حدود مقرر کی ہیں۔ اگر اللہ عَزّوجَلَّ ان میں سے ہر فرقہ کیلئے حلال کی طرف راستہ مقرر نہ کیا ہوتا تو ان پر حدود میں سے کوئی حد معین نہ کرتا۔ دائمی شادی اور مملوکہ کنیز سے شادی تو لوگوں کے سامنے واضح اور ثابت ہے کیونکہ وہ آپس میں انہی کے ذریعے معاملہ کرتے ہیں۔ البتہ متعہ کا معاملہ اکثر کے نزدیک گمنام و بدنام ہے۔ اس کی علت اس شخص (عمر) کی نہی ہے کہ جس نے اس سے روکا اور اسے حرام قرار دیا ہے۔ اگرچہ اللہ عَزّوجَلَّ کی نازل کردہ کتاب میں نکاح متعہ موجود ہے اور سنت جامعہ میں ثابت ہے جو بھی اس کی علت طلب کرے۔ اور اس کا ارادہ کرے تو متعہ کی شادی ہر امیر و غریب کیلئے حلال ہے کیونکہ دونوں شرمگاہ کے حلال ہونے میں برابر ہیں۔ جس طرح کہ دونوں مناسک حج میں متعۃ الحج کی ادائیگی میں برابر ہیں اور جو بھی آسان ہو سکے قربانی میں سے غنی اور فقیر کیلئے ہیں۔ پس اس تفسیر میں غنی فقیر کی علت میں داخل ہو گیا اور یہ

اس لیے ہے کہ فرائض فقط قوم کے کمزور ترین فرد کی قوت کے مطابق مقرر کیے جاتے ہیں تا کہ ہر امیر و غریب ادا کر سکے۔ اور اس لیے جائز نہیں ہے کہ واجبات کو قوم کے قادر ترین (طاقتور ترین) کی قدرت (طاقت) کے مطابق معین کیا جائے۔ پس طاقت ور کی طاقت ضعیف کی کمزوری سے نہ پہچانی جائے گی۔ بلکہ فرائض مقرر کیے جاتے ہیں۔ کمزور سے کمزور ترین فرد کی طاقت کے مطابق پھر طاقتوروں کو رغبت دلائی جاتی ہے تو وہ نیکیوں میں نوافل لاتے ہیں۔ اپنی جان و اموال میں اضافی قوت کے ساتھ متعہ حلال ہے۔ ہر غنی اور فقیر کیلئے اس جدت پسند کیلئے کہ جس کے پاس چار موجود ہوں یا جس کے پاس مملوکہ کنیز ہو جو بھی چاہے جس طرح کرے یہ حلال ہے۔ ہر اس کیلئے بھی کہ جو مہر متعہ کے سوا کچھ نہیں رکھتا۔ اور مہر وہ ہے کہ جس پر دونوں تزویج کے وقت ایک دوسرے سے راضی ہو جائیں۔ غنی اور فقیر کیلئے کم یا زیادہ۔

باب وُجُوهِ النِّكَاحِ (نکاح کی قسمیں)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ يَحِلُّ الْفَرْجُ بِثَلَاثٍ نِكَاحٍ بِمِيرَاثٍ وَ نِكَاحٍ بِلَا مِيرَاثٍ وَ نِكَاحِ مِلْكِ الْيَمِينِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ فرج تین سے حلال ہوتی ہے۔ میراث کے نکاح سے، بغیر میراث کے نکاح سے، ملکیت کے نکاح سے۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ يَحِلُّ الْفَرْجُ بِثَلَاثٍ نِكَاحٍ بِمِيرَاثٍ وَ نِكَاحٍ بِلَا مِيرَاثٍ وَ نِكَاحِ بِمِلْكِ الْيَمِينِ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے عباس بن موسیٰ سے، اس نے محمد بن زیاد سے، اس نے حسین بن زید سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ انہوںؑ نے فرمایا۔ فرج تین سے حلال ہوتی ہے۔ میراث کے نکاح سے، بغیر میراث کے نکاح سے اور ملکیت کے نکاح سے۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ يَحِلُّ الْفَرْجُ بِثَلَاثٍ نِكَاحٍ بِمِيرَاثٍ وَ نِكَاحٍ بِلَا مِيرَاثٍ وَ نِكَاحِ بِمِلْكِ الْيَمِينِ .

3۔ علی بن ابراہیم نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے یونس سے، اس نے حسین بن زید سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "فرج تین سے حلال ہوتی ہے۔ میراث کے نکاح سے، بغیر میراث کے نکاح سے اور ملکیت کے نکاح سے۔"

باب النَّظَرِ لِمَنْ أَرَادَ التَّزْوِيجَ (شادی کا ارادہ کرنے والے کی نگاہ)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ أَ يَنْظُرُ إِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ إِنَّمَا يَشْتَرِيهَا بِأَغْلَى الثَّمَنِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ابو ایوب خزاز سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو ایک عورت سے شادی کا ارادہ کرتا ہے کیا وہ اسے دیکھ سکتا ہے؟ فرمایا۔ "ہاں" بے شک وہ اسے انتہائی مہنگی قیمت پر خریدے گا۔"

2- عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ وَ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ كُلِّهِمْ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَنْظُرَ إِلَى وَجْهِهَا وَ مَعَاصِمِهَا إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا .

2۔ اس نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہشام بن سالم اور حماد بن عثمان اور حفص ابن البختری تمام سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب وہ اس سے شادی کا ارادہ رکھتا ہے تو اس کے چہرے اور کلائیوں کی طرف دیکھنے میں کوئی قباحت نہیں ہے"

3- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ السَّرِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الرَّجُلُ يُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ يَتَأَمَّلُهَا وَ يَنْظُرُ إِلَى خَلْفِهَا وَ إِلَى وَجْهِهَا قَالَ نَعَمْ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَنْظُرَ الرَّجُلُ إِلَى الْمَرْأَةِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا يَنْظُرُ إِلَى خَلْفِهَا وَ إِلَى وَجْهِهَا .

3۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے حسن بن سری سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ "ایک آدمی کا ارادہ ہے کہ ایک عورت سے شادی کرے وہ اس کے بارے میں سوچے اور اس کے چہرے اور پشت کی طرف نگاہ کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "ہاں" اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کہ جب آدمی کسی عورت سے شادی کا ارادہ کرے تو اس کی پشت اور اس کے چہرے کی طرف نگاہ کرے"

4- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى الْمَرْأَةِ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا قَالَ نَعَمْ فَلِمَ يُعْطِي مَالَهُ .

4۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے ہمارے بعض دوستوں سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے حسن بن سری سے روایت کی ہے کہ اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے بارے میں کہ جو عورت کی طرف نگاہ کرتا ہے۔ اس سے شادی کرنے سے پہلے فرمایا۔ "ہاں" کیا اس نے اسکو اپنے مال میں اختیار نہیں دینا؟

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ أَ يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى الْمَرْأَةِ يُرِيدُ تَزْوِيجَهَا فَيَنْظُرُ إِلَى شَعْرِهَا وَ مَحَاسِنِهَا قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِذَا لَمْ يَكُنْ مُتَلَذِّذاً .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے عبد اللہ بن فضل سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے میں نے عرض کی۔ کیا آدمی اس عورت کی طرف دیکھ سکتا ہے کہ جس سے وہ شادی کا ارادہ رکھتا ہو پس وہ اس کے بالوں اور محاسن کی طرف نگاہ کرے؟ فرمایا۔ "جب لذت کا قصہ نہ ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔"

باب الْوَقْتِ الَّذِي يُكْرَهُ فِيهِ التَّزْوِيجُ (وہ وقت کہ جس میں شادی مکروہ ہے)

1- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَثْعَمِيِّ عَنْ ضُرَيْسِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ لَمَّا بَلَغَ أَبَا جَعْفَرٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ فِي سَاعَةٍ حَارَّةٍ عِنْدَ نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) مَا أَرَاهُمَا يَتَّفِقَانِ فَافْتَرَقَا .

1۔ احمد بن محمد نے علی بن حسن بن علی سے، اس نے عباس بن عامر سے، اس نے محمد بن یحییٰ خثعمی سے، اس نے ضریس بن عبد الملک سے روایت کی ہے کہ جب ابو جعفر علیہ السلام کو خبر پہنچی کہ ایک آدمی نے دوپہر کے گرم وقت میں شادی کی ہے تو ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ ”میں نہیں سمجھتا کہ وہ اکٹھے رہیں“ پس وہ جدا ہو گئے۔

2- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ وَ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) لَيْسَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَدْخُلَ بِامْرَأَةٍ لَيْلَةَ الْأَرْبِعَاءِ .

2۔ حمید بن زیاد نے حسن بن سماعۃ سے، اس نے احمد بن حسن میثمی سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے عبید بن زرارۃ اور ابو العباس سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”آدمی کیلئے اچھا نہیں ہے کہ وہ بدھ کی رات بیوی کے پاس جائے“

باب مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ التَّزْوِيجِ بِاللَّيْلِ (رات کو شادی میں جو مستحب ہے)

1- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي التَّزْوِيجِ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ التَّزْوِيجُ بِاللَّيْلِ لِأَنَّ اللَّهَ جَعَلَ اللَّيْلَ سَكَناً وَ النِّسَاءُ إِنَّمَا هُنَّ سَكَنٌ .

1۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی الوشاء سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن رضا علیہ السلام سے سنا۔ انہوں نے فرمایا۔ ”رات کو شادی کرنا سنت ہے کیونکہ اللہ عَزّوجَلَّ نے رات کو سکون قرار دیا ہے اور عورتیں بھی بیشک سکون ہیں۔“

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ زُفُّوا عَرَائِسَكُمْ لَيْلًا وَ أَطْعِمُوا ضُحًى .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”اپنی دلہنوں کے پاس رات کو جاؤ اور کھانا دوپہر کو کھلاؤ۔“

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ . عُقْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُيَسِّرِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ يَا مُيَسِّرُ تَزَوَّجْ بِاللَّيْلِ فَإِنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ سَكَناً وَ لَا تَطْلُبْ حَاجَةً بِاللَّيْلِ فَإِنَّ اللَّيْلَ مُظْلِمٌ قَالَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ لِلطَّارِقِ لَحَقّاً عَظِيماً وَ إِنَّ لِلصَّاحِبِ لَحَقّاً عَظِيماً .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن علی بن فضال سے، اس نے علی بن عقبہ سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے میسر بن عبد العزیز سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ ”اے میسر شادی رات کو کرو کہ اللہ عَزّوجَلَّ نے اسے سکون قرار دیا ہے اور اپنی حاجت

رات کو طلب مت کرو کہ رات تاریک ہوتی ہے۔ پھر فرمایا"رات کو سوال کرنے والے کیلئے عظیم اجر ہے اور اس کے صاحب (حاجت پوری کرنے والے) کیلئے بھی اجر عظیم ہے۔"

باب الْإِطْعَامِ عِنْدَ التَّزْوِيجِ (شادی کے وقت کھانا)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ النَّجَاشِيَّ لَمَّا خَطَبَ لِرَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) آمِنَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ فَزَوَّجَهُ دَعَا بِطَعَامٍ وَ قَالَ إِنَّ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ الْإِطْعَامَ عِنْدَ التَّزْوِيجِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور حسین بن محمد سے، ان دونوں نے ایک ساتھ معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی وشاء سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن رضاعلیہ السلام سے سنا۔ انہوںؑ نے فرمایا۔ جب نجاشی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے آمنہ بنت ابوسفیان کو نکاح کا پیغام دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے شادی کرلی اور طعام کی دعوت دی اور فرمایا۔ "شادی کے وقت کھانا کھلانا مرسلینؑ کی سنت ہے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) حِينَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ أَوْلَمَ عَلَيْهَا وَ أَطْعَمَ النَّاسَ الْحَيْسَ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن ابی عمیر سے، اس نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب میمونہ بنت حارث سے شادی کی تو اس پر ولیمہ کیا اور لوگوں کو حیس (گھی اور کھجور کی ایک ڈش) کھلائی۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ الْوَلِيمَةُ يَوْمٌ وَ يَوْمَانِ مَكْرُمَةٌ وَ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ رِيَاءٌ وَ سُمْعَةٌ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ "ولیمہ پہلے دن ہے دوسرے دن شرف دیتا ہے اور تیسرے دن ریاکاری اور دکھاوا ہے۔"

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) الْوَلِيمَةُ أَوَّلَ يَوْمٍ حَقٌّ وَ الثَّانِي مَعْرُوفٌ وَ مَا زَادَ رِيَاءٌ وَ سُمْعَةٌ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ پہلے دن ولیمہ حق ہے۔ اور دوسرے دن معروف ہے اور جو اس سے زیادہ ہو وہ ریاکاری و دکھاوا ہے۔"

باب التَّزْوِيجِ بِغَيْرِ خُطْبَةٍ (شادی بغیر خطبہ کے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ التَّزْوِيجِ بِغَيْرِ خُطْبَةٍ فَقَالَ أَ وَ لَيْسَ عَامَّةُ مَا يَتَزَوَّجُ فِتْيَانُنَا وَ نَحْنُ نَتَعَرَّقُ الطَّعَامَ عَلَى الْخِوَانِ نَقُولُ يَا فُلَانُ زَوِّجْ فُلَاناً فُلَانَةَ فَيَقُولُ نَعَمْ قَدْ فَعَلْتُ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن علی بن فضال سے، اس نے علی بن یعقوب سے، اس نے ہارون بن مسلم سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے بغیر خطبہ کے تزویج کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "کیا ایسا نہیں ہے کہ عام طور پر ہم اپنے جوانوں کی شادی کرتے ہیں ہم دستر خوان کو بھرتے ہیں اور ہم کہتے ہیں۔ اے فلاں فلاں کی فلانہ سے شادی کر دو اور وہ کہتا ہے ہم نے ایسا کر دیا۔"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) كَانَ يَتَزَوَّجُ وَ هُوَ يَتَعَرَّقُ عَرْقاً يَأْكُلُ مَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَقُولَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ قَدْ زَوَّجْنَاكَ عَلَى شَرْطِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) إِذَا حَمِدَ اللَّهَ فَقَدْ خَطَبَ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے جعفر بن محمد الاشعری سے، اس نے عبداللہ بن میمون قداح سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ علیؑ بن الحسین علیہ السلام جب بھی نکاح کا خطبہ دیتے تو کھانے والی میز پر صرف ان چند الفاظ کے اور کچھ نہ فرماتے۔"

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ قَدْ زَوَّجْنَاكَ عَلَى شَرْطِ اللَّهِ ۔ پھر علیؑ بن الحسین علیہما السلام نے فرمایا۔ "جب اللہ عزّوجلّ کی حمد کی تو خطبہ ہو گیا"

باب خُطَبِ النِّكَاحِ (نکاح کے خطبے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ جَمَاعَةً مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ فِي إِمَارَةِ عُثْمَانَ اجْتَمَعُوا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ وَ هُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يُزَوِّجُوا رَجُلًا مِنْهُمْ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) قَرِيبٌ مِنْهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ هَلْ لَكُمْ أَنْ نُخْجِلَ عَلِيّاً السَّاعَةَ نَسْأَلُهُ أَنْ يَخْطُبَ بِنَا وَ نَتَكَلَّمُ فَإِنَّهُ يَخْجَلُ وَ يَعْيَا بِالْكَلَامِ فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْحَسَنِ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نُزَوِّجَ فُلَاناً فُلَانَةَ وَ نَحْنُ نُرِيدُ أَنْ تَخْطُبَ بِنَا فَقَالَ فَهَلْ تَنْتَظِرُونَ أَحَداً فَقَالُوا لَا فَوَ اللَّهِ مَا لَبِثَ حَتَّى قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمُخْتَصِّ بِالتَّوْحِيدِ الْمُتَقَدِّمِ بِالْوَعِيدِ الْفَعَّالِ لِمَا يُرِيدُ الْمُحْتَجِبِ بِالنُّورِ دُونَ خَلْقِهِ ذِي الْأُفُقِ الطَّامِحِ وَ الْعِزِّ الشَّامِخِ وَ الْمُلْكِ الْبَاذِخِ الْمَعْبُودِ بِالْآلَاءِ رَبِّ الْأَرْضِ وَ السَّمَاءِ أَحْمَدُهُ عَلَى حُسْنِ الْبَلَاءِ وَ فَضْلِ الْعَطَاءِ وَ سَوَابِغِ النَّعْمَاءِ وَ عَلَى مَا يَدْفَعُ رَبُّنَا مِنَ الْبَلَاءِ حَمْداً يَسْتَهِلُّ لَهُ الْعِبَادُ وَ يَنْمُو بِهِ الْبِلَادُ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ وَ لَا يَكُونُ شَيْءٌ بَعْدَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً (**صلى الله عليه وآله**) عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ اصْطَفَاهُ بِالتَّفْضِيلِ وَ هَدَى بِهِ مِنَ التَّضْلِيلِ اخْتَصَّهُ لِنَفْسِهِ وَ بَعَثَهُ إِلَى خَلْقِهِ بِرِسَالَاتِهِ وَ بِكَلَامِهِ يَدْعُوهُمْ إِلَى عِبَادَتِهِ وَ تَوْحِيدِهِ وَ الْإِقْرَارِ بِرُبُوبِيَّتِهِ وَ التَّصْدِيقِ بِنَبِيِّهِ (**صلى الله عليه وآله**) بَعَثَهُ عَلَى حِينِ فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ وَ صَدْفٍ عَنِ الْحَقِّ وَ جَهَالَةٍ بِالرَّبِّ وَ كُفْرٍ بِالْبَعْثِ وَ الْوَعِيدِ فَبَلَّغَ رِسَالَاتِهِ وَ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ وَ نَصَحَ لِأُمَّتِهِ وَ عَبَدَهُ حَتَّى أَتَاهُ الْيَقِينُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ كَثِيراً أُوصِيكُمْ وَ نَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ الْعَظِيمِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ جَعَلَ لِلْمُتَّقِينَ الْمَخْرَجَ مِمَّا يَكْرَهُونَ وَ الرِّزْقَ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُونَ

فَتَنَجَّزُوا مِنَ اللَّهِ مَوْعُودَهُ وَ اطْلُبُوا مَا عِنْدَهُ بِطَاعَتِهِ وَ الْعَمَلِ بِمَحَابِّهِ فَإِنَّهُ لَا يُدْرَكُ الْخَيْرُ إِلَّا بِهِ وَ لَا يُنَالُ مَا عِنْدَهُ إِلَّا بِطَاعَتِهِ وَ لَا تُكْلَانَ فِيمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَّا عَلَيْهِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ أَبْرَمَ الْأُمُورَ وَ أَمْضَاهَا عَلَى مَقَادِيرِهَا فَهِيَ غَيْرُ مُتَنَاهِيَةٍ عَنْ مَجَارِيهَا دُونَ بُلُوغِ غَايَاتِهَا فِيمَا قَدَّرَ وَ قَضَى مِنْ ذَلِكَ وَ قَدْ كَانَ فِيمَا قَدَّرَ وَ قَضَى مِنْ أَمْرِهِ الْمَحْتُومِ وَ قَضَايَاهُ الْمُبْرَمَةِ مَا قَدْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْأَخْلَافُ وَ جَرَتْ بِهِ الْأَسْبَابُ وَ قَضَى مِنْ تَنَاهِي الْقَضَايَا بِنَا وَ بِكُمْ إِلَى حُضُورِ هَذَا الْمَجْلِسِ الَّذِي خَصَّنَا اللَّهُ وَ إِيَّاكُمْ لِلَّذِي كَانَ مِنْ تَذَكُّرِنَا آلَاءَهُ وَ حُسْنَ بَلَائِهِ وَ تَظَاهُرَ نَعْمَائِهِ فَنَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَ لَكُمْ بَرَكَةَ مَا جَمَعَنَا وَ إِيَّاكُمْ عَلَيْهِ وَ سَاقَنَا وَ إِيَّاكُمْ إِلَيْهِ ثُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ ذَكَرَ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ وَ هُوَ فِي الْحَسَبِ مَنْ قَدْ عَرَفْتُمُوهُ وَ فِي النَّسَبِ مَنْ لَا تَجْهَلُونَهُ وَ قَدْ بَذَلَ لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ مَا قَدْ عَرَفْتُمُوهُ فَرُدُّوا خَيْراً تُحْمَدُوا عَلَيْهِ وَ تُنْسَبُوا إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ عثمان کی امارت کے زمانے میں بنی امیہ کی ایک جماعت جمعہ کے دن مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جمع ہوئی اور وہ چاہتے تھے کہ ان میں سے کسی ایک شخص کی شادی کریں اور امیر المومنین علیہ السلام ان کے قریب تشریف فرما تھے۔ ان میں سے بعض نے ایک دوسرے سے کہا۔ کیا تم پسند کرتے ہو کہ ہم علی علیہ السلام کو (معاذ اللہ) خجل کریں ایک ساعت کیلئے ہم ان سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں خطبہ دیں اور ہم بولیں گے تو وہ خجل ہوں گے اور کلام سے عاجز آجائیں گے۔ "پس وہ آپ علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا۔ اے ابو الحسن علیہ السلام ہمارا ارادہ ہے کہ ہم فلاں کو فلانہ سے بیاہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ آپؑ ہمیں خطبہ دیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا تمہیں کسی کا انتظار ہے؟ انہوں نے کہا۔ نہیں اللہ کی قسم کوئی دیر نہیں ہوئی یہاں تک کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں کہ جو توحید کے ساتھ خاص ہے، جو تنبیہ کرنے میں پیش رفت کرنے والا ہے، جو چاہے کرنے والا ہے، جو نور کے حجابوں میں ہے۔ مخلوق بلند، بلند و بالا افق والا، متکبر عزت دار، بڑی شان والا بادشاہ، نعمتوں کے سبب پوجا جانے والا اور زمین و آسمان کا رب ہے۔ میں اس کی حمد کرتا ہوں بہترین انعام پر اور عطاء احسان پر اور کامل نعمتوں پر اور اس پر کہ ہمارے رب نے مصیبتیں ہم سے دور کی ہیں۔ ایسی حمد کہ جو اس کے عباد اس کیلئے خوشی سے کرتے ہیں اور جس سے شہر پھیلتے ہیں اور میںؑ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ نہ اس سے پہلے کوئی چیز تھی اور نہ اس کے بعد کوئی چیز ہو گی۔

اور میںؑ گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے عبدؐ خاص اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہ جسےؐ اس نے فضیلت کیلئے چنا۔ اور انؐ کے ذریعے گمراہی سے ہدایت بخشی اورؐ انہیں ذات کیلئے خاص کیا۔ اور انہیں اپنی مخلوق کی طرف اپنی رسالت اور اپنے کلام کے ساتھ مبعوث کیا۔ جنہوںؐ نے لوگوں کو اس (اللہ) کی عبادت، توحید، اس کی ربوبیت اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی طرف بلایا اور اللہ عزّوجلّ نے انہیںؐ اس وقت مبعوث کیا کہ جب زمانہ رسولوںؑ سے خالی تھا اور حق سے منہ موڑا جا چکا تھا۔ رب سے لاعلمی تھی اور اللہ کی طرف سے بھیجے جانے اور اس کے وعدوں کا انکار کیا جاتا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی رسالت کی تبلیغ کی۔ اور اس کی راہ میں جہاد کیا اور اپنی امت کو نصیحت فرمائی اور اللہ عزّوجلّ کی یقین کی حد تک عبادت کی۔ میںؑ تمہیں اور خود کو عظیم اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں اور یقیناً اللہ عزّوجلّ نے متقیوں کیلئے وہاں کشائش رکھی ہے کہ جس سے وہ کراہت کرتے ہیں اور ایسی جگہ رزق رکھا ہے کہ جہاں سے وہ گمان ہی نہیں کرتے پس تم سب اللہ سے اس کی وعدہ کی گئی چیزوں کو طلب کرو اور جو کچھ اس کے پاس ہے اسے اس کی اطاعت کے ذریعے طلب کرو اور اس کی محبت میں عمل سے کیونکہ کوئی اس کے سوا خیر کو نہیں پا سکتا اور نہ ہی اس کے پاس چیزوں تک کوئی اس کی اطاعت کے بغیر پہنچ پاتا ہے وہ جو بھی کرتا ہے اس میں اپنے سوا کسی پر بھروسہ نہیں کرتا۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ امابعد۔ یقیناً اللہ عزّوجلّ امور کو اٹل کرنے والا اور انہیں ان کی انتہا تک پہنچانے والا ہے اور وہ امور کو ان کی انتہا تک پہنچنے تک غیر متناہی ہیں جن میں انہیں مقدر کیا گیا ہے اور جن پہ ان کو نافذ کیا گیا ہے اور جس چیز میں اس نے مقدر کیا اور نافذ کیا اس کا امر حتمی ہوتا ہے اور اس کا نفاذ اٹل ہوتا ہے۔ اور کبھی کبھی اسی سے اولادیں بکھرتی ہیں اور اس سے اسباب جاری ہوتے ہیں اور انہی لاتعداد فیصلوں میں سے ہے کہ اس نے ہمیں اور تمہیں اس

مجلس میں حاضر کیا کہ اس نے ہم کو اور تم کو خاص کیا ہے۔ ہمارے اس کی نعمتوں کو اس کے بہترین احسانات کو یاد کرنے اور اس کی نعمتوں کے اظہار کرنے سے پس ہم اللہ عزّوجلّ سے اپنے اور تمہارے لیے جس چیز پر اس نے ہمیں جمع کیا ہے۔ اور جس کی طرف وہ ہمیں اور تمہیں کھینچ لایا ہے برکت کا سوال کرتے ہیں۔ پھر یہ کہ فلاں بن فلاں نے فلاں بنت فلاں کا ذکر کیا ہے اور اسے تم حسب میں پہچانتے ہو اور اس کے نسب سے تم جاہل نہیں ہو اور اس نے اس عورت کیلئے حق مہر میں سے جو خرچ کیا ہے تم اسے جانتے ہو پس تم اسے اچھا جواب دو اور اس کی تعریف کرو اور اس کی طرف نسبت دو۔ وصلی اللہ علیٰ محمدؐ وآلہٖ وسلم۔

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَيْمَنَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ زَوَّجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) امْرَأَةً مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ كَانَ يَلِي أَمْرَهَا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَزِيزِ الْجَبَّارِ الْحَلِيمِ الْغَفَّارِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ الْكَبِيرِ الْمُتَعَالِ سَوَاءٌ مِنْكُمْ مَنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَ مَنْ جَهَرَ بِهِ وَ مَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَ سارِبٌ بِالنَّهارِ أَحْمَدُهُ وَ أَسْتَعِينُهُ وَ أُومِنُ بِهِ وَ أَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ كَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِي وَ لَا مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَ لَنْ تَجِدَ مِنْ دُونِهِ وَلِيّاً مُرْشِداً وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً (**صلى الله عليه وآله**) عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ بَعَثَهُ بِكِتَابِهِ حُجَّةً عَلَى عِبَادِهِ مَنْ أَطَاعَهُ أَطَاعَ اللَّهَ وَ مَنْ عَصَاهُ عَصَى اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ كَثِيراً إِمَامُ الْهُدَى وَ النَّبِيُّ الْمُصْطَفَى ثُمَّ إِنِّي أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ فَإِنَّهَا وَصِيَّةُ اللَّهِ فِي الْمَاضِينَ وَ الْغَابِرِينَ ثُمَّ تَزَوَّجَ .

2۔ احمد بن محمد نے اسماعیل بن مہران سے اس نے ائمن بن محرز سے، اس نے عمرو بن شمر سے، اس نے جابر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ امیر المومنین علیہ السلام نے بنی عبد المطلب علیہ السلام کی ایک عورت کی شادی کرائی اور اس کے تمام معاملات کی سرپرستی فرمائی اور فرمایا۔ تمام تر حمد اس اللہ کیلئے ہے کہ جو غالب بادشاہ اور تسلط رکھنے والا۔ بردبار، بخشنے والا، یکتا، قہر وغضب والا، بڑا بلند وبالا ہے،۔ تم میں سے جو سرگوشی کرے اور جو اعلانیہ کہے برابر ہے۔ جو رات کو چھپ جائے یا دن کو راستہ چلے برابر ہے۔ میںؑ اس کی حمد کرتا ہوں اس سے مدد چاہتا ہوں۔ اس پر ایمان رکھتا ہوں اور اس پر توکل کرتا ہوں اور اللہ ہی کفالت کیلئے کافی ہے۔ جسے اللہ عزّوجلّ ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہوتا ہے اور اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کرے اس کا کوئی ہادی نہیں ہوتا اور تم اس کے علاوہ کسی ایک کو بھی بھلائی کا راستہ دکھانے والا سرپرست نہ پاؤ گے، اور میںؑ گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے عبد خاص اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اللہ عزّوجلّ نے انہیں اپنی کتاب کے ساتھ اپنے بندوں پر حجتؐ بنا کر بھیجا۔ جس نے انؐ کی اطاعت کی اس نے اللہ عزّوجلّ کی اطاعت کی۔ اور جس نے انؐ کی نافرمانی کی اس نے اللہ عزّوجلّ کی نافرمانی کی۔ وہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثیر و امام الہدی اور نبیؐ مصطفی تھے۔ پھر میںؑ تمہیں اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ تقویٰ ہی گزشتہ اور موجودہ لوگوں میں اللہ کی وصیت ہے۔ پھر آپ علیہ السلام نے تزویج کرائی"

3- أَحْمَدُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الْحَارِثِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ خَطَبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) بِهَذِهِ الْخُطْبَةِ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ أَحْمَدُهُ وَ أَسْتَعِينُهُ وَ أَسْتَغْفِرُهُ وَ أَسْتَهْدِيهِ وَ أُومِنُ بِهِ وَ أَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً (**صلى الله عليه وآله**) عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْهُدَى وَ دِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ دَلِيلًا عَلَيْهِ وَ دَاعِياً إِلَيْهِ فَهَدَمَ أَرْكَانَ الْكُفْرِ وَ أَنَارَ مَصَابِيحَ الْإِيمَانِ مَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ يَكُنْ سَبِيلُ الرَّشَادِ سَبِيلَهُ وَ نُورُ التَّقْوَى دَلِيلَهُ وَ مَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ يُخْطِئِ السَّدَادَ كُلَّهُ وَ لَنْ يَضُرَّ إِلَّا نَفْسَهُ أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَصِيَّةَ مَنْ نَاصَحَ وَ مَوْعِظَةَ مَنْ أَبْلَغَ وَ اجْتَهَدَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَ الْإِسْلَامَ صِرَاطاً مُنِيرَ الْأَعْلَامِ مُشْرِقَ الْمَنَارِ فِيهِ تَأْتَلِفُ الْقُلُوبُ وَ عَلَيْهِ تَآخَى الْإِخْوَانُ وَ الَّذِي بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ مِنْ ذَلِكَ ثَابِتٌ وُدُّهُ وَ قَدِيمٌ عَهْدُهُ مَعْرِفَةٌ مِنْ كُلٍّ لِكُلٍّ لِجَمِيعِ الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَ لَكُمْ وَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ .

3۔ احمد نے اسماعیل بن مہران سے روایت کی ہے کہ ہمیں عبد الملک بن ابی حارث نے بیان کیا، اس نے جابر سے اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اس خطبہ کے ذریعے شادی کا پیغام دیا۔ فرمایا! تمام تر تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، میںؑ اس کی حمد کرتا ہوں

اور اس سے مدد مانگتا ہوں اور اس سے استغفار کرتا ہوں اور اس سے ہدایت کا طلب گار ہوں اور اس پر ایمان رکھتا ہوں اور اس پر بھروسہ کرتا ہوں اور میں ؑ گواہی دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ وحدہ لا شریک ہے اور میں ؑ گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے عبد خاص ؑ اور اس کے رسول ؐ ہیں اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ ہر دین پر غالب کرے۔ اپنی ذات پر دلیل اور اپنی طرف بلانے والا بنا کر۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفر کے ستونوں کو منہدم کیا ایمان کے چراغ روشن کئے، جو اللہ اور اس کے رسول ؐ کی اطاعت کرے ہدایت کا راستہ ہی اس کا راستہ بن جاتا ہے اور تقویٰ کا نور اس کا رہنما بن جاتا ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نا فرمانی کرے وہ حق کے راستے کو سارا کا سارا خطا کر جاتا ہے اور وہ اپنے سوا کسی کو نقصان نہیں دیتا۔ اللہ کے بندو! زمین پر تمہیں اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں ایک ناصح کی وصیت، پہنچانے اور کوشش کرنے والے کے موعظہ کے طور پر امابعد یقیناً اللہ عَزّوجَلَّ نے اسلام کو روشن نشان راستہ قرار دیا ہے۔ اس میں تالیف قلبی ہے اور اسی پر بھائی چارگی ہے تمہارے اور ہمارے درمیان جو ہے اس میں سے اس کی محبت ثابت ہے اس کا وعدہ قدیم ہے ہر ایک سے ہر ایک کے لیے معرفت، اس سب کے لیے کہ جس پر ہم ہیں اللہ ہمیں اور تمہیں بخشے السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔

4- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ الْعَرْزَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) إِذَا أَرَادَ أَنْ يُزَوِّجَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ أَحْمَدُهُ وَ أَسْتَعِينُهُ وَ أُومِنُ بِهِ وَ أَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْهُدَى وَ دِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَلِيِّ النِّعْمَةِ وَ الرَّحْمَةِ خَالِقِ الْأَنَامِ وَ مُدَبِّرِ الْأُمُورِ فِيهَا بِالْقُوَّةِ عَلَيْهَا وَ الْإِتْقَانِ لَهَا فَإِنَّ اللَّهَ لَهُ الْحَمْدُ عَلَى غَابِرِ مَا يَكُونُ وَ مَاضِيهِ وَ لَهُ الْحَمْدُ مُفْرَداً وَ الثَّنَاءُ مُخْلَصاً بِمَا مِنْهُ كَانَتْ لَنَا نِعْمَةً مُونِقَةً وَ عَلَيْنَا مُجَلِّلَةً وَ إِلَيْنَا مُتَزَيِّنَةً خَالِقٌ مَا أَعْوَزَ وَ مُذِلٌّ مَا اسْتَصْعَبَ وَ مُسَهِّلٌ مَا اسْتُوعِرَ وَ مُحَصِّلٌ مَا اسْتَيْسَرَ مُبْتَدِئُ الْخَلْقِ بَدْءاً أَوَّلًا يَوْمَ ابْتَدَعَ السَّمَاءَ وَ هِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَ لِلْأَرْضِ ائْتِيا طَوْعاً أَوْ كَرْهاً قالَتا أَتَيْنا طائِعِينَ فَقَضيهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَ لَا يَعُورُهُ شَدِيدٌ وَ لَا يَسْبِقُهُ هَارِبٌ وَ لَا يَفُوتُهُ مُزَائِلٌ يَوْمَ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ ما كَسَبَتْ وَ هُمْ لا يُظْلَمُونَ ثُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ .

4۔ احمد بن محمد نے ابن عزرمی سے، اس نے اپنے باپ سے یہ روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام جب کسی کی تزویج کرانے کا ارادہ فرماتے تو فرماتے تھے! تمام تر تعریفیں اللہ عَزّوجَلَّ کے لیے ہیں، میں ؑ اس کی حمد کرتا ہوں اور اس سے مدد چاہتا ہوں اور اس پر ایمان رکھتا ہوں اور اس پر بھروسہ کرتا ہوں اور میں ؑ گواہی دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ وحدہ لاشریک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے عبد خاص ؑ اور اسکے رسول ؐ ہیں اور اس نے انہیں ؐ ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اسے ہر دین پر غالب کریں اگرچہ ایسا مشرکوں کو ناپسند ہے۔ وصلی اللہ علی محمد وآلہ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ کے بندو! میں ؑ تمہیں اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں جو نعت ورحمت کا ولی ہے مخلوق کا خالق اور امور کی تدبیر کرنے والا ہے ان میں اپنی قدرت کے ساتھ اور ان پر اپنے بھروسے کے ساتھ پس یقیناً اللہ عَزّوجَلَّ کے لیے حمد ہے ان سخت مصیبتوں پر کہ جنہیں اس نے ٹال دیا اور اس کے لیے یگانہ حمد ہے اور خالص ثنا ہے کہ جس کے سبب ہمارے لیے عمدہ نعمتیں ہیں اور وہ ہمارے لیے عام ہیں اور ہمارے لیے مزین ہیں۔ خالق ہے کہ جسے فقدان نہیں، ذلیل کرنے والا ہے کہ جس پر کچھ دشوار نہیں، آسانی دینے والا ہے کہ اسے تنگی نہیں ہوتی۔ مخلوق ابتدائی طور پر خلق کرنے والا جس دن اس نے آسمان کو بنایا کہ وہ دھواں تھا اور اس نے آسمان اور زمین کو کہا آؤ رضا مندی سے جبراً ان دونوں نے کہا ہم رضا مندی (اطاعت مندی) سے آئی ہیں پھر اس نے انہیں دو دنوں میں سات آسمان بنایا اور کوئی سخت اسے کمزور نہیں کر سکتا کوئی بھاگنے والا اس سے آگے نہیں جا سکتا کوئی زائل کرنے والی چیز اس سے تجاوز نہیں کر سکتی اس دن وہ ہر نفس کو پورا پورا حق دے گا ان پر کوئی ظلم نہ ہو گا پھر یہ کہ فلاں بن فلاں۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ مُوسَى الْبَغْدَادِيُّ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) جَوَابٌ فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ الْحَمْدُ لِلَّهِ مُصْطَفِي الْحَمْدِ وَ مُسْتَخْلِصِهِ لِنَفْسِهِ مَجَّدَ بِهِ ذِكْرَهُ وَ أَسْنَى بِهِ أَمْرَهُ نَحْمَدُهُ غَيْرَ شَاكِّينَ فِيهِ نَرَى مَا نَعُدُّهُ رَجَاءَ نَجَاحِهِ وَ مِفْتَاحَ رَبَاحِهِ وَ نَتَنَاوَلُ بِهِ الْحَاجَاتِ مِنْ عِنْدِهِ وَ نَسْتَهْدِي اللَّهَ بِعِصَمِ الْهُدَى وَ وَثَائِقِ الْعُرَى وَ عَزَائِمِ التَّقْوَى وَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْعَمَى بَعْدَ الْهُدَى وَ الْعَمَلِ فِي مَضَلَّاتِ

الْهَوَى وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ عَبْدٌ لَمْ يَعْبُدْ أَحَداً غَيْرَهُ اصْطَفَاهُ بِعِلْمِهِ وَ أَمِيناً عَلَى وَحْيِهِ وَ رَسُولًا إِلَى خَلْقِهِ فَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ سَمِعْنَا مَقَالَتَكُمْ وَ أَنْتُمُ الْأَحْيَاءُ الْأَقْرَبُونَ نَرْغَبُ فِي مُصَاهَرَتِكُمْ وَ نُسْعِفُكُمْ بِحَاجَتِكُمْ وَ نَضَنُّ بِإِخَائِكُمْ فَقَدْ شَفَّعْنَا شَافِعَكُمْ وَ أَنْكَحْنَا خَاطِبَكُمْ عَلَى أَنَّ لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ مَا ذَكَرْتُمْ نَسْأَلُ اللَّهَ الَّذِي أَبْرَمَ الْأُمُورَ بِقُدْرَتِهِ أَنْ يَجْعَلَ عَاقِبَةَ مَجْلِسِنَا هَذَا إِلَى مَحَابِّهِ إِنَّهُ وَلِيُّ ذَلِكَ وَ الْقَادِرُ عَلَيْهِ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے کہا کہ مجھے عباس بن موسیٰ بغدادی نے بیان کیا اس نے مرفوعاً کیا۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام کی طرف نکاح کے خطبہ کے جواب میں فرمایا! تمام تر حمد اللہ عَزّوَجَلَّ کے لیے ہے جس نے حمد کو چنا اور اسے اپنی ذات کے لیے خالص کیا اور اس سے اپنا ذکر بلند کیا اور اس سے اپنا امر آسان کیا ہمؑ اس کی حمد کرتے ہیں اس میں شک نہیں کرتے، ہمؑ اسے دیکھتے ہیں کہ جسے ہمؑ اس کی طرف سے کامیابی کی امید اور اس کی طرف سے نفع کی کلید سمجھتے ہیں اور ہمؑ اس کے ذریعے اس کے ہاں سے حاجات کی بر آوری پاتے ہیں اور ہم اللہ عَزّوَجَلَّ سے ہدایت طلب کرتے ہیں معصوم ہدایت اور قابل اعتماد راستے اور تقویٰ کے واجبات کی، ہمؑ اللہ عَزّوَجَلَّ کی پناہ چاہتے ہیں ہدایت کے بعد اندھے پن سے اور گمراہ کن خواہشات پر عمل کرنے سے اور میں ؑ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہ لاشریک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے عبد خاصؐ اور اس کے رسولؐ ہیں ایسے عبد کہ جس نے اس کے سوا کسی کی بھی عبادت نہیں کی۔ پس اس نے اسےؐ اپنے علم کے لیے اپنی وحی پر امین اور اپنی مخلوق کی طرف رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چنا فصلی اللہ علیہ وآلہ اما بعد ہم نے تمہارا مقالہ سنا تم زندہ دل قرابت دار ہو ہم تمہاری دامادی میں دل چسپی رکھتے ہیں اور ہم تمہاری حاجت پوری کرتے ہیں اور تمہاری بھائی چارگی کو دوسرے کے لیے نہیں چھوڑتے ہم نے تمہاری سفارش کرنے والے کی سفارش قبول کی اور ہم نے تمہاری طرف سے طلب کرنے والے کا نکاح کیا اس بات پر کہ اس عورت کے لیے حق مہر ہو گا جو تم نے ذکر کیا ہے ہم اللہ عَزّوَجَلَّ سے سوال کرتے ہیں کہ جو اپنی طاقت سے امور کو اٹل کرنے والا ہے کہ وہ ہماری اس مجلس کے انجام کو اپنے محبوب اعمال میں قرار دے وہی اس کا سرپرست ہے اور اس پر قادر ہے۔

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) يَخْطُبُ بِهَذِهِ الْخُطْبَةِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَالِمِ بِمَا هُوَ كَائِنٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَدِينَ لَهُ مِنْ خَلْقِهِ دَائِنٌ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ مُؤَلِّفِ الْأَسْبَابِ بِمَا جَرَتْ بِهِ الْأَقْلَامُ وَ مَضَتْ بِهِ الْأَحْتَامُ مِنْ سَابِقِ عِلْمِهِ وَ مُقَدَّرِ حُكْمِهِ أَحْمَدُهُ عَلَى نِعَمِهِ وَ أَعُوذُ بِهِ مِنْ نِقَمِهِ وَ أَسْتَهْدِي اللَّهَ الْهُدَى وَ أَعُوذُ بِهِ مِنَ الضَّلَالَةِ وَ الرَّدَى مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَقَدِ اهْتَدَى وَ سَلَكَ الطَّرِيقَةَ الْمُثْلَى وَ غَنِمَ الْغَنِيمَةَ الْعُظْمَى وَ مَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَقَدْ حَارَ عَنِ الْهُدَى وَ هَوَى إِلَى الرَّدَى وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ الْمُصْطَفَى وَ وَلِيُّهُ الْمُرْتَضَى وَ بَعِيثُهُ بِالْهُدَى أَرْسَلَهُ عَلَى حِينِ فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ وَ اخْتِلَافٍ مِنَ الْمِلَلِ وَ انْقِطَاعٍ مِنَ السُّبُلِ وَ دُرُوسٍ مِنَ الْحِكْمَةِ وَ طُمُوسٍ مِنْ أَعْلَامِ الْهُدَى وَ الْبَيِّنَاتِ فَبَلَّغَ رِسَالَةَ رَبِّهِ وَ صَدَعَ بِأَمْرِهِ وَ أَدَّى الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْهِ وَ تُوُفِّيَ فَقِيداً مَحْمُوداً (**صلى الله عليه وآله**)

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے عبد العظیم بن عبد اللہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سنا کہ انہوں ؑ نے اس خطبہ کے ذریعے تزویج طلب کی، تمام تر حمد اس اللہ کے لیے ہے کہ جو جاننے والا ہے اس کو بھی کہ جو اس کی مخلوق میں سے اس کی اطاعت کرنے والے کی اس کی اطاعت کرنے سے پہلے تھا جو زمین و آسمان کا خالق ہے اور ان اسباب کی تالیف کرنے والا ہے کہ جنکے ذریعے قلمیں جاری ہوئیں اور جن کے ذریعے امور حتمی نافذ ہوئے اس کے اولین علم اور اس کے احکام کی تقدیر میں سے، میں ؑ اس کی حمد کرتا ہوں اس کی نعمتوں پر اور میں ؑ اس کے عذابوں سے اس کی پناہ چاہتا ہوں اور میں ؑ اللہ عَزّوَجَلَّ سے ہدایت کی طرف راہنمائی چاہتا ہوں اور میں ؑ اس کی پناہ چاہتا ہوں گمراہی اور بے کاری سے پس جسے اللہ ہدایت دے وہ ہدایت یافتہ ہوا اور حق سے مشابے راستہ پر چلا اور اس نے عظیم غنیمت پائی اور جسے اللہ عَزّوَجَلَّ گمراہ کرے وہ ہدایت سے نالاں ہوا اور باطل پر جا گرا اور میں ؑ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ وحدہ لاشریک ہے اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے عبد خاصؐ اور اس کے رسول مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور اس کے مرتضیٰؑ ولی ہیں اور ان کی طرف سے ہدایت کے ساتھ بھیجے گئے ہیں،

انہیں اُس زمانے میں بھیجا کہ جب زمانہ رسولوں ؑ سے خالی تھا، بارش منقطع ہو گئی تھی حکمت کا نام نشان باقی نہ تھا ہدایت کے نشان مٹ گئے تھے مذاہب میں اختلاف تھا پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کی رسالت کی تبلیغ کی اور اس کے مرکز کو ظاہر کیا اور اپنا حق ادا کیا اور یوں رحلت فرمائی کہ ان کا کوئی ثانی نہ تھا اور ہر کوئی ان ؐ کی تعریف کرتا تھا۔

ثُمَّ إِنَّ هَذِهِ الْأُمُورَ كُلَّهَا بِيَدِ اللَّهِ تَجْرِي إِلَى أَسْبَابِهَا وَ مَقَادِيرِهَا فَأَمْرُ اللَّهِ يَجْرِي إِلَى قَدَرِهِ وَ قَدَرُهُ يَجْرِي إِلَى أَجَلِهِ وَ أَجَلُهُ يَجْرِي إِلَى كِتَابِهِ وَ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ يَمْحُوا اللَّهُ ما يَشاءُ وَ يُثْبِتُ وَ عِنْدَهُ أُمُّ الْكِتابِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ جَلَّ وَ عَزَّ جَعَلَ الصِّهْرَ مَأْلَفَةً لِلْقُلُوبِ وَ نِسْبَةَ الْمَنْسُوبِ أَوْشَجَ بِهِ الْأَرْحَامَ وَ جَعَلَهُ رَأْفَةً وَ رَحْمَةً إِنَّ فِي ذلِكَ لَآياتٍ لِلْعالِمِينَ وَ قَالَ فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ وَ هُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْماءِ بَشَراً فَجَعَلَهُ نَسَباً وَ صِهْراً وَ قَالَ وَ أَنْكِحُوا الْأَيامى مِنْكُمْ وَ الصَّالِحِينَ مِنْ عِبادِكُمْ وَ إِمائِكُمْ وَ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ مِمَّنْ قَدْ عَرَفْتُمْ مَنْصِبَهُ فِي الْحَسَبِ وَ مَذْهَبَهُ فِي الْأَدَبِ وَ قَدْ رَغِبَ فِي مُشَارَكَتِكُمْ وَ أَحَبَّ مُصَاهَرَتَكُمْ وَ أَتَاكُمْ خَاطِباً فَتَاتَكُمْ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ وَ قَدْ بَذَلَ لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ كَذَا وَ كَذَا الْعَاجِلُ مِنْهُ كَذَا وَ الْآجِلُ مِنْهُ كَذَا فَشَفِّعُوا شَافِعَنَا وَ أَنْكِحُوا خَاطِبَنَا وَ رُدُّوا رَدّاً جَمِيلًا وَ قُولُوا قَوْلًا حَسَناً وَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَ لَكُمْ وَ لِجَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ .

پھر یہ کہ یہ سارے امور تمام کے تمام اللہ کے ہاتھ میں ہیں کہ جن کا اجرا ان کے اسباب اور ان کی مقادیر کی طرف ہوتا ہے پس اللہ عزّوجلّ کے امر کا اجرا اس کی قدر کا اس کی اجل کی طرف اجرا ہوتا ہے اور۔ اللہ جسے چاہتا ہے اسے محو کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور اس کے پاس ام الکتاب ہے امابعد! یقیناً اللہ عزّوجلّ نے دامادی کو تالیف قلبی کا سبب بنایا ہے منسوب کی نسبت سے ارحام مربوط ہوتے ہیں اور اللہ عزّوجلّ نے اسے مہربانی اور رحمت قرار دیا ہے۔ یقیناً اس میں عالمین کے لیے نشانیاں ہیں۔ اللہ عزّوجلّ نے اپنی محکم کتاب میں فرمایا ہے اور وہ وہ ہے کہ جس نے پانی سے بشر کو خلق فرمایا اور اسے نسب و سسرال والا بنایا (فرقان 54) اور فرمایا، تم میں سے بغیر نکاح کے جو مرد و عورت ہوں ان کا نکاح کر دو اور اپنی نیک بخت غلام اور کنیزوں کا بھی (نور 32) اور یقیناً فلاں بن فلاں ان میں سے ہے کہ جس کے حسب میں مرتبہ کو تم جانتے ہو اور ادب میں اس کے مذہب کو بھی اور اسے تمہاری شراکت (رشتہ داری) میں رغبت ہوئی ہے اور وہ تمہاری دامادی کو چاہتا ہے اور تمہارے پاس تمہاری فلاں بنت فلاں لڑکی سے شادی کا پیغام لے کر آیا اور اس نے اس لڑکی کے لیے حق مہر میں اتنی اتنی چیز مقرر کی ہے اس میں سے موقع پر اتنی اور اس میں سے عند الطلب ہے پس تم ہماری سفارش قبول کرو اور ہمارے شادی کے پیغام لانے والے سے نکاح کرو اور اس کا جواب خوبصورت دو اور اچھا قول بولو میں ؑ اللہ عزّوجلّ سے اپنی، تمہاری اور تمام مسلمانوں کی مغفرت چاہتا ہوں۔

7- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُكَيْمٍ قَالَ خَطَبَ الرِّضَا (**عليه السلام**) هَذِهِ الْخُطْبَةَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي حَمِدَ فِي الْكِتَابِ نَفْسَهُ وَ افْتَتَحَ بِالْحَمْدِ كِتَابَهُ وَ جَعَلَ الْحَمْدَ أَوَّلَ جَزَاءِ مَحَلِّ نِعْمَتِهِ وَ آخِرَ دَعْوَى أَهْلِ جَنَّتِهِ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ شَهَادَةً أُخْلِصُهَا لَهُ وَ أَدَّخِرُهَا عِنْدَهُ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ وَ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ وَ عَلَى آلِهِ آلِ الرَّحْمَةِ وَ شَجَرَةِ النِّعْمَةِ وَ مَعْدِنِ الرِّسَالَةِ وَ مُخْتَلَفِ الْمَلَائِكَةِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَانَ فِي عِلْمِهِ السَّابِقِ وَ كِتَابِهِ النَّاطِقِ وَ بَيَانِهِ الصَّادِقِ أَنَّ أَحَقَّ الْأَسْبَابِ بِالصِّلَةِ وَ الْأَثَرَةِ وَ أَوْلَى الْأُمُورِ بِالرَّغْبَةِ فِيهِ سَبَبٌ أَوْجَبَ سَبَباً وَ أَمْرٌ أَعْقَبَ غِنًى فَقَالَ جَلَّ وَ عَزَّ وَ هُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْماءِ بَشَراً فَجَعَلَهُ نَسَباً وَ صِهْراً وَ كانَ رَبُّكَ قَدِيراً وَ قَالَ وَ أَنْكِحُوا الْأَيامى مِنْكُمْ وَ الصَّالِحِينَ مِنْ عِبادِكُمْ وَ إِمائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَراءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَ اللَّهُ واسِعٌ عَلِيمٌ وَ لَوْ لَمْ يَكُنْ فِي الْمُنَاكَحَةِ وَ الْمُصَاهَرَةِ آيَةٌ مُحْكَمَةٌ وَ لَا سُنَّةٌ مُتَّبَعَةٌ وَ لَا أَثَرٌ مُسْتَفِيضٌ لَكَانَ فِيمَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بِرِّ الْقَرِيبِ وَ تَقْرِيبِ الْبَعِيدِ وَ تَأْلِيفِ الْقُلُوبِ وَ تَشْبِيكِ الْحُقُوقِ وَ تَكْثِيرِ الْعَدَدِ وَ تَوْفِيرِ الْوَلَدِ لَنَوَائِبِ الدَّهْرِ وَ حَوَادِثِ الْأُمُورِ مَا يَرْغَبُ فِي دُونِهِ الْعَاقِلُ اللَّبِيبُ وَ يُسَارِعُ إِلَيْهِ الْمُوَفَّقُ الْمُصِيبُ وَ يَحْرِصُ عَلَيْهِ الْأَدِيبُ الْأَرِيبُ فَأَوْلَى النَّاسِ بِاللَّهِ مَنِ اتَّبَعَ أَمْرَهُ وَ أَنْفَذَ حُكْمَهُ وَ أَمْضَى قَضَاءَهُ وَ رَجَا جَزَاءَهُ وَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ مَنْ قَدْ عَرَفْتُمْ حَالَهُ وَ جَلَالَهُ دَعَاهُ رِضَا نَفْسِهِ وَ أَتَاكُمْ إِيثَاراً لَكُمْ وَ اخْتِيَاراً لِخِطْبَةِ فُلَانَةَ بِنْتِ فُلَانٍ كَرِيمَتِكُمْ وَ بَذَلَ لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ كَذَا وَ كَذَا فَتَلَقَّوْهُ بِالْإِجَابَةِ وَ أَجِيبُوهُ بِالرَّغْبَةِ وَ اسْتَخِيرُوا اللَّهَ فِي أُمُورِكُمْ يَعْزِمْ لَكُمْ عَلَى رُشْدِكُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ نَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يُلْحِمَ مَا بَيْنَكُمْ بِالْبِرِّ وَ التَّقْوَى وَ يُؤَلِّفَهُ بِالْمَحَبَّةِ وَ الْهَوَى وَ يَخْتِمَهُ بِالْمُوَافَقَةِ وَ الرِّضَا إِنَّهُ سَمِيعُ الدُّعَاءِ لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ .

7۔ احمد بن محمد نے معاویہ بن حکیم سے روایت کی ہے کہ امام علی رضاؑ نے ایک مرتبہ نکاح دائمی پر یہ خطبہ نکاح بیان فرمایا: تمام تعریفیں اللہ عَزّوجَلَّ کے لیے ہیں جو اس نے اپنی کتاب میں بیان کی ہیں اور اپنی کتاب کی ابتداء اپنی تعریف سے کی ہے، اور اس نے اپنی رحمت، اپنی تعریف کرنے والوں کے لیے اور جنت میں جانے والوں کے لیے مخصوص کی ہے، میں اسکی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہی عبادت کے لائق ہے یہ وہ گواہی ہے جو اس کے لیے خالص ہے اور اس سے مخصوص ہے۔ اے اللہ عَزّوجَلَّ تو محمدؐ و آل محمدؐ پر اپنی رحمت نازل فرما، وہ انبیاء میں آخری نبیؐ ہیں، اور لوگوں میں افضل ترین ہیں اور انکی آلؑ سب سے زیادہ رحم کرنے والی اور سخی ہے۔ سخاوتوں کا شجر اور اللہ عَزّوجَلَّ کے فرامین کا مخزن اور انکا گھر ملائکہ کے آنے جانے کی جگہ ہے، تمام تعریفیں اللہ عَزّوجَلَّ کے لیے ہیں جسکی بولتی ہوئی کتاب، احکام، ابدی علم تمام لوگوں کے لیے ہدایت ہے جو صلہ حاصل کرنا چاہیں۔" اللہ عَزّوجَلَّ نے فرمایا ہے، یہ وہ ہے کہ جس نے انسان کو پانی سے خلق کیا ہے اور جس نے پھر بچے عطا کیے اور سسرال کے رشتے عطا کیے اور یہ طاقت صرف اس کے لیے مخصوص ہے، اور شادی کروان غیر شادی شدہ لوگوں کی جو فرمانبردار ہوں اور نیک کنیزیں ہوں، اگر وہ غربت سے خائف ہوں تو اللہ عَزّوجَلَّ ان کو امیر کر دے گا، اور وہ جسکا چاہتا ہے رزق بڑھا دیتا ہے، یقیناً وہ سب سے باخبر ہے۔" (25:26)

اگر کوئی نہایت واضح آیت یا سنت رسول، نکاح کے بارے میں نہ ہوتی تو اور بات تھی مگر ان کی پابندی ہونی چاہیے، یہ دور کو نزدیک اور دلوں کو ملا دینے والے احکامات ہیں۔ ان سے حقوق میں سے حقوق نکلتے ہیں اور اولاد پیدا ہوتی ہے جو مشکل اوقات اور مصائب میں راحت اور امید کی کرن ہوتی ہے، اس حقیقت سے عقل والے باخبر ہیں، قسمت والے اس کے خواہاں ہیں اور ماہر علم و حکمت اس سے فیض اٹھانے کے لیے امادہ ہیں۔ اللہ عَزّوجَلَّ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو اسکی اطاعت کرتے ہیں، اسکے احکامات پر پابندی سے عمل کرتے ہیں اور اس کے معین کردہ اصول پر عمل کر کے اجر کے خواہاں ہیں۔ یہ وہ جو کہ اسکا بیٹا ہے، یہ ان خصوصیات کا مالک ہے جن کا ذکر کیا گیا اور تم لوگوں میں ایسا ہی مشہور ہے۔ اس کی روح نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ تم لوگوں میں سے ایک کا انتخاب کرے دوسرے لوگوں پر، اور وہ ہے جو کہ اس کی بیٹی ہے جو ایک نیک اور پروقار بیٹی ہے اور یہ فیصلہ کیا ہے کہ اتنا مہر مقرر کیا جائے اور آپ سب اسکو خوش آمدید کہتے ہوئے قبول کریں۔ اور اسکو اشتیاق کے ساتھ اپنے میں شامل کریں اور اللہ عَزّوجَلَّ سے دعا کریں کہ ان کے اور تمھارے لیے بہتری اور خیر ہو۔ یہ (مرد) تمھارے لیے جو بہتر ہو گا فیصلہ کرے گا، اگر اللہ عَزّوجَلَّ نے چاہا اور ہم اللہ عَزّوجَلَّ سے دعاء گو ہیں کہ ان کے درمیان اتفاق اور خوش اسلوبی عطا کرے۔ گناہوں سے بچ کر اور نیکیوں پر عمل پیرا ہو کر انکو قریب تر کرے اور ان میں پیار اور محبت قائم کرے، اور یہ معملات ان میں خیر و خوبی سے پروان چڑھائے، وہ یقیناً سننے والا اور حکمت والا ہے۔

بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) يَقُولُ ثُمَّ ذَكَرَ الْخُطْبَةَ كَمَا ذَكَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ حُكَيْمٍ مِثْلَهَا .

ہمارے بعض اصحاب نے علی بن حسن بن فضال سے اس نے اسماعیل بن مہران سے اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن رضاعلیہ السلام سے سنا انہوںؑ نے فرمایا! پھر اس نے اس خطبہ کو ذکر کیا جس طرح کہ اسے معاویہ بن حکیم نے ذکر کیا ہے اس کی مثل۔

8- مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ كَانَ الرِّضَا (**عليه السلام**) يَخْطُبُ فِي النِّكَاحِ الْحَمْدُ لِلَّهِ إِحْلَالًا لِقُدْرَتِهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خُضُوعاً لِعِزَّتِهِ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ عِنْدَ ذِكْرِهِ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ مِنَ الْماءِ بَشَراً فَجَعَلَهُ نَسَباً وَ صِهْراً إِلَى آخِرِ الْآيَةِ .

8۔ محمد بن احمد نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ رضاعلیہ السلام نے نکاح میں خطبہ دیا "تمام تر حمد اللہ عَزّوجَلَّ کے لیے ہیں اس کی قدرت کے احترام کے طور پر، کوئی معبود نہیں ماسوائے اللہ کے اس کی عزت کے سامنے خضوع کرتے ہوئے اور اللہ عَزّوجَلَّ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور

انؑ کی آل علیہ السلام پر درود ہو انؑ کے ذکر کے وقت یقیناًاللہ عزّوجلّ نے پانی سے بشر کو خلق کیا اور اس کے لیے نسب اور سسرال مقرر فرمایا .....اِلیٰ آخرایۃ"

9- بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَنْ يَتَزَوَّجَ خَدِيجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ أَقْبَلَ أَبُو طَالِبٍ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ وَ مَعَهُ نَفَرٌ مِنْ قُرَيْشٍ حَتَّى دَخَلَ عَلَى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَمِّ خَدِيجَةَ فَابْتَدَأَ أَبُو طَالِبٍ بِالْكَلَامِ فَقَالَ الْحَمْدُ لِرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ الَّذِي جَعَلَنَا مِنْ زَرْعِ إِبْرَاهِيمَ وَ ذُرِّيَّةِ إِسْمَاعِيلَ وَ أَنْزَلَنَا حَرَماً آمِناً وَ جَعَلَنَا الْحُكَّامَ عَلَى النَّاسِ وَ بَارَكَ لَنَا فِي بَلَدِنَا الَّذِي نَحْنُ فِيهِ ثُمَّ إِنَّ ابْنَ أَخِي هَذَا يَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مِمَّنْ لَا يُوزَنُ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا رُجِّحَ بِهِ وَ لَا يُقَاسُ بِهِ رَجُلٌ إِلَّا عَظُمَ عَنْهُ وَ لَا عِدْلَ لَهُ فِي الْخَلْقِ وَ إِنْ كَانَ مُقِلًّا فِي الْمَالِ فَإِنَّ الْمَالَ رِفْدٌ جَارٍ وَ ظِلٌّ زَائِلٌ

9۔ ہمارے بعض اصحاب نے علی بن الحسین سے، اس نے علی بن حسان سے اس نے عبدالرحمن بن کثیر سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی خدیجہؑ بنت خویلد علیہاالسلام سے شادی کا ارادہ کیا تو ابو طالب علیہ السلام اپنے اہل بیت میں تشریف لائے انؑ کے ساتھ قریش میں سے کچھ افراد تھے یہاں تک کہ آپ علیہ السلام بی بی خدیجہ الکبریٰ علیہاالسلام کے چچا ورقہ بن نوفل کے پاس گئے اور حضرت ابو طالب علیہ السلام نے کلام کی ابتدا فرمائی اور فرمایا! تمام تر حمد اس گھر کے رب کے لیے ہے کہ جس نے ہمیںؑ اولاد ابراہیم علیہ السلام اور ذریت اسماعیل علیہ السلام میں قرار دیا اور ہمیںؑ پر امن حرم میں نازل کیا اور ہمیںؑ لوگوں پر حاکم بنایا اور ہمارےؑ لیے ہمارےؑ وطن کہ جس میں ہمؑ ہیں برکت عطا فرمائی پھر یہ کہ میرا بیٹا برادر زادیعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ ہے کہ جس کا قریش کے کسی مرد سے موازنہ نہیں ہو سکتا ہاں اگر کوئی ان میں سے بڑا پاؤ تو اخلاق میں اس کا کوئی ثانی نہیں اگرچہ وہ مال قلیل رکھتا ہے لیکن مال تو اللہ عزّوجلّ ہی کسی کو ضرورت کے مطابق دیتا ہے اور زائل ہونے والا سایہ ہے۔

وَ لَهُ فِي خَدِيجَةَ رَغْبَةٌ وَ لَهَا فِيهِ رَغْبَةٌ وَ قَدْ جِئْنَاكَ لِنَخْطُبَهَا إِلَيْكَ بِرِضَاهَا وَ أَمْرِهَا وَ الْمَهْرُ عَلَيَّ فِي مَالِيَ الَّذِي سَأَلْتُمُوهُ عَاجِلُهُ وَ آجِلُهُ وَ لَهُ وَ رَبِّ هَذَا الْبَيْتِ حَظٌّ عَظِيمٌ وَ دِينٌ شَائِعٌ وَ رَأْيٌ كَامِلٌ ثُمَّ سَكَتَ أَبُو طَالِبٍ وَ تَكَلَّمَ عَمُّهَا وَ تَلَجْلَجَ وَ قَصَرَ عَنْ جَوَابِ أَبِي طَالِبٍ وَ أَدْرَكَهُ الْقُطْعُ وَ الْبُهْرُ وَ كَانَ رَجُلًا مِنَ الْقِسِّيسِينَ فَقَالَتْ خَدِيجَةُ مُبْتَدِئَةً يَا عَمَّاهْ إِنَّكَ وَ إِنْ كُنْتَ أَوْلَى بِنَفْسِي مِنِّي فِي الشُّهُودِ فَلَسْتَ أَوْلَى بِي مِنْ نَفْسِي قَدْ زَوَّجْتُكَ يَا مُحَمَّدُ نَفْسِي وَ الْمَهْرُ عَلَيَّ فِي مَالِي فَأْمُرْ عَمَّكَ فَلْيُنْحَرْ نَاقَةً فَلْيُولِمْ بِهَا وَ ادْخُلْ عَلَى أَهْلِكَ قَالَ أَبُو طَالِبٍ اشْهَدُوا عَلَيْهَا بِقَبُولِهَا مُحَمَّداً وَ ضَمَانِهَا الْمَهْرَ فِي مَالِهَا فَقَالَ بَعْضُ قُرَيْشٍ يَا عَجَبَاهْ الْمَهْرُ عَلَى النِّسَاءِ لِلرِّجَالِ فَغَضِبَ أَبُو طَالِبٍ غَضَباً شَدِيداً وَ قَامَ عَلَى قَدَمَيْهِ وَ كَانَ مِمَّنْ يَهَابُهُ الرِّجَالُ وَ يُكْرَهُ غَضَبُهُ فَقَالَ إِذَا كَانُوا مِثْلَ ابْنِ أَخِي هَذَا طُلِبَتِ الرِّجَالُ بِأَغْلَى الْأَثْمَانِ وَ أَعْظَمِ الْمَهْرِ وَ إِذَا كَانُوا أَمْثَالَكُمْ لَمْ يُزَوَّجُوا إِلَّا بِالْمَهْرِ الْغَالِي وَ نَحَرَ أَبُو طَالِبٍ نَاقَةً وَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) بِأَهْلِهِ وَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَنْمٍ .

هَنِيئاً مَرِيئاً يَا خَدِيجَةُ قَدْ جَرَتْ لَكِ الطَّيْرُ فِيمَا كَانَ مِنْكِ بِأَسْعَدَتَزَوَّجْتِه خَيْرَ الْبَرِيَّةِ كُلِّهَا وَ مَنْ ذَا الَّذِي فِي النَّاسِ مِثْلُ مُحَمَّدٍوَ بَشَّرَ بِهِ الْبَرَّانِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ فَيَا قُرْبَ مَوْعِدِأَقَرَّتْ بِهِ الْكُتَّابُ قِدْماً بِأَنَّهُ رَسُولٌ مِنَ الْبَطْحَاءِ هَادٍ وَ مُهْتَدٍ

اور اسے خدیجہ علیہاالسلام کو اس میں رغبت ہے اور ہمؑ تمہارے پاس آئے ہیں کہ اس کا رشتہ تم سے مانگیں اس کی رضا اور اس کے حکم سے اور حق مہر میرےؑ مال میں مجھؑ پر واجب ہے کہ جو تم مجھؑ سے مانگو اس وقت یا عبدالمطلبؑ اور اس گھر کے مالک کی قسم! اس کا نصیب بلند ہے، اسؑ کے لیے عام ہونے والا دین اور کامل رائے ہے پھر ابو طالب علیہ السلام خاموش ہو گئے اور حضرت خدیجہ علیہاالسلام کے چچا نے کلام کیا تو ہکلا گیا اور ابو طالب علیہ السلام کو جواب دینے سے قاصر رہا۔ اس کی آواز خراب ہو گئی اور وہ ہانپنے لگا وہ پادریوں میں سے ایک آدمی تھا تو خدیجہ علیہاالسلام نے ابتدا کرتے ہوئے فرمایا! اے چچا جان، بے شک آپ اگرچہ گواہوں میں میریؑ ذات کی بابت سب کی نسبت اولیٰ ہیں لیکن آپ میریؑ ذات کی بابت میری ذات سے اولیٰ نہیں ہیں۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میںؑ اپنا نفس تمہیںؐ تزویج کرتی ہوں اور حق مہر میرےؑ مال میں مجھؑ پر واجب ہے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچاؑ جان کو فرمایئے کہ وہؑ ناقہ کو ذبح کریں اور اس کے ساتھ ولیمہ کریں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اہل کے پاس داخل ہوں؟ ابو طالب علیہ السلام نے فرمایا! اسؑ کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبول کرنے پر تم سب گواہ رہنا اور اس پر بھی کہ اسؑ نے اپنا مہر اپنے ہی مال میں اپنے ذمہ لیا ہے۔ قریش کے کچھ افراد نے کہا، ہائے اے تعجب، آدمیوں کا مہر عورتوں کے ذمہ ہو گا؟ تو ابو طالب علیہ السلام شدید غضبناک ہوئے اور اپنے قدموں پر کھڑے ہو گئے اور وہؑ ان افراد میں سے تھے کہ جنؑ سے آدمی گھبر اجاتے تھے اور انؑ کے غضبناک ہونے کو پسند نہیں کرتے تھے، فرمایا جب مرد میرےؑ بھائیؑ کے بیٹےؑ جیسے ہو جائیں گے تو مردوں کی قیمت بڑھ جائے گی اور مہر زیادہ نہیں ہوں گے اور جب مرد تمہارے جیسے ہوں گے تو بھاری حق مہر کے علاوہ نہ بیاہے جائیں گے، پس ابو طالبؑ نے اونٹنی ذبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اہلیہ کے پاس تشریف لے گئے اور قریش کے ایک آدمی نے کہ جسے عبد اللہ بن غنم کہا جاتا تھا کہا۔ مبارک اور رحمتیں نازل ہوں اے خدیجہؑ کہ آپکی قسمت کا پرندہ نہایت بلند مقام تک آپہنچا، محمدؐ جیسا روزمین پر ہونا ناممکن ہے، انؐ کی آمد کی خوشخبری لوگوں کو عیسیٰؑ ابن مریم اور موسیٰؑ ابن عمران پہلے سے پہنچا چکے ہیں، اور اللہ کا وعدہ کتنا قریب ہے۔ یہ تو پہلے سے ہی لوگ تحریر کر چکے ہیں کہ ''اہل بطحا'' سے ایک ہدایت کے لیے نبیؐ نازل ہو گا۔

باب السُّنَّةِ فِي الْمُهُورِ (حق مہر میں سنت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ وَ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ كَانَ صَدَاقُ النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَ نَشّاً وَ الْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَماً وَ النَّشُّ عِشْرُونَ دِرْهَماً وَ هُوَ نِصْفُ الْأُوقِيَّةِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے اس نے حماد بن عثمان سے اور جمیل بن دراج سے اس نے حذیفہ بن منصور سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صداق (حق مہر) بارہ اوقیہ اور نش تھا۔ اوقیہ چالیس درہم اور نش بیس درہم کا ہوتا ہے اور آدھا اوقیہ ہوتا ہے۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ سَاقَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِلَى أَزْوَاجِهِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَ نَشّاً وَ الْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَماً وَ النَّشُّ نِصْفُ الْأُوقِيَّةِ عِشْرُونَ دِرْهَماً فَكَانَ ذَلِكَ خَمْسَمِائَةِ دِرْهَمٍ قُلْتُ بِوَزْنِنَا قَالَ نَعَمْ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے معاویہ ابن وھب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنیؐ ازواج کی طرف بارہ اوقیہ اور نش بھیجا اور اوقیہ چالیس درھم اور نش آدھا اقیہ بیس درہم ہوتا ہے پس وہ پانچ سو درھم بنتے تھے۔ میں نے عرض کی ہمارے وزن کے مطابق؟ فرمایا! ہاں،

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الصَّدَاقِ هَلْ لَهُ وَقْتٌ قَالَ لَا ثُمَّ قَالَ كَانَ صَدَاقُ النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَ نَشّاً وَ النَّشُّ نِصْفُ الْأُوقِيَّةِ وَ الْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَماً فَذَلِكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے اس نے داؤد بن حُصین سے اس نے ابو العباس سے راویت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا صداق (حق مہر) کے بارے میں کیا مقرر ہے؟ فرمایا! نہیں پھر فرمایا! نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صداق بارہ اوقیہ اور نش تھا اور نش آدھا اوقیہ اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا تھا پس وہ پانچ سو درہم ہوئے۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ مَهَرَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) نِسَاءَهُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَ نَشّاً وَ الْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَماً وَ النَّشُّ نِصْفُ الْأُوقِيَّةِ وَ هُوَ عِشْرُونَ دِرْهَماً .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے ابن فضال سے اس نے ابن بکیر سے اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عورتوں کا مہر بارہ اوقیہ اور ایک نش تھا، اوقیہ چالیس درہم کا اور نش آدھا اوقیہ ہوتا ہے اور وہ بیس درہم کا ہوتا ہے۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ أَبِي مَا زَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) سَائِرَ بَنَاتِهِ وَ لَا تَزَوَّجَ شَيْئاً مِنْ نِسَائِهِ عَلَى أَكْثَرَ مِنِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَ نَشٍّ الْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ وَ النَّشُّ عِشْرُونَ دِرْهَماً .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حماد بن عیسیٰ سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا میرے بابا علیہ السلام نے فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شادی کی اور نہ ہی اپنی عورتوں میں سے کسی کی شادی بارہ اوقیہ اور ایک نش سے زیادہ پر، اوقیہ چالیس درہم اور نش بیس درہم کا ہوتا ہے۔

6- وَ رَوَى حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ وَ كَانَتِ الدَّرَاهِمُ وَزْنَ سِتَّةٍ يَوْمَئِذٍ .

6۔ حماد نے ابراہیم بن ابی یحییٰ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! ان دنوں درہم چھ کے وزن پر تھے۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ الْخَزَّازِ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) عَنْ مَهْرِ السُّنَّةِ كَيْفَ صَارَ خَمْسَمِائَةٍ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَوْجَبَ عَلَى نَفْسِهِ أَلَّا يُكَبِّرَهُ مُؤْمِنٌ مِائَةَ تَكْبِيرَةٍ وَ يُسَبِّحَهُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ وَ يُحَمِّدَهُ مِائَةَ تَحْمِيدَةٍ وَ يُهَلِّلَهُ مِائَةَ تَهْلِيلَةٍ وَ يُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَقُولَ اللَّهُمَّ زَوِّجْنِي مِنَ الْحُورِ الْعِينِ إِلَّا زَوَّجَهُ اللَّهُ حَوْرَاءَ عَيْنٍ وَ جَعَلَ ذَلِكَ مَهْرَهَا ثُمَّ أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى نَبِيِّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَنْ سُنَّ مُهُورَ الْمُؤْمِنَاتِ خَمْسَمِائَةِ دِرْهَمٍ فَفَعَلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَ أَيُّمَا مُؤْمِنٍ خَطَبَ إِلَى أَخِيهِ حُرْمَتَهُ فَقَالَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ فَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَقَدْ عَقَّهُ وَ اسْتَحَقَّ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَلَّا يُزَوِّجَهُ حَوْرَاءَ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے حسین بن خالد سے اور علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے عمرو بن عثمان خزار سے اس نے ایک شخص سے اس نے حسین بن خالد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا مہر سنت کے بارے میں کہ کیسے پانچ سو ہوا ؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! اللہ عزّوجلّ نے اپنے آپ پر واجب فرمایا ہے کہ جو کوئی مومن سو مرتبہ تکبیر بلند کرے سو مرتبہ اس کی تسبیح کرے، سو مرتبہ اس کی حمد کرے سو مرتبہ تحلیل کرے اور سو مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل علیہ السلام پر درود بھیجے اور پھر کہے اے اللہ مجھے حور عین سے تزویج فرما تو اللہ عزّوجلّ اسے حور عین بیاہ دے گا اور اس کو اس کا حق مہر لا دیا ہے۔ پھر اللہ عزّوجلّ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحی فرمائی کہ وہ مومن عورتوں کا حق مہر پانچ سو درہم سنت قرار دیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا کیا اور جو کوئی مومن اپنے کسی بھائی کی حرمت سے

شادی کا پیغام دے اور وہ کہے پانچ سو درہم اور وہ اس سے شادی نہ کرے تو گویا اس نے اس کی نافرمانی کی اور اللہ عَزّوجَلَّ کی طرف سے اس بات کا مستحق ٹھہرا کہ وہ حور نہ بیاہے۔

باب مَا تَزَوَّجَ عَلَيْهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَاطِمَةَ (عليها السلام)

(جس چیز پر امیر المومنین علیہ السلام نے بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا سے شادی کی)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو الْخَثْعَمِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ إِنَّ عَلِيّاً تَزَوَّجَ فَاطِمَةَ (**عليها السلام**) عَلَى جَرْدِ بُرْدٍ وَ دِرْعٍ وَ فِرَاشٍ كَانَ مِنْ إِهَابِ كَبْشٍ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے اس نے عبدالکریم بن عمرو خثعمی سے اس نے ابن ابی یعفور سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا فرمایا! یقیناً علی علیہ السلام سے ایک دھاری دار پرانی چادر، زرہ اور مینڈھے کی کھال (جو بغیر دباغت) کے بستر پر تزویج فرمائی۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ زَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَاطِمَةَ (**عليها السلام**) عَلَى دِرْعٍ حُطَمِيَّةٍ يَسْوَى ثَلَاثِينَ دِرْهَماً .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے ابن فضال سے اس نے ابن بکیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ الزھراء سلام اللہ علیہا کی تزویج ایک حطمیہ زرہ جو تیس درہم کے برابر تھی پر فرمائی"۔

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ زَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) عَلِيّاً فَاطِمَةَ (**عليها السلام**) عَلَى دِرْعٍ حُطَمِيَّةٍ وَ كَانَ فِرَاشُهَا إِهَابَ كَبْشٍ يَجْعَلَانِ الصُّوفَ إِذَا اضْطَجَعَا تَحْتَ جُنُوبِهِمَا .

3۔ احمد بن محمد نے علی بن الحکم سے اس نے معاویہ بن وھب سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ الزھرا سلام اللہ علیہا ، علی علیہ السلام سے بیاہ دی مہر پر جو حطمیہ زرہ تھی اور بی بی سلام اللہ علیہا کا بستر مینڈھے کی کھال کا تھا اور جب وہ سوتے وقت تکلیف محسوس کرتے تو اسے اون والی طرف پلٹ لیتے ۔

4- بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ زَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) عَلِيّاً فَاطِمَةَ (**عليها السلام**) عَلَى دِرْعٍ حُطَمِيَّةٍ يُسَاوِي ثَلَاثِينَ دِرْهَماً .

4۔ ہمارے بعض اصحاب نے علی بن الحسین سے اس نے عباس بن عامر سے اس نے عبداللہ بن بکیر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو فاطمہ الزھراء سلام اللہ علیہا بیاہ دی ایک مضبوط زرہ پر کہ جس کی قیمت تیس درہم تھی۔

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الْخَزَّازِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ كَانَ صَدَاقُ فَاطِمَةَ (**عليها السلام**) جَرْدَ بُرْدٍ حِبَرَةٍ وَ دِرْعَ حُطَمِيَّةٍ وَ كَانَ فِرَاشُهَا إِهَابَ كَبْشٍ يُلْقِيَانِهِ وَ يَفْرُشَانِهِ وَ يَنَامَانِ عَلَيْهِ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے محمد بن ولید حزار سے اس نے یونس بن یعقوب سے اس نے ابو مریم انصاری سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! فاطمہ الزھرا سلام اللہ علیھا کا حق مہر دھاری دار یمنی چادر اور حطمی زرہ تھی اور آپ علیھا السلام کا بستر مینڈھے کی بغیر دباغت کھال تھی اسے ڈالتے بستر بناتے اور اس پر دونوں ؑنیند فرماتے تھے۔

باب أَنَّ الْمَهْرَ الْيَوْمَ مَا تَرَاضَى عَلَيْهِ النَّاسُ قَلَّ أَوْ كَثُرَ

(ان دنوں حق مہر وہ ہے کہ جس پر لوگ آپس میں راضی ہو جائیں تھوڑا یا زیادہ)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَهْرِ مَا هُوَ قَالَ مَا تَرَاضَى عَلَيْهِ النَّاسُ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے محمد بن اسماعیل سے اس نے محمد بن فضیل سے اس نے ابو صباح کنانی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا حق مہر کے بارے میں کہ وہ کتنا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! جس پر لوگ آپس میں راضی ہو جائیں۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ الْمَهْرُ مَا تَرَاضَى عَلَيْهِ النَّاسُ أَوِ اثْنَتَا عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَ نَشٌّ أَوْ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے۔ اس نے ابن ابی عمیر سے۔ اس نے جمیل بن دراج سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ اسلام نے فرمایا۔ حق مہر وہ ہے جس پر لوگ آپس میں راضی ہو جائیں یا ساڑھے بارہ اوقیہ یا پانچ سو درہم ہے۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ الصَّدَاقُ مَا تَرَاضَيَا عَلَيْهِ مِنْ قَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ فَهَذَا الصَّدَاقُ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے عمر بن اذینۃ سے اس نے فضیل بن یسار سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! حق مہر وہ ہے کہ جس پر تم لوگ ایک دوسرے سے راضی ہو جاؤ تھوڑا ہو یا زیادہ ہو پس وہ حق مہر ہے۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ الصَّدَاقُ كُلُّ شَيْءٍ تَرَاضَى عَلَيْهِ النَّاسُ قَلَّ أَوْ كَثُرَ فِي مُتْعَةٍ أَوْ تَزْوِيجٍ غَيْرِ مُتْعَةٍ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے اسماعیل بن مرّار سے، اس نے یونس سے اس نے نصر بن سوید سے اس نے موسیٰ بن بکر سے اس نے زرارۃ بن اعین سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! صداق (حق مہر) ہر وہ چیز ہے کہ جس پر لوگ آپس میں صدقہ یا غیر متعہ تزویج میں راضی ہو جائیں خواہ وہ چیز کم ہو یا زیادہ ہو۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَهْرِ فَقَالَ مَا تَرَاضَى عَلَيْهِ النَّاسُ أَوِ اثْنَتَا عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَ نَشٌّ أَوْ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا مہر کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا! جس پر لوگ آپس میں راضی ہو جائیں یا ساڑھے بارہ اوقیہ یا پانچ سو درہم۔

باب نَوَادِرَ فِي الْمَهْرِ (مہر میں نوادر)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى حُكْمِهَا قَالَ لَا يُجَاوِزُ حُكْمُهَا مُهُورَ آلِ مُحَمَّدٍ (**عليهم السلام**) اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَ نَشّاً وَ هُوَ وَزْنُ خَمْسمِائَةِ دِرْهَمٍ مِنَ الْفِضَّةِ قُلْتُ أَ رَأَيْتَ إِنْ تَزَوَّجَهَا عَلَى حُكْمِهِ وَ رَضِيَتْ بِذَلِكَ قَالَ فَقَالَ مَا حَكَمَ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ عَلَيْهَا قَلِيلًا كَانَ أَوْ كَثِيراً قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَكَيْفَ لَمْ تُجِزْ حُكْمَهَا عَلَيْهِ وَ أَجَزْتَ حُكْمَهُ عَلَيْهَا قَالَ فَقَالَ لِأَنَّهُ حَكَّمَهَا فَلَمْ يَكُنْ لَهَا أَنْ تَجُوزَ مَا سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَ تَزَوَّجَ عَلَيْهِ نِسَاءَهُ فَرَدَدْتُهَا إِلَى السُّنَّةِ وَ لِأَنَّهَا هِيَ حَكَّمَتْهُ وَ جَعَلَتِ الْأَمْرَ إِلَيْهِ فِي الْمَهْرِ وَ رَضِيَتْ بِحُكْمِهِ فِي ذَلِكَ فَعَلَيْهَا أَنْ تَقْبَلَ حُكْمَهُ قَلِيلًا كَانَ أَوْ كَثِيراً .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اور محمد بن یحییٰ سے اس نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ہشام بن سالم سے اس نے حسن بن زرارۃ سے اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو کسی عورت سے اس کے حکم پر (جتنا وہ چاہے حق مہر) شادی کرتا ہے فرمایا! اس عورت کا حکم آل محمد علیہم السلام کے محور ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی سے تجاوز نہ کرے اور وہ پانچ سو چاندی کے درہم ہیں۔ میں نے عرض کی۔ آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں کہ اگر وہ اس عورت سے اپنے حکم پر شادی کرے اور وہ عورت اس سے راضی ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا وہ مرد جو بھی حکم کرے اس عورت کے لیے جائز ہو گا تھوڑا ہو یا زیادہ ہو، میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی، یہ کیسے کہ اس عورت کا اس مرد پر حکم جائز نہیں ہے جب کہ اس مرد کا اس عورت پر حکم جائز ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! کیونکہ اس عورت کا جو حکم ہے اس میں اسے اختیار نہیں ہے کہ وہ عورت اس سے تجاوز کرے کہ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنت مقرر کیا ہے اور اس پر اپنی عورتوں کو بیاہا ہے پس اس عورت کو اس سنت کی طرف پلٹایا جائے گا جب کہ دوسرا اس لیے جائز ہے کہ وہ مرد کا حکم ہے اور مہر میں امر اس نے اس کے لیے قرار دیا ہے اور وہ اس کے حکم پر راضی ہے پس اس عورت پر واجب ہے کہ وہ اس مرد کا حکم قبول کرے تھوڑا ہو یا زیادہ ہو۔

2- الْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى حُكْمِهَا أَوْ عَلَى حُكْمِهِ فَمَاتَ أَوْ مَاتَتْ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ لَهَا الْمُتْعَةُ وَ الْمِيرَاثُ وَ لَا مَهْرَ لَهَا قُلْتُ فَإِنْ طَلَّقَهَا وَ قَدْ تَزَوَّجَهَا عَلَى حُكْمِهَا قَالَ إِذَا طَلَّقَهَا وَ قَدْ تَزَوَّجَهَا عَلَى حُكْمِهَا لَا يُجَاوِزُ حُكْمُهَا عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِنْ وَزْنِ خَمْسِمِائَةِ دِرْهَمٍ فِضَّةً مُهُورِ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) .

2۔ حسن بن محبوب نے ابو ایوب سے اس نے محمد بن مسلم سے اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے اس مرد کے بارے میں روایت کی ہے کہ جس نے ایک عورت سے شادی کی اس عورت کے منہ مانگے حق مہر پر یا اپنے حکم پر پس وہ مرد مر گیا یا وہ عورت مر گئی اس سے پہلے کہ اس عورت سے دخول ہوتا فرمایا! اس عورت نے یا متعہ کیا ہو یا عقد دائمی اس کے لیے کوئی حق مہر نہیں ہے۔ میں نے عرض کی اگر مرد اس عورت کو طلاق دے کہ جس سے اس نے اس عورت کے حکم پر (منہ مانگے حق مہر پر) شادی کی تھی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! جب وہ اسے طلاق دے کہ جس سے اس نے اس کے حکم پر شادی کی تھی تو اس عورت کا مہر اس مرد پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عورتوں کے مہر پانچ سو درہم چاندی سے تجاوز نہ کرے۔

3- الْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ أَنَا حَاضِرٌ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى جَارِيَةٍ لَهُ مُدَبَّرَةٍ قَدْ عَرَفَتْهَا الْمَرْأَةُ وَ تَقَدَّمَتْ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ فَقَالَ أَرَى أَنَّ لِلْمَرْأَةِ نِصْفَ خِدْمَةِ الْمُدَبَّرَةِ يَكُونُ لِلْمَرْأَةِ مِنَ الْمُدَبَّرَةِ يَوْمٌ فِي الْخِدْمَةِ وَ يَكُونُ لِسَيِّدِهَا الَّذِي كَانَ دَبَّرَهَا يَوْمٌ فِي الْخِدْمَةِ قِيلَ لَهُ فَإِنْ مَاتَتِ الْمُدَبَّرَةُ قَبْلَ الْمَرْأَةِ وَ السَّيِّدِ لِمَنْ يَكُونُ الْمِيرَاثُ قَالَ يَكُونُ نِصْفُ مَا تَرَكَتْ لِلْمَرْأَةِ وَ النِّصْفُ الْآخَرُ لِسَيِّدِهَا الَّذِي دَبَّرَهَا .

3۔ حسن بن محبوب نے ابو جمیلہ سے اس نے معلی بن خنیس سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس میں حاضر تھا کہ انؑ سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے شادی کی اس کنیز پر (بطور مقاصد) جو اس کی مدبرۃ تھی جسے عورت بھی پہچانتی تھی کہ وہ اس سے پہلے ہے پھر اسے طلاق دے دیتا ہے اس سے پہلے کہ اسے دخول کرے فرمایا! میری سمجھ میں اس عورت کے لیے مدبرہ کی خدمت کا آدھا ہی ہو گا جب کہ اس کے شوہر کے لیے خدمت میں مدبرہ سے پورا دن ہو گا اور وہ آقا کہ جس نے اس کنیز کو تدبیر دی خدمت کا پورا دن ہو گا۔ آپ علیہ السلام سے عرض کیا گیا اگر مدبرہ اس عورت اور آقا سے پہلے مر جائے تو میراث کس کا ہو گا؟ فرمایا! جو کچھ وہ چھوڑے اس کا نصف عورت کے لیے ہو گا اور دوسرا نصف اس کے اس آقا کے لیے ہو گا کہ جس نے اسے تدبیر دی۔ (مدبرہ ایسی کنیز کہ جسے اس کا آقا کہے کہ تو میری موت کے بعد آزاد ہو گی)

4- ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ الْأَحْوَلِ عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى أَنْ يُعَلِّمَهَا سُورَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا حَتَّى يُعَلِّمَهَا السُّورَةَ وَ يُعْطِيَهَا شَيْئاً قُلْتُ أَ يَجُوزُ أَنْ يُعْطِيَهَا تَمْراً أَوْ زَبِيباً قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِذَا رَضِيَتْ بِهِ كَائِناً مَا كَانَ .

4۔ ابن محبوب نے حارث بن محمد بن نعمان احول سے اس نے برید عجلی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے عورت سے تزویج کی اس بات پر کہ اسے (بطور حق مہر) قرآن کی ایک سورۃ مبارکہ تعلیم کرے گا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! مجھےؑ پسند نہیں ہے کہ وہ اس عورت کو سورۃ مبارکہ کی تعلیم دینے اور اسے کوئی چیز دینے سے پہلے اس سے دخول کرے میں نے عرض کیا کیا جائز ہے کہ اسے تحر (عمدہ کھجور) یا زیتون کا تیل دے؟ فرمایا! اس میں کوئی قباحت نہیں ہے جب وہ اس سے راضی ہو۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالَتْ زَوِّجْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَنْ لِهَذِهِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوِّجْنِيهَا فَقَالَ مَا تُعْطِيهَا فَقَالَ مَا لِي شَيْءٌ فَقَالَ لَا قَالَ فَأَعَادَتْ فَأَعَادَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) الْكَلَامَ فَلَمْ يَقُمْ أَحَدٌ غَيْرُ الرَّجُلِ ثُمَّ أَعَادَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فِي الْمَرَّةِ الثَّالِثَةِ أَ تُحْسِنُ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئاً قَالَ نَعَمْ فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا عَلَى مَا تُحْسِنُ مِنَ الْقُرْآنِ فَعَلِّمْهَا إِيَّاهُ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے علا بن رزین سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری شادی کرا دیجیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کون ہے اس عورت کے لیے (شادی کرنے والا) تو ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا "اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے میری شادی کرا دیجیے" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! تم اسے کیا دو گے؟ اس نے عرض کی میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! نہیں، اس عورت نے پھر کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا کلام پھر دہرایا لیکن اس شخص کے علاوہ کوئی اور کھڑا نہ ہوا۔ اس عورت نے پھر دہرایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیسری مرتبہ فرمایا کیا تو قرآن میں سے کچھ کو اچھی طرح جانتا ہے؟ اس نے عرض کی ہاں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو کچھ تو قرآن سے اچھی طرح جانتا ہے اس پر میںؐ نے یہ عورت تجھ سے بیاہ دی پس تو قرآن کے اسی حصے کو اسے تعلیم کرنا۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْفُضَيْلِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَأَعْطَاهَا عَبْداً لَهُ آبِقاً وَ بُرْداً حِبَرَةً بِأَلْفِ دِرْهَمٍ الَّتِي أَصْدَقَهَا قَالَ إِذَا رَضِيَتْ بِالْعَبْدِ وَ كَانَتْ قَدْ عَرَفَتْهُ فَلَا بَأْسَ إِذَا هِيَ قَبَضَتِ الثَّوْبَ وَ رَضِيَتْ بِالْعَبْدِ قُلْتُ فَإِنْ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ لَا مَهْرَ لَهَا وَ تَرُدُّ عَلَيْهِ خَمْسَمِائَةِ دِرْهَمٍ وَ يَكُونُ الْعَبْدُ لَهَا

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے حسن ابن محبوب سے اس نے جمیل بن صالح سے اس نے فضیل سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس شخص کے بارے میں کہ جس نے عورت سے ایک ہزار درہم (حق مہر) پر شادی کی اور اس نے اس عورت کو اس حق مہر والے ہزار درہم کے عوض ایک بھاگا ہوا غلام اور دھاری والی یمنی چادر دی، فرمایا جب وہ اس غلام پر راضی ہو در حالیکہ اسے جانتی بھی ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے جب کہ وہ کپڑے لے لے اور غلام سے راضی ہو، میں نے عرض کی "اب اگر وہ اسے طلاق دے دے اسے دخول کرنے سے پہلے" فرمایا! اس کا کوئی مہر نہیں ہے اور وہ اس مرد کو پانچ سو درہم پلٹائے گی اور غلام اس عورت کا ہو گا۔

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) تَزَوَّجَ رَجُلٌ امْرَأَةً عَلَى خَادِمٍ قَالَ فَقَالَ لِي وَسَطٌ مِنَ الْخَدَمِ قَالَ قُلْتُ عَلَى بَيْتٍ قَالَ وَسَطٌ مِنَ الْبُيُوتِ .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے علی بن ابی حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن رضا علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک مرد نے ایک عورت سے خادم (بطور حق مہر) پر شادی کی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ درمیانے درجہ کا خادم۔ میں نے عرض کی۔ اگر گھر (بطور حق مہر) پر؟ تو پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "گھروں میں سے درمیانے درجہ کا گھر"

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ زَوَّجَ ابْنَتَهُ ابْنَ أَخِيهِ وَ أَمْهَرَهَا بَيْتاً وَ خَادِماً ثُمَّ مَاتَ الرَّجُلُ قَالَ يُؤْخَذُ الْمَهْرُ مِنْ وَسَطِ الْمَالِ قَالَ قُلْتُ فَالْبَيْتُ وَ الْخَادِمُ قَالَ وَسَطٌ مِنَ الْبُيُوتِ وَ الْخَادِمُ وَسَطٌ مِنَ الْخَدَمِ قُلْتُ ثَلَاثِينَ أَرْبَعِينَ دِينَاراً وَ الْبَيْتُ نَحْوٌ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ هَذَا سَبْعِينَ ثَمَانِينَ دِينَاراً أَوْ مِائَةً نَحْوٌ مِنْ ذَلِكَ .

8۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علی بن ابی حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو ابراہیم علیہ السلام، سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بھائی کے بیٹے سے کی اور اس بچی کا حق مہر ایک گھر اور ایک خادم مقرر کیا۔ پھر وہ شخص مر گیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "درمیانے مال سے حق مہر لیا جائے گا؟" میں نے عرض کی۔ "گھر اور خادم" فرمایا۔ گھروں میں سے درمیانے درجہ کا گھر اور خادموں میں سے درمیانے درجے کا خادم۔ میں نے عرض کی۔ تیس 30، چالیس 40 دینار؟ اور گھر بھی اسی طرح کا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "یہ ستر، اسی دینار یا سو یا اس طرح کا ہے۔"

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْكَاهِلِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي حَمَّادَةُ بِنْتُ الْحَسَنِ أُخْتُ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَتْ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَ شَرَطَ لَهَا أَنْ لَا يَتَزَوَّجَ عَلَيْهَا وَ رَضِيَتْ أَنَّ ذَلِكَ مَهْرُهَا قَالَتْ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) هَذَا شَرْطٌ فَاسِدٌ لَا يَكُونُ النِّكَاحُ إِلَّا عَلَى دِرْهَمٍ أَوْ دِرْهَمَيْنِ .

9۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے عبداللہ بن کاہلی سے روایت کی ہے کہ مجھے بیان کیا حمادہ بنت الحسن ابو عبیدہ حذاء کی بہن نے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے شادی کی اور اس عورت کی یہ

شرط ہے کہ وہ اس پر شادی نہ کرے (سوکن نہ لائے گا) اور وہ اس پر راضی ہوئی کہ یہی اس کا حق مہر ہو؟ تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "یہ شرط فاسد ہے نکاح نہیں ہوتا مگر یہ کہ ایک یا دو درہم پر"

10- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَ لَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقاً ثُمَّ دَخَلَ بِهَا قَالَ لَهَا صَدَاقُ نِسَائِهَا .

10۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے، اس نے ایک سے زائد سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے شادی کی اور اس کا حق مہر مقرر نہ کیا اور اس پر داخل ہو گیا۔ فرمایا "اس عورت کیلئے اس کے خاندان کی عورتوں جیسا حق مہر ہو گا۔"

11- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ بِعَاجِلٍ وَ آجِلٍ قَالَ الْآجِلُ إِلَى مَوْتٍ أَوْ فُرْقَةٍ .

11۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے غیاث بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے شادی کی عاجل (حق مہر موجل) پر فرمایا۔ آجل (حق مہر موجل) موت یا طلاق تک ہوتا ہے۔

12- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ أَسَرَّ صَدَاقاً وَ أَعْلَنَ أَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ هُوَ الَّذِي أَسَرَّ وَ كَانَ عَلَيْهِ النِّكَاحُ .

12۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے موسیٰ بن بکر سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ خفیہ طور پر کم مہر مقرر کیا اور اس سے زیادہ کا اعلان کیا۔ فرمایا۔ جو اس نے خفیہ طور پر طے کیا وہ ہی اس کا مہر ہو گا۔

13- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) تَدْرِي مِنْ أَيْنَ صَارَ مُهُورُ النِّسَاءِ أَرْبَعَةَ آلَافٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَقَالَ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ كَانَتْ بِالْحَبَشَةِ فَخَطَبَهَا النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) وَ سَاقَ إِلَيْهَا عَنْهُ النَّجَاشِيُّ أَرْبَعَةَ آلَافٍ فَمِنْ ثَمَّ يَأْخُذُونَ بِهِ فَأَمَّا الْمَهْرُ فَاثْنَتَا عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَ نَشٌّ .

13۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے حماد سے، اس نے حریز سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ عورتوں کا مہر چار ہزار کیسے ہوا؟ میں نے عرض کی "نہیں" فرمایا ام حبیب بنت ابو سفیان حبشہ میں تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں شادی کا پیغام بھیجا تو ان کی طرف نجاشی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے چار ہزار درہم بھیجے پس اسی وجہ سے چار ہزار مقرر کرتے ہیں۔ البتہ حق مہر ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی ہے۔"

14- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ بِشْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنِ الْبِطِّخِيِّ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى سُورَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَبِمَا يَرْجِعُ عَلَيْهَا قَالَ بِنِصْفِ مَا يُعَلِّمُ بِهِ مِثْلُ تِلْكَ السُّورَةِ .

14۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے، اس نے موسیٰ بن جعفر سے، اس نے احمد بن بشر سے، اس نے علی بن اسباط سے، اس نے بطنی سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے شادی کی۔ کتاب اللہ عَزّوجَلَّ کی ایک سورۃ پر (بطور حق مہر) پھر اس نے اس عورت کو دخول سے پہلے طلاق دے دی تو وہ اسے کیا پلٹائے گا؟ فرمایا۔ اس سورۃ مبارکہ جیسی چیز کو سیکھنے کا آدھا دے گا۔"

15- عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**علیه السلام**) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ (**صلی الله علیه وآله**) أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَصَدَّقَتْ عَلَى زَوْجِهَا بِمَهْرِهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهَا بِكُلِّ دِينَارٍ عِتْقَ رَقَبَةٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ بِالْهِبَةِ بَعْدَ الدُّخُولِ قَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ مِنَ الْمَوَدَّةِ وَ الْأُلْفَةِ .

15۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باباسے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے۔، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو عورت بھی دخول سے پہلے اپنے شوہر کو حق مہر بخش دے اللہ عَزّوجَلَّ اس عورت کے نامہ اعمال میں ہر دینار کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب درج فرماتا ہے۔ عرض کیا گیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دخول کے بعد ہبہ کرنا کیسا ہے۔ فرمایا"بے شک ایسا کرنا مودت اور الفت میں سے ہے۔"

16- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**علیه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا أَدْنَى مَا يُجْزِئُ مِنَ الْمَهْرِ قَالَ تِمْثَالٌ مِنْ سُكَّرٍ .

16۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے ابو ایوب خزاز سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ کم سے کم حق مہر کیا جائز ہے؟ فرمایا"ایک چھٹانک شکر"

17- عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**علیه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلی الله علیه وآله**) إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ كُلَّ ذَنْبٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَهْرَ امْرَأَةٍ وَ مَنِ اغْتَصَبَ أَجِيراً أَجْرَهُ وَ مَنْ بَاعَ حُرّاً .

17۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"اللہ عَزّوجَلَّ قیامت کے دن ہر گناہ معاف کر دے گا ماسوائے عورت کے حق مہر، مزدور کی مزدوری غصب کرنا، اور آزاد کو بیچنا۔"

18- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْمَشْرِقِيِّ عَنْ عِدَّةٍ حَدَّثُوهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**علیه السلام**) قَالَ قَالَ إِنَّ الْإِمَامَ يَقْضِي عَنِ الْمُؤْمِنِينَ الدُّيُونَ مَا خَلَا مُهُورَ النِّسَاءِ .

18۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے مشرقی سے، اس نے بہت سے بیان کرنے والوں سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ امام علیہ السلام مومنین کے سارے قرضے ادا کرے گا۔ ماسوائے عورتوں کے حق مہر کے۔"

باب أَنَّ الدُّخُولَ يَهْدِمُ الْعَاجِلَ (دخول موقع پر ادا کیے جانے والا حق مہر کو ختم کر دیتا ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ دُخُولُ الرَّجُلِ عَلَى الْمَرْأَةِ يَهْدِمُ الْعَاجِلَ .

1۔ علی بن محمد نے صالح بن ابی حماد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ مرد کا عورت کو دخول معجل حق مہر کو منہدم کر دیتا ہے۔ (یعنی اسے عند الطلب بنا دیتا ہے۔)

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَ يَدْخُلُ بِهَا ثُمَّ تَدَّعِي عَلَيْهِ مَهْرَهَا فَقَالَ إِذَا دَخَلَ بِهَا فَقَدْ هَدَمَ الْعَاجِلَ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے عبد الرحمن بن ابی نجران سے، اس نے علاء بن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے اس مرد کے بارے میں کہ جو عورت سے شادی کرے اور اس سے دخول کرے پھر وہ عورت اس مرد سے اپنے حق مہر کا دعویٰ کرے۔ فرمایا۔ جب اس نے اس عورت سے دخول کیا تو حق مہر معجل منہدم ہو گیا۔ (عند الطلب ہو گیا)

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ بِالْمَرْأَةِ ثُمَّ تَدَّعِي عَلَيْهِ مَهْرَهَا فَقَالَ إِذَا دَخَلَ بِهَا فَقَدْ هَدَمَ الْعَاجِلَ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو عورت سے دخول کرتا ہے پھر عورت اس سے حق مہر کا دعویٰ کرتی ہے۔ فرمایا۔ "جب اس نے اس عورت سے دخول کر لیا تو عاجل (حق مہر موجل) منہدم ہو گیا۔"

باب مَنْ يُمْهِرُ الْمَهْرَ وَ لَا يَنْوِي قَضَاهُ

(جو حق مہر مقرر کرے لیکن اس کی نیت میں اس کی ادائیگی نہ ہو)

1- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ مَنْ أَمْهَرَ مَهْراً ثُمَّ لَا يَنْوِي قَضَاءَهُ كَانَ بِمَنْزِلَةِ السَّارِقِ .

1۔ علی بن محمد نے صالح بن ابی حماد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "جو حق مہر معین کرے پھر اس کی ادائیگی کی نیت نہ رکھتا ہو وہ چور کی مانند ہے۔"

2- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ مَنْ تَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ وَ لَا يَجْعَلُ فِي نَفْسِهِ أَنْ يُعْطِيَهَا مَهْرَهَا فَهُوَ زَانٍ .

2۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے حماد بن عثمان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”جو کسی عورت سے شادی کرے اور اپنے آپ کو اس کا حق مہر دینے کا پابند نہ کرے تو وہ زانی ہے“

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ رِبْعِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَ لَا يَجْعَلُ فِي نَفْسِهِ أَنْ يُعْطِيَهَا مَهْرَهَا فَهُوَ زِنًى .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے خلف بن حماد سے، اس نے ربعی بن عبداللہ سے، اس نے فضیل بن یسار سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی عورت سے شادی کرتا ہے اور اپنے اندر اس کو حق مہر دینے کا عہد نہیں کرتا فرمایا ”وہ زانی ہے“

باب الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ بِمَهْرٍ مَعْلُومٍ وَ يَجْعَلُ لِأَبِيهَا شَيْئاً

(ایک آدمی کسی عورت سے شادی کرتا ہے۔ معین حق مہر پر اور اس کے باپ کیلئے بھی کوئی چیز مقرر کرتا ہے)

1- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ الْوَشَّاءِ عَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَ جَعَلَ مَهْرَهَا عِشْرِينَ أَلْفاً وَ جَعَلَ لِأَبِيهَا عَشَرَةَ آلَافٍ كَانَ الْمَهْرُ جَائِزاً وَ الَّذِي جَعَلَ لِأَبِيهَا فَاسِداً .

ا۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد اور محمد بن یحییٰ سے، اس نے احمد بن محمد سے ایک ساتھ، اس نے وشاء سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا۔ فرمایا ”اگر کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرے اور اس کا حق مہر بیس ہزار مقرر کرے اور اس کے باپ کیلئے دس ہزار مقرر کرے تو حق مہر جائز ہے مگر وہ کہ جو اس نے اس کے باپ کیلئے مقرر کیا ہے فاسد ہے۔“

باب الْمَرْأَةِ تَهَبُ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ (عورت کسی مرد کو اپنا نفس ہبہ کرے)

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الْمَرْأَةِ تَهَبُ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ يَنْكِحُهَا بِغَيْرِ مَهْرٍ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ هَذَا لِلنَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) وَ أَمَّا لِغَيْرِهِ فَلَا يَصْلُحُ هَذَا حَتَّى يُعَوِّضَهَا شَيْئاً يُقَدِّمُ إِلَيْهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَلَّ أَوْ كَثُرَ وَ لَوْ ثَوْبٌ أَوْ دِرْهَمٌ وَ قَالَ يُجْزِئُ الدِّرْهَمُ .

1۔ ابو علی الاشعری نے، اس نے محمد بن عبدالجبار سے، اس نے صفوان اور محمد بن اسماعیل سے اس نے فضل بن شاذان سے، اس نے صفوان سے، اور اس نے محمد بن سنان سے ایک ساتھ اس نے ابن مسکان سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا کہ جو کسی مرد کو اپنا نفس ہبہ کرتی ہے اور وہ بغیر حق مہر کے اس سے نکاح کرتا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ فقط نبی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص ہے اور جہاں تک انؐ کے علاوہ کا تعلق ہے تو یہ درست نہیں ہے یہاں تک کہ وہ اسے کوئی چیز عوض دے اور اسے پیش کرے اس سے پہلے کہ اس سے دخول کرے۔ تھوڑی یا زیادہ اگرچہ درہم ہوں یا کپڑے۔ فرمایا" درہم کافی ہیں"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ امْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ فَقَالَ لَا تَحِلُّ الْهِبَةُ إِلَّا لِرَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَ أَمَّا غَيْرُهُ فَلَا يَصْلُحُ نِكَاحٌ إِلَّا بِمَهْرٍ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے داؤد بن سرحان سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اللہ عزّوجلّ کے قول" اور مومنہ عورت کہ جس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا نفس ہبہ کیا۔ (احزاب 33:50) کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کسی کو ھبہ کرنا حلال نہیں۔ اور جہاں تک انؐ کے غیر کا تعلق ہے تو نکاح بغیر حق مہر کے درست نہیں ہے۔"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا تَحِلُّ الْهِبَةُ إِلَّا لِرَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَ أَمَّا غَيْرُهُ فَلَا يَصْلُحُ نِكَاحٌ إِلَّا بِمَهْرٍ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے محمد بن فضیل سے، اس نے ابو صباح کنانی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ھبہ حلال نہیں ہے ماسوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور البتہ انؐ کے غیر کا نکاح مہر کے علاوہ درست نہیں ہے۔"

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي امْرَأَةٍ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ أَوْ وَهَبَهَا لَهُ وَلِيُّهَا فَقَالَ لَا إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَ لَيْسَ لِغَيْرِهِ إِلَّا أَنْ يُعَوِّضَهَا شَيْئاً قَلَّ أَوْ كَثُرَ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اپنے بعض دوستوں سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ اس عورت کے بارے میں کہ جو کسی شخص کو اپنا نفس ہبہ کرے یا اس کا ولی ہبہ کرے؟ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا" نہیں" یہ فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ہے انؐ کے غیر کیلئے نہیں ہے مگر بصورت ایں کہ وہ اس عورت کو کوئی چیز تھوڑی یا زیادہ عوض دے۔"

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الْكُوفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي امْرَأَةٍ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ إِنْ عَوَّضَهَا كَانَ ذَلِكَ مُسْتَقِيماً .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے ابو القاسم کوفی سے، اس نے عبد اللہ بن مغیرہ سے، اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ اس عورت کے بارے میں کہ جو مسلمانوں میں سے کسی شخص کو اپنا نفس ہبہ کرے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اگر وہ مرد اس عورت کو کچھ عوض دے تو درست ہے"

باب اخْتِلَافِ الزَّوْجِ وَ الْمَرْأَةِ وَ أَهْلِهَا فِي الصَّدَاقِ

(حق مہر میں شوہر اور عورت اور اس کے اہل کا اختلاف)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ وَ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَ دَخَلَ بِهَا وَ أَوْلَدَهَا ثُمَّ مَاتَ عَنْهَا فَادَّعَتْ شَيْئاً مِنْ صَدَاقِهَا عَلَى وَرَثَةِ زَوْجِهَا فَجَاءَتْ تَطْلُبُهُ مِنْهُمْ وَ تَطْلُبُ الْمِيرَاثَ فَقَالَ أَمَّا الْمِيرَاثُ فَلَهَا أَنْ تَطْلُبَهُ وَ أَمَّا الصَّدَاقُ فَالَّذِي أَخَذَتْ مِنَ الزَّوْجِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا هُوَ الَّذِي حَلَّ لِلزَّوْجِ بِهِ فَرْجُهَا قَلِيلًا كَانَ أَوْ كَثِيراً إِذَا هِيَ قَبَضَتْهُ مِنْهُ وَ قَبِلَتْ وَ دَخَلَتْ عَلَيْهِ وَ لَا شَيْءَ لَهَا بَعْدَ ذَلِكَ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد اور علی بن ابراہیم سے، ان سب نے اس کے باپ سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے ابو عبیدہ سے اور جمیل بن صالح سے، اس نے فضیل سے روایت کی ہے کہ اس مرد کے بارے میں کہ جو کسی عورت سے شادی کرے اس سے دخول کرے اور اس سے اولاد پیدا کرے اور پھر مر جائے اور وہ عورت اپنے شوہر کے ورثاء سے حق مہر کا دعویٰ کرے۔ پس وہ عورت آئے اور ان سے حق مہر اور میراث طلب کرے۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ جہاں تک میراث کا تعلق ہے تو اسے حق ہے کہ طلب کرے اور البتہ حق مہر وہ چیز ہے کہ جو وہ شوہر سے لے اس سے پہلے کہ وہ اس سے دخول کرے۔ (حق مہر) ہی ایسی چیز ہے کہ جس سے اس کی فرج اس کے شوہر پر حلال ہوئی تھوڑی ہو یا زیادہ اور جب عورت اپنے شوہر سے حق مہر لے لے اور اسے قبول کرے اور وہ اس کے پاس داخل ہو تو اس کے بعد عورت کیلئے کوئی چیز نہیں ہے۔"

2- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الزَّوْجِ وَ الْمَرْأَةِ يَهْلِكَانِ جَمِيعاً فَيَأْتِي وَرَثَةُ الْمَرْأَةِ فَيَدَّعُونَ عَلَى وَرَثَةِ الرَّجُلِ الصَّدَاقَ فَقَالَ وَ قَدْ هَلَكَا وَ قُسِمَ الْمِيرَاثُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ قُلْتُ وَ إِنْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ حَيَّةً فَجَاءَتْ بَعْدَ مَوْتِ زَوْجِهَا تَدَّعِي صَدَاقَهَا فَقَالَ لَا شَيْءَ لَهَا وَ قَدْ أَقَامَتْ مَعَهُ مُقِرَّةً حَتَّى هَلَكَ زَوْجُهَا فَقُلْتُ فَإِنْ مَاتَتْ وَ هُوَ حَيٌّ فَجَاءَتْ وَرَثَتُهَا يُطَالِبُونَهُ بِصَدَاقِهَا فَقَالَ وَ قَدْ أَقَامَتْ مَعَهُ حَتَّى مَاتَتْ لَا تَطْلُبُهُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَا شَيْءَ لَهُمْ قُلْتُ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَجَاءَتْ تَطْلُبُ صَدَاقَهَا قَالَ وَ قَدْ أَقَامَتْ لَا تَطْلُبُهُ حَتَّى طَلَّقَهَا لَا شَيْءَ لَهَا قُلْتُ فَمَتَى حَدُّ ذَلِكَ الَّذِي إِذَا طَلَبَتْهُ كَانَ لَهَا قَالَ إِذَا أُهْدِيَتْ إِلَيْهِ وَ دَخَلَتْ بَيْتَهُ ثُمَّ طَلَبَتْ بَعْدَ ذَلِكَ فَلَا شَيْءَ لَهَا إِنَّهُ كَثِيرٌ لَهَا أَنْ تَسْتَحْلِفَ بِاللَّهِ مَا لَهَا قِبَلَهُ مِنْ صَدَاقِهَا قَلِيلٌ وَ لَا كَثِيرٌ .

2۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے عبد الرحمن بن حجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شوہر اور بیوی کے بارے میں کہ جو ایک ساتھ مر جائیں اور عورت کے ورثاء آکر مرد کے ورثاء پر حق مہر کا دعویٰ کریں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ وہ دونوں مر گئے اور ان کی میراث تقسیم ہو چکی؟ میں نے عرض کی۔ "جی ہاں" تو فرمایا۔ "ان کیلئے (عورت کے ورثاء کیلئے) کچھ نہیں ہے۔" میں نے عرض کی۔ اور اگر عورت زندہ ہو اور اپنے شوہر کی موت کے بعد آئے اور حق مہر کا دعویٰ کرے؟ فرمایا۔ "اس کیلئے کچھ نہیں ہے وہ اس کے ساتھ رہی۔ اس نے اقرار کیا (وصولی کا) یہاں تک کہ اس کا شوہر ہلاک ہو گیا۔" میں نے عرض کی۔ اگر عورت مر جائے اور مرد زندہ ہو پس عورت کے ورثاء آکر اس سے اس عورت کے حق مہر کا مطالبہ کریں تو؟" فرمایا۔ وہ عورت اس مرد کے ساتھ رہی یہاں تک کہ وہ عورت مر گئی مگر اس عورت نے اس شخص سے مطالبہ نہ کیا؟" میں نے عرض کی۔ "جی ہاں" فرمایا "ان کیلئے کچھ نہیں" میں نے عرض کی۔ "اگر مرد اسے طلاق دے دے اور وہ آئے اور اپنا حق مہر طلب کرے؟" فرمایا۔ " وہ اس مرد کے ساتھ رہی یہاں تک کہ اس نے اسے طلاق دے دی مگر اس نے مطالبہ نہ کیا تو اس کیلئے کچھ نہیں" میں نے عرض کی۔ "کب تک حد ہے کہ وہ اگر طلب کرے تو حق مہر اس کا ہے؟" فرمایا "جب اس نے اپنے آپ کو اس کے حوالے کیا اور اس کے گھر داخل

ہوئی پھر طلب کیا اس کے بعد تو اس کیلئے کچھ نہیں ہے ہاں یہ کہ اس عورت کیلئے کافی ہے کہ وہ اللہ عَزّوجَلَّ کی قسم لے کر خاوند سے کہے کہ اس کے ذمے کچھ حق مہر نہیں ہے'

3- عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَادَّعَتْ أَنَّ صَدَاقَهَا مِائَةُ دِينَارٍ وَ ذَكَرَ الزَّوْجُ أَنَّ صَدَاقَهَا خَمْسُونَ دِينَاراً وَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَالَ الْقَوْلُ قَوْلُ الزَّوْجِ مَعَ يَمِينِهِ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابو ایوب سے، اس نے ابو عبیدہ سے روایت کی ہے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے شادی کی مگر اس سے دخول نہ کیا پس اس عورت نے اپنے صداق کے بارے میں دعویٰ کیا کہ سو دینار ہے اور اس کے شوہر نے کہا کہ اس کا حق مہر پچاس درہم تھا اور ان کے درمیان کوئی گواہ بھی نہ ہو۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا "شوہر کا قول قسم کے ساتھ سچ ہو گا۔"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بِامْرَأَتِهِ ثُمَّ ادَّعَتِ الْمَهْرَ وَ قَالَ قَدْ أَعْطَيْتُكِ فَعَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ وَ عَلَيْهِ الْيَمِينُ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے، اس نے محمد بن عبد الحمید سے، اس نے ابو جمیلہ سے، اس نے حسن بن زیاد سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب آدمی اپنی بیوی سے دخول کرے پھر عورت مہر کا دعویٰ کرے اور مرد کہے میں نے تم کو دے دیا تھا تو اس پر (مرد پر) گواہ لانا اور قسم کھانا واجب ہے۔"

باب التَّزْوِيجِ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ (بغیر گواہوں کے شادی)

1- عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ بِغَيْرِ شُهُودٍ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِتَزْوِيجِ الْبَتَّةَ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اللَّهِ إِنَّمَا جُعِلَ الشُّهُودُ فِي تَزْوِيجِ الْبَتَّةِ مِنْ أَجْلِ الْوَلَدِ لَوْ لَا ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ بِهِ بَأْسٌ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عمر بن اذینہ سے، اس نے زرارۃ بن اعین سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی عورت سے بغیر گواہوں کے شادی کرتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس شادی میں کوئی قباحت نہیں کہ جو اس کے اور اللہ کے درمیان ہے۔ بے شک گواہوں کو مقرر کیا گیا ہے شادی میں اولاد کی وجہ سے اگر ایسا نہ ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔"

2- عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّمَا جُعِلَتِ الْبَيِّنَاتُ لِلنَّسَبِ وَ الْمَوَارِيثِ وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى وَ الْحُدُودِ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور محمد بن یحییٰ سے، اس نے عبد اللہ بن محمد سے ایک ساتھ، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "بے شک گواہوں کو مقرر کیا گیا ہے نسب اور وراثت کے معاملات کیلئے" اور دوسری روایت میں ہے۔ "حدود کیلئے"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ قَالَ لَا بَأْسَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ اور محمد بن اسماعیل سے، اس نے فضل بن شاذان سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حفص بن بختری سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے بغیر گواہوں کے شادی کی فرمایا "کوئی قباحت نہیں ہے"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ دَاوُدَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى (**عليه السلام**) لِأَبِي يُوسُفَ الْقَاضِي إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَمَرَ فِي كِتَابِهِ بِالطَّلَاقِ وَ أَكَّدَ فِيهِ بِشَاهِدَيْنِ وَ لَمْ يَرْضَ بِهِمَا إِلَّا عَدْلَيْنِ وَ أَمَرَ فِي كِتَابِهِ بِالتَّرْوِيجِ فَأَهْمَلَهُ بِلَا شُهُودٍ فَأَثْبَتُّمْ شَاهِدَيْنِ فِيمَا أَهْمَلَ وَ أَبْطَلْتُمُ الشَّاهِدِينَ فِيمَا أَكَّدَ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے داؤد نہدی سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے محمد بن فضیل سے روایت کی ہے کہ ابوالحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ابویوسف قاضی کو فرمایا۔ "اللہ عزّوجلّ نے اپنی کتاب میں طلاق کا حکم دیا اور اس میں دو گواہوں کی تاکید فرمائی اور ان کے عادل ہونے کے علاوہ پر راضی نہ ہوا اور اللہ عزّوجلّ نے شادی کا حکم دیا اور اسے بغیر گواہوں کے چھوٹ دی۔ پس تم جس میں چھوٹ دی گئی ہے گواہوں کو واجب کرتے ہو اور جس میں دو گواہوں کی تاکید ہے اس میں باطل قرار دیتے ہو"

باب مَا أُحِلَّ لِلنَّبِيِّ (صلى الله عليه وآله) مِنَ النِّسَاءِ

(نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے عورتوں میں سے جن کو حلال قرار دیا گیا)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ يا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنا لَكَ أَزْواجَكَ قُلْتُ كَمْ أُحِلَّ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ مَا شَاءَ مِنْ شَيْءٍ

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ اور محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے ایک ساتھ احمد بن محمد سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اللہ عزّوجلّ کے قول "اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے تمہارےؐ لیے تمہاریؐ بیویوں کو حلال قرار دیا" (احزاب 33:50) کے بارے میں سوال کیا اور عرض کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کتنی عورتیں حلال تھیں؟" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "ان میں سے جتنی چاہیں"

قُلْتُ قَوْلُهُ لا يَحِلُّ لَكَ النِّساءُ مِنْ بَعْدُ وَ لا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْواجٍ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَنْ يَنْكِحَ مَا شَاءَ مِنْ بَنَاتِ عَمِّهِ وَ بَنَاتِ عَمَّاتِهِ وَ بَنَاتِ خَالِهِ وَ بَنَاتِ خَالَاتِهِ وَ أَزْوَاجِهِ اللَّاتِي هَاجَرْنَ مَعَهُ وَ أُحِلَّ لَهُ أَنْ يَنْكِحَ مِنْ عُرْضِ الْمُؤْمِنِينَ بِغَيْرِ مَهْرٍ وَ هِيَ الْهِبَةُ وَ لَا تَحِلُّ الْهِبَةُ إِلَّا لِرَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَأَمَّا لِغَيْرِ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَلَا يَصْلُحُ نِكَاحٌ إِلَّا بِمَهْرٍ وَ ذَلِكَ مَعْنَى قَوْلِهِ تَعَالَى وَ امْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ قُلْتُ أَ رَأَيْتَ قَوْلَهُ تُرْجِي مَنْ تَشاءُ مِنْهُنَّ وَ تُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشاءُ قَالَ مَنْ آوَى فَقَدْ نَكَحَ وَ مَنْ أَرْجَأَ فَلَمْ يَنْكِحْ قُلْتُ قَوْلُهُ لا يَحِلُّ لَكَ النِّساءُ مِنْ بَعْدُ قَالَ إِنَّمَا عَنَى بِهِ النِّسَاءَ اللَّاتِي حَرَّمَ عَلَيْهِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهاتُكُمْ وَ بَناتُكُمْ وَ أَخَواتُكُمْ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَ لَوْ كَانَ الْأَمْرُ كَمَا يَقُولُونَ كَانَ قَدْ أَحَلَّ لَكُمْ مَا لَمْ يَحِلَّ لَهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ يَسْتَبْدِلُ كُلَّمَا أَرَادَ وَ لَكِنْ لَيْسَ الْأَمْرُ كَمَا يَقُولُونَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَحَلَّ لِنَبِيِّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَا أَرَادَ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ الَّتِي فِي النِّسَاءِ .

میں نے عرض کی۔ اللہ عَزّوجَلَّ کا قول "ان کے بعد تمہارے لیے عورتوں میں سے کوئی حلال نہیں اور یہ بھی نہیں کہ تم بیویوں میں سے کوئی ان کے ذریعے تبدیل کرو" (احزاب33:52) تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق حاصل تھا کہ وہ اپنے چچا اور چچیوں، خالوؤں اور خالاؤں کی بیٹیوں میں سے جتنی سے چاہیں نکاح کریں اور ان بیویوں سے کہ جو انؐ کے ساتھ ہجرت کر کے آئیں اور انؐ کیلئے حلال تھا کہ وہ مومنین کی عورتوں سے بغیر مہر کے نکاح کریں اور وہ ہبہ ہے اور ہبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے علاوہ حلال نہیں ہے۔ البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ کیلئے بغیر مہر کے نکاح درست نہیں ہے اور یہی معنٰی ہے اللہ عَزّوجَلَّ کے قول "اور اگر مومن عورت اپنا نفس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ھبہ کرے" (احزاب33:49) کا۔ میں نے عرض کی۔ "کیا آپ علیہ السلام نے اللہ عَزّوجَلَّ کا یہ قول ملاحظہ فرمایا۔ ان میں سے جنہیں تمؐ چاہو دور کر دو اور جنہیں چاہو اپنے پاس رکھو۔ (احزاب 33:51) تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "جن کو قریب کیا ان سے نکاح کیا اور جن کو دور کیا ان سے نکاح نہ کیا۔" میں نے عرض کی۔ اللہ عَزّوجَلَّ کا قول ہے۔ اس کے بعد تمہارے لیے کوئی عورت حلال نہیں (احزاب33:52) فرمایا۔ بے شک ان عورتوں سے مراد کہ جو ان پر حرام کی گئیں اس آیت والی ہیں۔ "تم پر حرام ہیں تمہاری مائیں، تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں۔۔۔۔۔۔ آخر آیت تک۔ (نساء4:23) جیسے لوگ کہتے ہیں اگر قضیہ ویسا ہوتا تو تمہارے لیے حلال ہو گا کہ وہ جو ان کیلئے حلال نہ تھا۔ یقیناً تم میں سے ہر ایک جب چاہے تبدیل کر سکتا ہے لیکن قضیہ ویسے نہیں ہے جیسے وہ بولتے ہیں یقیناً اللہ عَزّوجَلَّ نے عورتوں میں سے جتنی چاہیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے حلال قرار دیں ماسوائے ان عورتوں کے کہ جن کو سورۃ نساء کی اس آیۃ میں حرام قرار دیا گیا۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لا يَحِلُّ لَكَ النِّساءُ مِنْ بَعْدُ وَ لا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْواجٍ وَ لَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا ما مَلَكَتْ يَمِينُكَ فَقَالَ أَرَاكُمْ وَ أَنْتُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّهُ يَحِلُّ لَكُمْ مَا لَمْ يَحِلَّ لِرَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَ قَدْ أَحَلَّ اللَّهُ تَعَالَى لِرَسُولِهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَنْ يَتَزَوَّجَ مِنَ النِّسَاءِ مَا شَاءَ إِنَّمَا قَالَ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدِ الَّذِي حَرَّمَ عَلَيْكَ قَوْلُهُ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهاتُكُمْ وَ بَناتُكُمْ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اللہ عَزّوجَلَّ کے قول "اس کے بعد عورتیں آپؐ کیلئے حلال نہیں اور نہ یہ کہ ان کے ذریعے بیویوں کو بدل دو۔ اگرچہ ان کی صورت تمہیں بھائے مگر یہ کہ جو تیری مملوکہ ہوں (احزاب33:52) کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" میںؑ دیکھتا ہوں تمہیں کہ تم گمان کرتے ہو کہ تمہارے لیے حلال ہے وہ کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے حلال نہیں ہے۔ تحقیق اللہ عَزّوجَلَّ اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے حلال کیا کہ وہ عورتوں میں سے جتنی سے چاہیں نکاح کریں۔ اور بے شک فرمایا کہ تمہارے لیے حلال نہیں ہیں۔ عورتیں اس کے بعد کہ جو تم پر حرام ہیں۔ اس کا قول ہے۔ "تم پر حرام ہیں تمہاری مائیں، تمہاری بیٹیاں۔۔۔۔۔۔ الی آخر آیۃ (نساء4:23)

3- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَا سَأَلْنَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) كَمْ أُحِلَّ لِرَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مِنَ النِّسَاءِ قَالَ مَا شَاءَ يَقُولُ بِيَدِهِ هَكَذَا وَ هِيَ لَهُ حَلَالٌ يَعْنِي يَقْبِضُ يَدَهُ .

3۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی وشاء سے، اس نے جمیل بن دراج سے، اور محمد بن حمران سے روایت کی ہے کہ ہم نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے کتنی عورتیں حلال تھیں؟ فرمایا۔ "جتنی وہ چاہیں۔ انؐ کے ہاتھ میں ہے اور وہ انؐ کیلئے حلال ہوں گی یعنی ان پر کوئی پابندی نہ تھی۔"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِنَبِيِّهِ (**صلى الله عليه وآله**) يا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنا لَكَ أَزْواجَكَ كَمْ أَحَلَّ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ مَا شَاءَ مِنْ شَيْءٍ قُلْتُ [قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ] وَ امْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَها لِلنَّبِيِّ فَقَالَ لَا تَحِلُّ الْهِبَةُ إِلَّا لِرَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَ أَمَّا لِغَيْرِ رَسُولِ اللَّهِ فَلَا يَصْلُحُ نِكَاحٌ إِلَّا بِمَهْرٍ قُلْتُ أَ رَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لا يَحِلُّ لَكَ النِّساءُ مِنْ بَعْدُ فَقَالَ إِنَّمَا عَنَى بِهِ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهاتُكُمْ وَ بَناتُكُمْ وَ أَخَواتُكُمْ وَ عَمَّاتُكُمْ وَ خالاتُكُمْ إِلَى آخِرِهَا وَ لَوْ كَانَ الْأَمْرُ كَمَا تَقُولُونَ كَانَ قَدْ أَحَلَّ لَكُمْ مَا لَمْ يُحِلَّ لَهُ لِأَنَّ أَحَدَكُمْ يَسْتَبْدِلُ كُلَّمَا أَرَادَ وَ لَكِنْ لَيْسَ الْأَمْرُ كَمَا يَقُولُونَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَحَلَّ لِنَبِيِّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَنْ يَنْكِحَ مِنَ النِّسَاءِ مَا أَرَادَ إِلَّا مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ فِي سُورَةِ النِّسَاءِ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے عبدالکریم ابن عمرو سے، اس نے ابو بکر حضرمی سے روایت کی ہے کہ اللہ عزّوجلّ کے قول "اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے تمہارےؐ لیے تمہاریؐ بیویوں کو حلال قرار دیا ہے۔(احزاب33:50) کے بارے میں کہ انؐ کیلئے کتنی عورتیں حلال تھیں؟ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ "ان میں سے جتنی چاہیں اللہ عزّوجلّ کا قول ہے۔" اور اگر مومن عورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا نفس ہبہ کرے" اور فرمایا "ہبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کسی کو حلال نہیں ہے۔ البتہ غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح بغیر مہر کے درست نہیں ہے" میں نے عرض کی۔ کیا آپ علیہ السلام نے اللہ عزّوجلّ کا قول "اس کے بعد تمہارے لیے عورتیں حلال نہیں" ملاحظہ فرمایا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "بے شک اس کا معنٰی یہ ہے کہ تمہارے لیے حلال نہیں ہیں۔ وہ عورتیں کہ جن کو اللہ عزّوجلّ نے اس آیت میں حرام قرار دیا ہے۔ تم پر حرام ہیں تمہاری مائیں۔ بیٹیاں۔ بہنیں، پھوپھیاں، خالائیں۔۔۔۔۔۔ الی الاخر۔۔۔(نساء23) اگر قضیہ یوں ہوتا کہ جیسے تم کہتے ہو تمہارے لیے وہ حلال ہو گیا کہ جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے حلال نہ تھا کیونکہ تم میں سے ہر ایک جب چاہے تبدیل کر لیتا ہے لیکن معاملہ / بات ویسی نہیں ہے۔ ویسا نہیں ہے جیسا وہ کہتے ہیں۔ یقیناً اللہ عزّوجلّ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے حلال قرار دیا کہ وہ جتنی عورتوں سے چاہیں نکاح کریں ماسوائے ان عورتوں کے کہ جنہیں سورۃ نساء کی اس آیت میں حرام قرار دیا گیا۔"

5- وَ عَنْهُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَ غَيْرِهِ فِي تَسْمِيَةِ نِسَاءِ النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) وَ نَسَبِهِنَّ وَ صِفَتِهِنَّ عَائِشَةُ وَ حَفْصَةُ وَ أُمُّ حَبِيبٍ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ وَ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ وَ مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ وَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَ أُمُّ سَلَمَةَ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ وَ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ وَ كَانَتْ عَائِشَةُ مِنْ تَيْمٍ وَ حَفْصَةُ مِنْ عَدِيٍّ وَ أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ وَ سَوْدَةُ مِنْ بَنِي أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى وَ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ وَ عِدَادُهَا مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ وَ أُمُّ حَبِيبٍ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ وَ مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ بَنِي هِلَالٍ وَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حَيِّ بْنِ أَخْطَبَ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَ مَاتَ (**صلى الله عليه وآله**) عَنْ تِسْعِ نِسَاءٍ وَ كَانَ لَهُ سِوَاهُنَّ الَّتِي وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) وَ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُمُّ وُلْدِهِ وَ زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي الْجَوْنِ الَّتِي خُدِعَتْ وَ الْكِنْدِيَّةُ .

5۔ اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے ابو بصیر وغیرہ سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کے نام اور ان کے نسب اور صفات کے بارے میں روایت کی ہے کہ۔ عائشہ، حفصہ، ام حبیب بنت ابی سفیان بن حزب، زینب بنت جحش، سودہ بنت زمعہ، میمونہ بنت حارث، صفیہ بنت حیی بن اخطب، ام سلمہ بنت ابی امیہ اور جویریہ بنت حارث۔ اور عائشہ بنی تیم سے، حفصہ بنی عدی سے، ام سلمہ علیہ السلام بنی مخزوم سے، سودۃ علیہ السلام بنی اسد بن عبدالعزیٰ سے، زینب بنت جحش بنی اسد سے اور ان کا شمار بنی امیہ سے ہے۔ ام حبیب علیہ السلام بنت ابی سفیان بنی امیہ سے، میمونہ علیہ السلام بنت حارث بنی ھلال سے، صفیہ علیہ السلام بنت حیی بن اخطب بنی اسرائیل سے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت ہوئی تو آپؐ کے نو حرم تھے اور ان کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے وہ بھی تھیں کہ جنہوں نے اپنا آپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہبہ کیا۔ اور خدیجہ بنت خویلد سلام اللہ علیھا آپؐ کی اولادؑ کی ماں تھیں اور زینب بنت ابی الجون کہ جس نے دھوکا کیا اور کندیہ بھی تھی۔

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لَمْ يَتَزَوَّجْ عَلَى خَدِيجَةَ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا پر سوکن نہیں لائی۔"

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أُمَّ سَلَمَةَ زَوَّجَهَا إِيَّاهُ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ وَ هُوَ صَغِيرٌ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے سلمہ بن خطاب سے، اس نے حسن بن علی بن یقطین سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے ابراہیم بن ابو یحییٰ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سلمہ سلام اللہ علیہا سے شادی کی اور انہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عمر بن ابی سلمہ نے بیاہا در حالیکہ وہ صغیر تھے اور بالغ بھی نہ ہوئے تھے (یعنی عمر بن ابی سلمہ)۔"

8- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَاصِمِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ أَ رَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لا يَحِلُّ لَكَ النِّساءُ مِنْ بَعْدُ فَقَالَ إِنَّمَا لَمْ يَحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهاتُكُمْ وَ بَناتُكُمْ فِي هَذِهِ الْآيَةِ كُلِّهَا وَ لَوْ كَانَ الْأَمْرُ كَمَا يَقُولُونَ لَكَانَ قَدْ أَحَلَّ لَكُمْ مَا لَمْ يُحِلَّ لَهُ هُوَ لِأَنَّ أَحَدَكُمْ يَسْتَبْدِلُ كُلَّمَا أَرَادَ وَ لَكِنْ لَيْسَ الْأَمْرُ كَمَا يَقُولُونَ أَحَادِيثُ آلِ مُحَمَّدٍ (**صلى الله عليه وآله**) خِلَافُ أَحَادِيثِ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَحَلَّ لِنَبِيِّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَنْ يَنْكِحَ مِنَ النِّسَاءِ مَا أَرَادَ إِلَّا مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ فِي سُورَةِ النِّسَاءِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ .

8۔ احمد بن محمد عاصمی نے علی بن حسن بن فضال سے، اس نے علی بن اسباط سے، اس نے اپنے چچا یعقوب بن سالم سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ کیا آپ علیہ السلام نے اللہ عزّوجلّ کے قول "تمہارے لیے ان کے بعد عورتیں حلال نہیں" ملاحظہ فرمایا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ یقیناً نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے وہ عورتیں حلال نہ تھیں کہ جنہیں اللہ عزّوجلّ نے اس آیۃ مجیدہ میں حرام فرمایا ہے۔ "تم پر حرام ہیں تمہاری مائیں، بیٹیاں،۔۔۔ اس تمام آیت میں۔" اگر قضیہ ویسے ہو جس طرح لوگ کہتے ہیں تو تمہارے لیے حلال ہوا وہ کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے حلال نہ تھا اور وہ یہ کہ تم میں سے ہر ایک جب ارادہ کرے تبدیل کر سکتا ہے۔ لیکن نہیں جس طرح وہ کہتے ہیں ویسا نہیں ہے۔ آل محمد علیہم السلام کی احادیث لوگوں کی احادیث کے خلاف ہیں۔ یقیناً اللہ عزّوجلّ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے حلال قرار دیا کہ وہ جتنی عورتوں سے چاہیں نکاح کریں ماسوائے ان عورتوں کے کہ جنہیں سورۃ نساء کی اس آیت میں حرام قرار دیا گیا ہے۔

باب التَّزْوِيجِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ (بغیر ولی کے شادی)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ وَ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ الْمَرْأَةُ الَّتِي قَدْ مَلَكَتْ نَفْسَهَا غَيْرَ السَّفِيهَةِ وَ لَا الْمُوَلَّى عَلَيْهَا إِنَّ تَزْوِيجَهَا بِغَيْرِ وَلِيٍّ جَائِزٌ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عمر بن اذینہ سے، اس نے فضیل بن یسار اور محمد بن مسلم اور زرارۃ بن اعین اور برید بن معاویہ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا "وہ عورت کہ جو خود مختار ہو اور بے وقوف نہ ہو اور نہ ہی اس پر کوئی آقا ہو اس کی شادی بغیر ولی کے جائز ہے"

2- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ الْجَارِيَةُ الْبِكْرُ الَّتِي لَهَا أَبٌ لَا تَتَزَوَّجُ إِلَّا بِإِذْنِ أَبِيهَا وَ قَالَ إِذَا كَانَتْ مَالِكَةً لِأَمْرِهَا تَزَوَّجَتْ مَتَى شَاءَتْ .

2۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے ابو مریم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "وہ کنواری لڑکی کہ جس کا باپ موجود ہو اس کی شادی اس کے باپ کی اجازت کے بغیر نہ ہو گی اور پھر فرمایا۔ جب وہ خود مختار ہو تو جب چاہے شادی کر لے"

3- أَبَانٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ تَزَوَّجُ الْمَرْأَةُ مَنْ شَاءَتْ إِذَا كَانَتْ مَالِكَةً لِأَمْرِهَا فَإِنْ شَاءَتْ جَعَلَتْ وَلِيّاً .

3۔ ابان نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب عورت خود مختار ہو تو جس سے چاہے شادی کرے اور اگر چاہے تو اپنے لیے ولی مقرر کرے۔"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ الْكَلْبِيِّ عَنْ مَيْسَرَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أُلْقَى الْمَرْأَةَ بِالْفَلَاةِ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا أَحَدٌ فَأَقُولُ لَهَا لَكِ زَوْجٌ فَتَقُولُ لَا فَأَتَزَوَّجُهَا قَالَ نَعَمْ هِيَ الْمُصَدَّقَةُ عَلَى نَفْسِهَا .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے فضالہ بن ایوب سے، اس نے عمر بن ابان کلبی سے اس نے میسرہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک عورت مجھے وسیع بیابان میں ملتی ہے کہ جس میں اور کوئی بھی نہیں اور میں اس سے پوچھتا ہوں "کیا تم شوہر دار ہو" تو وہ کہتی ہے کہ "نہیں" کیا میں اس سے شادی کر سکتا ہوں۔ فرمایا "ہاں کیونکہ وہ اپنے نفس کی تصدیق کرنے والی ہے"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَرْأَةِ الثَّيِّبِ تَخْطُبُ إِلَى نَفْسِهَا قَالَ هِيَ أَمْلَكُ بِنَفْسِهَا تُوَلِّي أَمْرَهَا مَنْ شَاءَتْ إِذَا كَانَ كُفْواً بَعْدَ أَنْ تَكُونَ قَدْ نَكَحَتْ رَجُلًا قَبْلَهُ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے ایک ساتھ احمد بن محمد سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس عورت کے بارے میں کہ جو شوہر سے خالی ہو اور اپنے آپ سے شادی کا پیغام دے۔ فرمایا۔ "یہ اپنے نفس کی مالک ہے جسے چاہے اپنا امر سپرد کرے جب کہ وہ اس کا ہمسر ہو بعد اس کے کہ اس نے اس سے پہلے بھی کسی شخص سے نکاح کیا ہو۔"

6- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الْمَرْأَةُ الثَّيِّبُ تَخْطُبُ إِلَى نَفْسِهَا قَالَ هِيَ أَمْلَكُ بِنَفْسِهَا تُوَلِّي أَمْرَهَا مَنْ شَاءَتْ إِذَا كَانَ لَا بَأْسَ بِهِ بَعْدَ أَنْ تَكُونَ قَدْ نَكَحَتْ زَوْجاً قَبْلَ ذَلِكَ .

6۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے حسن بن زیاد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ شوہر سے خالی عورت خود سے شادی کا پیغام دیتی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ اپنے نفس کی مالک ہے جسے چاہے اپنا امر سپرد کرے جب کہ اس میں کوئی قباحت نہ ہو بعد اس کے کہ اس نے اس سے پہلے کسی شخص سے نکاح کیا تھا۔"

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ مَمْلُوكَةٍ كَانَتْ بَيْنِي وَ بَيْنَ وَارِثٍ مَعِي فَأَعْتَقْنَاهَا وَ لَهَا أَخٌ غَائِبٌ وَ هِيَ بِكْرٌ أَ يَجُوزُ لِي أَنْ أَتَزَوَّجَهَا أَوْ لَا يَجُوزُ إِلَّا بِأَمْرِ أَخِيهَا قَالَ بَلَى يَجُوزُ ذَلِكَ أَنْ تَزَوَّجَهَا قُلْتُ أَ فَأَتَزَوَّجُهَا إِنْ أَرَدْتُ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے عبد العزیز عبدی سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس مملوکہ (کنیز) کے بارے میں کہ جو میری اور میرے ایک وارث کی مشترکہ ملکیت تھی ہم نے اسے آزاد کر دیا ۔ درحالیکہ اس کا ایک بھائی غائب بھی ہے اور وہ کنواری ہے۔ کیا میرے لیے جائز ہے کہ اس کی شادی کرادوں یا اس کے بھائی کے حکم کے سوا جائز نہیں ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "ہاں یقیناً تمہارے لیے جائز ہے کہ تم اس کی شادی کرادو۔ میں نے عرض کی۔ اگر میں ارادہ کروں تو کیا میں بھی اس سے شادی کر سکتا ہوں؟ فرمایا "ہاں"

8- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) يَقُولُ لَا يَنْقُضُ النِّكَاحَ إِلَّا الْأَبُ .

8۔ احمد بن محمد نے ابن محبوب سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے زرارۃ بن اعین سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "باپ کے سوا کوئی نکاح نہیں توڑ سکتا۔"

باب اسْتِيمَارِ الْبِكْرِ وَ مَنْ يَجِبُ عَلَيْهِ اسْتِيمَارُهَا وَ مَنْ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ

(کنواری لڑکی سے اس کے امر میں مشورہ اور جس پر اس سے مشورہ واجب ہے اور جس پر واجب نہیں)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا تَزَوَّجُ ذَوَاتُ الْآبَاءِ مِنَ الْأَبْكَارِ إِلَّا بِإِذْنِ آبَائِهِنَّ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علاء بن رزین سے، اس نے ابن ابی یعفور سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "کنواری لڑکیوں سے کہ جن کے باپ موجود ہوں ان کے آباء کی اجازت کے بغیر شادی نہ کرو"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) قَالَ لَا تُسْتَأْمَرُ الْجَارِيَةُ إِذَا كَانَتْ بَيْنَ أَبَوَيْهَا لَيْسَ لَهَا مَعَ الْأَبِ أَمْرٌ وَ قَالَ يَسْتَأْمِرُهَا كُلُّ أَحَدٍ مَا عَدَا الْأَبَ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علاءبن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا"لڑکی سے اس کے امر کے بارے میں مشورہ نہ لیا جائے جب اس کا امر اس کے والدین کے ہاتھ میں ہو۔ کیونکہ باپ کے ساتھ اس کو کوئی اختیار نہیں ہے اور فرمایا"اس کے باپ کے علاوہ ہر ایک کو اس سے اس کے امر میں مشورہ کرنا چاہیے۔"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ يُرِيدُ أَنْ يُزَوِّجَ أُخْتَهُ قَالَ يُؤَامِرُهَا فَإِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ إِقْرَارُهَا وَ إِنْ أَبَتْ لَمْ يُزَوِّجْهَا وَ إِنْ قَالَتْ زَوِّجْنِي فُلَاناً فَلْيُزَوِّجْهَا مِمَّنْ تَرْضَى وَ الْيَتِيمَةُ فِي حِجْرِ الرَّجُلِ لَا يُزَوِّجْهَا إِلَّا بِرِضَاهَا .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے داؤد بن سرحان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنی بہن کی شادی کرانا چاہتا ہو فرمایا۔ اس کو حکم دے اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کا اقرار ہو گا اور اگر انکار کر دے تو اس کی شادی نہ کرئے اور اگر وہ کہے"میری شادی فلاں شخص سے کر دو تو اسے چاہیے کہ جس پر وہ راضی ہے اسی سے اس کی شادی کرا دے اور وہ یتیم لڑکی کہ جو گود میں ہو اس کی شادی اس کی رضا کے بغیر نہ کرائی جائے،

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الْجَارِيَةِ يُزَوِّجُهَا أَبُوهَا بِغَيْرِ رِضًا مِنْهَا قَالَ لَيْسَ لَهَا مَعَ أَبِيهَا أَمْرٌ إِذَا أَنْكَحَهَا جَازَ نِكَاحُهُ وَ إِنْ كَانَتْ كَارِهَةً قَالَ وَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ يُرِيدُ أَنْ يُزَوِّجَ أُخْتَهُ قَالَ يُؤَامِرُهَا فَإِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ إِقْرَارُهَا وَ إِنْ أَبَتْ لَمْ يُزَوِّجْهَا .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس لڑکی کے بارے میں کہ جسے اس کے باپ نے اس کی رضامندی کے بغیر بیاہ دیا۔ فرمایا باپ کے ہوتے ہوئے اسے کوئی اختیار نہیں جب وہ اس کا نکاح کر دے تو اس کا نکاح کرانا جائز ہے اگرچہ وہ لڑکی اسے ناپسند کرے" راوی کہتا ہے کہ سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنی بہن کی شادی کرانا چاہتا ہے۔ فرمایا۔ اس کو حکم دے۔ اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس لڑکی کا اقرار ہو گا اور اگر وہ انکار کرے تو اس کی شادی نہ کرائے۔"

5- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ فَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا تُسْتَأْمَرُ الْجَارِيَةُ الَّتِي بَيْنَ أَبَوَيْهَا إِذَا أَرَادَ أَبُوهَا أَنْ يُزَوِّجَهَا هُوَ أَنْظَرُ لَهَا وَ أَمَّا الثَّيِّبُ فَإِنَّهَا تُسْتَأْذَنُ وَ إِنْ كَانَتْ بَيْنَ أَبَوَيْهَا إِذَا أَرَادَا أَنْ يُزَوِّجَاهَا .

5۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے، اس نے جعفر بن سماعۃ سے اس نے ابان سے، اس نے فضل بن عبدالملک سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"لڑکی سے کہ جو والدین کے درمیان ہو مشورہ نہیں لیا جائے گا جب اس کا باپ اس کی شادی کا ارادہ کرے اور وہ اسے مناسب سمجھے البتہ شوہر سے خالی عورت سے اجازت لی جائے گی اگرچہ وہ اپنے والدین کے درمیان ہو جب اس کی شادی کا ارادہ کیا جائے"

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) عَنِ الْجَارِيَةِ الصَّغِيرَةِ يُزَوِّجُهَا أَبُوهَا أَ لَهَا أَمْرٌ إِذَا بَلَغَتْ قَالَ لَا لَيْسَ لَهَا مَعَ أَبِيهَا أَمْرٌ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْبِكْرِ إِذَا بَلَغَتْ مَبْلَغَ النِّسَاءِ أَ لَهَا مَعَ أَبِيهَا أَمْرٌ قَالَ لَا لَيْسَ لَهَا مَعَ أَبِيهَا أَمْرٌ مَا لَمْ تَكْبَرْ .

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے عبد اللہ بن صلت سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن رضا علیہ السلام سے اس چھوٹی لڑکی کے بارے میں سوال کیا کہ جس کی تزویج اس کا باپ کر دے کیا اس کے بالغ ہونے کے بعد اسے اختیار ہے؟ فرمایا۔ ''نہیں باپ کے ہوتے ہوئے اسے اختیار نہیں'' راوی کہتا ہے میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس کنواری لڑکی کے بارے میں کہ جب وہ بالغ ہو کر عام عورتوں جتنی ہو جائے کیا باپ کے ہوتے ہوئے اسے اختیار ہے؟ فرمایا ''نہیں اس کے باپ کے ہوتے ہوئے اسے کوئی اختیار نہیں جب تک عمر رسیدہ نہ ہو جائے۔''

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كَتَبَ بَعْضُ بَنِي عَمِّي إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي (**عليه السلام**) مَا تَقُولُ فِي صَبِيَّةٍ زَوَّجَهَا عَمُّهَا فَلَمَّا كَبِرَتْ أَبَتِ التَّزْوِيجَ فَكَتَبَ بِخَطِّهِ لَا تُكْرَهُ عَلَى ذَلِكَ وَ الْأَمْرُ أَمْرُهَا .

7۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن مہزیار سے، اس نے محمد بن حسن الاشعری سے روایت کی ہے کہ میرے چچازادوں میں سے کسی نے ابو جعفر ثانی علیہ السلام کو خط لکھا۔ کیا فرماتے ہیں آپؑ اس بچی کے بارے میں کہ جب اس کا چچا تزویج کر دے اور جب وہ بڑی ہو تو تزویج سے انکار کر دے؟ تو آپ علیہ السلام نے اپنے خط میں تحریر فرمایا۔ اس کو اس پر مجبور نہ کیا جائے کیونکہ اس لڑکی کو اپنے امر کا اختیار ہے۔''

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ (**عليه السلام**) فِي الْمَرْأَةِ الْبِكْرِ إِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَ الثَّيِّبِ أَمْرُهَا إِلَيْهَا .

8۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن علیہ السلام نے کنواری عورت کے بارے میں فرمایا۔ اس کا اذن اس کی خاموشی ہے اور شوہر سے خالی عورت کا معاملہ اس کے ہاتھ میں ہے''

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) عَنِ الصَّبِيَّةِ يُزَوِّجُهَا أَبُوهَا ثُمَّ يَمُوتُ وَ هِيَ صَغِيرَةٌ فَتَكْبَرُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا زَوْجُهَا أَ يَجُوزُ عَلَيْهَا التَّزْوِيجُ أَوِ الْأَمْرُ إِلَيْهَا قَالَ يَجُوزُ عَلَيْهَا تَزْوِيجُ أَبِيهَا .

9۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے، روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے اس بچی کے بارے میں سوال کیا کہ جس کی تزویج اس کے بابا نے کی پھر وہ مر گیا در حالیکہ وہ چھوٹی تھی۔ پس جب وہ بڑی ہوئی اس سے پہلے کہ اس کا شوہر اس سے دخول کرے کیا اس کی تزویج جائز ہے۔ یا اس عورت کا معاملہ اس کے اپنے ہاتھ میں ہے؟ فرمایا۔ ''اس پر اس کے باپ کی تزویج جائز ہے''

باب الرَّجُلُ يُرِيدُ أَنْ يُزَوِّجَ ابْنَتَهُ وَ يُرِيدُ أَبُوهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا رَجُلًا آخَرَ

(ایک آدمی اپنی بیٹی کی شادی کرانا چاہتا ہے جب کہ اس کا دادا اس کی کسی اور آدمی سے تزویج چاہتا ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الْجَارِيَةُ يُرِيدُ أَبُوهَا أَنْ يُزَوِّجَهَا مِنْ رَجُلٍ وَ يُرِيدُ جَدُّهَا أَنْ يُزَوِّجَهَا مِنْ رَجُلٍ آخَرَ فَقَالَ الْجَدُّ أَوْلَى بِذَلِكَ مَا لَمْ يَكُنْ مُضَارّاً إِنْ لَمْ يَكُنِ الْأَبُ زَوَّجَهَا قَبْلَهُ وَ يَجُوزُ عَلَيْهَا تَزْوِيجُ الْأَبِ وَ الْجَدِّ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک لڑکی کا باپ اس کی شادی کسی شخص سے کرنا چاہتا ہے جب کہ اس لڑکی کا دادا چاہتا ہے کہ اس کی شادی کسی دوسرے آدمی سے کر دے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا"اس معاملہ میں دادا کو اولیت حاصل ہے۔ اگر نقصان دہ نہ ہو اور اس کا باپ اس سے پہلے اس کی تزویج نہ کر چکا ہو اور اس کیلئے باپ اور دادا کی تزویج جائز ہے"

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) قَالَ إِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ ابْنَةَ ابْنِهِ فَهُوَ جَائِزٌ عَلَى ابْنِهِ وَ لِابْنِهِ أَيْضاً أَنْ يُزَوِّجَهَا فَقُلْتُ فَإِنْ هَوِيَ أَبُوهَا رَجُلًا وَ جَدُّهَا رَجُلًا فَقَالَ الْجَدُّ أَوْلَى بِنِكَاحِهَا .

2۔ احمد بن محمد نے علی بن الحکم سے، اس نے علاء بن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب کوئی شخص اپنے بیٹے کی بیٹی کی تزویج کرے تو اس کے بیٹے کے بر خلاف جائز ہے اور اس کے بیٹے کو بھی حق ہے کہ اس کی تزویج کرے۔ میں نے عرض کی۔ اگر اس لڑکی کا باپ ایک شخص کی اور اس کا دادا دوسرے شخص کی خواہش کرے تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"اس کے نکاح کے معاملہ میں دادا کو اولیت حاصل ہے"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنِّي لَذَاتَ يَوْمٍ عِنْدَ زِيَادِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَارِثِيِّ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَسْتَعْدِي عَلَى أَبِيهِ فَقَالَ أَصْلَحَ اللَّهُ الْأَمِيرَ إِنَّ أَبِي زَوَّجَ ابْنَتِي بِغَيْرِ إِذْنِي فَقَالَ زِيَادٌ لِجُلَسَائِهِ الَّذِينَ عِنْدَهُ مَا تَقُولُونَ فِيمَا يَقُولُ هَذَا الرَّجُلُ قَالُوا نِكَاحُهُ بَاطِلٌ قَالَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ مَا تَقُولُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ فَلَمَّا سَأَلَنِي أَقْبَلْتُ عَلَى الَّذِينَ أَجَابُوهُ فَقُلْتُ لَهُمْ أَ لَيْسَ فِيمَا تَرْوُونَ أَنْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَنَّ رَجُلًا جَاءَ يَسْتَعْدِيهِ عَلَى أَبِيهِ فِي مِثْلِ هَذَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَنْتَ وَ مَالُكَ لِأَبِيكَ قَالُوا بَلَى فَقُلْتُ لَهُمْ فَكَيْفَ يَكُونُ هَذَا وَ هُوَ وَ مَالُهُ لِأَبِيهِ وَ لَا يَجُوزُ نِكَاحُهُ [عَلَيْهِ] قَالَ فَأَخَذَ بِقَوْلِهِمْ وَ تَرَكَ قَوْلِي .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے ابو المغراء سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ میں ایک دن زیاد بن عبید اللہ حارثی کے پاس تھا۔ کہ ایک شخص آیا جو اپنے باپ کے خلاف مدد چاہتا تھا۔ اس نے کہا۔ "اے امیر اللہ تیرے امور کی اصلاح فرمائے! میرے باپ نے میری بیٹی کی تزویج میری اجازت کے بغیر کر دی ہے۔" تو زیاد نے اپنے پاس بیٹھے لوگوں سے کہا۔ "جو شخص یہ کہتا ہے اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا اس کا نکاح باطل ہے۔" فرمایا پھر اس نے میری طرف رخ کیا اور کہا ۔ ابو عبداللہ علیہ السلام آپؑ کیا فرماتے ہیں؟ جب اس نے مجھؑ سے سوال کیا تو میںؑ نے جواب دینے والوں کی طرف رخ کیا ان سے کہا۔ کیا تم نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں نہیں دیکھا کہ انؐ کے پاس ایک شخص آیا جو اپنے باپ کے خلاف مدد چاہتا تھا اس کی طرح تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کیلئے ہے۔" انہوں نے کہا "یقیناً درست ہے" تو میںؑ نے ان سے کہا تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ اور اس کا مال اس کے باپ کا ہو اور اس کا نکاح جائز نہ ہو۔؟ فرمایا"زیاد نے ان کا قول لیا اور میرےؑ قول کو ترک کر دیا۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ [جَمِيعاً] عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا زَوَّجَ الْأَبُ وَ الْجَدُّ كَانَ التَّزْوِيجُ لِلْأَوَّلِ فَإِنْ كَانَ جَمِيعاً فِي حَالٍ وَاحِدَةٍ فَالْجَدُّ أَوْلَى .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اور محمد بن اسماعیل سے، انہوں نے ایک ساتھ فضل بن شاذان سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حشام بن سالم اور محمد بن حکیم سے روایت کی ہے۔ کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب باپ اور دادا دونوں تزویج کر دیں تو جو پہلے کرے اس کی درست ہے اور اگر دونوں ایک ساتھ اکٹھے کریں تو دادا کو اولیت حاصل ہے۔

5- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ أَبَانٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ الْجَدَّ إِذَا زَوَّجَ ابْنَةَ ابْنِهِ وَ كَانَ أَبُوهَا حَيّاً وَ كَانَ الْجَدُّ مَرْضِيّاً جَازَ قُلْنَا فَإِنْ هَوِيَ أَبُو الْجَارِيَةِ هَوًى وَ هَوِيَ الْجَدُّ هَوًى وَ هُمَا سَوَاءٌ فِي الْعَدْلِ وَ الرِّضَا قَالَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ تَرْضَى بِقَوْلِ الْجَدِّ .

5۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے، اس نے جعفر بن سماعۃ سے، اس نے ابان سے، اس نے فضل بن عبد الملک سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب دادا اپنے بیٹے یا بیٹی کی تزویج کر دے جب کہ اس کا باپ زندہ ہو اور دادا راضی ہو تو جائز ہے۔ ہم نے عرض کی اگر لڑکی کا باپ ایک خواہش کرے اور اس کا دادا ایک خواہش کرے اور وہ دونوں عدل اور رضا میں برابر ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "میرے نزدیک پسندیدہ یہ ہے کہ تم دادا کے قول سے راضی ہو جاؤ"

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ فَأَبَى ذَلِكَ وَالِدُهُ فَإِنَّ تَزْوِيجَ الْأَبِ جَائِزٌ وَ إِنْ كَرِهَ الْجَدُّ لَيْسَ هَذَا مِثْلَ الَّذِي يَفْعَلُهُ الْجَدُّ ثُمَّ يُرِيدُ الْأَبُ أَنْ يَرُدَّهُ .

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے داؤد بن حصین سے، اس نے ابو العباس سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب ایک شخص تزویج کر دے اور اس کا باپ اس تزویج کا انکار کرے تو باپ کی تزویج جائز ہے اگرچہ دادا ناپسند ہی کیوں نہ کرے۔ یہ اس طرح نہیں ہے کہ دادا کرے پھر باپ چاہے کہ اس کو رد کر دے۔

باب الْمَرْأَةِ يُزَوِّجُهَا وَلِيَّانِ غَيْرُ الْأَبِ وَ الْجَدِّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ رَجُلٍ آخَرَ

(ایک عورت کو اس کے دو ولی جو باپ اور دادا کے علاوہ ہوں ہر ایک علیحدہ علیحدہ آدمی سے تزویج کر دے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَضَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) فِي امْرَأَةٍ أَنْكَحَهَا أَخُوهَا رَجُلًا ثُمَّ أَنْكَحَتْهَا أُمُّهَا بَعْدَ ذَلِكَ رَجُلًا وَ خَالُهَا أَوْ أَخٌ لَهَا صَغِيرٌ فَدُخِلَ بِهَا فَجَلَتْ فَاحْتَكَمَا فِيهَا فَأَقَامَ الْأَوَّلُ الشُّهُودَ فَأَلْحَقَهَا بِالْأَوَّلِ وَ جَعَلَ لَهَا الصَّدَاقَيْنِ جَمِيعاً وَ مَنَعَ زَوْجَهَا الَّذِي حُقَّتْ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا حَتَّى تَضَعَ حَمْلَهَا ثُمَّ أَلْحَقَ الْوَلَدَ بِأَبِيهِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے محمد بن قیس سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ امیر المومنین علیہ السلام نے اس عورت کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ جس کی اس کے بھائی نے ایک شخص سے تزویج کر دی پھر اس کے بعد اس کی ماں نے اس کی تزویج ایک علیحدہ مرد سے کر دی۔ در حالیکہ اس کا ماموں یا اس کا بھائی چھوٹا تھا۔ پس اس نے اس عورت سے دخول کیا۔ اور وہ عورت حاملہ ہو گئی اور اس معاملہ میں دونوں ثالث کے پاس مقدمہ لائے پس پہلے نے گواہ قائم کیے پس آپ علیہ السلام نے اس عورت کے حمل

کو پہلے سے ملحق کر دیا اور اس عورت کے لیے دونوں حق مہر ایک ساتھ قرار دیئے۔ اور اس شوہر کو روک دیا کہ جس کو حق حاصل تھا کہ وہ اس سے دخول کرے یہاں تک کہ اس کا وضع حمل ہو جائے پھر بچے کو اس کے باپ سے ملحق کر دیا۔"

2- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ وَلِيدٍ بَيَّاعِ الْأَسْفَاطِ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ أَنَا عِنْدَهُ عَنْ جَارِيَةٍ كَانَ لَهَا أَخَوَانِ زَوَّجَهَا الْأَكْبَرُ بِالْكُوفَةِ وَ زَوَّجَهَا الْأَصْغَرُ بِأَرْضٍ أُخْرَى قَالَ الْأَوَّلُ بِهَا أَوْلَى إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْآخَرُ قَدْ دَخَلَ بِهَا فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَهِيَ امْرَأَتُهُ وَ نِكَاحُهُ جَائِزٌ .

2۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اور محمد بن اسماعیل سے، ان دونوں نے ایک ساتھ فضل بن شاذان سے، اس نے صفوان سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے ٹوکریاں بیچنے والے ولید سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا در حالیکہ میں ان کے پاس حاضر تھا۔ اس لڑکی کے بارے میں کہ جس کے دو بھائی تھے ان میں سے بڑے نے اس کی تزویج کوفہ میں اور چھوٹے نے کسی اور علاقے میں کر دی۔ فرمایا۔ "پہلے کو اولیت ہے ماسوائے اس کے کہ دوسرا اس سے دخول کرے اور اگر دوسرا اس سے دخول کرے تو وہ اس کی بیوی ہو گی اور اس کا نکاح جائز ہو گا۔"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَ تَرَكَ أَخَوَيْنِ وَ الْبِنْتَ وَ الِابْنَةُ صَغِيرَةٌ فَعَمَدَ أَحَدُ الْأَخَوَيْنِ الْوَصِيُّ فَزَوَّجَ الِابْنَةَ مِنِ ابْنِهِ ثُمَّ مَاتَ أَبُو الِابْنِ الْمُزَوَّجِ فَلَمَّا أَنْ مَاتَ قَالَ الْآخَرُ أَخِي لَمْ يُزَوِّجْ ابْنَهُ فَزَوَّجَ الْجَارِيَةَ مِنِ ابْنِهِ فَقِيلَ لِلْجَارِيَةِ أَيُّ الزَّوْجَيْنِ أَحَبُّ إِلَيْكِ الْأَوَّلُ أَوِ الْآخَرُ قَالَتِ الْآخَرُ ثُمَّ إِنَّ الْأَخَ الثَّانِيَ مَاتَ وَ لِلْأَخِ الْأَوَّلِ ابْنٌ أَكْبَرُ مِنَ الِابْنِ الْمُزَوَّجِ فَقَالَ لِلْجَارِيَةِ اخْتَارِي أَيُّهُمَا أَحَبُّ إِلَيْكِ الزَّوْجُ الْأَوَّلُ أَوِ الزَّوْجُ الْآخَرُ فَقَالَ الرِّوَايَةُ فِيهَا أَنَّهَا لِلزَّوْجِ الْأَخِيرِ وَ ذَلِكَ أَنَّهَا [تَكُونُ] قَدْ كَانَتْ أَدْرَكَتْ حِينَ زَوَّجَهَا وَ لَيْسَ لَهَا أَنْ تَنْقُضَ مَا عَقَدَتْهُ بَعْدَ إِدْرَاكِهَا .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام سے ایک شخص نے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو مر گیا اور اس نے پسماندگان میں دو بھائیوں، ایک بیٹی اور ایک چھوٹی سی بیٹی کو چھوڑا، دونوں بھائیوں میں سے ایک وصی بنا اور اس نے ایک بیٹی کو اپنے بیٹے سے تزویج کر دی۔ پھر مزوج کا باپ مر گیا جب وہ مرا تو دوسرے نے کہا کہ میرے بھائی نے تزویج نہیں کی تھی اور اس نے لڑکی کو اپنے بیٹے سے بیاہ دیا تو اس لڑکی سے کہا گیا۔ تمہیں کون سا شوہر پسند ہے۔ پہلا یا دوسرا؟ اس نے کہا دوسرا۔ پھر دوسرا بھائی بھی مر گیا اور پہلے بھائی کا ایک مزوج بیٹے سے بڑا بیٹا تھا اس نے لڑکی سے کہا۔ تم اختیار کرو۔ کونسا شوہر تمہارے لیے پسندیدہ ہے۔ پہلا یا دوسرا۔ آپ (ابو عبد اللہ) علیہ السلام نے فرمایا۔ اس میں روایت یہ ہے کہ وہ دوسرے کیلئے ہے اور یہ اس لیے ہے کہ وہ اس کی تزویج کے وقت بالغ ہو چکی تھی اور اس عورت کو اختیار نہیں کہ وہ اس عقد کو توڑے کہ جو اس کی بلوغت کے وقت ہو۔

باب الْمَرْأَةِ تُوَلِّي أَمْرَهَا رَجُلًا لِيُزَوِّجَهَا مِنْ رَجُلٍ فَزَوَّجَهَا مِنْ غَيْرِهِ

(عورت ایک مرد کو اپنا ولی بناتی ہے تا کہ وہ اسے ایک مرد سے بیاہ دے اور وہ مرد اسے دوسرے شخص سے بیاہ دیتا ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي امْرَأَةٍ وَلَّتْ أَمْرَهَا رَجُلًا فَقَالَتْ زَوِّجْنِي فُلَاناً فَقَالَ إِنِّي لَا أُزَوِّجُكِ حَتَّى تُشْهِدِي لِي أَنَّ أَمْرَكِ بِيَدِي فَأَشْهَدَتْ لَهُ فَقَالَ عِنْدَ التَّزْوِيجِ لِلَّذِي يَخْطُبُهَا يَا فُلَانُ عَلَيْكَ كَذَا وَ كَذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ هُوَ لِلْقَوْمِ اشْهَدُوا أَنَّ ذَلِكَ لَهَا عِنْدِي وَ قَدْ زَوَّجْتُهَا نَفْسِي فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ لَا وَ لَا كَرَامَةَ وَ مَا أَمْرِي إِلَّا بِيَدِي وَ مَا وَلَّيْتُكَ أَمْرِي إِلَّا حَيَاءً مِنَ الْكَلَامِ قَالَ تُنْزَعُ مِنْهُ وَ تُوجَعُ رَأْسُهُ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور محمد بن یحییٰ سے، ان دونوں نے ایک ساتھ احمد بن محمد سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ اس عورت کے بارے میں کہ جو کسی آدمی کو اپنا ولی بناتی ہے اور اس سے کہا مجھے فلاں شخص سے بیاہ دو۔ تو اس شخص نے کہا۔ میں تمہیں نہیں بیاہوں گا۔ جب تک تم گواہی نہ دو کہ تمہارا معاملہ میرے ہاتھ میں ہے پس اس عورت نے اس کیلئے گواہی دی پس تزویج کے وقت وہ شخص اس آدمی کو کہتا ہے کہ جس نے اس عورت سے شادی کا خطبہ دیا۔ اے فلاں کیا تم پر اتنا اتنا نہیں ہے؟ اس نے کہا۔ ہاں۔ پس اس نے قوم کو کہا۔ "تم سب گواہ رہنا کہ یہ سب اس عورت کے لئے میرے پاس ہے اور میں اس عورت کی تزویج خود سے کرتا ہوں اور عورت نے کہا۔ نہیں اس میں کوئی شرافت نہیں۔ میرا امر میرے ہی ہاتھ میں ہے کسی کے ہاتھ میں نہیں، میں نے تمہیں بات کرنے کی شرم کے سبب اپنا امر تیرے سپرد کیا تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس شخص سے معاملہ واپس لے لیا جائے گا اور اس کا سر پیٹا جائے گا"

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مِثْلَهُ .

محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن نعمان سے، اس نے ابوصباح کنانی سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

باب أَنَّ الصِّغَارَ إِذَا زُوِّجُوا لَمْ يَأْتَلِفُوا

(جب چھوٹے بچوں کی تزویج کر دی جائے تو وہ ایک دوسرے سے محبت نہ کریں گے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَوْ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) قَالَ قِيلَ لَهُ إِنَّا نُزَوِّجُ صِبْيَانَنَا وَ هُمْ صِغَارٌ قَالَ فَقَالَ إِذَا زُوِّجُوا وَ هُمْ صِغَارٌ لَمْ يَكَادُوا يَتَأَلَّفُوا .

ا۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے اور علی بن ابراہیم سے، دونوں نے اس کے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہشام بن حکم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام یا ابوالحسن علیہ السلام سے عرض کیا گیا۔ ہم اپنے بچوں کو بیاہتے ہیں در حالیکہ وہ چھوٹے ہوتے ہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب تم انہیں بیاہو در حالیکہ وہ چھوٹے ہوں تو ان میں الفت نہ ہو گی۔"

باب الْحَدِّ الَّذِي يُدْخَلُ بِالْمَرْأَةِ فِيهِ (عمر کی وہ حد کہ جس میں عورت سے دخول ہو سکتا ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ لَا يُدْخَلُ بِالْجَارِيَةِ حَتَّى يَأْتِيَ لَهَا تِسْعُ سِنِينَ أَوْ عَشْرُ سِنِينَ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے عبدالکریم بن عمرو سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا "لڑکی سے دخول نہ کرو یہاں تک کہ وہ نو یا دس سال کی ہو جائے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ وَ هِيَ صَغِيرَةٌ فَلَا يَدْخُلْ بِهَا حَتَّى يَأْتِيَ لَهَا تِسْعُ سِنِينَ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور محمد بن یحییٰ سے، دونوں نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "جب آدمی کسی لڑکی سے شادی کرے درحالیکہ وہ چھوٹی ہو تو اس سے دخول نہ کرے یہاں تک کہ وہ نو سال کی ہو جائے"

3- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ لَا يُدْخَلُ بِالْجَارِيَةِ حَتَّى يَأْتِيَ لَهَا تِسْعُ سِنِينَ أَوْ عَشْرُ سِنِينَ .

3۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے موسیٰ بن بکر سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ "لڑکی سے دخول نہ کیا جائے یہاں تک کہ وہ نو یا دس سال کی ہو جائے"

4- عَنْهُ عَنْ زَكَرِيَّا الْمُؤْمِنِ أَوْ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ رَجُلٌ وَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا حَدَّثَنِي عَنْ عَمَّارٍ السِّجِسْتَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ لِمَوْلًى لَهُ انْطَلِقْ فَقُلْ لِلْقَاضِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) حَدُّ الْمَرْأَةِ أَنْ يُدْخَلَ بِهَا عَلَى زَوْجِهَا ابْنَةُ تِسْعِ سِنِينَ .

4۔ اس نے ذکریا مومن سے یا اس کے اور اس کے درمیان ایک شخص ہے اور میں اسے نہیں جانتا سے، مگر یہ کہ اس نے مجھے عمار سجستانی سے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا وہ اپنے غلام سے فرما رہے تھے۔ آجاؤ اور قاضی سے کہو" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "عورت کیلئے عمر کی حد کہ جب اسے اس کے شوہر کے پاس بھیجا جائے نو سال ہے"

باب الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَ يَتَزَوَّجُ ابْنُهُ ابْنَتَهَا

(آدمی ایک عورت سے شادی کرتا ہے اور اپنے بیٹے کو اس عورت کی بیٹی سے بیاہتا ہے)

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ خَلَفَ عَلَيْهَا رَجُلٌ بَعْدُ فَوَلَدَتْ لِلْآخَرِ هَلْ يَحِلُّ وَلَدُهَا مِنَ الْآخَرِ لِوَلَدِ الْأَوَّلِ مِنْ غَيْرِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ أَعْتَقَ سُرِّيَّةً لَهُ ثُمَّ خَلَفَ عَلَيْهَا رَجُلٌ بَعْدَهُ ثُمَّ وَلَدَتْ لِلْآخَرِ هَلْ يَحِلُّ وَلَدُهَا لِوَلَدِ الَّذِي أَعْتَقَهَا قَالَ نَعَمْ .

1۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے عیص ابن القاسم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے میں نے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی پھر اس کے بعد اس پر دوسرا شخص آتا ہے اور وہ عورت دوسرے کیلئے اولاد جنتی ہے کیا اس عورت کی اس دوسرے سے اولاد اس عورت کی پہلے شوہر کی۔ اس کے علاوہ کسی اولاد کیلئے حلال ہے۔ فرمایا "ہاں"

اور میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنی موطوعہ کنیز کو آزاد کرتا ہے۔ پھر اس کے بعد اس کنیز پر دوسرا شخص آتا ہے پھر وہ اس دوسرے کیلئے اولاد جنتی ہے کیا اس کنیز کی اولاد آزاد کرنے والے کی اولاد کیلئے حلال ہے۔؟ فرمایا "ہاں"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَاصِمِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ شُعَيْبٍ الْعَقَرْقُوفِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْجَارِيَةُ يَقَعُ عَلَيْهَا يَطْلُبُ وَلَدَهَا فَلَمْ يُرْزَقْ مِنْهَا وَلَداً فَوَهَبَهَا لِأَخِيهِ أَوْ بَاعَهَا فَوَلَدَتْ لَهُ أَوْلَاداً أَ يُزَوِّجُ وَلَدَهُ مِنْ غَيْرِهَا وَلَدَ أَخِيهِ مِنْهَا فَقَالَ أَعِدْ عَلَيَّ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے صفوان سے اور احمد بن محمد عاصمی سے، اس نے علی بن الحسن بن فضال سے، اس نے عباس بن عامر سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے شعیب عقر قوفی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں کہ جس کی ایک کنیز تھی اس نے اس سے جماع کی اور اس سے اولاد چاہتا تھا لیکن اسے اولاد نہ ملی۔ پس اس نے وہ کنیز اپنے بھائی کو ھبہ کر دی۔ یا اسے بیچ دیا پس اس نے دوسرے کیلئے اولاد پیدا کی۔ کیا اس پہلے شخص کی اس کے علاوہ سے اولاد اس کے بھائی کی اس کنیز سے اولاد کے ساتھ شادی کر سکتی ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "میرے سامنے پھر دہراؤ" پس میں نے دہرایا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

3- وَ عَنْهُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) عَنْ هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ فَقَالَ كَرِّرْهَا عَلَيَّ قُلْتُ لَهُ إِنَّهُ كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ فَلَمْ تُرْزَقْ مِنِّي وَلَداً فَبِعْتُهَا فَوَلَدَتْ مِنْ غَيْرِي وَلَداً وَ لِي وَلَدٌ مِنْ غَيْرِهَا فَأُزَوِّجُ وَلَدِي مِنْ غَيْرِهَا وَلَدَهَا قَالَ تُزَوِّجُ مَا كَانَ لَهَا مِنْ وَلَدٍ قَبْلَكَ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ لَكَ

3۔ اس نے حسین بن خالد صیرفی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا اس مسئلہ کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "مکرر کرو" میں نے عرض کی۔ میری ایک کنیز تھی۔ اسے مجھ سے اولاد نہ ہوئی پس میں نے اسے بیچ دیا اس نے میرے غیر سے اولاد پیدا کی۔ اور میری بھی اس کے علاوہ (کسی دوسری عورت سے) اولاد ہے۔ کیا میں اس کے علاوہ سے اپنی اولاد کی اس کی اولاد سے شادی کر سکتا ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اس عورت کی اس اولاد سے اپنی اولاد کی شادی کرو۔ کہ جو تم سے پہلے تھی" فرمایا۔ اس سے پہلے کہ وہ تمہارے لیے ہو۔"

4- وَ عَنْهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْجُهَيْمِ الْهِلَالِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَ يُزَوِّجُ ابْنَهُ ابْنَتَهَا فَقَالَ إِنْ كَانَتِ الِابْنَةُ لَهَا قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَ بِهَا فَلَا بَأْسَ .

4۔ اس نے زید بن جہیم ہلالی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے شادی کی اور اس کی بیٹی سے اپنے بیٹے کی شادی کرا دی۔ تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ "اگر اس عورت کی بیٹی اس مرد کی اس عورت سے شادی سے پہلے کی ہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

باب تَزْوِيجِ الصِّبْيَانِ (بچوں کی تزویج)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يُزَوِّجُ ابْنَهُ وَ هُوَ صَغِيرٌ قَالَ لَا بَأْسَ قُلْتُ يَجُوزُ طَلَاقُ الْأَبِ قَالَ لَا قُلْتُ عَلَى مَنِ الصَّدَاقُ قَالَ عَلَى الْأَبِ إِنْ كَانَ ضَمِنَهُ لَهُمْ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ ضَمِنَهُ فَهُوَ عَلَى الْغُلَامِ إِلَّا أَنْ لَا يَكُونَ لِلْغُلَامِ مَالٌ فَهُوَ ضَامِنٌ لَهُ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ ضَمِنَ وَ قَالَ إِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ ابْنَهُ فَذَلِكَ إِلَى أَبِيهِ وَ إِذَا زَوَّجَ الِابْنَةَ جَازَ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے عبداللہ بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے فضل بن عبدالملک سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنے بیٹے کی تزویج کی درحالیکہ وہ چھوٹا تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "کوئی

قباحت نہیں" میں نے عرض کی۔ "کیا باپ کی طرف سے طلاق جائز ہے؟" فرمایا "نہیں" میں نے عرض کی۔ "حق مہر کس پر ہے؟" فرمایا۔ "باپ پر اگر وہ ان لوگوں کو اس کی ضمانت دے اور اگر وہ ضمانت نہ دے تو لڑکے پر ہے ہاں مگر یہ کہ جب لڑکے کا کوئی مال نہ ہو تو باپ ضامن ہے اگرچہ ضمانت نہ بھی دے۔" اور فرمایا "جب آدمی اپنے بیٹے کی شادی کرے تو یہ سب (حق مہر کی ضمانت وغیرہ) اس کے باپ کی طرف سے ہو گا اور جب بیٹی کی شادی کرے تو جائز ہے"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يُزَوِّجُ ابْنَهُ وَ هُوَ صَغِيرٌ قَالَ إِنْ كَانَ لِابْنِهِ مَالٌ فَعَلَيْهِ الْمَهْرُ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لِلِابْنِ مَالٌ فَالْأَبُ ضَامِنُ الْمَهْرِ ضَمِنَ أَوْ لَمْ يَضْمَنْ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن علی فضال سے، اس نے عبد اللہ بن بکیر سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنے بیٹے کی تزویج کی در حالیکہ وہ کم سن تھا۔ فرمایا "اگر اس کے بیٹے کا مال ہے تو حق مہر اس پر (بیٹے پر) واجب ہو گا اور اگر بیٹے کا مال نہیں تو باپ حق مہر کا ضامن ہے خواہ ضمانت دے یا نہ دے"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ كَانَ لَهُ وُلْدٌ فَزَوَّجَ مِنْهُمُ اثْنَيْنِ وَ فَرَضَ الصَّدَاقَ ثُمَّ مَاتَ مِنْ أَيْنَ يُحْسَبُ الصَّدَاقُ مِنْ جُمْلَةِ الْمَالِ أَوْ مِنْ حِصَّتِهِمَا قَالَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ إِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ الدَّيْنِ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علاء بن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کے کئی بیٹے تھے پس اس نے ان میں سے دو کی تزویج کی اور حق مہر واجب ہو گیا۔ پھر وہ شخص مر گیا تو حق مہر کا حساب کس سے ہو گا۔ سارے مال میں سے یا ان دو کے حصوں میں سے؟ فرمایا۔ تمام مال سے کیونکہ یہ قرض کی مانند ہے۔"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنْ غُلَامٍ وَ جَارِيَةٍ زَوَّجَهُمَا وَلِيَّانِ لَهُمَا وَ هُمَا غَيْرُ مُدْرِكَيْنِ فَقَالَ النِّكَاحُ جَائِزٌ وَ أَيُّهُمَا أَدْرَكَ كَانَ لَهُ الْخِيَارُ وَ إِنْ مَاتَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَا فَلَا مِيرَاثَ بَيْنَهُمَا وَ لَا مَهْرَ إِلَّا أَنْ يَكُونَا قَدْ أَدْرَكَا وَ رَضِيَا قُلْتُ فَإِنْ أَدْرَكَ أَحَدُهُمَا قَبْلَ الْآخَرِ قَالَ يَجُوزُ ذَلِكَ عَلَيْهِ إِنْ هُوَ رَضِيَ قُلْتُ فَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ الَّذِي أَدْرَكَ قَبْلَ الْجَارِيَةِ وَ رَضِيَ بِالنِّكَاحِ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تُدْرِكَ الْجَارِيَةُ أَ تَرِثُهُ قَالَ نَعَمْ يُعْزَلُ مِيرَاثُهَا مِنْهُ حَتَّى تُدْرِكَ فَتَحْلِفَ بِاللَّهِ مَا دَعَاهَا إِلَى أَخْذِ الْمِيرَاثِ إِلَّا رِضَاهَا بِالتَّزْوِيجِ ثُمَّ يُدْفَعُ إِلَيْهَا الْمِيرَاثُ وَ نِصْفُ الْمَهْرِ قُلْتُ فَإِنْ مَاتَتِ الْجَارِيَةُ وَ لَمْ تَكُنْ أَدْرَكَتْ أَ يَرِثُهَا الزَّوْجُ الْمُدْرِكُ قَالَ لَا لِأَنَّ لَهَا الْخِيَارَ إِذَا أَدْرَكَتْ قُلْتُ فَإِنْ كَانَ أَبُوهَا هُوَ الَّذِي زَوَّجَهَا قَبْلَ أَنْ تُدْرِكَ قَالَ يَجُوزُ عَلَيْهَا تَزْوِيجُ الْأَبِ وَ يَجُوزُ عَلَى الْغُلَامِ وَ الْمَهْرُ عَلَى الْأَبِ لِلْجَارِيَةِ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور محمد بن یحییٰ سے، اس نے احمد بن محمد اور علی بن ابراہیم سے، دونوں نے اس کے باپ سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابن رئاب سے، اس نے ابو عبیدہ حذا سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے لڑکے اور لڑکی کے بارے میں سوال کیا کہ جن کو ان کے ولیوں نے بیاہ دیا۔ در حالیکہ وہ دونوں نابالغ تھے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "نکاح جائز ہے اور ان میں سے جو بالغ ہو گا اسے اختیار ہو گا (چاہے رشتہ کا امضا کرے یا اسے ختم کر دے) اور اگر دونوں بالغ ہونے سے پہلے مر جائیں تو ان کے درمیان نہ میراث ہو گا اور نہ ہی حق مہر ہو گا۔ ہاں یہ کہ جب وہ بالغ ہو جائیں اور دونوں راضی ہو جائیں" میں نے عرض کی۔ "اگر ان میں ایک دوسرے سے پہلے بالغ ہو جائے فرمایا اگر وہ راضی

ہو تو اس کے لیے جائز ہو گا پہلے لڑکا بالغ ہو جائے اور نکاح پر راضی ہو پھر وہ مر جائے اس سے پہلے کہ لڑکی بالغ ہو کیا لڑکی اس کی وراثت لے گی؟'' آپ علیہ السلام نے فرمایا''ہاں! اس کے مال سے اس لڑکی کی میراث جدا کی جائے گی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے اور وہ لڑکی حلف دے اللہ عَزّوجَلَّ کا کہ میراث لینے پر اسے کسی نے نہیں ابھارا۔ مگر یہ کہ وہ تزویج سے راضی تھی۔ پھر اس لڑکی کو میراث اور آدھا حق مہر دیا جائے گا۔'' میں نے عرض کی۔ اگر لڑکی نابالغ مر جائے کیا اس کا بالغ شوہر اس کی میراث لے گا؟ فرمایا۔ نہیں کیونکہ لڑکی کو اختیار تھا۔ (رشتہ رکھنے یا ختم کرنے کا) جب وہ بالغ ہوتی'' میں نے عرض کی۔ اگر اس کی شادی اس کے باپ نے کرائی تھی قبل بلوغت؟'' فرمایا''اس پر باپ کی تزویج جائز ہے اور لڑکے پر بھی جائز ہے اور حق مہر لڑکی کا اس کے باپ پر واجب ہے''

باب الرَّجُلِ يَهْوَى امْرَأَةً وَ يَهْوَى أَبَوَاهُ غَيْرَهَا

(آدمی ایک عورت کی خواہش رکھتا ہے اور اس کے والدین اس عورت کے علاوہ کی خواہش)

1- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ عَنْ حَبِيبٍ الْخَثْعَمِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً وَ إِنَّ أَبَوَيَّ أَرَادَا غَيْرَهَا قَالَ تَزَوَّجِ الَّتِي هَوِيتَ وَ دَعِ الَّتِي يَهْوَى أَبَوَاكَ .

1۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے، اس نے علی بن حسن بن رباط سے، اسنے حبیب خثعمی سے، اس نے ابن ابی یعفور سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ''میں چاہتا ہوں کہ ایک عورت سے شادی کروں لیکن میرے والدین کا ارادہ کوئی اور عورت ہے'' فرمایا''جس عورت سے تمہاری خواہش ہے اس سے شادی کرو اور اسے چھوڑ دو کہ جو تمہارے والدین کی پسند ہے''

2- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ الْكَاهِلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ زَوَّجَتْهُ أُمُّهُ وَ هُوَ غَائِبٌ قَالَ النِّكَاحُ جَائِزٌ إِنْ شَاءَ الْمُتَزَوِّجُ قَبِلَ وَ إِنْ شَاءَ تَرَكَ فَإِنْ تَرَكَ الْمُتَزَوِّجُ تَزْوِيجَهُ فَالْمَهْرُ لَازِمٌ لِأُمِّهِ .

2۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے، اس نے اسماعیل بن سہل سے، اس نے حسن بن محمد حضرمی سے، اس نے کاہلی سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کی تزویج اس کی ماں اس کی عدم موجودگی میں کر دے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ''اگر متزوج چاہے تو نکاح جائز ہے اور اگر چاہے تو اسے ترک کر دے اور اگر متزوج اس کی تزویج ترک کر دے تو مہر اس کی ماں پر واجب ہو گا۔''

باب الشَّرْطِ فِي النِّكَاحِ وَ مَا يَجُوزُ مِنْهُ وَ مَا لَا يَجُوزُ

(نکاح میں کون سی شرط جائز ہے اور کون سی شرط جائز نہیں ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَإِنْ جَاءَ بِصَدَاقِهَا إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَهِيَ امْرَأَتُهُ وَ إِنْ لَمْ يَأْتِ بِصَدَاقِهَا إِلَى الْأَجَلِ فَلَيْسَ لَهُ عَلَيْهَا سَبِيلٌ وَ ذَلِكَ شَرْطُهُمْ بَيْنَهُمْ حِينَ أَنْكَحُوهُ فَقَضَى لِلرَّجُلِ أَنَّ بِيَدِهِ بُضْعَ امْرَأَتِهِ وَ أَحْبَطَ شَرْطَهُمْ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اسنے ابن ابی نجران سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے محمد بن قیس سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی عورت سے شادی کرتا ہے ایک مقررہ مدت کی مہلت پر پس اگر وہ حق مہر لایا تو وہ اس کی بیوی ہو گی اور اگر وہ شخص وقت مقررہ تک حق مہر نہ لایا تو اس عورت پر اس کا کوئی حق نہ ہو گا اور یہ ان کے درمیان شرط ہوا اس وقت کہ جب انہوں نے نکاح کیا۔ آپ علیہ السلام نے فیصلہ کیا۔ ''اس عورت کی عزت اس شخص کی ہے اور ان کی شرط باطل ہے''

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ وَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَ يَشْتَرِطُ لَهَا أَنْ لَا يُخْرِجَهَا مِنْ بَلَدِهَا قَالَ يَفِي لَهَا بِذَلِكَ أَوْ قَالَ يَلْزَمُهُ ذَلِكَ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد اور عبد اللہ بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہشام بن سالم سے، اس نے ابو العباس سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی عورت سے شادی کرتا ہے اور اس عورت کیلئے شرط رکھی جاتی ہے کہ وہ مرد اس عورت کو اس عورت کے وطن سے باہر نہ لے جائے گا؟ فرمایا ''وہ اس معاملہ میں اس عورت سے وفا کرے'' یا فرمایا۔ ''اس پر یہ واجب ہے''

3- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَ شَرَطَ عَلَيْهَا أَنْ يَأْتِيَهَا إِذَا شَاءَ وَ يُنْفِقَ عَلَيْهَا شَيْئاً مُسَمًّى كُلَّ شَهْرٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .

3۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے تزویج کی اس شرط پر کہ وہ جب چاہے گا اس کے پاس آئے گا اور اس پر ہر مہینے میں معین چیز بطور نفقہ دے گا؟؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ''اس میں کوئی قباحت نہیں ہے''

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ سُئِلَ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنِ الْمَهَارِيَّةِ يَشْتَرِطُ عَلَيْهَا عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ أَنْ يَأْتِيَهَا مَتَى شَاءَ كُلَّ شَهْرٍ وَ كُلَّ جُمُعَةٍ يَوْماً وَ مِنَ النَّفَقَةِ كَذَا وَ كَذَا قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ الشَّرْطُ بِشَيْءٍ وَ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَلَهَا مَا لِلْمَرْأَةِ مِنَ النَّفَقَةِ وَ الْقِسْمَةِ وَ لَكِنَّهُ إِذَا تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَخَافَتْ مِنْهُ نُشُوزاً أَوْ خَافَتْ أَنْ يَتَزَوَّجَ عَلَيْهَا أَوْ يُطَلِّقَهَا فَصَالَحَتْهُ مِنْ حَقِّهَا عَلَى شَيْءٍ مِنْ نَفَقَتِهَا أَوْ قِسْمَتِهَا فَإِنَّ ذَلِكَ جَائِزٌ لَا بَأْسَ بِهِ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے موسیٰ بن بکر سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام سے پوچھا گیا اس حق مہر والی عورت کے بارے میں کہ جس پر شرط کیا جائے نکاح کے وقت کہ اس کا شوہر ہر مہینے جب چاہے گا اس کے پاس آئے گا

اور ہر جمعہ میں ایک دن اور نفقہ اتنا اتنا ہو گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" یہ کسی چیز میں بھی شرط نہیں ہے جو کسی عورت سے شادی کرے تو اس عورت کیلئے عام عورت کی طرح نفقہ اور تقسیم واجب ہے لیکن جب کسی عورت سے شادی کرے اور اس سے نافرمانی کا خطرہ کرے یا عورت کو خطرہ ہو کہ وہ اس پر سوکن لائے گا یا اسے طلاق دے دے گا اور وہ عورت اس مرد سے اپنے حق میں کسی چیز پر نفقہ میں سے یا اپنی تقسیم میں سے مصالحت کرے تو یہ جائز ہے اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِعَبْدِهِ أُعْتِقُكَ عَلَى أَنْ أُزَوِّجَكَ ابْنَتِي فَإِنْ تَزَوَّجْتَ أَوْ تَسَرَّيْتَ عَلَيْهَا فَعَلَيْكَ مِائَةُ دِينَارٍ فَأَعْتَقَهُ عَلَى ذَلِكَ وَ تَسَرَّى أَوْ تَزَوَّجَ قَالَ عَلَيْهِ شَرْطُهُ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے صفوان سے، اس نے علاء بن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی کہ صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنے غلام کو کہے" میں نے تمہیں آزاد کیا اس شرط پر کہ میں تمہیں اپنی بیٹی بیاہتا ہوں پس اگر تو اس پر سوکن لایا یا کنیز لایا تو تم پر سو دینار واجب ہوں گے پس اس نے اس کو اس بات پر آزاد کر دیا اور وہ کنیز لاتا ہے یا شادی کر کے سوکن لاتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" اس پر اس کی شرط واجب ہے"

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ زُرَارَةَ أَنَّ ضُرَيْساً كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ حُمْرَانَ فَجَعَلَ لَهَا أَنْ لَا يَتَزَوَّجَ عَلَيْهَا وَ أَنْ لَا يَتَسَرَّى أَبَداً فِي حَيَاتِهَا وَ لَا بَعْدَ مَوْتِهَا عَلَى أَنْ جَعَلَتْ لَهُ هِيَ أَنْ لَا تَتَزَوَّجَ بَعْدَهُ وَ جَعَلَا عَلَيْهِمَا مِنَ الْهَدْيِ وَ الْحَجِّ وَ الْبُدْنِ وَ كُلَّ مَالِهِمَا فِي الْمَسَاكِينِ إِنْ لَمْ يَفِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهِ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّ لِابْنَةِ حُمْرَانَ لَحَقّاً وَ لَنْ يَحْمِلَنَا ذَلِكَ عَلَى أَنْ لَا نَقُولَ لَكَ الْحَقَّ اذْهَبْ وَ تَزَوَّجْ وَ تَسَرَّ فَإِنَّ ذَلِكَ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَ لَيْسَ شَيْءٌ عَلَيْكَ وَ لَا عَلَيْهَا وَ لَيْسَ ذَلِكَ الَّذِي صَنَعْتُمَا بِشَيْءٍ فَجَاءَ فَتَسَرَّى وَ وُلِدَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ أَوْلَادٌ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے موسیٰ بن بکر سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ضریس کے پاس حمران کی بیٹی تھی پس اس نے اس کیلئے معین کیا کہ وہ اس پر نہ سوکن لائے گا اور نہ ہی کنیز نہ اس کی زندگی میں اور نہ اس کی زندگی کے بعد اس بات پر کہ وہ عورت بھی اس کے بعد تزویج نہ کرے گی اور انہوں نے اس شرط پر بطور جرمانہ، حج، اور قربانی کو رکھا۔ اور اگر دونوں نے وفانہ کی اپنے ساتھی سے تو ان کا مال مساکین میں تقسیم کیا جائے گا۔ پھر وہ ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس آیا اور آپ علیہ السلام سے اس کا ذکر کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" یقیناً بنت حمران کا حق ہے مگر وہ ہمیں اس بات پر مجبور نہیں کرتا کہ ہم تمہیں نہ کہیں کہ تم جاؤ، شادی کرو یا کنیز لاؤ اس میں کوئی چیز نہیں ہے نہ اس پر کچھ واجب ہو گا اور نہ تم پر کچھ واجب ہو گا اور ایسا نہیں جیسا تم دونوں نے کیا۔" پس وہ گیا اور اس نے کنیز لی اور اس میں سے اس کے بعد اولاد بھی پیدا کی۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي امْرَأَةٍ نَكَحَهَا رَجُلٌ فَأَصْدَقَتْهُ الْمَرْأَةُ وَ شَرَطَتْ عَلَيْهِ أَنَّ بِيَدِهَا الْجِمَاعَ وَ الطَّلَاقَ فَقَالَ خَالَفَ السُّنَّةَ وَ وَلَّى الْحَقَّ مَنْ لَيْسَ أَهْلَهُ وَ قَضَى أَنَّ عَلَى الرَّجُلِ الصَّدَاقَ وَ أَنَّ بِيَدِهِ الْجِمَاعَ وَ الطَّلَاقَ وَ تِلْكَ السُّنَّةُ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس عورت کے بارے میں کہ جس سے ایک شخص نے نکاح کیا اس کا حق مہر اس عورت نے دیا اور اس مرد پر شرط لگائی کہ جماع اور طلاق اس عورت کے ہاتھ میں ہوں گے۔ فرمایا۔ "سنت کی مخالفت کی ہے اور حق کو اس کے نااہل کے سپرد کیا ہے" اور فیصلہ دیا کہ حق مہر مرد پر واجب ہے اور اس کے ہاتھ میں جماع اور طلاق ہیں اور یہ سنت ہے"

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ بُزُرْجَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى (**عليه السلام**) وَ أَنَا قَائِمٌ جَعَلَنِيَ اللَّهُ فِدَاكَ إِنَّ شَرِيكاً لِي كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ فَطَلَّقَهَا فَبَانَتْ مِنْهُ فَأَرَادَ مُرَاجَعَتَهَا وَ قَالَتِ الْمَرْأَةُ لَا وَ اللَّهِ لَا أَتَزَوَّجُكَ أَبَداً حَتَّى تَجْعَلَ اللَّهَ لِي عَلَيْكَ أَلَّا تُطَلِّقَنِي وَ لَا تَزَوَّجَ عَلَيَّ قَالَ وَ فَعَلَ قُلْتُ نَعَمْ قَدْ فَعَلَ جَعَلَنِيَ اللَّهُ فِدَاكَ قَالَ بِئْسَ مَا صَنَعَ وَ مَا كَانَ يُدْرِيهِ مَا وَقَعَ فِي قَلْبِهِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ أَوِ النَّهَارِ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَمَّا الْآنَ فَقُلْ لَهُ فَلْيُتِمَّ لِلْمَرْأَةِ شَرْطَهَا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) قَالَ الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَشُكُّ فِي حَرْفٍ فَقَالَ هُوَ عِمْرَانُ يَمُرُّ بِكَ أَ لَيْسَ هُوَ مَعَكَ بِالْمَدِينَةِ فَقُلْتُ بَلَى قَالَ فَقُلْ لَهُ فَلْيَكْتُبْهَا وَ لْيَبْعَثْ بِهَا إِلَيَّ فَجَاءَنَا عِمْرَانُ بَعْدَ ذَلِكَ فَكَتَبْنَاهَا لَهُ وَ لَمْ يَكُنْ فِيهَا زِيَادَةٌ وَ لَا نُقْصَانٌ فَرَجَعَ بَعْدَ ذَلِكَ فَلَقِيَنِي فِي سُوقِ الْحَنَّاطِينَ فَحَكَّ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِي فَقَالَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ يَقُولُ لَكَ قُلْ لِلرَّجُلِ يَفِي بِشَرْطِهِ .

8۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے، اس نے منصور بن بزرج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کی درحالیکہ میں کھڑا تھا۔ ''اللہ عزّوجلّ مجھے آپ علیہ السلام پر قربان فرمائے! میرا ایک شریک ہے کہ جس کے پاس ایک عورت تھی کہ جسے اس نے طلاق دے دی پس وہ اس سے جدا ہو گئی پس اس مرد نے ارادہ کیا کہ اس عورت کو واپس لائے اور اس عورت نے کہا۔ نہیں اللہ کی قسم میں کبھی بھی تم سے شادی نہ کروں گی جب تک کہ تم اللہ عزّوجلّ کے نام پر اپنے اوپر میرے لیے لازم کرو کہ تم نہ مجھے طلاق دو گے اور نہ مجھ پر سوکن لاؤ گے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ''اور اس نے کیا؟'' میں نے عرض کی۔ ''اللہ عزّوجلّ مجھے آپ علیہ السلام پر قربان کرے! ہاں اس نے ایسا ہی کیا'' آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ''کتنا برا کیا اس نے، وہ نہیں جان سکتا کہ رات یا دن کے پیٹ میں اس کے دل میں کیا ہو گا'' پھر آپ علیہ السلام نے اس سے فرمایا البتہ اب تم اس سے کہو کہ عورت سے اپنا قول پورا کرے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مسلمان اپنا قول پورا کرتے ہیں'' میں نے عرض کی۔ '' میں آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ مجھے اس کے کنارہ کش ہونے کا شک ہے'' تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ''وہ عمران تھا کہ جو تیرے قریب سے گزرا اور وہ تیرے ساتھ مدینہ میں نہیں تھا؟'' میں نے عرض کی۔ ''یقیناً وہی تھا۔'' آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس سے کہو۔ اس سے لکھے اور میری طرف بھیجے'' پس ہم اس کے بعد عمران کے پاس آئے اور ہم نے اسے اس کیلئے لکھا اس میں نہ کوئی کمی تھی نہ اضافہ تھا۔ پس وہ اس کے بعد پلٹا اور مجھے گندم فروشوں کے بازار میں ملا اور اس نے میرے کندھے سے کندھا ملا کر کہا کہ وہ تم پر سلام بھیجتے ہیں اور تمہیں کہتے ہیں کہ آدمی سے اپنا وعدہ کرے تو وفا کرے۔''

9- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى (**عليه السلام**) قَالَ سُئِلَ وَ أَنَا حَاضِرٌ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى مِائَةِ دِينَارٍ عَلَى أَنْ تَخْرُجَ مَعَهُ إِلَى بَلَادِهِ فَإِنْ لَمْ تَخْرُجْ مَعَهُ فَإِنَّ مَهْرَهَا خَمْسُونَ دِينَاراً إِنْ أَبَتْ أَنْ تَخْرُجَ مَعَهُ إِلَى بَلَادِهِ قَالَ فَقَالَ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ بِهَا إِلَى بَلَادِ الشِّرْكِ فَلَا شَرْطَ لَهُ عَلَيْهَا فِي ذَلِكَ وَ لَهَا مِائَةُ دِينَارٍ الَّتِي أَصْدَقَهَا إِيَّاهَا وَ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ بِهَا إِلَى بَلَادِ الْمُسْلِمِينَ وَ دَارِ الْإِسْلَامِ فَلَهُ مَا اشْتَرَطَ عَلَيْهَا وَ الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ وَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَخْرُجَ بِهَا إِلَى بَلَادِهِ حَتَّى يُؤَدِّيَ إِلَيْهَا صَدَاقَهَا أَوْ تَرْضَى مِنْهُ مِنْ ذَلِكَ بِمَا رَضِيَتْ وَ هُوَ جَائِزٌ لَهُ .

9۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اور علی بن ابراہیم سے، ان دونوں نے اس کے باپ سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اور میں حاضر تھا۔'' اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے شادی کی سو دینار کے حق مہر پر اس وعدے کے ساتھ کہ وہ عورت اس کے ساتھ اس کے وطن چلے گی اور اگر وہ اس کے ساتھ اس کے وطن نہ گئی تو اس کا حق مہر پچاس دینار ہو گا۔ اگر وہ عورت اس کے ساتھ اس کے وطن جانے سے انکار کر دے تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر وہ مرد اسے مشرکین کے علاقہ میں لے جانے کا ارادہ کرے تو اس مرد کی طرف سے اس عورت پر کوئی شرط واجب نہیں ہے اور اس عورت کیلئے وہ سو دینار ہوں گے کہ جو اس نے حق مہر مقرر کیا تھا۔ اور اگر وہ اس عورت کو مسلمانوں کے علاقے اور دارالسلام میں لے جانے کا ارادہ کرے تو اس کی شرط عورت پر

واجب ہو گی اور مسلمان پہچانے جاتے ہیں ان کی شروط کے وقت اور اس مرد کو حق نہیں ہے کہ اسے اپنے وطن لے جائے جب تک اس کو اس کا حق مہر ادا نہ کر دے یا وہ عورت اس سے اس معاملہ میں (حق مہر میں) کسی چیز سے راضی ہو جائے تو وہ اس کیلئے جائز ہے۔"

باب الْمُدَالَسَةِ فِي النِّكَاحِ وَ مَا تُرَدُّ مِنْهُ الْمَرْأَةُ

(نکاح میں فریب کاری اور وہ کہ جس سے عورت واپس لی جائے گی)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً حُرَّةً فَوَجَدَهَا أَمَةً قَدْ دَلَّسَتْ نَفْسَهَا لَهُ قَالَ إِنْ كَانَ الَّذِي زَوَّجَهَا إِيَّاهُ مِنْ غَيْرِ مَوَالِيهَا فَالنِّكَاحُ فَاسِدٌ قُلْتُ فَكَيْفَ يَصْنَعُ بِالْمَهْرِ الَّذِي أَخَذَتْ مِنْهُ قَالَ إِنْ وَجَدَ مِمَّا أَعْطَاهَا شَيْئاً فَلْيَأْخُذْهُ وَ إِنْ لَمْ يَجِدْ شَيْئاً فَلَا شَيْءَ لَهُ عَلَيْهَا وَ إِنْ كَانَ زَوَّجَهَا إِيَّاهُ وَلِيٌّ لَهَا ارْتَجَعَ عَلَى وَلِيِّهَا بِمَا أَخَذَتْ مِنْهُ وَ لِمَوَالِيهَا عَلَيْهِ عُشْرُ ثَمَنِهَا إِنْ كَانَتْ بِكْراً وَ إِنْ كَانَتْ غَيْرَ بِكْرٍ فَنِصْفُ عُشْرِ قِيمَتِهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا قَالَ وَ تَعْتَدُّ مِنْهُ عِدَّةَ الْأَمَةِ قُلْتُ فَإِنْ جَاءَتْ بِوَلَدٍ قَالَ أَوْلَادُهَا مِنْهُ أَحْرَارٌ إِذَا كَانَ النِّكَاحُ بِغَيْرِ إِذْنِ الْمَوَالِي .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد اور علی بن ابراہیم سے، دونوں نے اس کے باپ سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے عباس بن ولید سے، اس نے ولید بن صبیح سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے آزاد عورت سے شادی کی اور اسے کنیز پایا۔ اس عورت نے اپنے نفس میں اس کیلئے فریب کیا۔ فرمایا۔ "وہ کہ جس نے اس عورت کی شادی اس سے کرائی اگر اس عورت کا آقا نہیں تھا تو نکاح فاسد ہے" میں نے عرض کی۔ "مہر کا کیا کیا جائے گا جو اس عورت نے اس مرد سے لیا؟" فرمایا "جو اس نے دیا تھا اگر اس میں سے کوئی چیز پائے تو اسے لے لے اور اگر کوئی چیز نہ پائے تو اس مرد کی اس عورت پر کوئی چیز واجب نہیں ہے۔ اور اگر اس عورت کو اس مرد سے، اس عورت کے ولی نے بیاہا تھا تو وہ اس چیز کیلئے کہ جو عورت نے اس سے لی تھی اس کے ولی کی طرف رجوع کرے گا اور اس کے آقاؤں کی طرف سے اس پر اگر عورت کنواری ہے تو اس کی قیمت کا دسواں حصہ واجب ہو گا۔ اور اگر غیر کنواری ہے تو دسویں کا آدھا ہو گا کہ جو اس کی فرج کے حلال ہونے کے سبب سے ہوا۔ اور فرمایا "اس عورت سے کنیز کی عدت رکھوائی جائے گی" میں نے عرض کی۔ "اگر وہ عورت بچہ لائے تو؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس عورت کی اس مرد سے اولاد آزاد ہو گی جب نکاح آقاؤں کی اجازت کے بغیر ہو تو۔"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ الْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ مَمْلُوكَةِ قَوْمٍ أَتَتْ قَبِيلَةً غَيْرَ قَبِيلَتِهَا وَ أَخْبَرَتْهُمْ أَنَّهَا حُرَّةٌ فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ مِنْهُمْ فَوَلَدَتْ لَهُ قَالَ وُلْدُهُ مَمْلُوكُونَ إِلَّا أَنْ يُقِيمَ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ شَهِدَ لَهَا شَاهِدٌ أَنَّهَا حُرَّةٌ فَلَا تُمْلَكُ وُلْدُهُ وَ يَكُونُونَ أَحْرَاراً .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے اپنے بھائی حسن سے، اس نے زرعہ سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس مملوکہ (کنیز) کے بارے میں کہ ایک گروہ اپنے قبیلے کے علاوہ کسی دوسرے قبیلے کے پاس جاتا ہے اور وہ انہیں خبر دیتے ہیں کہ وہ عورت آزاد ہے پس ان میں سے ایک شخص اس عورت سے شادی کر لیتا ہے اور وہ اس کیلئے اولاد جنتی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اس کے بچے بھی مملوک ہوں گے۔ ہاں مگر یہ کہ وہ گواہ قائم کرے کہ اس عورت کیلئے ایک گواہ نے گواہی دی تھی کہ وہ عورت آزاد ہے پس وہ اس آدمی کی اولاد کی مالک نہ ہو گی اور وہ آزاد ہوں گے"

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَحْرٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَمَةٌ أَبَقَتْ مِنْ مَوَالِيهَا فَأَتَتْ قَبِيلَةً غَيْرَ قَبِيلَتِهَا فَادَّعَتْ أَنَّهَا حُرَّةٌ فَوَثَبَ عَلَيْهَا رَجُلٌ فَتَزَوَّجَهَا فَظَفِرَ بِهَا مَوْلَاهَا بَعْدَ ذَلِكَ وَ قَدْ وَلَدَتْ أَوْلَاداً فَقَالَ إِنْ أَقَامَ الْبَيِّنَةَ الزَّوْجُ عَلَى أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا عَلَى أَنَّهَا حُرَّةٌ أُعْتِقَ وُلْدُهَا وَ ذَهَبَ الْقَوْمُ بِأَمَتِهِمْ فَإِنْ لَمْ يُقِمِ الْبَيِّنَةَ أُوجِعَ ظَهْرُهُ وَ اسْتُرِقَّ وُلْدُهُ .

3۔ احمد بن محمد نے حسین بن سعید سے، اس نے عبد اللہ بن بحر سے، اس نے حریز سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ "ایک کنیز اپنے مالکوں سے بھاگ جاتی ہے اور اپنے قبیلہ کے علاوہ کسی اور قبیلے میں آتی ہے اور دعویٰ کرتی ہے کہ وہ آزاد ہے۔ پس ایک مرد اس سے شادی کرتا ہے اور اس کے بعد اس کا مالک اس تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو جاتا ہے در حالیکہ وہ اولاد بھی جن چکی ہوتی ہے" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اگر شوہر گواہ لائے کہ اس نے اس عورت سے اس بات پر شادی کی تھی کہ وہ آزاد ہے تو اس عورت کی اولاد آزاد ہو گی اور وہ اپنی کنیز لے جائے گا اور اگر وہ گواہ قائم نہ کر سکے تو اس کی کمر توڑی جائے گی اور اس کی اولاد کو غلام بنایا جائے گا۔"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ خَطَبَ إِلَى رَجُلٍ ابْنَةً لَهُ مِنْ مَهِيرَةٍ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ دُخُولِهَا عَلَى زَوْجِهَا أَدْخَلَ عَلَيْهِ ابْنَةً لَهُ أُخْرَى مِنْ أَمَةٍ قَالَ تُرَدُّ عَلَى أَبِيهَا وَ تُرَدُّ إِلَيْهِ امْرَأَتُهُ وَ يَكُونُ مَهْرُهَا عَلَى أَبِيهَا .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے محمد بن سماعۃ سے، اس نے عبد الحمید سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنی بیٹی حق مہر کے عوض کسی شخص کو بیاہتا ہے اور جب رات آتی ہے اس لڑکی کی اس کے شوہر کے پاس جانے کی تو وہ اس مرد کے پاس اپنی دوسری لڑکی جو کنیز سے ہوتی ہے بھیج دیتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اس لڑکی کو اس کے باپ کے پاس واپس بھیجا جائے گا اور اس مرد کے پاس اس کی بیوی کو اور اس دوسری لڑکی کا حق مہر اس کے باپ پر واجب ہو گا"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَخْطُبُ إِلَى الرَّجُلِ ابْنَتَهُ مِنْ مَهِيرَةٍ فَأَتَاهُ بِغَيْرِهَا قَالَ تُرَدُّ إِلَيْهِ الَّتِي سُمِّيَتْ لَهُ بِمَهْرٍ آخَرَ مِنْ عِنْدِ أَبِيهَا وَ الْمَهْرُ الْأَوَّلُ لِلَّتِي دَخَلَ بِهَا .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے حماد بن عیسیٰ سے، اس نے حریز سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو حق مہر کے عوض کسی شخص کو اپنی بیٹی کا خطبہ دیتا ہے مگر اس کے پاس کسی دوسری کو لے جاتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس مرد کو معین لڑکی پلٹائی جائے گی دوسرے حق مہر کے ساتھ کہ جو اس کا باپ ادا کرے گا اور پہلا حق مہر اس لڑکی کیلئے ہو گا کہ جس سے اس نے دخول کیا۔"

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ إِلَى قَوْمٍ فَإِذَا امْرَأَتُهُ عَوْرَاءُ وَ لَمْ يُبَيِّنُوا لَهُ قَالَ يُرَدُّ النِّكَاحُ مِنَ الْبَرَصِ وَ الْجُذَامِ وَ الْجُنُونِ وَ الْعَفَلِ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک قوم میں سے شادی کی اور اس کی عورت عیب دار نکلے کہ جس کا انہوں نے اسے

نہیں بتایا تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا"برص، کوڑھ، جنون، اور عفل (عورت کی شرمگاہ سے ایسی چیز کا خارج ہونا کہ جو دخول سے مانع ہو) ہو تو نکاح رد کیا جائے گا"

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ بِهَا الْجُنُونُ وَ الْبَرَصُ وَ شِبْهُ ذَلِكَ قَالَ هُوَ ضَامِنٌ لِلْمَهْرِ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن علی بن فضال سے اس نے عبد اللہ بن بکیر سے، اس نے اپنے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جو کسی مجنون یا مبروص یا اس جیسی عورت سے شادی کرتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"وہ حق مہر کا ضامن ہے"

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ تُرَدُّ الْبَرْصَاءُ وَ الْمَجْنُونَةُ وَ الْمَجْذُومَةُ قُلْتُ الْعَوْرَاءُ قَالَ لَا .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے ابو جمیلہ سے، اس نے زید شحام سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔"مبروصہ، مجنونہ اور کوڑھ زدہ عورت کو پلٹایا جائے گا،" میں نے عرض کی"عیب دار؟" فرمایا"نہیں"

9- سَهْلٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ مُوسَى قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الْمَجْذُودُ وَ الْمَجْذُودَةُ هَلْ تُرَدُّ مِنَ النِّكَاحِ قَالَ لَا قَالَ رِفَاعَةُ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْبَرْصَاءِ فَقَالَ قَضَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) فِي امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيُّهَا وَ هِيَ بَرْصَاءُ أَنَّ لَهَا الْمَهْرَ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَ أَنَّ الْمَهْرَ عَلَى الَّذِي زَوَّجَهَا وَ إِنَّمَا صَارَ الْمَهْرُ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ دَلَّسَهَا وَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَ زَوَّجَهَا رَجُلٌ لَا يَعْرِفُ دَخِيلَةَ أَمْرِهَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَ كَانَ الْمَهْرُ يَأْخُذُهُ مِنْهَا .

9۔ سہل نے احمد بن محمد سے، اس نے رفاعہ بن موسیٰ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا مبروصہ کے بارے میں کہ کیا ان کا نکاح رد کیا جائے گا؟ فرمایا"نہیں" رفاعہ کہتا ہے"میں نے آپ علیہ السلام سے مبروصہ کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "امیر المومنین علیہ السلام نے فیصلہ دیا اس عورت کے بارے میں کہ جسے اس کے ولی نے بیاہ دیا در حالیکہ وہ مبروصہ تھی۔" اس عورت کیلئے حق مہر ہے کیونکہ اس کی فرج کو اس کے ذریعے حلال کیا گیا اور یہ کہ حق مہر اس شخص پر واجب ہے کہ جس نے اس کو بیاہ دیا اور بے شک حق مہر اس پر واجب ہوا کہ اس نے اس عورت میں فریب کاری کی اور اگر کوئی آدمی کسی عورت سے بیاہ کرے اور اس عورت کو بیاہ دینے والا ایسا شخص ہو کہ اس کے اندرونی معاملات سے واقف نہ ہو تو اس بیاہ دینے والے پر کچھ واجب نہ ہو گا اور حق مہر اس عورت سے لیا جائے گا۔"

10- سَهْلٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ جَمِيعاً عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ وَلَّتْهُ امْرَأَةٌ أَمْرَهَا أَوْ ذَاتِ قَرَابَةٍ أَوْ جَارٍ لَهَا لَا يَعْلَمُ دَخِيلَةَ أَمْرِهَا فَوَجَدَهَا قَدْ دَلَّسَتْ عَيْباً هُوَ بِهَا قَالَ يُؤْخَذُ الْمَهْرُ مِنْهَا وَ لَا يَكُونُ عَلَى الَّذِي زَوَّجَهَا شَيْءٌ .

10۔ سہل نے احمد بن محمد سے، اس نے داؤد بن سرحان، اور علی بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے ایک ساتھ روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جسے ایک عورت اپنا معاملہ سپرد کرتی ہے یا

اس کا قریبی ہے یا اس کا ہمسایہ وہ اس کے اندرونی معاملہ سے واقف نہیں ہوتا اور پھر اس میں پاتا ہے کہ اس عورت نے اپنا عیب جو اس میں تھا چھپایا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"اس عورت سے حق مہر لیا جائے گا اور اس کی تزویج کرنے والے پر کوئی چیز نہ ہو گی"

11- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي أُخْتَيْنِ أُهْدِيَتَا إِلَى أَخَوَيْنِ فِي لَيْلَةٍ فَأُدْخِلَتِ امْرَأَةُ هَذَا عَلَى هَذَا وَ أُدْخِلَتِ امْرَأَةُ هَذَا عَلَى هَذَا قَالَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الصَّدَاقُ بِالْغِشْيَانِ وَ إِنْ كَانَ وَلِيُّهُمَا تَعَمَّدَ ذَلِكَ أُغْرِمَ الصَّدَاقَ وَ لَا يَقْرَبُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا امْرَأَتَهُ حَتَّى تَنْقَضِيَ الْعِدَّةُ فَإِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ صَارَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا إِلَى زَوْجِهَا بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ قِيلَ لَهُ فَإِنْ مَاتَتَا قَبْلَ انْقِضَاءِ الْعِدَّةِ قَالَ فَقَالَ يَرْجِعُ الزَّوْجَانِ بِنِصْفِ الصَّدَاقِ عَلَى وَرَثَتِهِمَا وَ يَرِثَانِهِمَا الرَّجُلَانِ قِيلَ فَإِنْ مَاتَ الرَّجُلَانِ وَ هُمَا فِي الْعِدَّةِ قَالَ تَرِثَانِهِمَا وَ لَهُمَا نِصْفُ الْمَهْرِ الْمُسَمَّى وَ عَلَيْهِمَا الْعِدَّةُ بَعْدَ مَا تَفْرُغَانِ مِنَ الْعِدَّةِ الْأُولَى تَعْتَدَّانِ عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا .

11۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد اور علی بن ابراہیم سے، دونوں نے اس کے باپ سے، اس نے حسن ابن محبوب سے، اس نے جمیل بن صالح سے، اس نے کئی اصحاب سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ان دو بہنوں کے بارے میں کہ جنہیں دو بھائیوں سے بیاہا گیا۔ رات کے وقت اور اس کی بیوی دوسرے اور دوسرے کی بیوی اس کے پاس چلی گئی۔ فرمایا۔ ان دونوں کیلئے دھوکے کے سبب حق مہر ہو گا اور اگر ان کے ولی نے ایسا جان بوجھ کر کیا تو حق مہر کا جرمانہ دے گا اور ان میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس نہ جائے گا یہاں تک کہ عدت گزر جائے اور جب عدت گزر جائے تو ان دونوں میں سے ہر ایک پہلے نکاح ہی کے ذریعے اپنے شوہر کی ہو جائے گی" آپ علیہ السلام سے عرض کیا گیا۔" اگر وہ دونوں عدت گزرنے سے پہلے مر جائیں تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"ان کے شوہر ان کے ورثاء سے آدھے حق مہر کیلئے رجوع کریں گے اور دونوں مرد ان دونوں عورتوں سے میراث لیں گے" عرض کیا گیا"اگر دونوں مرد مر جائیں جب کہ وہ دونوں عورتیں عدت میں ہوں؟ فرمایا"دونوں عورتیں ان دونوں سے میراث لیں گی اور ان دونوں عورتوں کیلئے آدھا حق مہر معین ہو گا اور ان دونوں عورتوں کیلئے پہلی عدت سے فراغت کے بعد اپنے اپنے شوہر کی وفات کی عدت رکھنا ہو گی۔"

12- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ فِي الرَّجُلِ إِذَا تَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ فَوَجَدَ بِهَا قَرْناً وَ هُوَ الْعَفَلُ أَوْ بَيَاضاً أَوْ جُذَاماً إِنَّهُ يَرُدُّهَا مَا لَمْ يَدْخُلْ بِهَا .

12۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے، اس نے ایک سے زائد سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی عورت سے شادی کرے اور اس میں قرن اور عفل یا برص یا کوڑھ پائے فرمایا۔" اگر اس نے دخول نہ کیا ہو تو اس کو رد کیا جائے گا"

13- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ نَظَرَ إِلَى امْرَأَةٍ فَأَعْجَبَتْهُ فَسَأَلَ عَنْهَا فَقِيلَ هِيَ ابْنَةُ فُلَانٍ فَأَتَى أَبَاهَا فَقَالَ زَوِّجْنِي ابْنَتَكَ فَزَوَّجَهُ غَيْرَهَا فَوَلَدَتْ مِنْهُ فَعَلِمَ أَنَّهَا غَيْرُ ابْنَتِهِ وَ أَنَّهَا أَمَةٌ فَقَالَ يَرُدُّ الْوَلِيدَةَ عَلَى مَوْلَاهَا وَ الْوَلَدُ لِلرَّجُلِ وَ عَلَى الَّذِي زَوَّجَهُ قِيمَةُ ثَمَنِ الْوَلَدِ يُعْطِيهِ مَوَالِيَ الْوَلِيدَةِ كَمَا غَرَّ الرَّجُلَ وَ خَدَعَهُ .

13۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے محمد بن سنان سے، اس نے اسماعیل بن جابر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت کی طرف دیکھا پس وہ اسے پسند آ گئی۔ پس اس نے اس عورت کے بارے میں پوچھا تو کہا گیا یہ فلاں کی بیٹی ہے۔ پس وہ شخص اس عورت کے باپ کے پاس آیا اور کہا۔"مجھے اپنی بیٹی بیاہ دے" پس اس نے اس شخص کو کوئی اور بیاہ دی پس اس نے اس میں سے اولاد جنی تب اس کے بعد علم ہوا کہ یہ اس کی بیٹی نہیں ہے اور یہ اس کی کنیز ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"اولاد والی اس کے آقا کو واپس کی

جائے گی اور اولاد اس آدمی کی ہو گی اور جس نے اس آدمی کو وہ کنیز بیاہی تھی اس پر ان بچوں کی قیمت واجب ہو گی جو وہ اولاد والی کنیز کے مالکوں کو دے گا۔ جس طرح اس نے اس آدمی کو دھوکہ دیا اور اس سے فریب کیا۔"

14- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ وَلِيِّهَا فَوَجَدَ بِهَا عَيْباً بَعْدَ مَا دَخَلَ بِهَا قَالَ فَقَالَ إِذَا دُلِّسَتِ الْعَفْلَاءُ وَ الْبَرْصَاءُ وَ الْمَجْنُونَةُ وَ الْمُفْضَاةُ وَ مَنْ كَانَ بِهَا زَمَانَةٌ ظَاهِرَةٌ فَإِنَّهَا تُرَدُّ عَلَى أَهْلِهَا مِنْ غَيْرِ طَلَاقٍ وَ يَأْخُذُ الزَّوْجُ الْمَهْرَ مِنْ وَلِيِّهَا الَّذِي كَانَ دَلَّسَهَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ وَلِيُّهَا عَلِمَ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَ تُرَدُّ إِلَى أَهْلِهَا قَالَ وَ إِنْ أَصَابَ الزَّوْجُ شَيْئاً مِمَّا أَخَذَتْ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ وَ إِنْ لَمْ يُصِبْ شَيْئاً فَلَا شَيْءَ لَهُ قَالَ وَ تَعْتَدُّ مِنْهُ عِدَّةَ الْمُطَلَّقَةِ إِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلَا عِدَّةَ لَهَا وَ لَا مَهْرَ لَهَا .

14۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور محمد بن یحییٰ سے، دونوں نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے ابو عبیدہ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اس شخص کے بارے میں کہ جس عورت کے ولی سے عورت کو بیاہا اور اس سے دخول کے بعد اس نے عیب پایا فرمایا عفل والی مبروصہ۔ مجنونہ اور رافضاء والی (جس کا تمام پیشاب و پاخانہ ایک ہو) یا ایسی چیز والی کہ جو اس زمانے میں ان سب کی طرح سمجھی جائے دھوکے کے ساتھ تزویج کی جائے تو ایسی عورت کو اس کے اہل کو بغیر طلاق کے پلٹایا جائے گا اور شوہر اس عورت کے اس ولی سے کہ جس نے اس عورت کے ذریعے دھوکا کیا حق مہر واپس لے گا اور اگر ولی اس میں سے کسی چیز کا علم نہ رکھتا ہو تو اس پر کچھ نہیں ہو گا۔ اور وہ اسے پلٹائے گا اس عورت کے اہل کی طرف" فرمایا" پس اگر شوہر کو اس چیز میں سے کہ جو اس عورت نے لی تھی کوئی چیز پالے تو وہ اس کی ہے اور اگر اسے اس میں سے کوئی چیز نہ ملے تو ولی پر کوئی چیز نہ ہو گی" فرمایا" اور وہ عورت طلاق کی عدت رکھے گی اگر اس نے اس کو دخول کیا تھا اور اگر اس نے اسے دخول نہ کیا تھا تو اس عورت کیلئے کوئی عدت نہیں اور نہ ہی کوئی مہر ہو گا۔"

15- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَلِدُ مِنَ الزِّنَا وَ لَا يَعْلَمُ بِذَلِكَ أَحَدٌ إِلَّا وَلِيُّهَا أَ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا وَ يَسْكُتَ عَلَى ذَلِكَ إِذَا كَانَ قَدْ رَأَى مِنْهَا تَوْبَةً أَوْ مَعْرُوفاً فَقَالَ إِنْ لَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ لِزَوْجِهَا ثُمَّ عَلِمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَشَاءَ أَنْ يَأْخُذَ صَدَاقَهَا مِنْ وَلِيِّهَا بِمَا دَلَّسَ عَلَيْهِ كَانَ لَهُ ذَلِكَ عَلَى وَلِيِّهَا وَ كَانَ الصَّدَاقُ الَّذِي أَخَذَتْ لَهَا لَا سَبِيلَ عَلَيْهَا فِيهِ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَ إِنْ شَاءَ زَوْجُهَا أَنْ يُمْسِكَهَا فَلَا بَأْسَ .

15۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس عورت کے بارے میں کہ جس نے زنا سے بچہ پیدا کیا جسے اس کے ولی کے سوا کوئی نہیں جانتا کیا ولی کیلئے جائز ہے۔ کہ اس کی تزویج کر دے اور اس پر خاموش رہے جب وہ اس سے توبہ یا نیکی دیکھے تو؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" اگر ولی اس کے شوہر سے اس کا ذکر نہ کرے اور پھر شوہر کو۔ پتہ چلے تو اگر چاہے تو اس عورت کے ولی سے حق مہر لے اس سبب سے کہ اس نے دھوکہ کیا اور حق مہر اس شوہر کیلئے اس کے ولی پر واجب ہو گا اور حق مہر جو اس عورت نے لیا۔ اس ولی کو اس میں کوئی حق نہ ہو گا کیونکہ اس سبب سے اس کی فرج حلال کی گئی اور اگر شوہر چاہے تو اس عورت کو اپنے پاس رکھے کوئی قباحت نہیں ہے"

16- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ الْمَرْأَةُ تُرَدُّ مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْيَاءَ مِنَ الْبَرَصِ وَ الْجُذَامِ وَ الْجُنُونِ وَ الْقَرَنِ وَ هُوَ الْعَفَلُ مَا لَمْ يَقَعْ عَلَيْهَا فَإِذَا وَقَعَ عَلَيْهَا فَلَا .

16۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا"عورت کو واپس کیا جائے گا چار چیزوں کی وجہ سے، برص، کوڑھ، جنون اور فرن اور وہ عفل ہے جس سے اس نے جماع نہ کیا ہو اور جب اس سے جماع کرے تو پھر نہیں پلٹایا جائے گا۔"

17- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَوَجَدَ بِهَا قَرْناً قَالَ هَذِهِ لَا تَحْبَلُ [تُرَدُّ عَلَى أَهْلِهَا مَنْ] يَنْقَبِضُ زَوْجُهَا عَنْ مُجَامَعَتِهَا تُرَدُّ عَلَى أَهْلِهَا قُلْتُ فَإِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا قَالَ إِنْ كَانَ عَلِمَ بِهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا ثُمَّ جَامَعَهَا فَقَدْ رَضِيَ بِهَا وَ إِنْ لَمْ يَعْلَمْ إِلَّا بَعْدَ مَا جَامَعَهَا فَإِنْ شَاءَ بَعْدُ أَمْسَكَهَا وَ إِنْ شَاءَ سَرَّحَهَا إِلَى أَهْلِهَا وَ لَهَا مَا أَخَذَتْ مِنْهُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا .

17۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے حسن بن صالح سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس مرد کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس میں قرن (عفل) پایا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اگر اس عورت سے اس کے شوہر نے جماع نہیں کیا تو اسے اس کے اہل کو پلٹایا جائے گا" میں نے عرض کی۔"اگر اس نے اس سے دخول کیا ہو تو؟" فرمایا"اگر اس سے جماع کرنے سے پہلے وہ اس عیب کو جانتا تھا تو وہ اس عورت سے راضی ہوا اور اگر نہیں جانا مگر یہ کہ اس سے جماع کے بعد پس اگر اس کے بعد چاہے تو اسے اپنے پاس رکھے اور اگر چاہے تو اس عورت کو اس کے اہل کے پاس چھوڑ دے اور اس عورت کے لئے ہی ہو گا جو کچھ اس نے اس مرد سے لیا کیونکہ اس کے ذریعہ اس کی فرج کو حلال کیا گیا۔"

18- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَوَجَدَ بِهَا قَرْناً قَالَ فَقَالَ هَذِهِ لَا تَحْبَلُ وَ لَا يَقْدِرُ زَوْجُهَا عَلَى مُجَامَعَتِهَا يَرُدُّهَا عَلَى أَهْلِهَا صَاغِرَةً وَ لَا مَهْرَ لَهَا قُلْتُ فَإِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا قَالَ إِنْ كَانَ عَلِمَ بِذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْكِحَهَا يَعْنِي الْمُجَامَعَةَ ثُمَّ جَامَعَهَا فَقَدْ رَضِيَ بِهَا وَ إِنْ لَمْ يَعْلَمْ إِلَّا بَعْدَ مَا جَامَعَهَا فَإِنْ شَاءَ بَعْدُ أَمْسَكَ وَ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ .

18۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابو ایوب سے، اس نے ابو صباح کنانی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے شادی کی اور اس میں قرن یعنی عفل پایا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "یہ عورت حاملہ نہ ہو گی اور اس کا شوہر اس کی مجامعت پر قادر نہ ہو گا۔ وہ اسے اس کے اہل کی طرف پلٹا دے گا۔ اس عورت کیلئے کوئی حق مہر نہ ہو گا۔" میں نے عرض کی۔"اگر اس مرد نے اس عورت سے دخول کیا ہو تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"اگر وہ اس کے اس عیب کو اس سے جماع کرنے سے پہلے جانتا تھا اور پھر اس سے جماع کیا تو وہ اس سے راضی ہوا اور اگر وہ نہیں جانتا تھا مگر یہ کہ جماع کے بعد اسے پتہ چلا تو اب اگر چاہے تو اپنے پاس رکھے اور اگر چاہے تو طلاق دے"

19- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَزَفَّتْهَا إِلَيْهِ أُخْتُهَا وَ كَانَتْ أَكْبَرَ مِنْهَا فَأَدْخَلَتْ مَنْزِلَ زَوْجِهَا لَيْلًا فَعَمَدَتْ إِلَى ثِيَابِ امْرَأَتِهِ فَنَزَعَتْهَا مِنْهَا وَ لَبِسَتْهَا ثُمَّ قَعَدَتْ فِي حَجَلَةِ أُخْتِهَا وَ نَحَّتِ امْرَأَتَهُ وَ أَطْفَتِ الْمِصْبَاحَ وَ اسْتَحْيَتِ الْجَارِيَةُ أَنْ تَتَكَلَّمَ فَدَخَلَ الزَّوْجُ الْحَجَلَةَ فَوَاقَعَهَا وَ هُوَ يَظُنُّ أَنَّهَا امْرَأَتُهُ الَّتِي تَزَوَّجَهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ الرَّجُلُ قَامَتْ إِلَيْهِ امْرَأَتُهُ فَقَالَتْ لَهُ أَنَا امْرَأَتُكَ فُلَانَةُ الَّتِي تَزَوَّجْتَ وَ إِنَّ أُخْتِي مَكَرَتْ بِي فَأَخَذَتْ ثِيَابِي فَلَبِسَتْهَا وَ قَعَدَتْ فِي الْحَجَلَةِ وَ نَحَّتْنِي فَنَظَرَ الرَّجُلُ فِي ذَلِكَ فَوَجَدَ كَمَا ذَكَرَتْ فَقَالَ أَرَى أَنْ لَا مَهْرَ لِلَّتِي دَلَّسَتْ نَفْسَهَا وَ أَرَى عَلَيْهَا الْحَدَّ لِمَا فَعَلَتْ حَدَّ الزَّانِي غَيْرَ مُحْصَنٍ وَ لَا يَقْرَبُ الزَّوْجُ امْرَأَتَهُ الَّتِي تَزَوَّجَ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الَّتِي دَلَّسَتْ نَفْسَهَا فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ضَمَّ إِلَيْهِ امْرَأَتَهُ .

19۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ھشام بن سالم سے، اس نے برید عجلی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے شادی کی پس اس کی طرف اس کی بہن نے حجلۂ عروسی میں زفاف کیا جو کہ اس عورت سے بڑی تھی۔ یوں کہ وہ اس کے شوہر کے گھر داخل ہوئی رات کے وقت اور اس نے اس کی بیوی کے لباس کا قصد کیا۔ پس اسے اس نے اس سے چھینا اور اسے پہنا اور پھر اپنی بہن کے حجلۂ عروسی میں لیٹ گئی اور اس کی بیوی کو دھمکی دی اور چراغ بجھا دیا اور لڑکی نے شرم کے مارے کلام نہ کیا۔ پس شوہر حجلۂ عروسی میں داخل ہوا اور اس نے اس سے جماع کیا در حالیکہ وہ گمان کر رہا تھا کہ وہ اس کی عورت ہے جب شوہر نے صبح کی تو اس کی بیوی اس کے پاس آئی اور اس سے کہا۔ میں تمہاری فلاں بیوی ہوں کہ جس سے تو نے شادی کی اور یہ کہ میری بہن نے مجھ سے دھوکہ کیا اس نے میرا لباس اٹھا کر پہنا اور میرے حجلۂ عروسی میں بیٹھ گئی اور مجھے دھمکی دی پس اس شخص نے غور کیا تو اسے ایسا ہی پایا۔ کہ جیسا اس نے ذکر کیا تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”جس نے اپنے نفس سے دھوکہ کیا اس کیلئے کوئی مہر نہیں اور اس پر غیر محض زانیہ کی حد جاری ہو گی اور شوہر اپنی بیوی کے قریب نہ جائے گا یہاں تک کہ دھوکہ کرنے والی عورت کی عدت گزر جائے اور جب اس کی عدت گزر جائے تو اس کی طرف اس کی عورت کو بھیجا جائے گا۔“

باب الرَّجُلِ يُدَلِّسُ نَفْسَهُ وَ الْعِنِّينِ (اپنی ذات کو چھپانے والا اور نامرد)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَضَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) فِي امْرَأَةٍ حُرَّةٍ دَلَّسَ لَهَا عَبْدٌ فَنَكَحَهَا وَ لَمْ تَعْلَمْ إِلَّا أَنَّهُ حُرٌّ قَالَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا إِنْ شَاءَتِ الْمَرْأَةُ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے محمد بن قیس سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فیصلہ دیا۔ اس آزاد عورت کے بارے میں کہ جسے ایک غلام نے اندھیرے میں رکھا۔ پس اس عورت سے نکاح کیا اور وہ عورت نہیں جانتی تھی۔ مگر یہ کہ وہ آزاد (یعنی عورت اُسے آزاد سمجھتی تھی) ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”اگر عورت چاہے تو ان کے درمیان جدائی کی جائے گی۔“

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنِ امْرَأَةٍ حُرَّةٍ تَزَوَّجَتْ مَمْلُوكاً عَلَى أَنَّهُ حُرٌّ فَعَلِمَتْ بَعْدُ أَنَّهُ مَمْلُوكٌ قَالَ هِيَ أَمْلَكُ بِنَفْسِهَا إِنْ شَاءَتْ أَقَرَّتْ مَعَهُ وَ إِنْ شَاءَتْ فَلَا فَإِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الصَّدَاقُ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلَيْسَ لَهَا شَيْءٌ فَإِنْ هُوَ دَخَلَ بِهَا بَعْدَ مَا عَلِمَتْ أَنَّهُ مَمْلُوكٌ وَ أَقَرَّتْ بِذَلِكَ فَهُوَ أَمْلَكُ بِهَا .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علاء بن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس آزاد عورت کے بارے میں کہ جس نے ایک غلام سے شادی کر لی۔ اس پر کہ وہ آزاد ہے اور اس کے بعد اس نے جانا کہ وہ غلام ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”وہ اپنے نفس کی مالک ہے اگر چاہے تو اس کے ساتھ رہے اور اگر چاہے تو نہ رہے اور اگر اس نے اس عورت سے دخول کیا تو اس عورت کیلئے حق مہر ہو گا اور اگر دخول نہیں کیا تو اس عورت کیلئے کچھ نہیں ہے اور اگر اس مرد نے اس عورت کے جاننے کے بعد کہ وہ غلام ہے دخول کیا اور وہ عورت اس کا اقرار بھی کرے تو وہ اس کا مالک ہے“

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) فِي خَصِيٍّ دَلَّسَ نَفْسَهُ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ فَتَزَوَّجَهَا قَالَ فَقَالَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا إِنْ شَاءَتِ الْمَرْأَةُ وَ يُوجَعُ رَأْسُهُ وَ إِنْ رَضِيَتْ بِهِ وَ أَقَامَتْ مَعَهُ لَمْ يَكُنْ لَهَا بَعْدَ رِضَاهَا بِهِ أَنْ تَأْبَاهُ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور محمد بن یحییٰ سے، اس نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ اس شخص کے بارے میں کہ جو نامرد ہو اور اپنے آپ سے ایک مسلمان عورت کو اندھیرے میں رکھے اور اس سے شادی کر لے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اگر عورت چاہے تو ان کے درمیان جدائی ہو گی اور اس کا سر پھوڑا (یعنی اس کے خلاف فیصلہ دیا جائے گا) جائے گا اور اگر وہ عورت راضی ہو اور اس کے ساتھ رہے تو اس کی رضا کے بعد وہ اس سے انکار نہیں کر سکتی ہے۔

4- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبَّادٍ الضَّبِّيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ فِي الْعِنِّينِ إِذَا عُلِمَ أَنَّهُ عِنِّينٌ لَا يَأْتِي النِّسَاءَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَ إِذَا وَقَعَ عَلَيْهَا وَقْعَةً وَاحِدَةً لَمْ يُفَرَّقْ بَيْنَهُمَا وَ الرَّجُلُ لَا يُرَدُّ مِنْ عَيْبٍ .

4۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے ابان سے، اس نے عباد الضبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نامرد کے بارے میں فرمایا۔ جب علم ہو کہ وہ نامرد ہے اور عورتوں کے پاس نہیں جاتا تو ان کے درمیان جدائی ہو گی اور جب وہ اس عورت سے ایک مرتبہ ہی جماع کرے تو ان کے درمیان جدائی نہ ہو گی اور مرد کو عیب کے سبب رد نہیں کیا جائے گا۔

5- عَنْهُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ امْرَأَةٍ ابْتُلِيَ زَوْجُهَا فَلَا يَقْدِرُ عَلَى الْجِمَاعِ أَ تُفَارِقُهُ قَالَ نَعَمْ إِنْ شَاءَتْ قَالَ ابْنُ مُسْكَانَ وَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ تَنْتَظِرُ سَنَةً فَإِنْ أَتَاهَا وَ إِلَّا فَارَقَتْهُ فَإِنْ أَحَبَّتْ أَنْ تُقِيمَ مَعَهُ فَلْتُقِمْ .

5۔ اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس عورت کے بارے میں کہ جس کا شوہر مریض ہو اور وہ جماع پر قادر نہ ہو۔ کیا وہ اسے چھوڑ دے؟ فرمایا "اگر وہ چاہے تو ہاں" ابن مسکان نے کہا دوسری حدیث میں ہے کہ وہ عورت ایک سال تک انتظار کرے اگر وہ اس سے جماع کرے تو ٹھیک بصورت دیگر اسے چھوڑ دے اور اگر پسند کرے کہ اس کے ساتھ رہے تو رہے۔"

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ الْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّ خَصِيّاً دَلَّسَ نَفْسَهُ لِامْرَأَةٍ قَالَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَ تَأْخُذُ الْمَرْأَةُ مِنْهُ صَدَاقَهَا وَ يُوجَعُ ظَهْرُهُ كَمَا دَلَّسَ نَفْسَهُ .

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے۔ اس نے اپنے بھائی حسن سے، اس نے زرعہ بن محمد سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ ایک خصی نے ایک عورت کو اپنی ذات سے اندھیرے میں رکھا۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "ان کے درمیان جدائی ہو گی اور عورت اس سے حق مہر لے گی جس طرح اس نے خود سے اندھیرے میں رکھا اسی طرح اس کی کمر توڑی جائے (یعنی اس کے خلاف فیصلہ دیا جائے) گی۔"

7- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) يَقُولُ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ الثَّيِّبَ الَّتِي قَدْ تَزَوَّجَتْ زَوْجاً غَيْرَهُ فَزَعَمَتْ أَنَّهُ لَمْ يَقْرَبْهَا مُنْذُ دَخَلَ بِهَا فَإِنَّ الْقَوْلَ فِي ذَلِكَ قَوْلُ الرَّجُلِ وَ عَلَيْهِ أَنْ يَحْلِفَ بِاللَّهِ لَقَدْ جَامَعَهَا لِأَنَّهَا الْمُدَّعِيَةُ قَالَ فَإِنْ تَزَوَّجَهَا وَ هِيَ بِكْرٌ فَزَعَمَتْ أَنَّهُ لَمْ يَصِلْ إِلَيْهَا فَإِنَّ مِثْلَ هَذَا يَعْرِفُ النِّسَاءُ فَلْيَنْظُرْ إِلَيْهَا مَنْ يُوثَقُ بِهِ مِنْهُنَّ فَإِذَا ذَكَرَتْ أَنَّهَا عَذْرَاءُ فَعَلَى الْإِمَامِ أَنْ يُؤَجِّلَهُ سَنَةً فَإِنْ وَصَلَ إِلَيْهَا وَ إِلَّا فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَ أُعْطِيَتْ نِصْفَ الصَّدَاقِ وَ لَا عِدَّةَ عَلَيْهَا .

7۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے احمد بن محمد سے ایک ساتھ، اس نے حسن ابن محبوب سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے ابو حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا۔ فرمایا۔ ''جب آدمی کسی شوہر سے خالی عورت سے شادی کرے کہ جس نے اس کے علاوہ سے شادی کی تھی اور وہ عورت گمان کرے کہ جتنا عرصہ اس کے پاس رہی وہ اس کے قریب نہ آیا تھا تو اس معاملہ میں آدمی کا قول معتبر ہو گا اور اس پر (آدمی پر) حلف باللہ بھی ہو گا کہ اس نے جماع کیا تھا اس سے، کیونکہ وہ عورت مدعیہ تھی۔'' فرمایا۔ ''پس اگر وہ اس سے شادی کرے اور وہ باکرہ ہو اور وہ گمان کرے کہ وہ مرد اس تک نہیں پہنچا تو اس جیسے معاملہ میں عورتیں معائنہ کریں گی۔ پس اس کی طرف نظر کرے گی۔ وہ عورت کہ جو ان میں سے قابل اعتماد ہو اور جب وہ عورت بیان کرے کہ وہ لڑکی / عورت عذراء ہے تو امام علیہ السلام پر واجب ہے کہ اس کو ایک سال کی مدت دے (یعنی مرد کو) پس اگر مرد اس سے وصل کرے تو ٹھیک بصورت دیگر ان کے درمیان جدائی ہو گی اور اس لڑکی / عورت کو آدھا حق مہر دیا جائے گا اور اس پر کوئی عدت واجب نہ ہو گی۔''

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ بَعْضِ مَشِيخَتِهِ قَالَ قَالَتِ امْرَأَةٌ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ تَدَّعِي عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ أَنَّهُ عِنِّينٌ وَ يُنْكِرُ الرَّجُلُ قَالَ تَحْشُوهَا الْقَابِلَةُ بِالْخَلُوقِ وَ لَا تُعْلِمُ الرَّجُلَ وَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا الرَّجُلُ فَإِنْ خَرَجَ وَ عَلَى ذَكَرِهِ الْخَلُوقُ صَدَقَ وَ كَذَبَتْ وَ إِلَّا صَدَقَتْ وَ كَذَبَ .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے عبداللہ بن فضل ہاشمی سے، اس نے اپنے مشائخ میں سے کسی سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی اور آپ علیہ السلام سے ایک مرد نے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کے خلاف اس کی عورت نے دعویٰ کیا کہ وہ نامرد ہے اور مرد اس سے انکار کرتا ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ''دائی اس عورت کو (کی شرمگاہ کو) بھر دے۔ خلوق (ایسی مائع خوشبو کہ جس میں زعفران ہوتا؟) سے اور مرد کو اس کا علم نہ ہو اور مرد اس عورت کے پاس جائے اور جب وہ باہر آئے اگر اس کے آلۂ تناسل پر خلوق ہو تو وہ سچا ہے اور عورت نے جھوٹ بولا۔ بصورت دیگر عورت نے سچ کہا اور مرد جھوٹا ہے''

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أُخِّذَ عَنِ امْرَأَتِهِ فَلَا يَقْدِرُ عَلَى إِتْيَانِهَا فَقَالَ إِنْ كَانَ لَا يَقْدِرُ عَلَى إِتْيَانِ غَيْرِهَا مِنَ النِّسَاءِ فَلَا يُمْسِكْهَا إِلَّا بِرِضَاهَا بِذَلِكَ وَ إِنْ كَانَ يَقْدِرُ عَلَى غَيْرِهَا فَلَا بَأْسَ بِإِمْسَاكِهَا .

9۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے احمد بن حسن سے، اس نے عمرو بن سعید سے، اس نے مصدق بن صدقہ سے، اس نے عمار بن موسیٰ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس مرد کے بارے میں کہ جسے (جادو ٹونے کے ذریعے) اس کی بیوی سے (مجامعت کرنے سے) باندھ دیا گیا اور وہ اس کے ساتھ مجامعت پر قادر نہ رہے'' آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ''اگر وہ اس کے علاوہ دوسری بیوی سے جماع کرنے پر قادر نہیں تو اس عورت کو اس عورت کی رضا کے سوا نہ رکھے اور اگر وہ اس کے علاوہ پر قادر ہے تو کوئی قباحت نہیں کہ اسے رکھے''

10- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ أُخِّذَ عَنْهَا فَلَا خِيَارَ لَهَا .

10۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ "جو اپنی بیوی کے پاس ایک مرتبہ آئے پھر اس سے باندھا جائے (جماع کرنے سے جادو ٹونے کے ذریعے) تو اس عورت کیلئے کوئی خیار نہیں ہے"

11- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمْدَانَ الْقَلَانِسِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ بُنَانٍ عَنِ ابْنِ بَقَّاحٍ عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ ادَّعَتِ امْرَأَةٌ عَلَى زَوْجِهَا عَلَى عَهْدِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ لَا يُجَامِعُهَا وَ ادَّعَى أَنَّهُ يُجَامِعُهَا فَأَمَرَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) أَنْ تَسْتَنْفِرَ بِالزَّعْفَرَانِ ثُمَّ يَغْسِلَ ذَكَرَهُ فَإِنْ خَرَجَ الْمَاءُ أَصْفَرَ صَدَّقَهُ وَ إِلَّا أَمَرَهُ بِطَلَاقِهَا .

11۔ حسین بن محمد نے حمدان قلانسی سے، اس نے اسحاق بن بنان سے، اس نے ابن بقاح سے، اس نے غیاث بن ابراہیم سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ "امیر المومنین علیہ السلام کے زمانے میں ایک عورت نے دعویٰ کیا اس کے شوہر کے خلاف کہ وہ اس سے جماع نہیں کرتا اور مرد نے دعویٰ کیا کہ وہ اس سے جماع کرتا ہے تو امیر المومنین علیہ السلام نے اس عورت کو حکم دیا کہ وہ اپنی شرمگاہ میں زعفران لگائے اور پھر اس مرد کا آلۂ تناسل دھویا جائے اگر زرد پانی نکلے تو اس مرد نے سچ کہا بصورت دیگر اس کی طلاق کا حکم ہے۔"

باب نَادِرٌ (نادر)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَبْكَارٍ فَزَوَّجَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ رَجُلًا وَ لَمْ يُسَمِّ الَّتِي زَوَّجَ لِلزَّوْجِ وَ لَا لِلشُّهُودِ وَ قَدْ كَانَ الزَّوْجُ فَرَضَ لَهَا صَدَاقَهَا فَلَمَّا بَلَغَ إِدْخَالُهَا عَلَى الزَّوْجِ بَلَغَ الرَّجُلَ أَنَّهَا الْكُبْرَى مِنَ الثَّلَاثَةِ فَقَالَ الزَّوْجُ لِأَبِيهَا إِنَّمَا تَزَوَّجْتُ مِنْكَ الصُّغْرَى مِنْ بَنَاتِكَ قَالَ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) إِنْ كَانَ الزَّوْجُ رَآهُنَّ كُلَّهُنَّ وَ لَمْ يُسَمِّ لَهُ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ فَالْقَوْلُ فِي ذَلِكَ قَوْلُ الْأَبِ وَ عَلَى الْأَبِ فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اللَّهِ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى الزَّوْجِ الْجَارِيَةَ الَّتِي كَانَ نَوَى أَنْ يُزَوِّجَهَا إِيَّاهُ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ وَ إِنْ كَانَ الزَّوْجُ لَمْ يَرَهُنَّ كُلَّهُنَّ وَ لَمْ يُسَمِّ وَاحِدَةً عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ فَالنِّكَاحُ بَاطِلٌ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اور علی بن ابراہیم سے، دونوں نے اس کے باپ سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے جمیل بن صالح سے، اس نے ابو عبیدہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کی تین کنواری بیٹیاں تھیں۔ پس اس نے ان میں سے ایک کی کسی آدمی سے تزویج کر دی اور شوہر کیلئے جس کی تزویج کی اس کو معین نہ کیا اور نہ ہی گواہوں کیلئے درحالیکہ شوہر نے اس کیلئے مہر معین کر دیا اور جب اس لڑکی کا اس کے شوہر کے پاس جانے کا وقت آیا تو اس آدمی (شوہر) تک خبر پہنچی کہ وہ لڑکی ان تینوں میں سے سب سے بڑی ہے تو شوہر نے اس کے باپ سے کہا۔ تم نے اپنی طرف سے انہی بیٹیوں میں سے سب سے چھوٹی کی تزویج کی تھی؟ تو ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر شوہر نے ان تینوں کو دیکھا ہوا تھا اور اس نے اس کیلئے ان میں سے کوئی معین نہ کی تھی تو اس معاملے میں باپ کا قول معتبر ہو گا اور باپ پر واجب ہے کہ وہ اپنے اور خدا کے درمیان دیکھے اور شوہر کی طرف اس لڑکی کو بھیجے کہ جس کی اس نے نیت کی تھی۔ نکاح کے وقت کہ وہ اس مرد سے بیاہ رہا ہے اور اگر شوہر نے ان تینوں کو نہیں دیکھا تھا اور اس نے (باپ نے) نکاح کے وقت ان میں سے کسی کو معین نہ کیا تھا تو نکاح باطل ہے۔

باب الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ بِالْمَرْأَةِ عَلَى أَنَّهَا بِكْرٌ فَيَجِدُهَا غَيْرَ عَذْرَاءَ

(آدمی کسی عورت سے تزویج کرتا ہے۔اسے باکرہ جان کر اور اسے غیر باکرہ پاتا ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ عَلَى أَنَّهَا بِكْرٌ فَيَجِدُهَا ثَيِّباً أَ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يُقِيمَ عَلَيْهَا قَالَ فَقَالَ قَدْ تُفْتَقُ الْبِكْرُ مِنَ الْمَرْكَبِ وَ مِنَ النَّزْوَةِ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن خالد سے، اس نے سعد بن سعد سے، اس نے محمد بن قاسم بن فضیل سے، اس نے ابوالحسن علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے شادی کی یہ جان کر کہ وہ باکرہ ہے جب کہ اس نے اسے ثیب (شوہر دار جو شوہر سے خالی ہو) پایا کیا وہ اس کے خلاف دعویٰ کر سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ''کبھی کبھی کنوارا پن سواری کرنے یا اچھل کود سے بھی ضائع ہو جاتا ہے''

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَزَّكٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) أَسْأَلُهُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ جَارِيَةً بِكْراً فَوَجَدَهَا ثَيِّباً هَلْ يَجِبُ لَهَا الصَّدَاقُ وَافِياً أَمْ يُنْتَقَصُ قَالَ يُنْتَقَصُ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے عبداللہ بن جعفر سے، اس نے محمد بن جزک سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام کو خط لکھا اور آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے باکرہ لڑکی سے شادی کی اور اسے غیر باکرہ پایا کیا اس لڑکی کیلئے پورا حق مہر واجب ہے یا کم ہو گا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ''کم کیا جائے گا''

باب الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَدْخُلُ بِهَا قَبْلَ أَنْ يُعْطِيَهَا شَيْئاً

(آدمی عورت سے شادی کرتا ہے اور اسے کوئی چیز دینے سے پہلے اس سے دخول کر لیتا ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَوَّاضٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ أَ يَصْلُحُ لِي أَنْ أُوَاقِعَهَا وَ لَمْ أَنْقُدْهَا مِنْ مَهْرِهَا شَيْئاً قَالَ نَعَمْ إِنَّمَا هُوَ دَيْنٌ عَلَيْكَ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے منصور بن یونس سے، اس نے عبدالحمید بن عواض سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں ایک عورت سے شادی کرتا ہوں کیا میرے لیے درست ہے کہ میں اس سے جماع کروں درحالیکہ اس کے مہر میں سے کوئی چیز اسے میں نے نقد نہیں دی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ''ہاں بے شک وہ تم پر قرض ہے''

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ عَلَى الصَّدَاقِ الْمَعْلُومِ يَدْخُلُ بِهَا قَبْلَ أَنْ يُعْطِيَهَا قَالَ يُقَدِّمُ إِلَيْهَا مَا قَلَّ أَوْ كَثُرَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ لَهُ وَفَاءٌ مِنْ عَرَضٍ إِنْ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ أُدِّيَ عَنْهُ فَلَا بَأْسَ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور علی بن ابراہیم سے، دونوں نے اس کے باپ سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے عرض کی۔ ”ایک شخص کسی عورت سے حق مہر معلوم پر شادی کرتا ہے اور اسے دینے سے پہلے اس سے دخول کرتا ہے؟“ آپ علیہ السلام نے فرمایا”اس عورت کو تھوڑا بہت دے۔ ہاں مگر یہ کہ اس کی کوئی جائیداد ہو کہ اگر اس کے ساتھ کوئی حادثہ ہو جائے تو اس سے ادا کیا جائے کوئی قباحت نہیں ہے“

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الطَّائِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ أَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَ أَدْخُلُ بِهَا وَ لَا أُعْطِيهَا شَيْئاً قَالَ نَعَمْ يَكُونُ دَيْناً لَهَا عَلَيْكَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے اپنے کچھ دوستوں سے، اس نے عبدالحمید طائی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں ایک عورت سے شادی کرتا ہوں اور میں اس سے دخول کرتا ہوں اور میں نے اس کو کوئی چیز نہیں دی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”ہاں۔ حق مہر اس کا تم پر قرض ہو گا۔“

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَوَّاضٍ الطَّائِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَلَا يَكُونُ عِنْدَهُ مَا يُعْطِيهَا فَيَدْخُلُ بِهَا قَالَ لَا بَأْسَ إِنَّمَا هُوَ دَيْنٌ لَهَا عَلَيْهِ .

4۔ علی بن ابراہیم نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے یونس سے، اس نے عبدالحمید بن عواض طائی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو ایک عورت سے شادی کرتا ہے اور اس کے پاس کچھ نہیں ہوتا کہ جو اس عورت کو دے۔ اور اس عورت سے دخول کرتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا”کوئی قباحت نہیں۔ بے شک وہ اس پر اس عورت کا قرض ہو گا۔“

باب التَّزْوِيجِ بِالْإِجَارَةِ ’ (مزدوری کے عوض شادی)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) قَوْلُ شُعَيْبٍ (**عليه السلام**) إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنْكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هاتَيْنِ عَلى أَنْ تَأْجُرَنِي ثَمانِيَ حِجَجٍ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْراً فَمِنْ عِنْدِكَ أَيَّ الْأَجَلَيْنِ قَضَى قَالَ الْوَفَاءُ مِنْهُمَا أَبْعَدُهُمَا عَشْرُ سِنِينَ قُلْتُ فَدَخَلَ بِهَا قَبْلَ أَنْ يَنْقَضِيَ الشَّرْطُ أَوْ بَعْدَ انْقِضَائِهِ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَنْقَضِيَ قُلْتُ لَهُ فَالرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ وَ يَشْتَرِطُ لِأَبِيهَا إِجَارَةَ شَهْرَيْنِ يَجُوزُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ مُوسَى (**عليه السلام**) قَدْ عَلِمَ أَنَّهُ سَيُتِمُّ لَهُ شَرْطَهُ فَكَيْفَ لِهَذَا بِأَنْ يَعْلَمَ أَنَّهُ سَيَبْقَى حَتَّى يَفِيَ لَهُ وَ قَدْ كَانَ الرَّجُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ عَلَى السُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ وَ عَلَى الدِّرْهَمِ وَ عَلَى الْقَبْضَةِ مِنَ الْحِنْطَةِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور علی بن ابراہیم سے، دونوں نے اس کے باپ سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے عرض کی۔ شعیب علیہ السلام کا قول ہے۔ ”میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح تجھ سے کروں اس شرط پر کہ تو میرے پاس کام کرے۔ آٹھ سال اور اگر تو دس پورے کرے تو تیری طرف سے ہو گا۔“(قصص 28) ان میں سے کون سی مدت پوری کی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا”ان میں سے وفاء ان میں سے زیادہ مدت والی دس سال ہے“ میں نے عرض کی۔ پس وہ اس عورت کے پاس کب داخل ہوئے شرط پوری ہونے کے بعد یا اس سے پہلے؟ فرمایا”پوری ہونے سے پہلے“ ، میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک آدمی کسی عورت سے شادی کرتا ہے اور اس کے باپ کیلئے دو مہینے کی مزدوری شرط کرتا ہے کیا یہ جائز ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ یقیناً موسیٰ علیہ السلام تو جانتے تھے کہ وہ اپنی

شرط پوری کریں گے جبکہ اس کو تو معلوم نہیں کہ وہ باقی بھی رہے گا اور شرط کو پورا کرے گا لہٰذا اس کیلئے کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ایک آدمی نے ایک عورت سے تزویج کی۔ قرآن کی سورہ سکھانے، ایک درہم اور مٹھی بھر گندم پر"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا يَحِلُّ النِّكَاحُ الْيَوْمَ فِي الْإِسْلَامِ بِإِجَارَةٍ أَنْ يَقُولَ أَعْمَلُ عِنْدَكَ كَذَا وَ كَذَا سَنَةً عَلَى أَنْ تُزَوِّجَنِي ابْنَتَكَ أَوْ أُخْتَكَ قَالَ حَرَامٌ لِأَنَّهُ ثَمَنُ رَقَبَتِهَا وَ هِيَ أَحَقُّ بِمَهْرِهَا .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ان دنوں اسلام میں مزدوری کے عوض نکاح جائز نہیں ہے کہ وہ کہے۔ میں تمہارے پاس اتنے اتنے سال کام کروں گا۔ اس بات پر کہ تم مجھے اپنی بیٹی یا بہن بیاہ دو" فرمایا "حرام ہے کیونکہ یہ اس کی گردن کی قیمت ہے۔ اور یہ اس عورت کے حق مہر سے زیادہ حق والی ہے۔"

باب فِيمَنْ زُوِّجَ ثُمَّ جَاءَ نَعْيُهُ

(اس شخص کے بارے میں کہ جسے بیاہا جائے اور اس کی موت کی خبر آئے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ أَرْسَلَ يَخْطُبُ إِلَيْهِ امْرَأَةً وَ هُوَ غَائِبٌ فَأَنْكَحُوا الْغَائِبَ وَ فُرِضَ الصَّدَاقُ ثُمَّ جَاءَ خَبَرُهُ بَعْدُ أَنَّهُ تُوُفِّيَ بَعْدَ مَا سَبَقَ الصَّدَاقُ فَقَالَ إِنْ كَانَ أُمْلِكَ بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ فَلَيْسَ لَهَا صَدَاقٌ وَ لَا مِيرَاثٌ وَ إِنْ كَانَ أُمْلِكَ قَبْلَ أَنْ يُتَوَفَّى فَلَهَا نِصْفُ الصَّدَاقِ وَ هِيَ وَارِثُهُ وَ عَلَيْهَا الْعِدَّةُ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے عبداللہ بن بکیر سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے کہلوا بھیجا کہ اس کیلئے عورت کو شادی کا پیغام دیا جائے درحالیکہ وہ سفر پر تھا پس لوگوں نے اس مسافر کا نکاح کر دیا اور حق مہر مقرر ہو گیا پھر اس کے بعد اس کی خبر آئی کہ وہ حق مہر سے پہلے فوت ہو گیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اگر وہ اس عورت کا مالک ہوا فوت ہونے کے بعد تو اس عورت کیلئے نہ حق مہر ہو گا اور نہ میراث ہو گا اور اگر وہ مالک ہوا فوت ہونے سے پہلے تو عورت کیلئے آدھا حق مہر ہو گا اور وہ اس کی وارث ہو گی اور اس عورت پر وفات کی عدت ہو گی۔

باب الرَّجُلِ يَفْجُرُ بِالْمَرْأَةِ فَيَتَزَوَّجُ أُمَّهَا أَوِ ابْنَتَهَا أَوْ يَفْجُرُ بِأُمِّ امْرَأَتِهِ أَوِ ابْنَتِهَا

(آدمی ایک عورت سے زنا کرتا ہے اور اس کی ماں یا اس کی بیٹی سے تزویج کرتا ہے یا اپنی بیوی کی ماں یا بیٹی سے زنا کرتا ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَفْجُرُ بِالْمَرْأَةِ أَ يَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا قَالَ لَا وَ لَكِنْ إِنْ كَانَتْ عِنْدَهُ امْرَأَةٌ ثُمَّ فَجَرَ بِأُمِّهَا أَوِ ابْنَتِهَا أَوْ أُخْتِهَا لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ إِنَّ الْحَرَامَ لَا يُفْسِدُ الْحَلَالَ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علاآء بن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام سے پوچھا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جو ایک عورت سے زنا کرتا ہے کیا وہ اس عورت کی بیٹی سے تزویج کر سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "نہیں" لیکن اگر اس کے پاس ایک عورت بیوی ہو اور پھر وہ اس کی ماں یا بیٹی یا بہن سے زنا کرے تو اس پر اس کی بیوی حرام نہ ہو گی کیونکہ حرام حلال کو فاسد نہیں کر سکتا۔"

2- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ بَاشَرَ امْرَأَةً وَ قَبَّلَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يُفْضِ إِلَيْهَا ثُمَّ تَزَوَّجَ ابْنَتَهَا قَالَ إِذَا لَمْ يَكُنْ أَفْضَى إِلَى الْأُمِّ فَلَا بَأْسَ وَ إِنْ كَانَ أَفْضَى إِلَيْهَا فَلَا يَتَزَوَّجِ ابْنَتَهَا .

2۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اور محمد بن اسماعیل سے، دونوں نے فضل بن شاذان سے اور اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے عیص بن قاسم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو ایک عورت سے مباشرت کرتا ہے اور وہ اسے چومتا ہے۔ بغیر اس کے کہ اس سے زیادتی کرے پھر اس کی بیٹی سے شادی کرتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "جب اس نے ماں سے زیادتی (زنا) نہیں کیا تو کوئی قباحت نہیں اور اگر وہ اس سے زیادتی کرے تو اس کی بیٹی سے شادی نہیں کر سکتا۔"

3- عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ جَارِيَةً فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ ابْتُلِيَ بِهَا فَفَجَرَ بِأُمِّهَا أَ تَحْرُمُ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ فَقَالَ لَا إِنَّهُ لَا يُحَرِّمُ الْحَلَالَ الْحَرَامُ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک لڑکی سے شادی کی اور اسے دخول کیا پھر وہ اس سے مبتلا ہوا اور اس کی ماں سے زنا کیا کیا اس کی بیوی اس پر حرام ہو گئی؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "نہیں کیونکہ حرام حلال کو حرام نہیں کر سکتا۔"

4- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ زَنَى بِأُمِّ امْرَأَتِهِ أَوْ بِابْنَتِهَا أَوْ بِأُخْتِهَا فَقَالَ لَا يُحَرِّمُ ذَلِكَ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ ثُمَّ قَالَ مَا حَرَّمَ حَرَامٌ قَطُّ حَلَالًا .

4۔ علی نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عمر بن اذینہ سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی بیوی کی ماں یا بیٹی یا بہن سے زنا کیا فرمایا۔ "ایسا کرنا اس پر اس کی بیوی کو حرام نہیں کرتا۔" پھر فرمایا "حرام حلال کو قطعاً حرام نہیں کر سکتا"

5- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ كَانَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ امْرَأَةٍ فُجُورٌ فَهَلْ يَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا فَقَالَ إِنْ كَانَ مِنْ قُبْلَةٍ أَوْ شِبْهِهَا فَلْيَتَزَوَّجِ ابْنَتَهَا وَ إِنْ كَانَ جِمَاعاً فَلَا يَتَزَوَّجِ ابْنَتَهَا وَ لْيَتَزَوَّجْهَا هِيَ إِنْ شَاءَ .

5۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان سے، اس نے منصور بن حازم سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں کہ جس کے اور ایک عورت کے درمیان برائی (زنا) ہے کیا وہ اس عورت کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے؟" روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام

نے فرمایا"اگر چومنے چاٹنے وغیرہ جیسا ہے تو اس کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے اور اگر جماع ہے تو اس کی بیٹی سے شادی نہیں کر سکتا ہے اور اگر چاہے تو خود اس سے شادی کر سکتا ہے"

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ زَنَى بِأُمِّ امْرَأَتِهِ أَوْ بِأُخْتِهَا فَقَالَ لَا يُحَرِّمُ ذَلِكَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ إِنَّ الْحَرَامَ لَا يُفْسِدُ الْحَلَالَ وَ لَا يُحَرِّمُهُ .

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنی بیوی کی ماں یا بہن سے زنا کرتا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔"اس کا ایسا کرنا اس پر اس کی بیوی کو حرام نہیں کرتا کیونکہ حرام حلال کو نہ فاسد کرتا ہے اور نہ اسے حرام کرتا ہے"

7- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ كَانَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ امْرَأَةٍ فُجُورٌ فَقَالَ إِنْ كَانَ قُبْلَةً أَوْ شِبْهَهَا فَلْيَتَزَوَّجِ ابْنَتَهَا إِنْ شَاءَ وَ إِنْ كَانَ جِمَاعاً فَلَا يَتَزَوَّجِ ابْنَتَهَا وَ لْيَتَزَوَّجْهَا .

7۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے اپنے بعض دوستوں سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے منصور بن حازم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کے اور ایک عورت کے درمیان برائی ہے اور اس عورت کی بیٹی سے شادی کرنا چاہتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"اگر وہ چومنے چاٹنے جیسا ہے تو اس کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے۔ اگر چاہے تو اور اگر جماع ہے تو اس کی بیٹی سے شادی نہیں کر سکتا ہے اور اگر چاہے تو اس عورت سے شادی کر سکتا ہے۔"

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ فَجَرَ بِامْرَأَةٍ أَ يَتَزَوَّجُ أُمَّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ أَوِ ابْنَتَهَا قَالَ لَا .

8۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علاء بن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے زنا کیا کیا وہ اس عورت کی رضاعی ماں یا اس کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"نہیں"

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) مِثْلَهُ .

محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے علاء بن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔

9- ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ يَزِيدَ الْكُنَاسِيِّ قَالَ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِنَا تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَقَالَ لِي أُحِبُّ أَنْ تَسْأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ تَقُولَ لَهُ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِنَا تَزَوَّجَ امْرَأَةً قَدْ زَعَمَ أَنَّهُ كَانَ يُلَاعِبُ أُمَّهَا وَ يُقَبِّلُهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ أَفْضَى إِلَيْهَا قَالَ فَسَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَقَالَ لِي كَذَبَ مُرْهُ فَلْيُفَارِقْهَا قَالَ فَرَجَعْتُ مِنْ سَفَرِي فَأَخْبَرْتُ الرَّجُلَ بِمَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَوَ اللَّهِ مَا دَفَعَ ذَلِكَ عَنْ نَفْسِهِ وَ خَلَّى سَبِيلَهَا .

9۔ ابن محبوب نے ہشام بن سالم سے، اس نے یزید کناسی سے روایت کی ہے کہ ہمارے دوستوں میں سے ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی اس کا گمان تھا کہ وہ اس کی ماں کے ساتھ کھیلا تھا اور اسے بوسے بھی دیئے تھے بغیر اس کے کہ وہ زیادتی (زنا) کرتا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "اس نے جھوٹ کہا۔ اس کے پاس جاؤ اور اسے جدا کرو۔" راوی کہتا ہے کہ میں اپنے سفر پر واپس آیا اور میں نے اس شخص کو ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو فرمایا تھا اس کی خبر دی اللہ کی قسم اس نے اپنی ذات کا دفاع نہ کیا اور اس عورت کو چھوڑ دیا۔

10- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَرَّازِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ أَنَا جَالِسٌ عَنْ رَجُلٍ نَالَ مِنْ خَالَتِهِ فِي شَبَابِهِ ثُمَّ ارْتَدَعَ أَ يَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا فَقَالَ لَا قُلْتُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ أَفْضَى إِلَيْهَا إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ دُونَ شَيْءٍ فَقَالَ لَا يُصَدَّقُ وَ لَا كَرَامَةَ.

10۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ابو ایوب خزاز سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں بیٹھا تھا کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے ایک شخص نے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی خالہ سے اس کی جوانی میں برائی کی پھر وہ تائب ہوا کیا وہ اس کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "نہیں" میں نے عرض کی۔ اس نے اس سے جماع نہیں کیا۔ یقیناً اس کے علاوہ کچھ تھا۔ پس آپ علیہ السلام نے فرمایا "وہ سچ نہیں کہتا اور اس میں کوئی شرافت نہیں ہے۔"

باب الرَّجُلِ يَفْسُقُ بِالْغُلَامِ فَيَتَزَوَّجُ ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ

(آدمی لڑکے سے بد فعلی کرتا ہے اور اس کی بیٹی یا اس کی بہن سے تزویج کرتا ہے)

1- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) رَجُلٌ أَتَى غُلَاماً أَ تَحِلُّ لَهُ أُخْتُهُ قَالَ فَقَالَ إِنْ كَانَ ثَقَبَ فَلَا .

1۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے حماد بن عثمان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک شخص کسی لڑکے سے بد فعلی کرتا ہے کیا اس لڑکے کی بہن اس کیلئے حلال ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "اگر اس نے دخول کیا تو حلال نہیں ہے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ يَعْبَثُ بِالْغُلَامِ قَالَ إِذَا أَوْقَبَ حَرُمَتْ عَلَيْهِ ابْنَتُهُ وَ أُخْتُهُ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہمارے کئی اصحاب سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے لڑکے سے بد فعلی کی فرمایا۔ جب اس نے اس سے دخول کیا تو اس پر اس کی بیٹی اور بہن حرام ہو گئی"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا تَرَى فِي شَابَّيْنِ كَانَا مُضْطَجِعَيْنِ فَوُلِدَ لِهَذَا غُلَامٌ وَ لِلْآخَرِ جَارِيَةٌ أَ يَتَزَوَّجُ ابْنُ هَذَا ابْنَةَ هَذَا قَالَ فَقَالَ نَعَمْ سُبْحَانَ اللَّهِ لِمَ لَا

يَحِلُّ فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ صَدِيقاً لَهُ قَالَ فَقَالَ وَ إِنْ كَانَ فَلَا بَأْسَ قَالَ فَقَالَ فَإِنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ بِهِ قَالَ فَأَعْرَضَ بِوَجْهِهِ [عَنْهُ] ثُمَّ أَجَابَهُ وَ هُوَ مُسْتَتِرٌ بِذِرَاعَيْهِ فَقَالَ إِنْ كَانَ الَّذِي كَانَ مِنْهُ دُونَ الْإِيقَابِ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَتَزَوَّجَ وَ إِنْ كَانَ قَدْ أَوْقَبَ فَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، یا محمد بن علی سے، اس نے موسیٰ بن سعدان سے، اس نے اپنے کسی آدمی سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس موجود تھا۔ کہ ایک شخص آیا اور اس نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ ''آپؑ پر قربان جاؤں! آپؑ کیا فرماتے ہیں ان دو جوانوں کے بارے میں جو اکٹھے سوتے تھے ان میں سے ایک کیلئے بیٹا اور دوسرے کیلئے بیٹی پیدا ہوئی ہے کیا اس کا بیٹا دوسرے کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہاں! سبحان اللہ کیوں حلال نہیں ہے؟ اس نے عرض کی۔ وہ اس کا دوست تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اگرچہ ہوں اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اس نے عرض کی۔ وہ اس کے ساتھ کچھ کرتا تھا؟ آپ علیہ السلام نے اس کی طرف منہ کیا پھر اسے جواب دیا در حالیکہ وہ اپنی کہنیوں میں چھپا ہوا تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ''اگر اس کی طرف سے جو ہوا وہ دخول نہیں تھا تو اس کی تزویج میں کوئی قباحت نہیں ہے اور اگر وہ دخول تھا اس کیلئے حلال نہیں کہ ان کی تزویج کرائے۔''

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ يَأْتِي أَخَا امْرَأَتِهِ فَقَالَ إِذَا أَوْقَبَهُ فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ الْمَرْأَةُ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے اپنے بعض دوستوں سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں روایت کی ہے کہ جس نے اپنی بیوی کے بھائی (سالے) سے وطی کی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا ''جب اس نے اس سے دخول کیا تو تب اس پر اس کی بیوی حرام ہو گئی''

باب مَا يَحْرُمُ عَلَى الرَّجُلِ مِمَّا نَكَحَ ابْنُهُ وَ أَبُوهُ وَ مَا يَحِلُّ لَهُ

(باپ کی اور بیٹے کی منکوحہ میں سے کون سی حلال اور کون سی حرام ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَلَامَسَهَا قَالَ مَهْرُهَا وَاجِبٌ وَ هِيَ حَرَامٌ عَلَى أَبِيهِ وَ ابْنِهِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے شادی کی مگر اسے چھوا تک نہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ''اس کا حق مہر واجب ہے اور وہ عورت اس شخص کے باپ اور بیٹے پر حرام ہے''

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْجَارِيَةُ فَيُقَبِّلُهَا هَلْ تَحِلُّ لِوَلَدِهِ قَالَ بِشَهْوَةٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَقَالَ مَا تَرَكَ شَيْئاً إِذَا قَبَّلَهَا بِشَهْوَةٍ ثُمَّ قَالَ ابْتِدَاءً مِنْهُ إِنْ جَرَّدَهَا وَ نَظَرَ إِلَيْهَا بِشَهْوَةٍ حَرُمَتْ عَلَى أَبِيهِ وَ ابْنِهِ قُلْتُ إِذَا نَظَرَ إِلَى جَسَدِهَا فَقَالَ إِذَا نَظَرَ إِلَى فَرْجِهَا وَ جَسَدِهَا بِشَهْوَةٍ حَرُمَتْ عَلَيْهِ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن رضاعلیہ السلام سے سوال کیااس شخص کے بارے میں کہ جس کی ایک کنیز تھی کہ جسے اس نے بوسہ دیا کیااس کے بیٹے کیلئے حلال ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"شہوت کے ساتھ" میں نے عرض کی۔ "ہاں" آپ علیہ السلام نے فرمایا"جب اس نے شہوت کے ساتھ اسے چوما تو اس نے کچھ نہ چھوڑا" پھر فرمایا"اگر وہ اسے عریاں کر دے تو اس کی ابتداء اس سے ہو گئی اور اس کی طرف دیکھا تو شہوت کے ساتھ تو وہ اس کے باپ اور بیٹے پر حرام ہو گئی۔" میں نے عرض کی۔ جب وہ اس کے جسم کی طرف دیکھے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"جب اس نے اس کی شرمگاہ اور اسکے سارے جسم کی طرف نظر کی شہوت کے ساتھ تو ان پر حرام ہو گئی۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى الْجَارِيَةِ يُرِيدُ شِرَاهَا أَ تَحِلُّ لِابْنِهِ فَقَالَ نَعَمْ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَظَرَ إِلَى عَوْرَتِهَا .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل بن دراج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ "آدمی کسی کنیز کی طرف دیکھتا ہے اسے خریدنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ کیا وہ اس کے بیٹے کیلئے حلال ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"ہاں ماسوائے اس صورت کے کہ جب وہ اس کی شرمگاہ کی طرف نگاہ کرے"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ أَنَا عِنْدَهُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً وَ لَمْ يَمَسَّهَا فَأَمَرَتِ امْرَأَتُهُ ابْنَهُ وَ هُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَمَا تَرَى فِيهِ فَقَالَ أَثِمَ الْغُلَامُ وَ أَثِمَتْ أُمُّهُ وَ لَا أَرَى لِلْأَبِ إِذَا قَرِبَهَا الِابْنُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهَا قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ يَكُونُ لَهُ جَارِيَةٌ فَيَضَعُ أَبُوهُ يَدَهُ عَلَيْهَا مِنْ شَهْوَةٍ أَوْ يَنْظُرُ مِنْهَا إِلَى مُحَرَّمٍ مِنْ شَهْوَةٍ فَكَرِهَ أَنْ يَمَسَّهَا ابْنُهُ .

محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے عبداللہ بن یحییٰ کاہلی سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس موجود تھا کہ آپ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک کنیز خریدی اور اس سے مس نہ کیا تھا کہ اس کی بیوی نے اس کے بیٹے کو حکم دیا۔ درحالیکہ وہ دس سال کا تھا کہ وہ اس کنیز سے جماع کرے پس اس لڑکے نے اس کنیز سے جماع کیا۔ اس معاملے میں آپ علیہ السلام کیا دیکھتے ہیں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "لڑکے نے گناہ کیا اور اس کی ماں نے بھی گناہ کیا۔ اور میں نہیں سمجھتا کہ باپ کو اس سے جماع کا اختیار ہو جب کہ اس کا بیٹا اس کے قریب جا چکا ہو۔" راوی کہتا ہے میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کی ایک کنیز تھی پس اس کے باپ نے اپنا ہاتھ شہوت سے اس کنیز پر رکھا یا اس کی محترم چیزوں کی طرف شہوت سے دیکھا تو آپ علیہ السلام نے ناپسند فرمایا کہ اس کنیز کو اس شخص کا بیٹا چھوئے۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا جَرَّدَ الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ وَ وَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَلَا تَحِلُّ لِابْنِهِ .

5۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ربعی بن عبداللہ سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب آدمی کسی کنیز کو برہنا کرے اور اس پر اپنا ہاتھ رکھ دے تو وہ کنیز اس کے بیٹے کیلئے حلال نہیں ہے"

6- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَلَمَسَهَا قَالَ هِيَ حَرَامٌ عَلَى أَبِيهِ وَ ابْنِهِ وَ مَهْرُهَا وَاجِبٌ .

6۔ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے حسن بن زیاد سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک آدمی کسی عورت سے شادی کرتا ہے اور اسے چھوتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "یہ عورت اس مرد کے باپ اور بیٹے پر حرام ہے اور اس کا حق مہر واجب ہے۔"

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) إِذَا زَنَى رَجُلٌ بِامْرَأَةِ أَبِيهِ أَوْ جَارِيَةِ أَبِيهِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يُحَرِّمُهَا عَلَى زَوْجِهَا وَ لَا تُحَرِّمُ الْجَارِيَةَ عَلَى سَيِّدِهَا إِنَّمَا يُحَرِّمُ ذَلِكَ مِنْهُ إِذَا أَتَى الْجَارِيَةَ وَ هِيَ حَلَالٌ فَلَا تَحِلُّ تِلْكَ الْجَارِيَةُ أَبَداً لِابْنِهِ وَ لَا لِأَبِيهِ وَ إِذَا تَزَوَّجَ رَجُلٌ امْرَأَةً تَزْوِيجاً حَلَالًا فَلَا تَحِلُّ تِلْكَ الْمَرْأَةُ لِأَبِيهِ وَ لِابْنِهِ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے موسیٰ بن بکر سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا" جب آدمی اپنے باپ کی بیوی یا کنیز سے زنا کرے تو اس سے بیوی اپنے شوہر اور کنیز اپنے آقا پر حرام نہیں ہوتی بے شک یہ اس کی طرف سے حرام ہے۔ جب کوئی کنیز سے جماع کرے در حالیکہ وہ کنیز حلال ہو تو ایسی کنیز اس کے بیٹے اور اس کے باپ پر ابداً حرام ہو گئی اور جب آدمی کسی عورت سے حلال تزویج کرے تو وہ عورت اس کے باپ اور بیٹے کیلئے حلال نہیں ہے"

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُرَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ أَمَرَتِ ابْنَهَا أَنْ يَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ لِأَبِيهِ فَوَقَعَ فَقَالَ أَثِمَتْ وَ أَثِمَ ابْنُهَا وَ قَدْ سَأَلَنِي بَعْضُ هَؤُلَاءِ عَنْ هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ فَقُلْتُ لَهُ أَمْسِكْهَا إِنَّ الْحَلَالَ لَا يُفْسِدُهُ الْحَرَامُ .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد، بن ابی نصر سے، اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے مرازم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ در حالیکہ ان سے سوال کیا گیا اس عورت کے بارے میں کہ جس نے اپنے بیٹے کو حکم دیا کہ وہ اپنے باپ کی کنیز سے جماع کرے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اس عورت نے گناہ کیا اور اس کے بیٹے نے گناہ کیا۔ مجھ سے مسئلہ دیگر پوچھا تھا۔ تو میں نے اس سے کہا تھا کہ اس سے امساک کرو کیونکہ حلال کو حرام فاسد نہیں کرتا ہے"

9- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْجَارِيَةُ فَيَقَعُ عَلَيْهَا ابْنُ ابْنِهِ قَبْلَ أَنْ يَطَأَهَا الْجَدُّ أَوِ الرَّجُلُ يَزْنِي بِالْمَرْأَةِ فَهَلْ يَحِلُّ لِأَبِيهِ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا قَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكَ إِذَا تَزَوَّجَهَا الرَّجُلُ فَوَطِئَهَا ثُمَّ زَنَى بِهَا ابْنُهُ لَمْ يَضُرَّهُ لِأَنَّ الْحَرَامَ لَا يُفْسِدُ الْحَلَالَ وَ كَذَلِكَ الْجَارِيَةُ .

9۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے موسیٰ بن جعفر سے، اس نے عمرو بن سعید سے، اس نے مصدق بن صدقہ سے، اس نے عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس کی ایک کنیز تھی اس سے اس کے بیٹے کے بیٹے نے جماع کر ڈالا اس سے پہلے کہ دادا اس سے جماع کرتا یا یہ کہ ایک آدمی کسی عورت سے زنا کرتا ہے کیا اس آدمی کے باپ کیلئے حلال ہے کہ وہ اس سے تزویج کرے؟ فرمایا"نہیں۔ بے شک حیثیت تب ہے کہ جب آدمی اس عورت سے شادی کرلے اور اس سے جماع کرے پھر اس عورت سے اس کا بیٹا زنا کرے۔ تو اس کو کوئی نقصان نہیں دیتا (یعنی اس کی حیثیت کو) کیونکہ حرام حلال کو فاسد نہیں کرتا اور اس طرح کنیز ہے"

باب آخَرُ مِنْهُ وَ فِيهِ ذِكْرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ (صلى الله عليه وآله)

(دیگر اور اس میں ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) أَنَّهُ قَالَ لَوْ لَمْ يَحْرُمْ عَلَى النَّاسِ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ ما كانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَ لا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْواجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَداً حَرُمْنَ عَلَى الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ (**عليهما السلام**) لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لا تَنْكِحُوا ما نَكَحَ آباؤُكُمْ مِنَ النِّساءِ وَ لَا يَصْلُحُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَنْكِحَ امْرَأَةَ جَدِّهِ.

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علاء بن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگرچہ لوگوں پر ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرام نہ بھی ہوتیں۔ اللہ عزّوجلّ کے قول "تمہیں حق نہیں کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت دو اور نہ یہ کہ تم انؐ کی بیویوں سے نکاح کرو۔ ابداً۔ (احزاب 53) کے سبب تو بھی حسن و حسین علیہما السلام پر پھر بھی حرام تھیں کیونکہ اللہ عزّوجلّ کا قول ہے۔ "تم نکاح مت کرو ان سے کہ جن عورتوں سے تمہارے آباء نے نکاح کیا" (نساء 22) اور آدمی کیلئے درست نہیں ہے کہ وہ اپنی جد کی عورت سے نکاح کرے"

2- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ وَ ذَكَرَ هَذِهِ الْآيَةَ وَ وَصَّيْنَا الْإِنْسانَ بِوالِدَيْهِ حُسْناً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَحَدُ الْوَالِدَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَجْلَانَ مَنِ الْآخَرُ قَالَ عَلِيٌّ (**عليه السلام**) وَ نِسَاؤُهُ عَلَيْنَا حَرَامٌ وَ هِيَ لَنَا خَاصَّةً .

2۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اسنے ابو الجارود سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا۔ فرمایا اور اس آیۃ مجیدہ کا ذکر فرمایا "اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کی ہے۔ (عنکبوت 7)۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والدین میں سے ایک ہیں" عبداللہ بن عجلان نے عرض کی۔ دوسرا کون ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ علی علیہ السلام اور انؑ کی بیویاں علیہم السلام ہمؑ پر حرام ہیں اور یہ ہمؑ سے خاص ہے۔"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ يُقَالُ لَهَا سَنَى وَ كَانَتْ مِنْ أَجْمَلِ أَهْلِ زَمَانِهَا فَلَمَّا نَظَرَتْ إِلَيْهَا عَائِشَةُ وَ حَفْصَةُ قَالَتَا لَتَغْلِبُنَا هَذِهِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) بِجَمَالِهَا فَقَالَتَا لَهَا لَا يَرَى مِنْكِ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) حِرْصاً فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) تَنَاوَلَهَا بِيَدِهِ فَقَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ فَانْقَبَضَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) عَنْهَا فَطَلَّقَهَا وَ أَلْحَقَهَا بِأَهْلِهَا وَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) امْرَأَةً مِنْ كِنْدَةَ بِنْتَ أَبِي الْجَوْنِ فَلَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) ابْنُ مَارِيَةَ الْقِبْطِيَّةِ قَالَتْ لَوْ كَانَ نَبِيّاً مَا مَاتَ ابْنُهُ فَأَلْحَقَهَا رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) بِأَهْلِهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَ وُلِّيَ النَّاسَ أَبُو بَكْرٍ أَتَتْهُ الْعَامِرِيَّةُ وَ الْكِنْدِيَّةُ وَ قَدْ خُطِبَتَا فَاجْتَمَعَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ فَقَالَا لَهُمَا اخْتَارَا إِنْ شِئْتُمَا الْحِجَابَ وَ إِنْ شِئْتُمَا الْبَاهَ فَاخْتَارَتَا الْبَاهَ فَتَزَوَّجَتَا فَجُذِمَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ وَ جُنَّ الْآخَرُ.

3۔ علی بن ابراہیم نے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے عمر بن اُذینہ سے روایت کی ہے کہ مجھے بیان کیا سعد بن ابی عروہ نے قتادہ سے اس نے حسن بصری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی عامر بن صَعْصَعَۃَ کی ایک عورت سے شادی کی کہ جسے "سنی" کہا جاتا تھا اور وہ اپنے

زمانے کی بہت خوبصورت عورتوں میں سے ایک تھی جب اسے عائشہ اور حفصہ نے دیکھا تو دونوں نے کہا یقیناً یہ عورت اپنے حسن کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہم سے غالب آجائے گی پس ان دونوں نے اس عورت سے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے حریص نہیں ہیں، پس جب وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ہاتھ لگایا تو اس عورت نے کہا، میں اللہ کی پناہ چاہتی ہوں، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے ہاتھ کھینچ لیا اور اسے طلاق دے کر اس کے اہل خانہ سے ملحق کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کندۃ قبیلے سے ابی الجون کی بیٹی سے شادی کی جب ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ ماریہ قبطیہ علیہ السلام کے بیٹے تھے کی وفات ہوئی تو اس عورت نے کہا اگر یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتے تو ان کا بیٹا نہ مرتا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے پاس داخل ہونے سے پہلے ہی اسے اس کے گھر والوں تک پہنچا دیا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جہان فانی سے رحلت فرمائی اور ابو بکر نے لوگوں کے معاملات کو اپنے ہاتھ میں رکھا تو اس کے پاس عامریہ اور کندیہ آئیں اور وہ شادی کا پیغام دینا چاہتی تھیں۔ پس ابو بکر اور عمر اکٹھے ہوئے اور ان دونوں سے کہا اگر تم چاہو تو حجاب اختیار کرو اور اگر تم دونوں چاہو تو شادی کرو پس ان دونوں نے شادی کر لی پس ان دونوں عورتوں کے شوہروں میں سے ایک کوڑھ زدہ ہو گیا اور دوسرا پاگل ہو گیا۔

قَالَ عُمَرُ بْنُ أُذَيْنَةَ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ زُرَارَةَ وَ الْفُضَيْلَ فَرَوَيَا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) أَنَّهُ قَالَ مَا نَهَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا وَ قَدْ عُصِيَ فِيهِ حَتَّى لَقَدْ نَكَحُوا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) مِنْ بَعْدِهِ وَ ذَكَرَ هَاتَيْنِ الْعَامِرِيَّةَ وَ الْكِنْدِيَّةَ ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) لَوْ سَأَلْتَهُمْ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَ تَحِلُّ لِابْنِهِ لَقَالُوا لَا فَرَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَعْظَمُ حُرْمَةً مِنْ آبَائِهِمْ .

عمر بن اُذینۃ نے کہا میں نے یہ حدیث بیان کی زرارۃ اور فضیل کو پس ان دونوں نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اللہ عزّوجلّ نے جس چیز سے بھی روکا اس نے (ابو بکر نے) اس میں اللہ عزّوجلّ کی نافرمانی کی، یہاں تک کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ان کی ازواج سے نکاح بھی کرا دیا اور آپ علیہ السلام نے ان دو کندیہ اور عامریہ کا ذکر فرمایا پھر ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! اگر تم ان سے سوال کرو اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کے پاس داخل ہونے سے پہلے اسے طلاق دے دی کیا وہ عورت اس مرد کے بیٹے کے لیے حلال ہے؟ تو وہ ضرور کہیں گے کہ نہیں، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرمت ان کے آباء کی حرمت سے بڑی ہے۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) نَحْوَهُ وَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ وَ لَا هُمْ يَسْتَحِلُّونَ أَنْ يَتَزَوَّجُوا أُمَّهَاتِهِمْ إِنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ وَ إِنَّ أَزْوَاجَ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فِي الْحُرْمَةِ مِثْلُ أُمَّهَاتِهِمْ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے موسیٰ بن بکر سے اس نے زرارۃ بن اعین سے ابو جعفر علیہ السلام کے بارے میں ایسا ہی روایت کیا ہے اور آپ علیہ السلام نے اس کی حدیث میں فرمایا! اگر وہ مومن ہیں تو ماؤں سے تزویج کو حلال قرار نہیں دے سکتے اور یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج حرمت میں ان کی ماؤں کی مثل ہیں"

باب الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيُطَلِّقُهَا أَوْ تَمُوتُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَوْ بَعْدَهُ فَيَتَزَوَّجُ أُمَّهَا أَوْ بِنْتَهَا

(آدمی کسی عورت سے شادی کرتا ہے پس وہ اسے طلاق دیتا ہے یا وہ مر جاتی ہے دخول سے پہلے یا دخول کے بعد پس وہ اس عورت کی ماں یا بیٹی سے تزویج کرتا ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ وَ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ الْأُمُّ وَ الِابْنَةُ سَوَاءٌ إِذَا لَمْ يَدْخُلْ بِهَا يَعْنِي إِذَا تَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَإِنَّهُ إِنْ شَاءَ تَزَوَّجَ أُمَّهَا وَ إِنْ شَاءَ تَزَوَّجَ ابْنَتَهَا .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے جمیل بن دراج سے اور حماد بن عثمان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! ماں اور بیٹی برابر ہیں جب ان سے دخول نہ ہو یعنی جب کسی عورت سے شادی کی جائے اور پھر اس کا شوہر اس کو دخول سے پہلے طلاق دے دے تو شوہر اگر چاہے تو اس کی ماں سے شادی کر لے اور اگر چاہے تو اس کی بیٹی سے شادی کر لے۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ مُتْعَةً أَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ ابْنَتَهَا قَالَ لَا .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے تزویج متعہ کی کیا اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اس کی بیٹی سے شادی کرے؟ فرمایا نہیں۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَنَظَرَ إِلَى رَأْسِهَا وَ إِلَى بَعْضِ جَسَدِهَا أَ يَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا فَقَالَ لَا إِذَا رَأَى مِنْهَا مَا يَحْرُمُ عَلَى غَيْرِهِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ ابْنَتَهَا .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے علاء بن رزین سے اس نے محمد بن مسلم سے اس نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی عورت سے شادی کر لے اور وہ اس عورت کے سر اور بعض جسم کی طرف دیکھے کیا وہ اس عورت کی بیٹی سے شادی کر سکتا ہے؟ فرمایا نہیں، جب اس نے اس عورت کے جسم میں سے وہ دیکھا کہ جو غیروں پر حرام ہے تو وہ اس کی بیٹی سے شادی نہیں کر سکتا۔

4- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا أَ يَتَزَوَّجُ بِأُمِّهَا فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَدْ فَعَلَهُ رَجُلٌ مِنَّا فَلَمْ نَرَ بِهِ بَأْساً فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا تَفْخَرُ الشِّيعَةُ إِلَّا بِقَضَاءِ عَلِيٍّ (**عليه السلام**) فِي هَذِهِ الشَّمْخِيَّةِ الَّتِي أَفْتَاهَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ ثُمَّ أَتَى عَلِيّاً (**عليه السلام**) فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ (**عليه السلام**) مِنْ أَيْنَ أَخَذْتَهَا فَقَالَ مِنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ رَبائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلا جُناحَ عَلَيْكُمْ فَقَالَ عَلِيٌّ (**عليه السلام**) إِنَّ هَذِهِ مُسْتَثْنَاةٌ وَ هَذِهِ مُرْسَلَةٌ وَ أُمَّهاتُ نِسائِكُمْ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) لِلرَّجُلِ أَ مَا تَسْمَعُ مَا يَرْوِي هَذَا عَنْ عَلِيٍّ (**عليه السلام**) فَلَمَّا قُمْتُ نَدِمْتُ وَ قُلْتُ أَيَّ شَيْءٍ صَنَعْتُ يَقُولُ هُوَ قَدْ فَعَلَهُ رَجُلٌ مِنَّا فَلَمْ نَرَ بِهِ بَأْساً وَ أَقُولُ أَنَا قَضَى عَلِيٌّ (**عليه السلام**) فِيهَا فَلَقِيتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَسْأَلَةُ الرَّجُلِ إِنَّمَا كَانَ الَّذِي قُلْتُ يَقُولُ كَانَ زَلَّةً مِنِّي فَمَا تَقُولُ فِيهَا فَقَالَ يَا شَيْخُ تُخْبِرُنِي أَنَّ عَلِيّاً (**عليه السلام**) قَضَى بِهَا وَ تَسْأَلُنِي مَا تَقُولُ فِيهَا .

4۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار اور محمد بن اسماعیل سے اس نے فضل بن شاذان سے اس نے صفوان بن یحییٰ سے اس نے منصور بن حازم سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ علیہ اسلام کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں جس نے ایک عورت سے شادی کی اور وہ دخول سے پہلے مر گئی کیا وہ آدمی اس عورت کی ماں سے شادی کر سکتا ہے؟ تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! ہم میں سے ایک شخص نے ایسا کیا ہے ہمؑ اس میں کوئی قباحت نہیں دیکھتے، میں نے عرض کی۔ آپؑ پر قربان جاؤں اس مسئلہ میں شیعوں کو علی علیہ السلام کے فیصلے کے علاوہ کسی کے فیصلے میں فخر نہیں ہے کہ ابن مسعود نے فتویٰ دیا کہا اس میں کوئی قباحت نہیں ہے پھر وہ شخص علی علیہ السلام کے پاس آیا اور آپ علیہ السلام سے سوال کیا تو علی علیہ السلام نے اس سے فرمایا! تم نے یہ کہاں سے لیا ہے؟ تو اس نے عرض کی اللہ کے قول ''تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو اور تمہاری دودھ شریک بہنیں تمہاری ساس اور تمہاری وہ پرورش کردہ کہ وہ جو تمہاری گود میں ہیں تمہاری ان عورتوں سے جن کو تم دخول کر چکے ہو ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہ کیا ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں (نساء 23) تو علی علیہ السلام نے فرمایا! یہ مستثنا اور یہ مرسلہ ہیں اور تمہاری عورتوں کی مائیں ہیں'' تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص سے فرمایا! کیا تو نے نہیں سنا جو کچھ اس نے علی علیہ السلام سے روایت کیا، پس جب میں اُٹھا تو مجھے بہت ندامت ہوئی اور میں نے کہا میں کون سی چیز کروں، وہ فرماتے ہیں ہم میں سے ایک شخص نے ایسا کیا اور ہم اس میں قباحت نہیں دیکھتے اور میں کہتا ہوں کہ علی علیہ السلام نے اس میں فیصلہ دیا پس میں نے اس کے بعد آپؑ کی زیارت کی اور میں نے عرض کی، میں آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں یا اس آدمی کا مسئلہ کہ جو میں نے عرض کیا تھا وہ خود میری طرف سے تھا تو آپ علیہ السلام اس میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اے شیخ تو نے مجھےؑ بتایا کہ اس میں علی علیہ السلام نے اس میں فیصلہ دیا اور تو مجھؑ سے سوال کرتا ہے کہ آپ علیہ السلام اس میں کیا فرماتے ہیں۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَمَكَثَ أَيَّاماً مَعَهَا لَا يَسْتَطِيعُهَا غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ رَأَى مِنْهَا مَا يَحْرُمُ عَلَى غَيْرِهِ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا أَ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ ابْنَتَهَا فَقَالَ أَ يَصْلُحُ لَهُ وَ قَدْ رَأَى مِنْ أُمِّهَا مَا قَدْ رَأَى .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے خالد بن جریر سے اس نے ابو ربیع سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے شادی کی اور کچھ دن اس کے ساتھ رہا مگر کچھ کر نہ سکا ماسوائے اس کے کہ اس نے اس میں سے ایسا دیکھا کہ جو اس کے غیر پر حرام تھا(جسم کے بعض حصوں کو) پھر اس نے اس کو طلاق دے دی کیا اس کے لیے درست ہے کہ وہ اس عورت کی بیٹی سے شادی کرے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! کیا اس کے لیے درست ہے جب کہ اس نے اس کی ماں سے جو دیکھا دیکھ لیا؟

باب تَزْوِيجِ الْمَرْأَةِ الَّتِي تُطَلَّقُ عَلَى غَيْرِ السُّنَّةِ

(اس عورت کی شادی کہ جسے غیر سنت طریقہ سے طلاق دی جائے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ قَالَ إِيَّاكُمْ وَ ذَوَاتِ الْأَزْوَاجِ الْمُطَلَّقَاتِ عَلَى غَيْرِ السُّنَّةِ قَالَ قُلْتُ لَهُ فَرَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِنْ هَؤُلَاءِ وَ لِي بِهَا حَاجَةٌ قَالَ فَتَلْقَاهُ بَعْدَ مَا طَلَّقَهَا وَ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا عِنْدَ صَاحِبِهَا فَتَقُولُ لَهُ طَلَّقْتَ فُلَانَةَ فَإِذَا قَالَ نَعَمْ فَقَدْ صَارَ تَطْلِيقَةً عَلَى طُهْرٍ فَدَعْهَا مِنْ حِينَ طَلَّقَهَا تِلْكَ التَّطْلِيقَةَ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا ثُمَّ تَزَوَّجْهَا فَقَدْ صَارَتْ تَطْلِيقَةً بَائِنَةً .

1۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے ہمارے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! تم دور رہو ان عورتوں سے جن کو غیر سنت طریقہ پر طلاق دی گئی۔ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی، ان میں سے ایک مرد نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے اور میں اس عورت کا ضرورت مند ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! وہ مرد جب اس عورت کو طلاق دے اور اس کی عدت اس کے شوہر کے پاس پوری ہو جائے تو تم اس مرد سے ملو اور اسے کہو۔ تو نے فلانہ کو طلاق دے دی ہے؟ اور جب وہ کہے، ہاں تو اس کی طلاق یافتہ طہر پر ہو جائے گی پس اس عورت کو اس طلاق کے بعد چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ اپنی عدت پوری کر لے پھر تم اس سے شادی کر و پس وہ طلاق بائن (ایسی طلاق جس میں رجوع ممکن نہیں ہوتا) ہو گی۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ شُعَيْبٍ الْحَدَّادِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) رَجُلٌ مِنْ مَوَالِيكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ قَدْ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً قَدْ وَافَقَتْهُ وَ أَعْجَبَهُ بَعْضُ شَأْنِهَا وَ قَدْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثاً عَلَى غَيْرِ السُّنَّةِ وَ قَدْ كَرِهَ أَنْ يُقْدِمَ عَلَى تَزْوِيجِهَا حَتَّى يَسْتَأْمِرَكَ فَتَكُونَ أَنْتَ تَأْمُرُهُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) هُوَ الْفَرْجُ وَ أَمْرُ الْفَرْجِ شَدِيدٌ وَ مِنْهُ يَكُونُ الْوَلَدُ وَ نَحْنُ نَحْتَاطُ فَلَا يَتَزَوَّجْهَا .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے حسین بن سعید سے اس نے نضر ابن سوید سے اس نے محمد بن ابی حمزہ سے اس نے شعیب لوہار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی، آپؑ کے محبوں میں سے ایک شخص نے آپ علیہ السلام پر سلام بھیجا ہے اور اس کا ارادہ ہے کہ وہ اس عورت سے شادی کر لے کہ جو اس سے موافقت رکھتی ہے اور اپنی بعض چیزوں میں اس کو لبھایا ہے جب کہ اس کا پہلے شوہر تھا کہ جس نے غیر سنت طریقے پر اسے تین طلاقیں دی ہیں اور وہ پسند نہیں کرتا کہ جب تک آپ علیہ السلام سے اجازت نہ لے اس سے شادی کر لے تو کیا آپ علیہ السلام اسے اجازت دیتے ہیں؟ تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! وہ فرج ہے اور فرج کا امر شدید ہے اس میں سے اولاد ہونی ہوتی ہے اور ہمؑ احتیاط کرتے ہیں وہ اس عورت سے شادی نہ کرے۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثاً فَأَرَادَ رَجُلٌ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يَدَعُهَا حَتَّى تَحِيضَ وَ تَطْهُرَ ثُمَّ يَأْتِيهِ وَ مَعَهُ رَجُلَانِ شَاهِدَانِ فَيَقُولُ أَ طَلَّقْتَ فُلَانَةَ فَإِذَا قَالَ نَعَمْ تَرَكَهَا ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ثُمَّ خَطَبَهَا إِلَى نَفْسِهَا .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حفص بن بختری سے اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں اور ایک آدمی کا ارادہ ہے کہ اس سے شادی کرے تو وہ کیا کرے؟ فرمایا اسے چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ حیض دیکھے اور پاک ہو جائے پھر وہ اس کے شوہر کے پاس جائے اور اس کے ساتھ دو گواہ ہونے چاہیں اور اس سے کہے، کیا تو نے فلانہ کو طلاق دے دی ہے؟ اور جب وہ کہے کہ ہاں تو اس عورت کو چھوڑ دے تین مہینے کے لیے پھر اس عورت کو شادی کا پیغام دے۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِيَّاكَ وَ الْمُطَلَّقَاتِ ثَلَاثاً فِي مَجْلِسٍ فَإِنَّهُنَّ ذَوَاتُ أَزْوَاجٍ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے موسیٰ بن بکر سے اس نے علی بن حنظلہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! تم ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دیئے جانے والی عورتوں سے دور رہو کیونکہ وہ شوہر والی ہوتی ہیں۔

باب الْمَرْأَةِ تُزَوَّجُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا

(عورت کی شادی اس کی پھوپھی یا خالہ پر بطور سوکن کی جاتی ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ لَا تُزَوَّجُ ابْنَةُ الْأَخِ وَ لَا ابْنَةُ الْأُخْتِ عَلَى الْعَمَّةِ وَ لَا عَلَى الْخَالَةِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا وَ تُزَوَّجُ الْعَمَّةُ وَ الْخَالَةُ عَلَى ابْنَةِ الْأَخِ وَ ابْنَةِ الْأُخْتِ بِغَيْرِ إِذْنِهِمَا .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے حسن بن علی بن فضال سے اس نے ابن بکیر سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! بھائی کی بیٹی یا بہن کی بیٹی کو اس کی پھوپھی یا خالہ پر بطور سوکن اس کی پھوپھی یا خالہ کی اجازت کے بغیر مت بیاہو اور پھوپھی یا خالہ کو اس کے بھائی کی بیٹی یا بہن کی بیٹی پر (بطور سوکن) ان کی اجازت کے بغیر بیاہا جاسکتا ہے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَ لَا خَالَتِهَا إِلَّا بِإِذْنِ الْعَمَّةِ وَ الْخَالَةِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے حسن بن محبوب سے اس نے علی بن رئاب سے اس نے ابو عبیدہ حذا سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! عورت کو اس کی پھوپھی یا خالہ پر (بطور سوکن) مت بیاہو مگر یہ کہ پھوپھی یا خالہ کی اجازت سے۔

باب تَحْلِيلِ الْمُطَلَّقَةِ لِزَوْجِهَا وَ مَا يَهْدِمُ الطَّلَاقَ الْأَوَّلَ

(طلاق یافتہ عورت کی اس کے شوہر کے لیے حلیت اور پہلی طلاق کو ختم کرنے والی چیزیں)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثاً ثُمَّ تَمَتَّعَ فِيهَا رَجُلٌ آخَرُ هَلْ تَحِلُّ لِلْأَوَّلِ قَالَ لَا .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حماد بن عیسیٰ سے اس نے حریز سے اس نے محمد بن مسلم سے راویت کی ہے کہ میں نے صادقین علیہم السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام سے سوال کیا اس مرد کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت کو تین طلاقیں دے دیں پھر اس سے ایک شخص نے متعہ کیا کیا وہ پہلے کیلئے حلال ہو گئی، فرمایا! نہیں۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنِ الْحَسَنِ الصَّيْقَلِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ طَلَاقاً لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ وَ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ مُتْعَةً أَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَنْكِحَهَا قَالَ لَا حَتَّى تَدْخُلَ فِي مِثْلِ مَا خَرَجَتْ مِنْهُ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے اس نے عبد الکریم سے اس نے حسن صیقل سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس نے اپنی بیوی کو ایسی طلاق دی کہ جس کے بعد وہ اس کے لیے حلال نہیں ہوتی یہاں تک کہ اس کے علاوہ کوئی شوہر اس سے نکاح کرے اور اس عورت سے ایک شخص نے متعہ کر لیا کیا وہ پہلے شخص کے لیے حلال ہو گئی کہ وہ اس سے نکاح کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! نہیں جب تک وہ اس طرح کسی شخص کے پاس داخل ہو (نکاح دائمی سے) کہ جس طرح سے وہ نکلی تھی۔

3- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنِ الْمُثَنَّى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ طَلَاقاً لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدٌ ثُمَّ طَلَّقَهَا هَلْ يُهْدَمُ الطَّلَاقُ قَالَ نَعَمْ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ وَ قَالَ هُوَ أَحَدُ الْأَزْوَاجِ .

3۔ سھل بن زیاد نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے اس نے مثنیٰ سے اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی بیوی کو ایسی طلاق دی کہ جس کے بعد اس کے لیے حلال نہ ہو گی جب تک اس کے علاوہ کسی سے نکاح نہ کرے، پس اسی عورت سے ایک غلام نے شادی کر لی اور پھر اسے طلاق دے دی کیا اس سے طلاق ختم ہو گئی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! ہاں کیونکہ اللہ عزّوجلّ کا قول ہے اس کی کتاب میں " یہاں تک کہ اس کے علاوہ کوئی شوہر اس سے نکاح کرے۔(بقرہ 2:230) اور فرمایا! وہ شوہروں میں سے ایک شوہر ہے۔

4- سَهْلٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُثَنًّى عَنْ أَبِي حَاتِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ الطَّلَاقَ الَّذِي لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ آخَرُ وَ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا قَالَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا .

4۔ سھل نے احمد بن محمد سے اس نے مثنی سے اس نے ابو حاتم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی بیوی کو ایسی طلاق دی کہ جس کے بعد وہ اس کے یے حلال نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ کسی اور شوہر سے نکاح کرے پھر اس عورت نے ایک دوسرے شخص سے شادی کر لی لیکن اس سے دخول نہ کیا آپ علیہ السلام نے فرمایا! نہیں یہاں تک کہ اس کی مٹھاس کا ذائقہ نہ چکھے (یعنی جب تک جماع نہ کرے)

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ غَيْرُهُ ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ مَاتَ أَوْ طَلَّقَهَا فَرَاجَعَهَا الْأَوَّلُ قَالَ هِيَ عِنْدَهُ عَلَى تَطْلِيقَتَيْنِ بَاقِيَتَيْنِ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے راویت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی پھر اسے چھوڑ دیا یہاں تک کہ اس کی عدت ختم ہو گئی پھر اس سے ایک دوسرے شخص نے شادی کی پس اس دوسرے شخص نے اس کو طلاق دی یا مر گیا پس پہلے نے اس عورت سے رجوع کر لیا؟ آپ علیہ اسلام نے فرمایا! یہ عورت اس کے پاس ہے باقی دو طلاقوں کی بنا پر۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ كَتَبَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ عَلَى الْكِتَابِ وَ السُّنَّةِ فَتَبِينُ مِنْهُ بِوَاحِدَةٍ فَتَزَوَّجُ زَوْجاً غَيْرَهُ فَيَمُوتُ عَنْهَا أَوْ يُطَلِّقُهَا فَتَرْجِعُ

إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ أَنَّهَا تَكُونُ عِنْدَهُ عَلَى تَطْلِيقَتَيْنِ وَ وَاحِدَةٌ قَدْ مَضَتْ فَوَقَّعَ (**عليه السلام**) بِخَطِّهِ صَدَقُوا وَ رَوَى بَعْضُهُمْ أَنَّهَا تَكُونُ عِنْدَهُ عَلَى ثَلَاثِ مُسْتَقْبِلَاتٍ وَ أَنَّ تِلْكَ الَّتِي طَلَّقَهَا لَيْسَتْ بِشَيْءٍ لِأَنَّهَا قَدْ تَزَوَّجَتْ زَوْجاً غَيْرَهُ فَوَقَّعَ (**عليه السلام**) بِخَطِّهِ لَا .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن مہزیار سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن محمد نے ابو الحسن علیہ السلام کی طرف لکھا کہ ہمارے بعض دوستوں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کیا ہے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے قرآن و سنت کے مطابق اپنی بیوی کو طلاق دے دی پس وہ ایک ہی طلاق کے ذریعے اس سے جدا ہو گئی پس اس نے ایک شوہر سے شادی کی وہ مر گیا یا اس نے بھی اسے طلاق دے دی پھر وہ پہلے شوہر کے پاس چلی گئی اس بات پر کہ وہ اس کے پاس دو طلاقوں پر ہے اور ایک طلاق گزر گئی؟ تو آپ علیہ السلام نے جواباً بھیجا اپنی تحریر کے ساتھ وہ سچ کہتے ہیں اور ان میں سے کچھ نے روایت کی ہے کہ وہ آئندہ تین طلاقوں پر ہے اور وہ طلاق کہ جو اس نے اس عورت کو دی تھی کوئی چیز نہیں کیونکہ اس عورت نے ایک اور شوہر کیا ہے تو آپ علیہ السلام نے جواب دیا اپنی تحریر کے ساتھ کہ یہ ایسا نہیں ہے۔

باب الْمَرْأَةِ الَّتِي تَحْرُمُ عَلَى الرَّجُلِ فَلَا تَحِلُّ لَهُ أَبَداً

(ایسی عورت کو جو مرد پر حرام ہوتی ہے اور اس کے لیے کبھی حلال نہیں ہوتی)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنِ الْمُثَنَّى عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ وَ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أُدَيْمٍ بَيَّاعِ الْهَرَوِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ قَالَ الْمُلَاعَنَةُ إِذَا لَاعَنَهَا زَوْجُهَا لَمْ تَحِلَّ لَهُ أَبَداً وَ الَّذِي يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فِي عِدَّتِهَا وَ هُوَ يَعْلَمُ لَا تَحِلُّ لَهُ أَبَداً وَ الَّذِي يُطَلِّقُ الطَّلَاقَ الَّذِي لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ تَزَوَّجَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا تَحِلُّ لَهُ أَبَداً وَ الْمُحْرِمُ إِذَا تَزَوَّجَ وَ هُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ حَرَامٌ عَلَيْهِ لَمْ تَحِلَّ لَهُ أَبَداً .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اور محمد بن یحییٰ سے اس نے احمد بن محمد سے ایک ساتھ، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے مثنیٰ سے اس نے زرارۃ بن اعین اور داود بن سرحان اور عبد اللہ بن بکیر نے ادیم بیاع الہروی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! "ملاعنہ عورت جب اس کو اس کا شوہر لعن کرے اس پر ابداً حلال نہیں ہے اور وہ کہ جو عورت سے اس کی عدت میں شادی کرے در حالیکہ وہ اس کا علم رکھتا ہو تو وہ عورت اس مرد کے لیے ابداً حلال نہیں ہے اور وہ شخص کہ جو ایسی طلاق دے کہ جس کے بعد عورت اس کے غیر کے ساتھ تزویج کہ بغیر حلال نہیں ہوتی تین مرتبہ اور اس سے تین مرتبہ تزویج بھی کر لی ہو تو وہ عورت اس مرد کے لیے ابداً حلال نہ ہو گی اور ایسی عورت سے شادی کہ جو اس پر وقتاً حرام ہو اس سے شادی کر لے یہ جانتے ہوئے کہ اس وقت اس سے شادی حرام ہے وہ عورت اس مرد پر ابداً حلال نہ ہو گی۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فِي عِدَّتِهَا وَ دَخَلَ بِهَا لَمْ تَحِلَّ لَهُ أَبَداً عَالِماً كَانَ أَوْ جَاهِلًا وَ إِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَلَّتْ لِلْجَاهِلِ وَ لَمْ تَحِلَّ لِلْآخَرِ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جب آدمی کسی عورت سے اسکی عدت میں شادی کرے وہ اس مرد پر ابداً حلال نہ ہو گی خواہ وہ اس کا عالم ہو یا اس سے جاہل ہو، اور اگر دخول نہ کرے تو جاہل کے لیے حلال ہو گی مگر عالم کے لیے پھر بھی ابداً حلال نہ ہو گی۔

3- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فِي عِدَّتِهَا بِجَهَالَةٍ أَ هِيَ مِمَّنْ لَا تَحِلُّ لَهُ أَبَداً فَقَالَ لَا أَمَّا إِذَا كَانَ بِجَهَالَةٍ فَلْيَتَزَوَّجْهَا بَعْدَ مَا تَنْقَضِي عِدَّتُهَا وَ قَدْ يُعْذَرُ النَّاسُ فِي الْجَهَالَةِ بِمَا هُوَ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ بِأَيِّ الْجَهَالَتَيْنِ يُعْذَرُ بِجَهَالَتِهِ أَنْ يَعْلَمَ أَنَّ ذَلِكَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَمْ بِجَهَالَتِهِ أَنَّهَا فِي عِدَّةٍ فَقَالَ إِحْدَى الْجَهَالَتَيْنِ أَهْوَنُ مِنَ الْأُخْرَى الْجَهَالَةُ بِأَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَ ذَلِكَ بِأَنَّهُ لَا يَقْدِرُ عَلَى الِاحْتِيَاطِ مَعَهَا فَقُلْتُ فَهُوَ فِي الْأُخْرَى مَعْذُورٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَهُوَ مَعْذُورٌ فِي أَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَقُلْتُ فَإِنْ كَانَ أَحَدُهُمَا مُتَعَمِّداً وَ الْآخَرُ يَجْهَلُ فَقَالَ الَّذِي تَعَمَّدَ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى صَاحِبِهِ أَبَداً .

3۔ ابو الاشعری نے محمد بن الجبار سے اور محمد بن اسماعیل سے اس نے فضل بن شاذان سے، اس نے صفوان سے اس نے عبد الرحمن بن حجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے اس کی عدت میں جہالت کے سبب شادی کر لی کیا وہ عورت اس کے لیے ان عورتوں میں سے ہے کہ جو اس پر ابداً حلال نہیں ہو سکتیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! نہیں، اگر اس نے جہالت کے سبب کیا تھا تو وہ اس سے اس کی عدت ختم ہونے کے بعد تزویج کر سکتا ہے۔ کبھی کبھی لوگوں کی معذرت قبول ہوتی ہے جہالت کے سبب جب کہ معاملہ اس سے کہیں بڑا ہوتا ہے۔ میں نے عرض کی دو جہالتوں میں سے کس جہالت کے سبب اس کا عذر قبول ہوا؟ اس کی جہالت اس علم سے کہ یہ سب کچھ اس پر حرام ہے یا اس جہالت سے کہ وہ عورت عدت میں ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! دونوں جہالتوں میں سے ہر ایک دوسری سے سخت ہے جہالت کہ اللہ عزّوجلّ نے یہ سب اس پر حرام کیا ہے اور یہ کہ اس کے ساتھ وہ احتیاط کی طاقت بھی نہ رکھتا تھا" میں نے عرض کی، کیا وہ دوسری میں معذور ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! ہاں جب اس کی عدت گزر جائے تو اس میں کہ اس سے شادی کی معذور ہے میں نے عرض کی اگر ان میں سے ایک جان بوجھ کر ایسا کرے اور دوسرا جاہل ہو؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! جس نے جان بوجھ کر ایسا کیا اس کے لیے ابداً حلال نہیں کہ وہ اپنے ساتھی کے پاس واپس آئے۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحُبْلَى يَمُوتُ زَوْجُهَا فَتَضَعُ وَ تَزَوَّجُ قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ لَهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَ عَشْراً فَقَالَ إِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ لَمْ تَحِلَّ لَهُ أَبَداً وَ اعْتَدَّتْ بِمَا بَقِيَ عَلَيْهَا مِنَ الْأَوَّلِ وَ اسْتَقْبَلَتْ عِدَّةً أُخْرَى مِنَ الْآخَرِ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَ اعْتَدَّتْ بِمَا بَقِيَ عَلَيْهَا مِنَ الْأَوَّلِ وَ هُوَ خَاطِبٌ مِنَ الْخُطَّابِ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس حاملہ عورت کے بارے میں کہ جس کا شوہر مر گیا ہو پس اس نے وضع حمل کیا اور اس سے پہلے کہ اسے چار مہینے دس دن گزرتے اس نے شادی کر لی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! اگر مرد نے اس سے پہلے کہ اسے چار مہینے دس دن گزرتے اس سے شادی کر لی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! اگر مرد نے اس سے دخول کیا تو ان کے درمیان جدائی کی جائے گی پھر وہ عورت اس کے لیے ابداً حرام ہو گی اور وہ عورت پہلے شوہر کی عدت سے باقی ماندہ عدت رکھے گی پھر اس کے بعد اس دوسرے شوہر کے لیے تین طہر عدت رکھے گی اور اگر اس نے اس عورت سے دخول نہ کیا تو ان کو جدا کیا جائے گا اور وہ پہلے سے باقی ماندہ عدت رکھے گی اور وہ اس شخص سے شادی شدہ سمجھی جائے گی۔

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ الْمَرْأَةُ الْحُبْلَى يُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فَتَضَعُ وَ تَزَوَّجُ قَبْلَ أَنْ تَعْتَدَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَ عَشْراً فَقَالَ إِنْ كَانَ الَّذِي تَزَوَّجَهَا دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَ لَمْ تَحِلَّ لَهُ أَبَداً وَ اعْتَدَّتْ بِمَا بَقِيَ عَلَيْهَا مِنْ عِدَّةِ الْأَوَّلِ وَ اسْتَقْبَلَتْ عِدَّةً أُخْرَى مِنَ الْآخَرِ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَ أَتَمَّتْ مَا بَقِيَ مِنْ عِدَّتِهَا وَ هُوَ خَاطِبٌ مِنَ الْخُطَّابِ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اور محمد بن یحییٰ سے اس نے احمد بن محمد سے ایک ساتھ اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے اس نے عبد الکریم سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی ایک حاملہ عورت کا شوہر فوت ہو جاتا ہے پس وہ

وضع حمل کرتی ہے اور وہ شادی کر لیتی ہے اس سے پہلے کہ وہ چار ماہ دس دن عدت رکھے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! وہ کہ جس نے اس سے شادی کی اگر اس نے اس عورت سے دخول کیا تو ان دونوں کو جدا کر دیا جائے اور وہ عورت اس مرد پر ابداً حلال نہ ہو گی اور وہ اپنے پہلے شوہر کی باقی عدت رکھے گی پھر اس کے بعد وہ دوسرے کی عدت رکھے گی تین طہر تک اور اگر اس نے دخول نہ کیا تھا تو ان کو جدا کیا جائے گا اور وہ باقی عدت رکھے گی اور وہ اس شوہر سے شادی شدہ سمجھی جائے گی۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ وَ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فِي عِدَّتِهَا قَالَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَ إِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ أَبَداً وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلَا شَيْءَ لَهَا مِنْ مَهْرِهَا .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد اور محمد بن حسین سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سماعۃ سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے سلیمان بن خالد سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ (ابو عبد اللہ) علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں جس نے ایک عورت سے اس کی عدت میں تزویج کی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "ان کو جدا کیا جائے گا اور اگر اس نے دخول کیا تو اس عورت کیلئے حق مہر ہو گا کہ جس کے ذریعے اس نے اس عورت کو حلال کیا اور ان کو جدا کیا جائے گا وہ عورت اس مرد کیلئے ابداً حلال نہ ہو گی اور اگر اس نے اس عورت سے دخول نہ کیا ہو تو اس عورت کیلئے حق مہر میں سے کچھ نہ ہو گا۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَتَزَوَّجَتْ ثُمَّ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَتَزَوَّجَهَا الْأَوَّلُ ثُمَّ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَتْ رَجُلًا ثُمَّ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا الْأَوَّلُ ثُمَّ طَلَّقَهَا الزَّوْجُ الْأَوَّلُ هَكَذَا ثَلَاثاً لَمْ تَحِلَّ لَهُ أَبَداً .

7۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے اور علی بن ابراہیم سے، سب نے اس کے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل بن دراج سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اور ابراہیم بن عبد الحمید نے ابو عبد اللہ علیہ السلام اور ابو الحسن علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب آدمی کسی عورت کو طلاق دے وہ عورت شادی کرے پھر اسے اس کا شوہر طلاق دے اور اس کا پہلا شوہر اس سے شادی کرے پھر وہ اسے طلاق دے دے اور وہ عورت کسی آدمی سے شادی کرے پھر وہ اس عورت کو طلاق دے دے اور پہلا شوہر اس سے شادی کر لے پھر اسے طلاق دے دے پہلا شوہر اس طرح تیسری مرتبہ تو وہ عورت اس پہلے کیلئے ابداً حلال نہ ہو گی۔"

8- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَاصِمِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فِي عِدَّتِهَا قَالَ إِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَ لَمْ يَحِلَّ لَهُ أَبَداً وَ أَتَمَّتْ عِدَّتَهَا مِنَ الْأَوَّلِ وَ عِدَّةً أُخْرَى مِنَ الْآخَرِ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَ أَتَمَّتْ عِدَّتَهَا مِنَ الْأَوَّلِ وَ كَانَ خَاطِباً مِنَ الْخُطَّابِ .

8۔ احمد بن محمد عاصمی نے علی بن الحسن بن فضال سے، اس نے علی بن اسباط سے، اس نے اس کے چچا یعقوب بن سالم سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کسی عورت سے اس کی عدت میں شادی کر لیتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا "اگر اس مرد نے اس عورت سے دخول کیا تو ان کو جدا کیا جائے گا اور وہ عورت اس مرد پر ابداً حلال نہ ہو گی اور وہ عورت پہلے شوہر کی عدت مکمل کرے گی پھر دوسرے کی طرف سے دوسری عدت رکھے گی اور اگر اس نے اس عورت سے دخول نہ کیا ہو تو ان کو جدا کیا جائے گا اور وہ پہلے کی عدت مکمل کرے گی اور وہ شخص اس کا شوہر ہی ہو گا۔"

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً وَ هِيَ فِي عِدَّتِهَا قَالَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ تَقْضِي عِدَّتَهَا فَإِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلَا شَيْءَ لَهَا قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الَّذِي يُطَلِّقُ ثُمَّ يُرَاجِعُ ثُمَّ يُطَلِّقُ ثُمَّ يُرَاجِعُ ثُمَّ يُطَلِّقُ قَالَ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ فَيَتَزَوَّجُهَا رَجُلٌ آخَرُ فَيُطَلِّقُهَا عَلَى السُّنَّةِ ثُمَّ تَرْجِعُ إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ فَيُطَلِّقُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ عَلَى السُّنَّةِ فَتَنْكِحُ زَوْجاً غَيْرَهُ فَيُطَلِّقُهَا ثُمَّ تَرْجِعُ إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ فَيُطَلِّقُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ عَلَى السُّنَّةِ ثُمَّ تَنْكِحُ فَتِلْكَ الَّتِي لَا تَحِلُّ لَهُ أَبَداً وَ الْمُلَاعَنَةُ لَا تَحِلُّ لَهُ أَبَداً .

9۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علی بن ابی حمزہ سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے نکاح کیا در حالیکہ وہ عورت عدت میں تھی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "ان دونوں کو جدا کیا جائے گا پھر وہ عورت اپنی عدت پوری کرے گی۔ اور اگر اس مرد نے اس عورت سے دخول کیا تو اس عورت کیلئے اس کی فرج کی حلیت طلب کرنے کے سبب حق مہر ہو گا۔ اور اگر اس نے دخول نہ کیا تو بھی انہیں جدا کیا جائے گا لیکن اس عورت کیلئے حق مہر نہ ہو گا۔" راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو طلاق دیتا ہے پھر رجوع کرتا ہے۔ پھر طلاق دیتا ہے پھر رجوع کرتا ہے، پھر طلاق دیتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ وہ عورت اس مرد کیلئے حلال نہ ہو گی۔ یہاں تک کہ وہ اس کے علاوہ کسی شوہر سے نکاح کرے پس اس سے دوسرا مرد شادی کرے اور پھر اس عورت کو سنت کے مطابق طلاق دے وہ عورت اپنے پہلے شوہر کے پاس واپس آئے۔ وہ پہلا اسے سنت کے مطابق تین طلاقیں دے۔ پھر وہ عورت کسی سے نکاح کرے یہ عورت اس پہلے شوہر کیلئے ابداً حلال نہ ہو گی اور ایسی عورت جس سے اس کا شوہر لعن کرے وہ ابداً حلال نہ ہو گی اس پر۔

10- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ (**عليه السلام**) بَلَغَنَا عَنْ أَبِيكَ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا تَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ فِي عِدَّتِهَا لَمْ تَحِلَّ لَهُ أَبَداً فَقَالَ هَذَا إِذَا كَانَ عَالِماً فَإِذَا كَانَ جَاهِلًا فَارَقَهَا وَ تَعْتَدُّ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا نِكَاحاً جَدِيداً .

10۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے صفوان سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے عرض کی۔ "ہمیں آپؑ کے بابا علیہ السلام سے خبر پہنچی ہے کہ آدمی جب کسی عورت سے اس کی عدت میں تزویج کرے وہ عورت اس پر ابداً حلال نہ ہو گی۔؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "یہ تب ہے جب وہ (مسئلہ کا) عالم ہو اور اگر وہ (مسئلہ سے) جاہل ہو تو اس عورت سے جدا ہو جائے اور وہ عورت عدت رکھے پھر اس عورت سے تزویج کرے نئے نکاح کے ذریعے"

11- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا تَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ وَ عَلِمَ أَنَّ لَهَا زَوْجاً فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَ لَمْ تَحِلَّ لَهُ أَبَداً .

11۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ آدمی جب کسی عورت سے یہ جاننے کے باوجود کہ اس کا ایک شوہر موجود ہے شادی کرے تو ان دونوں کو جدا کر دو اور وہ عورت اس مرد کیلئے ابداً حلال نہ ہو گی"

12- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا خَطَبَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَدَخَلَ بِهَا قَبْلَ أَنْ تَبْلُغَ تِسْعَ سِنِينَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَ لَمْ تَحِلَّ لَهُ أَبَداً .

12۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے یعقوب بن یزید سے، اس نے ہمارے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "جب آدمی کسی عورت سے نکاح کا خطبہ دے اور اس کے نو سال عمر ہونے سے پہلے اس سے دخول کرے تو انہیں جدا کر دو اور وہ عورت اس مرد پر ابداً حلال نہ ہو گی۔"

13- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَتَزَوَّجَتْ رَجُلًا ثُمَّ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا الْأَوَّلُ ثُمَّ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَتْ رَجُلًا ثُمَّ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا الْأَوَّلُ ثُمَّ طَلَّقَهَا لَمْ تَحِلَّ لَهُ أَبَداً .

13۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل بن دراج سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "جب آدمی کسی عورت کو طلاق دے دے اور وہ کسی آدمی سے شادی کر لے پھر وہ اسے طلاق دے اور وہ عورت پہلے سے شادی کرے پھر وہ اسے طلاق دے اور وہ عورت کسی آدمی سے شادی کرے پھر وہ اس عورت کو طلاق دے پھر اس سے پہلا شادی کرے اور پھر اسے طلاق دے (تیسری مرتبہ) وہ عورت اس پہلے مرد کیلئے ابداً حلال نہ ہو گی"

باب الَّذِي عِنْدَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَيُطَلِّقُ وَاحِدَةً وَ يَتَزَوَّجُ قَبْلَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا أَوْ يَتَزَوَّجُ خَمْسَ نِسْوَةٍ فِي عَقْدَةٍ

(وہ کہ جس کے پاس چار عورتیں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کو طلاق دے اور اس کی عدت ختم ہونے سے پہلے شادی کر لے یا عقد دائمی کے ذریعے پانچ عورتوں سے شادی کر لے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا جَمَعَ الرَّجُلُ أَرْبَعاً فَطَلَّقَ إِحْدَاهُنَّ فَلَا يَتَزَوَّجِ الْخَامِسَةَ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الْمَرْأَةِ الَّتِي طَلَّقَ وَ قَالَ لَا يَجْمَعِ الرَّجُلُ مَاءَهُ فِي خَمْسٍ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل بن دراج سے، اس نے زرارۃ بن اعین سے اور محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "جب آدمی چار عورتوں کو جمع کرے اور ان میں سے ایک کو طلاق دے دے تو پانچویں سے شادی نہ کرے یہاں تک کہ طلاق دی جانے والی عورت کی عدت ختم ہو جائے" اور فرمایا "آدمی اپنا پانی پانچ عورتوں میں جمع نہ کرے"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَيُطَلِّقُ إِحْدَاهُنَّ أَ يَتَزَوَّجُ مَكَانَهَا أُخْرَى قَالَ لَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علی بن حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کی چار عورتیں (بیویاں) ہیں پس وہ ان میں سے ایک کو طلاق دے دے۔ کیا اس کی جگہ پر کسی اور سے شادی کر سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "نہیں یہاں تک کہ اس عورت کی عدت ختم ہو جائے"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) يَقُولُ فِي رَجُلٍ كَانَتْ تَحْتَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَطَلَّقَ وَاحِدَةً ثُمَّ نَكَحَ أُخْرَى قَبْلَ أَنْ تَسْتَكْمِلَ الْمُطَلَّقَةُ الْعِدَّةَ قَالَ فَلْيُلْحِقْهَا بِأَهْلِهَا حَتَّى تَسْتَكْمِلَ الْمُطَلَّقَةُ أَجَلَهَا وَ تَسْتَقْبِلُ الْأُخْرَى عِدَّةً أُخْرَى وَ لَهَا صَدَاقُهَا إِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهُ مَالُهُ وَ لَا عِدَّةَ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَهْلُهَا بَعْدَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا زَوَّجُوهُ وَ إِنْ شَاءُوا لَمْ يُزَوِّجُوهُ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے محمد بن قیس سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا۔ انہوںؑ نے اس مرد کے بارے میں کہ جس کے پاس چار بیویاں ہوں اور ان میں سے ایک کو طلاق دے دے اور پھر کسی اور سے نکاح کرے۔ اس سے پہلے کہ مطلقہ اپنی عدت پوری کرے۔ فرمایا۔ ''پس اسے چاہیے کہ وہ اس (پانچویں) عورت کو اس کے اہل خانہ میں چھوڑے یہاں تک کہ مطلقہ اپنی مدت پوری کرے اور دوسری اپنی عدت پوری کرے اور اس دوسری عورت کیلئے حق مہر ہو گا اگر اس نے اس سے دخول کیا ہو تو اور اگر اس نے اس سے دخول نہ کیا تھا تو اس مرد کا مال مرد کیلئے ہو گا اور اس عورت پر عدت نہ ہو گی۔ پھر اس کی عدت ختم ہونے کے بعد اس کے اہل خانہ چاہیں تو اس عورت کو اسی مرد سے بیاہ دیں اور اگر چاہیں تو اس مرد سے نہ بیاہیں''

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ مُصْعَبٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثُ نِسْوَةٍ فَتَزَوَّجَ عَلَيْهِنَّ امْرَأَتَيْنِ فِي عَقْدَةٍ فَدَخَلَ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُمَا ثُمَّ مَاتَ قَالَ إِنْ كَانَ دَخَلَ بِالْمَرْأَةِ الَّتِي بَدَأَ بِاسْمِهَا وَ ذَكَرَهَا عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ فَإِنَّ نِكَاحَهَا جَائِزٌ وَ لَهَا الْمِيرَاثُ وَ عَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَ إِنْ كَانَ دَخَلَ بِالْمَرْأَةِ الَّتِي سُمِّيَتْ وَ ذُكِرَتْ بَعْدَ ذِكْرِ الْمَرْأَةِ الْأُولَى فَإِنَّ نِكَاحَهَا بَاطِلٌ وَ لَا مِيرَاثَ لَهَا وَ عَلَيْهَا الْعِدَّةُ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور محمد بن یحییٰ سے، سب نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے عنبسہ بن مصعب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کی تین بیویاں تھیں۔ اور اس نے ان پر دو عورتوں سے عقد دائمی کیا پس اس نے دو میں سے ایک سے دخول کیا پھر مر گیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا ''اگر وہ اس عورت کے پاس داخل ہوا کہ جس کے نام اور ذکر سے اس نے نکاح میں ابتداء کی تھی تو اس کا نکاح جائز ہے اور اس عورت کیلئے میراث ہو گی اور اس پر عدت ہو گی اور اگر وہ داخل ہوا۔ اس عورت کے پاس کہ جس کا نام اور جس کا ذکر اس نے پہلی عورت کے بعد لیا تھا تو اس کا نکاح باطل ہے۔ نہ اس عورت کیلئے میراث ہو گی اور نہ ہی اس پر عدت ہو گی۔''

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ خَمْساً فِي عَقْدَةٍ قَالَ يُخَلِّي سَبِيلَ أَيَّتِهِنَّ شَاءَ وَ يُمْسِكُ الْأَرْبَعَ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل بن دراج سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس مرد کے بارے میں کہ جس نے پانچ عورتوں سے عقد دائمی میں شادی کی فرمایا۔ ان میں سے جس ایک کو چاہے طلاق دے اور چار کو رکھے۔''

باب الْجَمْعِ بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ مِنَ الْحَرَائِرِ وَ الْإِمَاءِ

(آزاد یا کنیز دو بہنوں کے درمیان جمع کرنا)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَضَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) فِي أُخْتَيْنِ نَكَحَ إِحْدَاهُمَا رَجُلٌ ثُمَّ طَلَّقَهَا وَ هِيَ حُبْلَى ثُمَّ خَطَبَ أُخْتَهَا فَجَمَعَهُمَا قَبْلَ أَنْ تَضَعَ أُخْتُهَا الْمُطَلَّقَةُ وَلَدَهَا فَأَمَرَهُ أَنْ يُفَارِقَ الْأَخِيرَةَ حَتَّى تَضَعَ أُخْتُهَا الْمُطَلَّقَةُ وَلَدَهَا ثُمَّ يَخْطُبُهَا وَ يُصْدِقُهَا صَدَاقاً مَرَّتَيْنِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اور ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، ایک ساتھ اس نے ابن ابی نجران سے، اور احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے محمد بن قیس سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ "امیر المومنین علیہ السلام نے ان دو بہنوں کے بارے میں فیصلہ دیا کہ جن میں سے ایک سے ایک شخص نے نکاح کیا پھر اسے طلاق دے دی در حالیکہ وہ حاملہ تھی۔ پھر اس نے اس کی دوسری بہن سے خطبہ پڑھا اور اس سے جماع کر ڈالا۔ اس سے پہلے کہ اس کی مطلقہ بہن اپنا بچہ جنتی۔ پس آپ علیہ السلام نے حکم دیا کہ دوسری کو جدا کیا جائے یہاں تک کہ اس کی مطلقہ بہن اپنا بچہ پیدا کرے پھر وہ مرد اس سے دوبارہ نکاح کرے اور اس دوسری کو دو مرتبہ دو حق مہر دے"

2- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) رَجُلٌ نَكَحَ امْرَأَةً ثُمَّ أَتَى أَرْضاً فَنَكَحَ أُخْتَهَا وَ هُوَ لَا يَعْلَمُ قَالَ يُمْسِكُ أَيَّتَهُمَا شَاءَ وَ يُخَلِّي سَبِيلَ الْأُخْرَى .

2۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے ابو بکر حضرمی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک آدمی کسی عورت سے نکاح کرتا ہے پھر وہ دوسرے علاقے میں جاتا ہے اور اس کی بہن سے نکاح کرتا ہے۔ در حالیکہ اسے معلوم نہیں ہوتا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "ان میں سے جس ایک کو چاہے رکھے اور دوسری کو چھوڑ دے"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ أُخْتَيْنِ فِي عَقْدَةٍ وَاحِدَةٍ قَالَ هُوَ بِالْخِيَارِ يُمْسِكُ أَيَّتَهُمَا شَاءَ وَ يُخَلِّي سَبِيلَ الْأُخْرَى وَ قَالَ فِي رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَوَطِئَهَا ثُمَّ اشْتَرَى أُمَّهَا أَوِ ابْنَتَهَا قَالَ لَا تَحِلُّ لَهُ [أَبَداً] .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل بن دراج سے، اس نے ہمارے بعض دوستوں سے، اس نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں راویت کی ہے کہ جس نے ایک عقد میں دو بہنوں سے شادی کی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ " اسے اختیار ہے کہ ان میں سے جس ایک کو چاہے رکھے اور دوسری کا راستہ چھوڑ دے" اور آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس کی ایک کنیز تھی اور اس نے اس سے جماع بھی کیا تھا پھر وہ اس کی ماں یا بہن کو خرید تا ہے فرمایا۔ "اس کیلئے ابداً حلال نہیں"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ وَ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ بِالْعِرَاقِ امْرَأَةً ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَتَزَوَّجَ امْرَأَةً أُخْرَى فَإِذَا هِيَ أُخْتُ امْرَأَتِهِ الَّتِي بِالْعِرَاقِ قَالَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الَّتِي تَزَوَّجَهَا بِالشَّامِ وَ لَا يَقْرَبُ الْمَرْأَةَ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الشَّامِيَّةِ قُلْتُ فَإِنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ثُمَّ تَزَوَّجَ أُمَّهَا وَ هُوَ لَا يَعْلَمُ أَنَّهَا أُمُّهَا قَالَ قَدْ وَضَعَ اللَّهُ عَنْهُ جَهَالَتَهُ بِذَلِكَ ثُمَّ قَالَ إِذَا عَلِمَ أَنَّهَا أُمُّهَا فَلَا يَقْرَبْهَا وَ لَا يَقْرَبِ الِابْنَةَ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الْأُمِّ مِنْهُ فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّةُ الْأُمِّ حَلَّ لَهُ نِكَاحُ الِابْنَةِ قُلْتُ فَإِنْ جَاءَتِ الْأُمُّ بِوَلَدٍ قَالَ هُوَ وَلَدُهُ وَ يَكُونُ ابْنَهُ وَ أَخَا امْرَأَتِهِ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے ابن بکیر اور علی بن رئاب سے، اس نے زرارۃ بن اعین سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے عراق میں ایک عورت سے شادی کی، پھر شام کی طرف گیا اور دوسری عورت سے شادی کی اور یہ عورت اس عراق والی عورت کی بہن تھی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس مرد کو جدا کیا جائے اس عورت سے کہ جس سے اس نے شام میں شادی کی اور بیوی کے قریب نہ جائے۔ یہاں تک کہ شامیہ اپنی عدت ختم کر لے۔" میں نے عرض کی "اگر آدمی کسی عورت سے شادی کر لے پھر اس کی ماں سے شادی کرے در حالیکہ وہ نہ جانتا ہو کہ وہ عورت کی ماں ہے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا "اللہ عزّوجلّ نے اسے اس کی جہالت کی وجہ سے رعایت دی ہے" پھر فرمایا "جب اسے علم ہو کہ وہ اس عورت کی ماں ہے تو اس کے قریب نہ جائے اور نہ ہی بیٹی کے قریب جائے یہاں

تک کہ ماں اس کی عدت ختم کرلے اور جب ماں کی عدت ختم ہو جائے تو بیٹی کا نکاح حلال ہو جائے گا" میں نے عرض کی۔ "اگر ماں کو بیٹا ہو جائے؟" فرمایا "وہ اس کی اولاد ہو گی، وہ اس مرد کا بیٹا ہو گا اور اس کی بیوی کا بھائی ہو گا۔"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ قَرَأْتُ فِي كِتَابِ رَجُلٍ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) جُعِلْتُ فِدَاكَ الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ مُتْعَةً إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَيَنْقَضِي الْأَجَلُ بَيْنَهُمَا هَلْ لَهُ أَنْ يَنْكِحَ أُخْتَهَا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا فَكَتَبَ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اسماعیل بن مرار سے، اس نے یونس سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن رضاعلیہ السلام کی طرف ایک شخص کے خط میں پڑھا۔ "آپؑ پر قربان جاؤں! ایک آدمی نے ایک عورت سے معین وقت تک کیلئے تزویج متعہ کی؛۔ پس ان کے درمیان مدت ختم ہو گئی کیا اس مرد کیلئے جائز ہے کہ وہ اس عورت کی بہن سے نکاح کرے۔ اس سے پہلے کہ متعہ والی کی عدت ختم ہو؟ تو آپ علیہ اسلام نے تحریر فرمایا۔ "اس کیلئے حلال نہیں ہے کہ وہ اس سے نکاح کرے۔ یہاں تک کہ اس کی عدت ختم ہو جائے"

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اخْتَلَعَتْ مِنْهُ امْرَأَتُهُ أَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَخْطُبَ أُخْتَهَا قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا فَقَالَ إِذَا بَرِئَتْ عِصْمَتُهَا وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ رَجْعَةٌ فَقَدْ حَلَّ لَهُ أَنْ يَخْطُبَ أُخْتَهَا قَالَ وَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ عِنْدَهُ أُخْتَانِ مَمْلُوكَتَانِ فَوَطِئَ إِحْدَاهُمَا ثُمَّ وَطِئَ الْأُخْرَى قَالَ إِذَا وَطِئَ الْأُخْرَى فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ الْأُولَى حَتَّى تَمُوتَ الْأُخْرَى قُلْتُ أَ رَأَيْتَ إِنْ بَاعَهَا فَقَالَ إِنْ كَانَ إِنَّمَا يَبِيعُهَا لِحَاجَةٍ وَ لَا يَخْطُرُ عَلَى بَالِهِ مِنَ الْأُخْرَى شَيْءٌ فَلَا أَرَى بِذَلِكَ بَأْساً وَ إِنْ كَانَ إِنَّمَا يَبِيعُهَا لِيَرْجِعَ إِلَى الْأُولَى فَلَا .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے، اس نے محمد بن فضیل سے، اس نے ابوصباح کنانی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام سے میں نے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس سے اس کی بیوی نے خلعہ لیا۔ کیا اس کیلئے حلال ہے کہ وہ اس کی بہن سے نکاح کا خطبہ پڑھے۔ اس سے پہلے کہ اس کی عدت ختم ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "جب اس کی عصمت بری ہو گئی اور اس کیلئے رجعت نہیں ہے تو اس مرد کیلئے حلال ہو گیا کہ وہ اس کی بہن سے نکاح کرے۔" راوی کہتا ہے آپ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کے پاس دو مملوکہ بہنیں تھیں اس نے ان میں سے ایک سے جماع کی پھر دوسری سے جماع کی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "جب اس نے دوسری سے جماع کی تو اس پر پہلی حرام ہو گئی یہاں تک کہ دوسری مر جائے۔" میں نے عرض کی۔ "کیا فرماتے ہیں آپ علیہ السلام اگر وہ اس کو بیچ دے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر وہ اس دوسری کو اپنی ضرورت کے تحت بیچ دے اس میں دوسری کے خطرہ کی پرواہ میں سے کسی کا عمل دخل نہ ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اور اگر اس نے فقط اس لیے بیچا تا کہ پہلی کی طرف پلٹ سکے تو پھر درست نہیں ہے"

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ أَوِ اخْتَلَعَتْ أَوْ بَانَتْ أَ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ بِأُخْتِهَا قَالَ فَقَالَ إِذَا بَرِئَتْ عِصْمَتُهَا وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ فَلَهُ أَنْ يَخْطُبَ أُخْتَهَا قَالَ وَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهُ أُخْتَانِ مَمْلُوكَتَانِ فَوَطِئَ إِحْدَاهُمَا ثُمَّ وَطِئَ الْأُخْرَى قَالَ إِذَا وَطِئَ الْأُخْرَى فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ حَتَّى تَمُوتَ الْأُخْرَى قُلْتُ أَ رَأَيْتَ إِنْ بَاعَهَا أَ تَحِلُّ لَهُ الْأُولَى قَالَ إِنْ كَانَ يَبِيعُهَا لِحَاجَةٍ وَ لَا يَخْطُرُ عَلَى قَلْبِهِ مِنَ الْأُخْرَى شَيْءٌ فَلَا أَرَى بِذَلِكَ بَأْساً وَ إِنْ كَانَ إِنَّمَا يَبِيعُهَا لِيَرْجِعَ إِلَى الْأُولَى فَلَا وَ لَا كَرَامَةَ .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی یا اس کی بیوی نے خلعہ لیا یا جدا ہو گئی۔ کیا اس کیلئے جائز ہے کہ وہ اس کی بہن سے شادی

کرے؟ فرمایا"جب اس عورت کی عصمت بری ہوگئی اور اس مرد کو اس پر رجوع کا حق نہیں ہے تو اس مرد کو ایسی عورت کی بہن سے نکاح کا حق ہے" راوی کہتا ہے کہ آپ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کے پاس دو مملوکہ بہنیں (کنیزیں) تھیں اس نے ان میں سے ایک سے ہم بستری کی پھر دوسری سے جماع کیا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"جب اس نے دوسری سے ہم بستری کی تو پہلی اس پر حرام ہوگئی یہاں تک کہ دوسری مر جائے۔" میں نے عرض کی۔ آپ علیہ السلام کیا دیکھتے ہیں کہ اگر وہ دوسری کو فروخت کر دے کیا اس کیلئے پہلی حلال ہو جائے گی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"اگر اس نے حاجت کیلئے بیچا اور اس کے دل میں پہلی کی خاطر کوئی چیز نہ تھی تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اور اگر اس نے اسے فقط اس لیے بیچا تا کہ وہ پہلی کی طرف رجوع کر سکے تو درست نہیں اور اس میں کوئی شرافت نہیں"

8- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَ هِيَ حُبْلَى أَ يَتَزَوَّجُ أُخْتَهَا قَبْلَ أَنْ تَضَعَ قَالَ لَا يَتَزَوَّجُهَا حَتَّى يَخْلُوَ أَجَلُهَا .

8۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی درحالیکہ وہ حاملہ تھی کیا وہ شخص اس عورت کے وضع حمل سے پہلے اس کی بہن سے شادی کر سکتا ہے؟ فرمایا"اس سے شادی نہ کرے یہاں تک کہ وہ اپنے وقت سے خالی ہو جائے"

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَةً أَ يَتَزَوَّجُ أُخْتَهَا قَالَ لَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ مَلَكَ أُخْتَيْنِ أَ يَطَؤُهُمَا جَمِيعاً قَالَ يَطَأُ إِحْدَاهُمَا وَ إِذَا وَطِئَ الثَّانِيَةَ حَرُمَتْ عَلَيْهِ الْأُولَى الَّتِي وَطِئَ حَتَّى تَمُوتَ الثَّانِيَةُ أَوْ يُفَارِقَهَا وَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَبِيعَ الثَّانِيَةَ مِنْ أَجْلِ الْأُولَى لِيَرْجِعَ إِلَيْهَا إِلَّا أَنْ يَبِيعَ لِحَاجَةٍ أَوْ يَتَصَدَّقَ بِهَا أَوْ تَمُوتَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ امْرَأَةٌ فَهَلَكَتْ أَ يَتَزَوَّجُ أُخْتَهَا فَقَالَ مِنْ سَاعَتِهِ إِنْ أَحَبَّ .

9۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علی بن ابو حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ کیا وہ اس عورت کی بہن سے شادی کر سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "نہیں یہاں تک کہ وہ عورت اپنی عدت گزار لے۔" اور میں نے سوال کیا آپ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں کہ جو دو بہنوں (کنیزوں) کا مالک ہے کیا وہ ان سب سے جماع کر سکتا ہے؟ فرمایا"ان میں سے ایک سے جماع کر سکتا ہے اور جب اس نے دوسری سے جماع کی تو اس پر وہ پہلی کہ جس سے اس نے جماع کی تھی حرام ہو جائے گی یہاں تک کہ دوسری مر جائے یا اسے چھوڑ دے۔ اور اس مرد کو یہ حق نہیں کہ وہ دوسری کو اس لیے بیچ دے تا کہ وہ پہلی کے پاس جا سکے۔ ہاں مگر بایں صورت کہ اسے ضرورت کیلئے بیچ دے یا اس کو صدقہ کے طور پر دے یا وہ مر جائے" راوی کہتا ہے "میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کی بیوی ہلاک ہو جائے کیا اس کی بہن سے شادی کر سکتا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"اس وقت اگر وہ چاہے تو"

10- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَعَتَقَتْ فَتَزَوَّجَتْ فَوَلَدَتْ أَ يَصْلُحُ لِمَوْلَاهَا الْأَوَّلِ أَنْ يَتَزَوَّجَ ابْنَتَهَا قَالَ هِيَ عَلَيْهِ حَرَامٌ وَ هِيَ ابْنَتُهُ وَ الْحُرَّةُ وَ الْمَمْلُوكَةُ فِي هَذَا سَوَاءٌ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ وَ رَبائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسائِكُمُ .

10۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علاءبن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کی ایک کنیز تھی وہ آزاد ہو گئی اس کنیز نے شادی کر لی اس کی اولاد ہو گئی کیا اس کے سابقہ آقا کیلئے درست ہے کہ اس کی بیٹی سے شادی کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"وہ اس پر حرام ہے اور وہ اس کی بیٹی کی آزاد ہو یا کنیز ہو اس مسئلہ میں برابر ہیں۔" پھر آپ علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی" وَ رَبائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسائِكُمُ (نساء23)"

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) مِثْلَهُ .

محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اسنے ابن محبوب سے، اس نے علاءبن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام سے اسی طرح روایت کیا ہے"

11- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ سَأَلْتُ الرِّضَا (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْجَارِيَةُ وَ لَهَا ابْنَةٌ فَيَقَعُ عَلَيْهَا أَ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَقَعَ عَلَى ابْنَتِهَا فَقَالَ أَ يَنْكِحُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ ابْنَتَهُ .

11۔ احمد بن محمد نے ذکر کرنے والے سے، اس نے حسین بن بشر سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کی ایک کنیز تھی کہ جس کی ایک بیٹی بھی تھی۔ پس اس نے اس کنیز سے جماع کیا"کیا اس کی بیٹی سے جماع کرنا اس کیلئے درست ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"کیا شریف آدمی اپنی بیٹی سے نکاح کرتا ہے؟"

12- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْجَارِيَةُ يُصِيبُ مِنْهَا أَ لَهُ أَنْ يَنْكِحَ ابْنَتَهَا قَالَ لَا هِيَ مِثْلُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ رَبائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ .

12۔ احمد بن محمد نے حسین بن سعید سے، اس نے نضر بن سوید سے، اس نے قاسم بن سلیمان سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ اس شخص کے بارے میں کہ جس کی ایک کنیز ہے کہ جسے اس نے جماع کیا کیا اس مرد کیلئے جائز ہے کہ وہ اس کی بیٹی سے نکاح کرے؟ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ نہیں۔ وہ اللہ عزّوجلّ کے قول کی مانند ہے۔"" رَبائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ"

13- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَانَتْ مِنْهُ وَ لَهَا ابْنَةٌ مَمْلُوكَةٌ فَاشْتَرَاهَا أَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَطَأَهَا قَالَ لَا وَ عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ عِنْدَهُ الْمَمْلُوكَةُ وَ ابْنَتُهَا فَيَطَأُ إِحْدَاهُمَا فَتَمُوتُ وَ تَبْقَى الْأُخْرَى أَ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَطَأَهَا قَالَ لَا .

13۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبدالجبار سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دی۔ وہ اس سے جدا ہو گئی۔ اس کی ایک بیٹی کنیز ہے پس وہ شخص اسے خرید تا ہے کیا اس کیلئے اس سے جماع حلال ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"نہیں" اور اس شخص کے بارے میں کہ جس کے پاس کنیز اور اس کی بیٹی ہو وہ ان میں سے ایک سے جماع کرتا ہے اور وہ مر جاتی ہے اور دوسری باقی رہتی ہے۔ کیا اس کیلئے اس سے جماع کرنا درست ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"نہیں"

14- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْأُخْتَيْنِ فَيَطَأُ إِحْدَاهُمَا ثُمَّ يَطَأُ الْأُخْرَى بِجَهَالَةٍ قَالَ إِذَا وَطِئَ الْأُخْرَى بِجَهَالَةٍ لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ الْأُولَى وَ إِنْ وَطِئَ الْأُخْرَى وَ هُوَ يَعْلَمُ أَنَّهَا تَحْرُمُ عَلَيْهِ حَرُمَتَا عَلَيْهِ جَمِيعاً .

14۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابن رئاب سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے میں نے عرض کی۔ ایک آدمی دو کنیز بہنوں کو خرید تا ہے اور ان میں سے ایک سے جماع کرتا ہے اور پھر جہالت کے سبب دوسری سے جماع کرتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"اور اگر وہ دوسری سے جماع کرے درحالیکہ وہ جانتا ہو کہ وہ اس پر حرام ہے تو اس پر دونوں ایک ساتھ حرام ہوں گی"

باب فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لكِنْ لا تُواعِدُوهُنَّ سِرًّا الْآيَةَ

(اللہ عَزّوجَلَّ کے قول" لا تُواعِدُوهُنَّ سِرًّا " کے بارے میں)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لكِنْ لا تُواعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفاً قَالَ هُوَ الرَّجُلُ يَقُولُ لِلْمَرْأَةِ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا أُوَاعِدُكِ بَيْتَ آلِ فُلَانٍ لِيُعَرِّضَ لَهَا بِالْخِطْبَةِ وَ يَعْنِي بِقَوْلِهِ إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفاً التَّعْرِيضَ بِالْخِطْبَةِ وَ لا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتابُ أَجَلَهُ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اللہ عَزّوجَلَّ کے قول" اور تم ان سے پوشیدہ وعدہ نہ کرو ہاں مگر تم ان سے نیکی کی بات کہو" (بقرہ235) کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"وہ ایسا شخص ہے کہ جو کسی عورت سے اس کی عدت ختم ہونے سے پہلے کہے"میں تم سے وعدہ کرتا ہوں آل فلاں کے گھر کا" تاکہ اسے خطبہ (نکاح) کی پیش کش کرے اور اللہ عَزّوجَلَّ نے اپنے قول" إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفاً " سے یہی معنی لیا ہے نکاح کی پیش کش اور عقد نکاح جب تک عدت ختم نہ ہو پختہ نہ کرو"(بقرہ235)

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لكِنْ لا تُواعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفاً وَ لا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتابُ أَجَلَهُ فَقَالَ السِّرُّ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ مَوْعِدُكِ بَيْتُ آلِ فُلَانٍ ثُمَّ يَطْلُبُ إِلَيْهَا أَنْ لَا تَسْبِقَهُ بِنَفْسِهَا إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا قُلْتُ فَقَوْلُهُ إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفاً هُوَ طَلَبُ الْحَلَالِ فِي غَيْرِ أَنْ يَعْزِمَ عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور محمد بن یحییٰ سے اس نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اللہ عَزّوجَلَّ کے قول" وَ لكِنْ لا تُواعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفاً وَ لا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتابُ أَجَلَهُ " کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"سر" یہ ہے کہ ایک آدمی کہے۔"میں تم سے آل فلاں کے گھر کا وعدہ کرتا ہوں" اور پھر اس عدت سے چاہے کہ وہ جب اس کی عدت ختم ہو تو اسے پیچھے نہ چھوڑ دے" میں نے عرض کی۔ اللہ عَزّوجَلَّ کا قول"الا ان تقولوا قولا معروفا" کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"وہ حلال کی طلب ہے بغیر اس کے کہ وہ عدت گزرنے سے پہلے نکاح باندھنے کا عزم کرے"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لكِنْ لا تُواعِدُوهُنَّ سِرًّا قَالَ يَقُولُ الرَّجُلُ أُوَاعِدُكِ بَيْتَ آلِ فُلَانٍ يُعَرِّضُ لَهَا بِالرَّفَثِ وَ يَرْفُثُ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفاً وَ الْقَوْلُ الْمَعْرُوفُ التَّعْرِيضُ بِالْخِطْبَةِ عَلَى وَجْهِهَا وَ حِلِّهَا وَ لا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتابُ أَجَلَهُ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علی بن ابو حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا۔ اللہ عَزّوجَلَّ کے قول "ولکن لا تواعدوھن سرا" کے بارے میں "آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ آدمی کہے "میں تم سے وعدہ کرتا ہوں آل فلاں کے گھر کا۔" اس عورت کو فحش کلامی کی دعوت دے اور فحش کلامی کرے۔ اللہ عَزّوجَلَّ فرماتا ہے۔ الا ان تقولوا قولا معروفا اور قول معروف خطبہ کی پیش کش کی ہے جیسے وہ کی جاتی ہے اس کی حلیت' وَ لا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتابُ أَجَلَهُ " ہے

4- حُمَيْدُ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفاً قَالَ يَلْقَاهَا فَيَقُولُ إِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ وَ إِنِّي لِلنِّسَاءِ لَمُكْرِمٌ فَلَا تَسْبِقِينِي بِنَفْسِكِ وَ السِّرُّ لَا يَخْلُو مَعَهَا حَيْثُ وَعَدَهَا .

4۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد سے، اس نے ایک سے زائد سے، اس نے ابان سے، اس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ عَزّوجَلَّ کے قول "الا ان تقولوا قولاً معروفاً" کے بارے میں فرمایا۔ وہ اس عورت سے ملے اور کہے۔ میں تم میں رغبت رکھتا ہوں اور میں عورتوں کا احترام کرنے والا ہوں تم مجھے اپنی ذات کے معاملہ میں کسی اور کو سبقت نہ دینا۔ اور سر یہ ہے کہ جب وہ وعدہ کرے تو اس عورت کے ساتھ تنہا نہ ہو۔"

باب نِكَاحِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَ الْمُشْرِكِينَ يُسْلِمُ بَعْضُهُمْ وَ لَا يُسْلِمُ بَعْضٌ أَوْ يُسْلِمُونَ جَمِيعاً

(ذمی اور مشرکین کا نکاح ان میں سے بعض اسلام لائیں اور بعض اسلام نہ لائیں یا سب کے سب اسلام لائیں)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ هَاجَرَ وَ تَرَكَ امْرَأَتَهُ مَعَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَحِقَتْ بِهِ بَعْدُ أَ يُمْسِكُهَا بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ أَوْ تَنْقَطِعُ عِصْمَتُهَا قَالَ يُمْسِكُهَا وَ هِيَ امْرَأَتُهُ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس مرد کے بارے میں کہ جس نے ہجرت کی اور اپنی بیوی کو مشرکین کے ساتھ چھوڑ آیا پھر وہ اس سے آملتی ہے کیا وہ اسے پہلے نکاح کے ساتھ رکھے گا یا اس کی عصمت منقطع ہو گی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اسے اپنے پاس رکھ لے وہ اس کی بیوی ہے"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ وَ زَوْجُهَا عَلَى غَيْرِ الْإِسْلَامِ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ هَاجَرَ وَ تَرَكَ امْرَأَتَهُ فِي الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَحِقَتْ بَعْدَ ذَلِكَ بِهِ أَ يُمْسِكُهَا بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ أَوْ تَنْقَطِعُ عِصْمَتُهَا قَالَ بَلْ يُمْسِكُهَا وَ هِيَ امْرَأَتُهُ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "جب عورت اسلام لائے اور اس کا شوہر غیر اسلام پر ہو ان کے درمیان جدائی کر دو" راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس مرد کے

بارے میں کہ جس نے ہجرت کی اور اپنی بیوی کو مشرکین میں چھوڑ دیا" پھر اس کے بعد اس کی بیوی اس سے آملی۔ کیا وہ اسے پہلے نکاح کے ساتھ رکھے گا یا اس کی عصمت منقطع ہو گئی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" بلکہ اسے اپنے پاس رکھے گا اور وہ اس کی بیوی ہے"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ مَجُوسِيٍّ أَوْ مُشْرِكٍ مِنْ غَيْرِ أَهْلِ الْكِتَابِ كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ فَأَسْلَمَ أَوْ أَسْلَمَتْ قَالَ يُنْتَظَرُ بِذَلِكَ انْقِضَاءُ عِدَّتِهَا وَ إِنْ هُوَ أَسْلَمَ أَوْ أَسْلَمَتْ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا فَهُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا الْأَوَّلِ وَ إِنْ هُوَ لَمْ يُسْلِمْ حَتَّى تَنْقَضِيَ الْعِدَّةُ فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے عبداللہ بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے ابان سے، اس نے منصور بن حازم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس مجوسی یا اہل کتاب کے علاوہ مشرک شخص کے بارے میں کہ جس کی ایک بیوی ہو وہ اسلام لائے یا اس کی بیوی اسلام لائے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" وہ اس میں اس عورت کی عدت ختم ہونے کا انتظار کرے اور اگر وہ مرد اسلام لائے یا عورت اسلام لائے اس سے پہلے کہ اس عورت کی عدت ختم ہو تو وہ اپنے پہلے نکاح پر باقی ہیں اور اگر وہ اسلام نہ لائے یہاں تک کہ اس کی عدت ختم ہو جائے تو وہ عورت اس سے جدا ہو جائے گی"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) فِي نَصْرَانِيٍّ تَزَوَّجَ نَصْرَانِيَّةً فَأَسْلَمَتْ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ قَدِ انْقَطَعَتْ عِصْمَتُهَا مِنْهُ وَ لَا مَهْرَ لَهَا وَ لَا عِدَّةَ عَلَيْهَا مِنْهُ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے عبدالرحمن بن حجاج سے روایت کی ہے کہ ابوالحسن علیہ السلام نے اس نصرانی کے بارے میں کہ جس نے نصرانیہ عورت سے شادی کی اور اس سے دخول سے پہلے اسلام لے آیا۔ فرمایا" اس کی عصمت منقطع ہو گئی اس مرد سے، اس عورت کیلئے نہ حق مہر ہو گا اور نہ اس عورت پر اس مرد سے عدت ہو گی"

5- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ أَوْ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ يَتَزَوَّجُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا امْرَأَةً وَ أَمْهَرَهَا خَمْراً وَ خَنَازِيرَ ثُمَّ أَسْلَمَا فَقَالَ النِّكَاحُ جَائِزٌ حَلَالٌ لَا يَحْرُمُ مِنْ قِبَلِ الْخَمْرِ وَ لَا مِنْ قِبَلِ الْخَنَازِيرِ قُلْتُ فَإِنْ أَسْلَمَا قَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ إِلَيْهَا الْخَمْرَ وَ الْخَنَازِيرَ فَقَالَ إِذَا أَسْلَمَا عَلَيْهِ أَنْ يَدْفَعَ إِلَيْهَا شَيْئاً مِنْ ذَلِكَ وَ لَكِنْ يُعْطِيهَا صَدَاقَهَا .

5۔ احمد بن محمد نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے طلحہ بن زید سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے ایک آدمی نے ان دو مردوں کے بارے میں سوال کیا جو ذمی تھے یا حربی تھے۔ دونوں میں سے ہر ایک نے کسی کسی عورت سے شادی کی اور اپنی اپنی بیوی کو حق مہر میں شراب اور خنزیر دیا پھر وہ دونوں اسلام لائے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" نکاح جائز ہے حلال ہے، شراب اور خنزیر کی وجہ سے حرام نہیں ہے" میں نے عرض کی۔ اگر وہ دونوں ان دونوں عورتوں کو شراب اور خنزیر کی ادائیگی سے قبل اسلام لائیں تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" جب وہ اسلام لائے تو ان کیلئے ان میں سے کوئی چیز ادا کرنا درست نہیں ہے لیکن وہ ان کو حق مہر ادا کریں گے"

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) فِي مَجُوسِيَّةٍ أَسْلَمَتْ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا زَوْجُهَا فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) لِزَوْجِهَا أَسْلِمْ فَأَبَى زَوْجُهَا أَنْ يُسْلِمَ فَقَضَى لَهَا عَلَيْهِ نِصْفَ الصَّدَاقِ وَ قَالَ لَمْ يَزِدْهَا الْإِسْلَامُ إِلَّا عِزّاً .

6۔ علی بن ابراہیم نے اسکے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس مجوسیہ عورت کے بارے میں کہ جس کے شوہر نے انکار کیا اسلام لانے سے، تو امیر المومنین علیہ السلام نے اس عورت کے بارے میں فیصلہ دیا کہ اس مرد پر اس عورت کا آدھا حق مہر ہے اور فرمایا۔ ''اسلام نے اس عورت کی عزت ہی میں اضافہ کیا''

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي مَجُوسِيٍّ أَسْلَمَ وَ لَهُ سَبْعُ نِسْوَةٍ وَ أَسْلَمْنَ مَعَهُ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يُمْسِكُ أَرْبَعاً وَ يُطَلِّقُ ثَلَاثاً .

7۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے محمد بن عبد اللہ بن ہلال سے، اس نے عقبہ بن خالد سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس مجوسی کے بارے میں کہ جو اسلام لائے اور اس کی سات بیویاں ہوں جو کہ اس کے ساتھ ہی اسلام لائیں تو وہ کیسے کرے؟ فرمایا ''چار کو رکھے اور تین کو طلاق دے دے۔''

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ قَالَ الذِّمِّيُّ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ الذِّمِّيَّةُ فَتُسْلِمُ امْرَأَتُهُ قَالَ هِيَ امْرَأَتُهُ يَكُونُ عِنْدَهَا بِالنَّهَارِ وَ لَا يَكُونُ عِنْدَهَا بِاللَّيْلِ قَالَ فَإِنْ أَسْلَمَ الرَّجُلُ وَ لَمْ تُسْلِمِ الْمَرْأَةُ يَكُونُ الرَّجُلُ عِنْدَهَا بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے یونس سے روایت کی ہے کہ ذمی کی بیوی ذمیہ ہو اور وہ عورت اسلام لائے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ''وہ اس کی بیوی ہے وہ مرد اس عورت کے پاس دن کو رہے لیکن اس کے پاس رات کو نہ رہے'' فرمایا'' اور اگر آدمی اسلام لائے اور عورت اسلام نہ لائے تو آدمی اس عورت کے پاس رات دن رہ سکتا ہے''

9- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ عَنْ رُومِيِّ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) النَّصْرَانِيُّ يَتَزَوَّجُ النَّصْرَانِيَّةَ عَلَى ثَلَاثِينَ دَنّاً مِنْ خَمْرٍ وَ ثَلَاثِينَ خِنْزِيراً ثُمَّ أَسْلَمَا بَعْدَ ذَلِكَ وَ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا قَالَ يَنْظُرُ كَمْ قِيمَةُ الْخَمْرِ وَ كَمْ قِيمَةُ الْخَنَازِيرِ فَيُرْسِلُ بِهَا إِلَيْهَا ثُمَّ يَدْخُلُ عَلَيْهَا وَ هُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا الْأَوَّلِ .

9۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے قاسم بن محمد الجوہری سے، اس نے رومی بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک نصرانی نصرانیہ عورت سے تین ''دن'' شراب اور تین خنزیروں پر شادی کرتا ہے پھر اس کے بعد اسلام لاتا ہے درحالیکہ اس نے اس عورت سے دخول بھی نہیں کیا تھا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ''دیکھے کہ شراب اور خنزیروں کی کتنی قیمت بنتی ہے اور وہ قیمت اسے بھیجے پھر اس پر داخل ہو اور وہ اپنے پہلے نکاح پر ہیں''

باب الرَّضَاعِ (رضاعت)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْقَرَابَةِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا انہوںؑ نے فرمایا ''دودھ پلانے سے حرام ہوتا ہے وہ جو قربت سے حرام ہوتا ہے''

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّضَاعِ فَقَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے محمد بن فضیل سے، اس نے ابوصباح کنانی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے رضاعت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "رضاعت سے حرام ہوتا ہے وہ جو نسب سے حرام ہوتا ہے۔"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے داؤد بن سرحان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "رضاعت سے حرام ہوتا ہے وہ وہ جو نسب سے حرام ہوتا ہے"

4- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) عَرَضْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) ابْنَةَ حَمْزَةَ فَقَالَ أَ مَا عَلِمْتَ أَنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعِ .

4۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے بیان کرنے والے سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جناب حمزہ علیہ السلام کی بیٹی سے شادی کی پیش کش کی گئی تو فرمایا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے"

باب حَدِّ الرَّضَاعِ الَّذِي يُحَرِّمُ (رضاعت کی تعریف کہ جس سے حرمت آتی ہے)

1- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ إِلَّا مَا أَنْبَتَ اللَّحْمَ وَ شَدَّ الْعَظْمَ .

1۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی وشاء سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا فرمایا۔ "رضاعت سے حرام نہیں ہوتا مگر جب رضاعت سے گوشت اُگے اور ہڈیاں مضبوط ہوں"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّضَاعِ مَا أَدْنَى مَا يُحَرِّمُ مِنْهُ قَالَ مَا أَنْبَتَ اللَّحْمَ أَوِ الدَّمَ ثُمَّ قَالَ تَرَى وَاحِدَةً تُنْبِتُهُ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ أَصْلَحَكَ اللَّهُ [اثْنَتَانِ] قَالَ لَا فَلَمْ أَزَلْ أَعُدُّ عَلَيْهِ حَتَّى بَلَغْتُ عَشْرَ رَضَعَاتٍ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے علی بن یعقوب سے، اس نے محمد بن مسلم سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ رضاعت کے بارے میں کہ کم سے کم کتنا ہو کہ حرمت آتی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "جس سے گوشت اور خون پیدا ہوں۔ پھر فرمایا "دیکھو کیا ایک مرتبہ دودھ پلانا اسے پیدا کرتا ہے؟" میں نے عرض کی "میں آپ علیہ السلام سے سوال کرتا ہوں اللہ آپؑ کے امور میں اصلاح قائم رکھے" آپ علیہ السلام نے فرمایا "نہیں اسے پلایا جاتا رہے یہاں تک کہ دس مرتبہ متواتر پلانا ہو جائے"

3- وَ عَنْهُ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّضَاعِ أَدْنَى مَا يُحَرِّمُ مِنْهُ قَالَ مَا أَنْبَتَ اللَّحْمَ وَ الدَّمَ ثُمَّ قَالَ تَرَى وَاحِدَةً تُنْبِتُهُ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ أَصْلَحَكَ اللَّهُ اثْنَتَانِ فَقَالَ لَا وَ لَمْ أَزَلْ أَعُدُّ عَلَيْهِ حَتَّى بَلَغَ عَشْرَ رَضَعَاتٍ .

3۔ اس نے ابن فضال سے، اس نے علی بن عقبہ سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا کم از کم رضاعت کے بارے میں کہ جس سے حرمت آتی ہے؟ فرمایا "جس سے خون اور گوشت پیدا ہوں" پھر فرمایا "دیکھو ایک مرتبہ کا پلانا انہیں پیدا کرتا ہے؟ تو میں نے عرض کی "اللہ آپؑ کے امور میں اصلاح قائم رکھے میں آپؑ سے دو مرتبہ کا سوال کرتا ہوں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "اسے متواتر دس بار دودھ پلایا جائے"

4- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ صَبَّاحِ بْنِ سَيَابَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا بَأْسَ بِالرَّضْعَةِ وَ الرَّضْعَتَيْنِ وَ الثَّلَاثِ .

4۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اور محمد بن اسماعیل سے، اس نے فضل بن شاذان سے ایک ساتھ، اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے معاویہ بن عمار سے، اس نے صباح بن سیابہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا تین مرتبہ رضاعت میں کوئی قباحت نہیں"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ إِلَّا مَا أَنْبَتَ اللَّحْمَ وَ الدَّمَ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد بن عثمان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "رضاعت سے حرام نہیں ہوتا مگر جب رضاعت سے گوشت اور خون پیدا ہوں"

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ زِيَادٍ الْقَنْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ الرَّضْعَةُ وَ الرَّضْعَتَانِ وَ الثَّلَاثَةُ فَقَالَ لَا إِلَّا مَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَظْمُ وَ نَبَتَ اللَّحْمُ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے زیاد قندی سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے عرض کیا۔ رضاعت میں سے ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا تین مرتبہ رضاعت حرام کرتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "نہیں۔ مگر جب ہڈیاں مضبوط ہوں اور گوشت اُگے"

7- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّضَاعِ مَا يُحَرِّمُ مِنْهُ فَقَالَ سَأَلَ رَجُلٌ أَبِي (**عليه السلام**) عَنْهُ فَقَالَ وَاحِدَةٌ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ وَ ثِنْتَانِ حَتَّى بَلَغَ خَمْسَ رَضَعَاتٍ قُلْتُ مُتَوَالِيَاتٍ أَوْ مَصَّةً بَعْدَ مَصَّةٍ فَقَالَ هَكَذَا قَالَ لَهُ وَ سَأَلَهُ آخَرُ عَنْهُ فَانْتَهَى بِهِ إِلَى تِسْعٍ وَ قَالَ مَا أَكْثَرَ مَا أُسْأَلُ عَنِ الرَّضَاعِ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِكَ أَنْتَ فِي هَذَا عِنْدَكَ فِيهِ حَدٌّ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا فَقَالَ قَدْ أَخْبَرْتُكَ بِالَّذِي أَجَابَ فِيهِ أَبِي قُلْتُ قَدْ عَلِمْتُ الَّذِي أَجَابَ أَبُوكَ فِيهِ وَ لَكِنِّي قُلْتُ لَعَلَّهُ يَكُونُ فِيهِ حَدٌّ لَمْ يُخْبِرْ بِهِ فَتُخْبِرَنِي بِهِ أَنْتَ فَقَالَ هَكَذَا قَالَ أَبِي قُلْتُ فَأَرْضَعَتْ أُمِّي جَارِيَةً بِلَبَنِي فَقَالَ هِيَ أُخْتُكَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قُلْتُ فَتَحِلُّ لِأَخٍ لِي مِنْ أُمِّي لَمْ تُرْضِعْهَا أُمِّي بِلَبَنِهِ قَالَ فَالْفَحْلُ وَاحِدٌ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ أَخِي لِأَبِي وَ أُمِّي قَالَ اللَّبَنُ لِلْفَحْلِ صَارَ أَبُوكَ أَبَاهَا وَ أُمُّكَ أُمَّهَا .

7۔ ابو علی اشعری نے محمد بن عبد لجبار اور محمد بن اسماعیل سے سب نے فضل بن شاذان سے اس نے صفوان بن یحییٰ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا رضاعت کے بارے میں اس میں سے کتنا حرام کرتا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! میرے بابا علیہ السلام سے ایک شخص نے سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! ایک مرتبہ میں قباحت نہیں اور دو مرتبہ میں یہاں تک کہ پانچ مرتبہ تک پہنچ جائے میں نے عرض کی یکے بعد دیگرے یا ایک مرتبہ چوسنے کے بعد ایک مرتبہ چوسنا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اسی طرح آپ علیہ السلام نے اس سے فرمایا تھا، پھر دوسرے شخص نے آپ علیہ السلام سے اس بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے اس کی انتہا نو مرتبہ تک کی اور فرمایا! کتنا زیادہ ہے کہ مجھؑ سے رضاعت کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے، تب میں نے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں مجھے اپنے قول کے بارے میں بتایئے اس میں اس کی حد اکثر کیا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا میںؑ نے تمہیں بتا دیا ہے جو میرےؑ بابا علیہ السلام نے جواب میں فرمایا تھا میں نے عرض کی میں نے جان لیا کہ جو آپ علیہ السلام کے بابا علیہ السلام نے اس میں جواباً فرمایا لیکن میری عرض یہ ہے کہ اس میں یقیناً کوئی حد ہو گی جو انہوںؑ نے مجھے نہیں بتائی تھی تو اس بارے میں آپ علیہ السلام بتا دیجیے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا، میرےؑ بابا علیہ السلام نے اس طرح فرمایا تھا، میں نے عرض کی "میری ماں نے میرے دودھ کے ساتھ ایک لڑکی کو دودھ پلایا؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "وہ تمہاری رضاعی بہن ہے" میں نے عرض کی تو کیا وہ لڑکی میری اس ماں سے میرے بھائی کے لیے حلال ہو گی جس کے دودھ سے اس لڑکی کو دودھ نہیں پلایا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! فحل (دودھ اترنے کا سبب) ایک تھا؟ میں نے عرض کی ہاں، وہ میرا پدری و مادری بھائی ہے، فرمایا! فحل واحد کے دودھ نے تمہارے باپ کو اس کا باپ اور تمہاری ماں کو اس کی ماں بنا دیا، (فحل وہ شخص کہ جس کی ہم بستری سے عورت کا دودھ اُترے)

8- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الْغُلَامِ يَرْضَعُ الرَّضْعَةَ وَ الرَّضْعَتَيْنِ فَقَالَ لَا يُحَرِّمُ فَعَدَدْتُ عَلَيْهِ حَتَّى أَكْمَلْتُ عَشْرَ رَضَعَاتٍ فَقَالَ إِذَا كَانَتْ مُتَفَرِّقَةً [فَلَا] .

8۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اس نے حسن بن علی بن فضال سے اس نے عبداللہ بن سنان سے اس نے عمر بن یزید سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس لڑکے کے بارے میں کہ جسے ایک مرتبہ یا دو مرتبہ رضاعت کی گئی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! حرام نہ ہو گا اسے متعدد بار پلائے یہاں تک کہ دس مرتبہ پورا ہو جائے پھر فرمایا، اور اگر دس مرتبہ متفرق ہوں (یعنی پے در پے نہ ہوں) تو بھی حرام نہ ہو گا۔

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ كَبِيرٍ فَرُبَّمَا كَانَ الْفَرَحُ وَ الْحَزَنُ الَّذِي يَجْتَمِعُ فِيهِ الرِّجَالُ وَ النِّسَاءُ فَرُبَّمَا اسْتَحْيَتِ الْمَرْأَةُ أَنْ تَكْشِفَ رَأْسَهَا عِنْدَ الرَّجُلِ الَّذِي بَيْنَهَا وَ بَيْنَهُ الرَّضَاعُ وَ رُبَّمَا اسْتَخَفَّ الرَّجُلُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى ذَلِكَ فَمَا الَّذِي يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ فَقَالَ مَا أَنْبَتَ اللَّحْمَ وَ الدَّمَ فَقُلْتُ وَ مَا الَّذِي يُنْبِتُ اللَّحْمَ وَ الدَّمَ فَقَالَ كَانَ يُقَالُ عَشْرُ رَضَعَاتٍ قُلْتُ فَهَلْ يُحَرِّمُ عَشْرُ رَضَعَاتٍ فَقَالَ دَعْ ذَا وَ قَالَ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ فَهُوَ مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ .

9۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے معاویہ بن وھب سے اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی ہم بہت بڑا خاندان ہیں اور بسا اوقات خوشی یا غم ہوتا ہے تو اس میں مرد اور عورتیں جمع ہوتے ہیں اور کبھی کبھی عورت کو شرم آتی ہے کہ وہ اس مرد کے سامنے سر کھولے کہ جس کے ساتھ اس نے دودھ پیا اور کبھی کبھی مرد پر خوف ہوتا ہے کہ وہ اس کی طرف دیکھے تو کتنی رضاعت حرام کرتی ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! جس سے گوشت اور خون پیدا ہوں۔ میں نے عرض کی کتنی رضاعت گوشت اور خون کو پیدا کرتی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! دس مرتبہ میں نے عرض کی تو کیا دس مرتبہ دودھ پلانا حرام کرتا ہے؟ تو آپ علیہ اسلام نے فرمایا! اسے چھوڑو، اور فرمایا جو نسب سے حرام ہوتا ہے پس وہ رضاعت سے حرام ہوتا ہے۔

10- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ إِلَّا مَا شَدَّ الْعَظْمَ وَ أَنْبَتَ اللَّحْمَ وَ أَمَّا الرَّضْعَةُ وَ الرَّضْعَتَانِ وَ الثَّلَاثُ حَتَّى يَبْلُغَ عَشْراً إِذَا كُنَّ مُتَفَرِّقَاتٍ فَلَا بَأْسَ .

10۔ علی بن ابراہیم نے ہارون بن مسلم سے، اس نے مسعدۃ بن صدقہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "رضاعت سے حرام نہیں ہوتا مگر وہ کہ جس سے ہڈیاں مضبوط اور گوشت اُگے اور ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا تین مرتبہ کی رضاعت بھی یہاں تک کہ دس مرتبہ تک پہنچ جائے اور جب دس مرتبہ جدا جدا ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

باب صِفَةِ لَبَنِ الْفَحْلِ (فحل کے دودھ کی تعریف)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ لَبَنِ الْفَحْلِ قَالَ هُوَ مَا أَرْضَعَتِ امْرَأَتُكَ مِنْ لَبَنِكَ وَ لَبَنِ وَلَدِكَ وَلَدَ امْرَأَةٍ أُخْرَى فَهُوَ حَرَامٌ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے فحل کے دودھ کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا" وہ کہ جو تمہاری بیوی تمہارے اور تمہاری اولاد کے دودھ میں سے کسی اور عورت کی اولاد کو پلائے وہ حرام ہے"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ كَانَ لَهُ امْرَأَتَانِ فَوَلَدَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُلَاماً فَانْطَلَقَتْ إِحْدَى امْرَأَتَيْهِ فَأَرْضَعَتْ جَارِيَةً مِنْ عُرْضِ النَّاسِ أَ يَنْبَغِي لِابْنِهِ أَنْ يَتَزَوَّجَ بِهَذِهِ الْجَارِيَةِ قَالَ لَا لِأَنَّهَا أُرْضِعَتْ بِلَبَنِ الشَّيْخِ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کی دو بیویاں تھیں ان میں سے ہر ایک کو لڑکا پیدا ہوا اور اس کی ایک بیوی نے جا کر لوگوں کی بچی کو دودھ پلایا کیا اس کے بیٹے کیلئے جائز ہے کہ وہ اس لڑکی سے شادی کرے؟ فرمایا"نہیں" کیونکہ اس نے اس شیخ کے دودھ سے دودھ پلایا"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ لَبَنِ الْفَحْلِ قَالَ مَا أَرْضَعَتِ امْرَأَتُكَ مِنْ لَبَنِ وَلَدِكَ وَلَدَ امْرَأَةٍ أُخْرَى فَهُوَ حَرَامٌ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا فحل کے دودھ کے بارے میں؟ فرمایا" جو تمہاری بیوی تمہاری اولاد کے دودھ میں سے دوسری عورت کی اولاد کو پلائے تو وہ حرام ہے"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) عَنِ امْرَأَةٍ أَرْضَعَتْ جَارِيَةً وَ لِزَوْجِهَا ابْنٌ مِنْ غَيْرِهَا أَ يَحِلُّ لِلْغُلَامِ ابْنِ زَوْجِهَا أَنْ يَتَزَوَّجَ الْجَارِيَةَ الَّتِي أَرْضَعَتْ فَقَالَ اللَّبَنُ لِلْفَحْلِ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور علی بن ابراہیم سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا اس عورت کے بارے میں کہ جس نے ایک لڑکی کو دودھ پلایا اور اس کے شوہر کا اس کے علاوہ بیوی میں سے

ایک لڑکا ہے کیا اس کے شوہر کے لڑکے کیلئے حلال ہے کہ وہ اس لڑکی سے شادی کرے کہ جسے اس نے دودھ پلایا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" دودھ فحل کا ہے" (یعنی حرام ہے)

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَوَلَدَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَاتَتِ الْمَرْأَةُ فَتَزَوَّجَ أُخْرَى فَوَلَدَتْ مِنْهُ وَلَداً ثُمَّ إِنَّهَا أَرْضَعَتْ مِنْ لَبَنِهَا غُلَاماً أَ يَحِلُّ لِذَلِكَ الْغُلَامِ الَّذِي أَرْضَعَتْهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ ابْنَةَ الْمَرْأَةِ الَّتِي كَانَتْ تَحْتَ الرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْأَةِ الْأَخِيرَةِ فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ يَتَزَوَّجَ ابْنَةَ فَحْلٍ قَدْ رَضَعَ مِنْ لَبَنِهِ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے جمیل بن صالح سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس آدمی کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے شادی کی اور اس میں سے ایک لڑکی پیدا ہوئی پھر وہ عورت مر گئی۔ پس اس شخص نے دوسری شادی کی تو اس سے ایک بچہ پیدا ہوا۔ پھر اس عورت نے اسی دودھ میں سے ایک لڑکے کو دودھ پلایا۔ کیا اس لڑکے کیلئے کہ جسے اس نے دودھ پلایا اس مرد کی اس بیٹی سے شادی کرنا حلال ہے کہ جو اس کی اس سے پہلی بیوی میں سے ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" مجھے پسند نہیں کہ وہ اس مرد کی بیٹی سے شادی کرے کہ جس کے دودھ سے اس نے پیا"

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أُمُّ وَلَدِ رَجُلٍ أَرْضَعَتْ صَبِيّاً وَ لَهُ ابْنَةٌ مِنْ غَيْرِهَا أَ يَحِلُّ لِذَلِكَ الصَّبِيِّ هَذِهِ الِابْنَةُ فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ تَتَزَوَّجَ ابْنَةَ رَجُلٍ قَدْ رَضَعْتَ مِنْ لَبَنِ وَلَدِهِ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک مرد کی ام ولد کنیز نے ایک بچے کو دودھ پلایا اور اس مرد کی اس کنیز کے علاوہ عورت سے ایک بیٹی ہے کیا اس بچے کیلئے یہ بیٹی حلال ہو گی؟ فرمایا۔ "مجھے پسند نہیں کہ وہ اس شخص کی بیٹی سے شادی کرے کہ جس کے باپ کے دودھ سے اس نے پیا ہے"

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدَةَ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ قَالَ الرِّضَا (**عليه السلام**) مَا يَقُولُ أَصْحَابُكَ فِي الرَّضَاعِ قَالَ قُلْتُ كَانُوا يَقُولُونَ اللَّبَنُ لِلْفَحْلِ حَتَّى جَاءَتْهُمُ الرِّوَايَةُ عَنْكَ أَنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ فَرَجَعُوا إِلَى قَوْلِكَ قَالَ فَقَالَ وَ ذَلِكَ لِأَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ سَأَلَنِي عَنْهَا الْبَارِحَةَ فَقَالَ لِي اشْرَحْ لِيَ اللَّبَنُ لِلْفَحْلِ وَ أَنَا أَكْرَهُ الْكَلَامَ فَقَالَ لِي كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْأَلَكَ عَنْهَا مَا قُلْتَ فِي رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ أُمَّهَاتُ أَوْلَادٍ شَتَّى فَأَرْضَعَتْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ بِلَبَنِهَا غُلَاماً غَرِيباً أَ لَيْسَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ وُلْدِ ذَلِكَ الرَّجُلِ مِنْ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ الشَّتَّى مُحَرَّماً عَلَى ذَلِكَ الْغُلَامِ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ (**عليه السلام**) فَمَا بَالُ الرَّضَاعِ يُحَرِّمُ مِنْ قِبَلِ الْفَحْلِ وَ لَا يُحَرِّمُ مِنْ قِبَلِ الْأُمَّهَاتِ وَ إِنَّمَا الرَّضَاعُ مِنَ قِبَلِ الْأُمَّهَاتِ وَ إِنْ كَانَ لَبَنُ الْفَحْلِ أَيْضاً يُحَرِّمُ .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور محمد بن یحییٰ سے، اس نے احمد بن احمد سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے محمد بن عبیدہ ہمدانی سے روایت کی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا" تمہارے اصحاب رضاعت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ میں نے عرض کی" وہ کہتے تھے دودھ فحل کا ہے۔ یہاں تک کہ ان کو آپ علیہ السلام کی طرف سے روایت پہنچی ہے کہ رضاعت سے وہ وہ حرام ہوتا ہے کہ جو جو نسب سے حرام ہوتا ہے۔ پس وہ لوگ آپؑ کے اس قول کی طرف پلٹے۔" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ وہ اس لیے کہ مامون نے گزشتہ رات مجھؑ سے اس کے بارے میں سوال کیا اور مجھے کہا۔ میرے لیے فحل کے دودھ کی وضاحت فرمائیں۔ اور میںؑ نے کلام کرنا ناپسند کیا تو اس نے مجھؑ سے کہا جیسے آپؑ کی مرضی میں آپؑ سے سوال کرتا رہوں گا کہ آپ علیہ السلام اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں کہ جس کی اولاد کی مائیں مختلف ہیں۔ پس ان میں سے ایک نے اپنا دودھ ایک پردیسی بچے کو پلایا کیا ایسا نہیں ہے کہ اس شخص کی مختلف ماؤں سے ساری اولاد اس لڑکے پر حرام ہیں؟ میںؑ نے کہا" ایسا ہی ہے" تو راوی نے کہا کہ۔ ابو الحسن علیہ السلام نے فرمایا! کیا

وجہ ہے کہ فحل کی طرف سے رضاعت حرام کر رہی ہے جب کہ ماں کی طرف سے حرام نہیں کرتی ہے جب کہ رضاعت فقط ماں کی طرف سے ہوتی ہے اگرچہ فحل کا دودھ بھی حرام کرتا ہے۔

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ قَالَ سَأَلَ عِيسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ عِيسَى أَبَا جَعْفَرٍ الثَّانِيَ (**عليه السلام**) أَنَّ امْرَأَةً أَرْضَعَتْ لِي صَبِيّاً فَهَلْ يَحِلُّ لِي أَنْ أَتَزَوَّجَ ابْنَةَ زَوْجِهَا فَقَالَ لِي مَا أَجْوَدَ مَا سَأَلْتَ مِنْ هَاهُنَا يُؤْتَى أَنْ يَقُولَ النَّاسُ حَرُمَتْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ مِنْ قِبَلِ لَبَنِ الْفَحْلِ هَذَا هُوَ لَبَنُ الْفَحْلِ لَا غَيْرُهُ فَقُلْتُ لَهُ [إِنَّ] الْجَارِيَةَ لَيْسَتِ ابْنَةَ الْمَرْأَةِ الَّتِي أَرْضَعَتْ لِي هِيَ ابْنَةُ غَيْرِهَا فَقَالَ لَوْ كُنَّ عَشْراً مُتَفَرِّقَاتٍ مَا حَلَّ لَكَ مِنْهُنَّ شَيْءٌ وَ كُنَّ فِي مَوْضِعِ بَنَاتِكَ .

8۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن مہزیار سے روایت کی ہے کہ عیسیٰ بن جعفر ابن عیسیٰ نے ابو جعفر ثانی علیہ السلام سے سوال کیا اس عورت کے بارے میں کہ جس نے میرے بچے کو دودھ پلایا۔ کیا میرے لیے حلال ہے کہ میں اس کے شوہر کی بیٹی سے شادی کروں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کتنا بہترین سوال ہے کہ جو تو نے کیا ہے اس سے لوگ کہتے ہیں کہ ان پر ان کی بیوی حرام ہو گئی۔ فحل کے دودھ کے سبب اور یہی تو فحل کا دودھ ہے "میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ وہ لڑکی اس عورت کی بیٹی نہیں ہے جس نے میری اولاد کو رضاعت کی۔ بلکہ اس کے علاوہ دوسری عورت کی ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "اگرچہ دس بار کی متفرق رضاعت ہو تب بھی اس میں سے کوئی چیز تم پر حلال نہ ہو گی اور وہ تمہاری بیٹیوں کی جگہ ہوں گی۔

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ هُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْماءِ بَشَراً فَجَعَلَهُ نَسَباً وَ صِهْراً فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ آدَمَ مِنَ الْمَاءِ الْعَذْبِ وَ خَلَقَ زَوْجَتَهُ مِنْ سِنْخِهِ فَبَرَأَهَا مِنْ أَسْفَلِ أَضْلَاعِهِ فَجَرَى بِذَلِكَ الضِّلْعِ سَبَبٌ وَ نَسَبٌ ثُمَّ زَوَّجَهَا إِيَّاهُ فَجَرَى بِسَبَبِ ذَلِكَ بَيْنَهُمَا صِهْرٌ وَ ذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ نَسَباً وَ صِهْراً فَالنَّسَبُ يَا أَخَا بَنِي عِجْلٍ مَا كَانَ بِسَبَبِ الرِّجَالِ وَ الصِّهْرُ مَا كَانَ بِسَبَبِ النِّسَاءِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَ رَأَيْتَ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ فَسِّرْ لِي ذَلِكَ فَقَالَ كُلُّ امْرَأَةٍ أَرْضَعَتْ مِنْ لَبَنِ فَحْلِهَا وَلَدَ امْرَأَةٍ أُخْرَى مِنْ جَارِيَةٍ أَوْ غُلَامٍ فَذَلِكَ الرَّضَاعُ الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَ كُلُّ امْرَأَةٍ أَرْضَعَتْ مِنْ لَبَنِ فَحْلَيْنِ كَانَا لَهَا وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ مِنْ جَارِيَةٍ أَوْ غُلَامٍ فَإِنَّ ذَلِكَ رَضَاعٌ لَيْسَ بِالرَّضَاعِ الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ وَ إِنَّمَا هُوَ مِنْ نَسَبِ نَاحِيَةِ الصِّهْرِ رَضَاعٌ وَ لَا يُحَرِّمُ شَيْئاً وَ لَيْسَ هُوَ سَبَبَ رَضَاعٍ مِنْ نَاحِيَةِ لَبَنِ الْفُحُولَةِ فَيُحَرِّمَ .

9۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد اور علی بن ابراہیم سے، سب نے اس کے باپ سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ہشام بن سالم سے، اس نے برید عجلی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اللہ عزّوجلّ کے قول " وَ هُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْماءِ بَشَراً فَجَعَلَهُ نَسَباً وَ صِهْراً ۔ (فرقان 54) کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ عزّوجلّ نے آدم علیہ السلام کو میٹھے پانی سے خلق فرمایا اور اس کی بیوی کو اس کی پسلی سے۔ پس ان کی بیوی کو ان کی نچلی پسلی سے پیدا کیا اور اس پسلی میں سبب و نسب کو جاری کیا۔ پھر اس کی حضرت آدم علیہ السلام سے تزویج فرمائی۔ پس اس سبب سے ان کے درمیان صہر (سسرال رشتہ) قائم ہوا۔ اور یہ اللہ عزّوجلّ کا قول " نَسَباً وَ صِهْراً " ہے۔ اے بنی عجل کے بھائی! نسب وہ ہے کہ جو مردوں کے سبب ہو اور صہر (سسرال رشتہ) وہ ہے جو عورتوں کے سبب ہو۔" راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ کیا آپ علیہ السلام نے قول رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رضاع کے ذریعے وہ چیز حرام ہوتی ہے جو نسب کے ذریعے ہوتی ہے" ملاحظہ فرمایا ہے۔ آپ علیہ السلام مجھے اس کی تفسیر فرمادیں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ "ہر عورت جو اپنے شوہر کے دودھ سے کسی دوسری عورت کے بچے یا بچی کو پلاتی ہے تو یہ رضاعت ایسی ہے کہ جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اور ہر وہ عورت کہ جو اپنے یکے بعد دیگرے دو شوہروں کے دودھ میں سے کسی لڑکی یا لڑکے کو

دودھ پلائے تو یہ دودھ پلانا وہ رضاعت نہیں ہے کہ جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"رضاعت سے حرام ہو جاتا ہے وہ جو نسب سے حرام ہوتا ہے" اور بے شک وہ نسب میں سے صہر (سسرالی رشتہ) کی طرف سے رضاع ہے اور کسی چیز کو حرام نہیں کرتا۔ وہ شوہر کے دودھ کی طرف سے سبب رضاعت نہیں ہے کہ کسی چیز کو حرام کر دے۔"

10- ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمَّارٍ السَّابَاطِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنْ غُلَامٍ رَضَعَ مِنِ امْرَأَةٍ أَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ أُخْتَهَا لِأَبِيهَا مِنَ الرَّضَاعِ قَالَ فَقَالَ لَا فَقَدْ رَضَعَا جَمِيعاً مِنْ لَبَنِ فَحْلٍ وَاحِدٍ مِنِ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ قَالَ فَيَتَزَوَّجُ أُخْتَهَا لِأُمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِنَّ أُخْتَهَا الَّتِي لَمْ تُرْضِعْهُ كَانَ فَحْلُهَا غَيْرَ فَحْلِ الَّتِي أَرْضَعَتِ الْغُلَامَ فَاخْتَلَفَ الْفَحْلَانِ فَلَا بَأْسَ .

10۔ ابن محبوب نے ہشام بن سالم سے، اس نے عمار ساباطی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا ایک لڑکے کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت کا دودھ پیا۔ کیا اس کیلئے حلال ہے کہ وہ اس عورت کی باپ کی طرف سے رضاعی بہن سے شادی کرے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"نہیں کیونکہ ساری رضاعت ایک ہی شوہر کے دودھ میں سے ایک ہی عورت سے ہے۔" اس نے عرض کی۔ کیا اس عورت کی ماں کی طرف سے رضاعی بہن سے شادی کر سکتا ہے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ اس کی وہ بہن کہ جس نے اس لڑکے کو دودھ نہیں پلایا۔ اس کا اور اس عورت کا فحل ماں کا شوہر ایک نہیں ہے۔ دو مختلف (شوہر) ہیں۔ کوئی قباحت نہیں"

11- ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَرْضِعُ مِنِ امْرَأَةٍ وَ هُوَ غُلَامٌ أَ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ أُخْتَهَا لِأُمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ إِنْ كَانَتِ الْمَرْأَتَانِ رَضَعَتَا مِنِ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ لَبَنِ فَحْلٍ وَاحِدٍ فَلَا يَحِلُّ فَإِنْ كَانَتِ الْمَرْأَتَانِ رَضَعَتَا مِنِ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ لَبَنِ فَحْلَيْنِ فَلَا بَأْسَ بِذَلِكَ .

11۔ ابن محبوب نے ابو ایوب خزاز سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت کا دودھ لڑکپن کی حالت میں پیا کیا اس کیلئے جائز ہے کہ وہ اس عورت کی ماں کی طرف سے رضاعی بہن سے شادی کرے؟ تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ اگر دونوں عورتوں نے ایک عورت سے ایک ہی شوہر کا دودھ پیا ہے تو حلال نہیں ہے لیکن اگر دونوں عورتوں نے ایک عورت سے دو مختلف شوہروں کا دودھ پیا ہے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔"

باب أَنَّهُ لَا رَضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ

(دودھ چھڑانے کے زمانے کے بعد رضاعت نہیں ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا رَضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا"دودھ چھڑانے کے زمانے کے بعد رضاعت نہیں ہوتی"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ الرَّضَاعُ قَبْلَ الْحَوْلَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُفْطَمَ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے فضل بن عبد الملک سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "رضاعت دو سال پورے ہونے سے پہلے دودھ چھڑانے سے قبل ہوتی ہے۔"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ لَا رَضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ مَا الْفِطَامُ قَالَ الْحَوْلَانِ اللَّذَانِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے حماد بن عثمان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ " فطام کے بعد رضاعت نہیں ہوتی" میں نے عرض کیا۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! فطام کیا ہوتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ وہ دو سال کہ جن کے بارے میں اللہ عزّوجلّ نے فرمایا ہے"(2:233)

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ امْرَأَةٍ حَلَبَتْ مِنْ لَبَنِهَا فَأَسْقَتْ زَوْجَهَا لِتَحْرُمَ عَلَيْهِ قَالَ أَمْسَكَهَا وَ أَوْجَعَ ظَهْرَهَا .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ہمارے بہت سے اصحاب سے، ان سب نے سہل بن زیاد سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے محمد بن قیس سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس عورت کے بارے میں کہ جس نے اپنا دودھ دوھیا اور اپنے شوہر کو پلایا۔ یقیناًوہ عورت اس مرد پر حرام ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اسے اپنے پاس ہی رکھے اور اس کو سرزنش کرے' (یعنی حرام نہیں ہے)

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لَا رَضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ وَ لَا وِصَالَ فِي صِيَامٍ وَ لَا يُتْمَ بَعْدَ احْتِلَامٍ وَ لَا صَمْتَ يَوْمٍ إِلَى اللَّيْلِ وَ لَا تَعَرُّبَ بَعْدَ الْهِجْرَةِ وَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ وَ لَا عِتْقَ قَبْلَ مِلْكٍ وَ لَا يَمِينَ لِلْوَلَدِ مَعَ وَالِدِهِ وَ لَا لِلْمَمْلُوكِ مَعَ مَوْلَاهُ وَ لَا لِلْمَرْأَةِ مَعَ زَوْجِهَا وَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَ لَا يَمِينَ فِي قَطِيعَةٍ فَمَعْنَى قَوْلِهِ لَا رَضَاعَ بَعْدَ فِطَامٍ أَنَّ الْوَلَدَ إِذَا شَرِبَ مِنْ لَبَنِ الْمَرْأَةِ بَعْدَ مَا تَفْطِمُهُ لَا يُحَرِّمُ ذَلِكَ الرَّضَاعُ التَّنَاكُحَ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے منصور بن یونس سے، اس نے منصور بن حازم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ دودھ چھڑانے کے زمانے کے بعد رضاعت نہیں ہوتی۔ روزوں میں ملاپ نہیں ہوتا۔ احتلام کے بعد کمال نہیں ہوتا۔ دن سے رات تک خاموشی نہیں ہوتی۔ ہجرت کے بعد بد اخلاقی کی طرف پلٹنا نہیں ہے۔ فتح کے بعد کوئی ہجرت نہیں ہے۔ نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہے، ملکیت سے پہلے آزاد کرنا نہیں، اس کے والد کے ساتھ اولاد کیلئے قسم نہیں اور نہ ہی اس کے سردار کے ساتھ غلام کی اور نہ ہی شوہر کے ساتھ اس کی بیوی کی۔ گناہ کی منت نہیں۔ قطع رحمی میں قسم نہیں، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول "دودھ چھڑانے کے زمانے کے بعد رضاعت نہیں" کا معنی یہ ہے کہ بچہ اگر اس کے دودھ چھڑائے جانے کے بعد کسی عورت کا دودھ پیئے تو اس کا یہ دودھ پینا آپس میں نکاح کرنے کو حرام قرار نہیں دیتا ہے۔"

باب نَوَادِرَ فِي الرَّضَاعِ (رضاعت میں نوادر)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْمَاضِي (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَوَجَدْتُ امْرَأَةً قَدْ أَرْضَعَتْ أُخْتَهَا قَالَ فَقَالَ كَمْ قَالَ قُلْتُ شَيْئاً يَسِيراً قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن ابی عمیر سے، اس نے عبداللہ بن مغیرہ سے، اس نے ابوالحسن علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں نے ایک عورت سے شادی کی تو میں نے پایا کہ اس عورت نے مجھے اور اس کی بہن نے دودھ پلایا تھا۔" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"کتنا" ، میں نے عرض کی۔ "تھوڑاسا" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اللہ عزّوجلّ تمہیں برکت دے تمہارے لیے ہے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ أُخْتَ أَخِيهِ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ أَتَزَوَّجَ أُخْتَ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ایک سے زائد سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنے بھائی کی رضاعی بہن سے شادی کی فرمایا"مجھے پسند نہیں ہے کہ میں اپنے بھائی کی رضاعی بہن سے شادی کروں"

3- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ أَرْضَعَتْ أُمِّي جَارِيَةً بِلَبَنِي قَالَ هِيَ أُخْتُكَ مِنَ الرَّضَاعِ قَالَ فَقُلْتُ فَتَحِلُّ لِأَخِي مِنْ أُمِّي لَمْ تُرْضِعْهَا بِلَبَنِهِ يَعْنِي لَيْسَ بِهَذَا الْبَطْنِ وَ لَكِنْ بِبَطْنٍ آخَرَ قَالَ وَ الْفَحْلُ وَاحِدٌ قُلْتُ نَعَمْ هِيَ أُخْتِي لِأَبِي وَ أُمِّي قَالَ اللَّبَنُ لِلْفَحْلِ صَارَ أَبُوكَ أَبَاهَا وَ أُمُّكَ أُمَّهَا .

3۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے، اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے عبد صالح علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپؑ علیہ اسلام سے عرض کی"میری ماں نے میری باری کے دودھ سے ایک لڑکی کو دودھ پلایا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"وہ تمہاری رضاعی بہن ہے" میں نے عرض کی۔ کیا وہ لڑکی میرے اس مادری بھائی کیلئے کہ جس کی باری سے میری ماں نے اس لڑکی کو دودھ نہیں پلایا یعنی جو اس بطن سے نہیں بلکہ دوسرے بطن سے ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"کیا شوہر ایک ہے؟" تو میں نے عرض کی۔" جی ہاں وہ میرا پدری ومادری بھائی ہے" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "ایک شوہر کے دودھ نے تمہارے باپ کو اس لڑکی کا باپ اور تمہاری ماں کو اس لڑکی کی ماں بنادیا ہے"

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ جَارِيَةً رَضِيعاً فَأَرْضَعَتْهَا امْرَأَتُهُ فَسَدَ نِكَاحُهُ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ امْرَأَةِ رَجُلٍ أَرْضَعَتْ جَارِيَةً أَ تَصْلُحُ لِوَلَدِهِ مِنْ غَيْرِهَا قَالَ لَا قُلْتُ فَنُزِّلَتْ بِمَنْزِلَةِ الْأُخْتِ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ نَعَمْ مِنْ قِبَلِ الْأَبِ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا" اگر آدمی کسی دودھ پیتی بچی سے تزویج کرے اور اس کی بیوی اس بچی کو دودھ پلادے تو نکاح فاسد ہو جائے گا؟ راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کی بیوی کے بارے میں کہ جس نے ایک لڑکی کو دودھ پلایا کیا وہ لڑکی اس شخص کی اس عورت کے علاوہ اولاد کیلئے درست ہے؟ فرمایا۔"نہیں" میں نے عرض کی۔ کیا وہ رضاعی بہن جیسی ہو گی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"ہاں باپ کی طرف سے"

5- عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ امْرَأَتِي حَلَبَتْ مِنْ لَبَنِهَا فِي مَكُّوكٍ فَأَسْقَتْهُ جَارِيَتِي فَقَالَ أَوْجِعِ امْرَأَتَكَ وَ عَلَيْكَ بِجَارِيَتِكَ وَ هُوَ هَكَذَا فِي قَضَاءِ عَلِيٍّ (**عليه السلام**) .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا" ایک شخص امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور اس نے عرض کی۔ اے امیر المومنین علیہ السلام میری بیوی نے اپنا دودھ ایک برتن میں دوھا اور اسے میری کنیز کو پلا دیا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا" اپنی عورت کی کمر توڑو۔ تمہاری کنیز تمہاری ہے" اور اسی طرح علی علیہ السلام کے فیصلے میں ہے"

6- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ جَارِيَةً صَغِيرَةً فَأَرْضَعَتْهَا امْرَأَتُهُ أَوْ أُمُّ وَلَدِهِ قَالَ تَحْرُمُ عَلَيْهِ .

6۔ علی نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے اور عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے چھوٹی بچی سے تزویج کی اور اس شخص کی بیوی یا ام ولد نے اس بچی کو دودھ پلا دیا۔ فرمایا" وہ مرد اس پر حرام ہے"

7- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ الرَّضَاعُ الَّذِي يُنْبِتُ اللَّحْمَ وَ الدَّمَ هُوَ الَّذِي يَرْضِعُ حَتَّى يَتَمَلَّى وَ يَتَضَلَّعَ وَ يَنْتَهِيَ نَفْسُهُ .

7۔ علی نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہمارے کچھ دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا" رضاعت وہ ہے کہ جو گوشت اور خون پیدا کرے اور وہ اتنا دودھ پیے کہ سیر ہو جائے اور بوجھل ہو جائے اور وہ خود بخود بس کر دے"

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْحَنَّاطِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنَّ ابْنِي وَ ابْنَةَ أَخِي فِي حَجْرِي وَ أَرَدْتُ أَنْ أُزَوِّجَهَا إِيَّاهُ فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِي إِنَّا قَدْ أَرْضَعْنَاهُمَا قَالَ فَقَالَ كَمْ قُلْتُ مَا أَدْرِي قَالَ فَأَدْرَانِي عَلَى أَنْ أُوَقِّتَ قَالَ فَقُلْتُ مَا أَدْرِي قَالَ فَقَالَ زَوِّجْهُ .

8۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے ابو یحییٰ حناط سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی" میرا بیٹا اور میرے بھائی کی بیٹی میری گود میں ہے اور میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں بھائی کی اس بیٹی کو اپنے بیٹے سے بیاہ دوں۔ تو میرے اہل خانہ میں سے کسی نے کہا" ہم نے ان دونوں کو دودھ پلایا ہے" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" کتنی مقدار میں؟" میں نے عرض کی۔" مجھے معلوم نہیں" آپ علیہ اسلام نے فرمایا۔" مجھے بتاؤ کہ کتنا وقت؟" میں نے عرض کی" مجھے نہیں معلوم" فرمایا۔ اس لڑکے کی تزویج کر دو"

9- عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ امْرَأَةٍ تَزْعُمُ أَنَّهَا أَرْضَعَتِ الْمَرْأَةَ وَ الْغُلَامَ ثُمَّ تُنْكِرُ قَالَ تُصَدَّقُ إِذَا أَنْكَرَتْ قُلْتُ فَإِنَّهَا قَالَتْ وَ ادَّعَتْ بَعْدُ بِأَنِّي قَدْ أَرْضَعْتُهُمَا قَالَ لَا تُصَدَّقُ وَ لَا تُنَعَّمُ .

9۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس عورت کے بارے میں کہ جس کا گمان ہے کہ اس نے ایک لڑکی اور لڑکے کو دودھ پلایا۔ پھر انکار کر دیتی ہے؟ آپ علیہ السلام نے

فرمایا"جب اس نے انکار کیا تو اس کی تصدیق کرو۔"میں نے عرض کی "اس نے کہا اور اس کے بعد دعویٰ کیا کہ اس نے ان دونوں کو دودھ پلایا" آپ علیہ السلام نے فرمایا"نہ اس کی تصدیق کرو اور نہ اسے ہاں کرو"

10- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا يَصْلُحُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ يَنْكِحَهَا عَمُّهَا وَ لَا خَالُهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ .

10۔ علی نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا"عورت کیلئے درست نہیں ہے کہ وہ اپنے رضاعی چچا یا ماموں سے نکاح کرے"

11- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ امْرَأَةٍ دَرَّ لَبَنُهَا مِنْ غَيْرِ وِلَادَةٍ فَأَرْضَعَتْ جَارِيَةً وَ غُلَاماً بِذَلِكَ اللَّبَنِ هَلْ يَحْرُمُ بِذَلِكَ اللَّبَنِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ قَالَ لَا .

11۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد سے، اس نے احمد بن حسن میثمی سے، اس نے یونس بن یعقوب سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس عورت کے بارے میں کہ جس کا دودھ بغیر زچگی (بچہ جننے) کے اتر آیا۔ پس اس دودھ سے اس عورت نے ایک لڑکی یا لڑکے کو رضاعت کی۔ کیا اس دودھ سے بھی وہ حرام ہو گا کہ جو رضاعت سے ہوتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"نہیں"

12- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ رَوَاهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قِيلَ لَهُ إِنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ بِجَارِيَةٍ صَغِيرَةٍ فَأَرْضَعَتْهَا امْرَأَتُهُ ثُمَّ أَرْضَعَتْهَا امْرَأَةٌ لَهُ أُخْرَى فَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ حَرُمَتْ عَلَيْهِ الْجَارِيَةُ وَ امْرَأَتَاهُ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) أَخْطَأَ ابْنُ شُبْرُمَةَ حَرُمَتْ عَلَيْهِ الْجَارِيَةُ وَ امْرَأَتُهُ الَّتِي أَرْضَعَتْهَا أَوَّلًا فَأَمَّا الْأَخِيرَةُ فَلَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ كَأَنَّهَا أَرْضَعَتِ ابْنَتَهَا .

12۔ علی بن محمد نے صالح بن ابی حماد سے، اس نے علی بن مہزیار سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کیا گیا۔"ایک مرد نے چھوٹی بچی سے تزویج کی پس اس مرد کی بیوی نے اس بچی کو دودھ پلایا یا پھر اس مرد کی دوسری بیوی نے بھی دودھ پلایا اور ابن شبرمہ نے کہا کہ اس مرد پر وہ لڑکی اور اس کی دونوں بیویاں حرام ہو گئیں؟ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا"ابن شبرمہ نے خطاء کی ہے اس مرد پر وہ لڑکی اور اس کی وہ بیوی کہ جس نے اس لڑکی کو سب سے پہلے دودھ پلایا حرام ہو گئیں البتہ دوسری بیوی اس پر حرام نہ ہو گی کیونکہ اس نے تو گویا اس کی بیٹی کی رضاعت کی۔"

13- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) انْهَوْا نِسَاءَكُمْ أَنْ يُرْضِعْنَ يَمِيناً وَ شِمَالًا فَإِنَّهُنَّ يَنْسَيْنَ .

13۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا"اپنی عورتوں کو منع کرو کہ وہ دائیں بائیں دودھ نہ پلاتی پھریں کیونکہ پھر وہ بھول جاتی ہیں"

14- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ أَوْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا رَضَعَ الْغُلَامُ مِنْ نِسَاءٍ شَتَّى فَكَانَ ذَلِكَ عِدَّةً أَوْ نَبَتَ لَحْمُهُ وَ دَمُهُ عَلَيْهِ حَرُمَ عَلَيْهِ بَنَاتُهُنَّ كُلُّهُنَّ .

14۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے علی بن الحسن بن رباط سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام یا ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب بچہ مختلف عورتوں سے دودھ پیئے اور ان سب میں تعداد پوری ہو جائے یا اس کا گوشت وخون پیدا ہو جائے تو اس پر ان سب عورتوں کی بیٹیاں حرام ہو جائیں گی"

15- عَنْهُ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سُئِلَ وَ أَنَا حَاضِرٌ عَنِ امْرَأَةٍ أَرْضَعَتْ غُلَاماً مَمْلُوكاً لَهَا مِنْ لَبَنِهَا حَتَّى فَطَمَتْهُ هَلْ لَهَا أَنْ تَبِيعَهُ قَالَ فَقَالَ لَا هُوَ ابْنُهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ حَرُمَ عَلَيْهَا بَيْعُهُ وَ أَكْلُ ثَمَنِهِ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَ لَيْسَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) قَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ .

15۔ اس نے ابن سنان سے، اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اور میں وہاں پر موجود تھا۔ اس عورت کے بارے میں کہ جس نے اپنے ایک مملوک لڑکے کو اپنا دودھ پلایا۔ یہاں تک کہ اس کو دودھ چھڑانے کے زمانے میں دودھ چھڑوایا۔ کیا اس عورت کیلئے جائز ہے کہ وہ اس کو بیچے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "نہیں۔ وہ اس کا رضاعی بیٹا ہے، اس عورت پر اس کا بیچنا اور اس کی قیمت کھانا حرام ہے" پھر فرمایا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں فرمایا "رضاعت سے وہ حرام ہوتا ہے جو نسب سے حرام ہوتا ہے"

16- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خِدَاشٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخَثْعَمِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى (**عليه السلام**) عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِي صَدُوقٍ زَعَمَتْ أَنَّهَا أَرْضَعَتْ جَارِيَةً لِي أُصَدِّقُهَا قَالَ لَا .

16۔ محمد بن یحییٰ نے سلمہ بن خطاب سے، اس نے عبداللہ بن خداش سے، اس نے صالح بن عبداللہ خثعمی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اپنی اس ام ولد کنیز کے بارے میں کہ جو سچی ہے اس کا گمان ہے کہ اس نے میری کنیز کو دودھ پلایا ہے کیا میں اسے سچ جانوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "نہیں"

17- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ (**عليه السلام**) امْرَأَةٌ أَرْضَعَتْ وَلَدَ الرَّجُلِ هَلْ يَحِلُّ لِذَلِكَ الرَّجُلِ أَنْ يَتَزَوَّجَ ابْنَةَ هَذِهِ الْمُرْضِعَةِ أَمْ لَا فَوَقَّعَ (**عليه السلام**) لَا لَا تَحِلُّ لَهُ .

17۔ محمد بن یحییٰ نے عبداللہ بن جعفر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو محمد علیہ السلام کی طرف لکھا "ایک عورت نے ایک آدمی کے بچے کو دودھ پلایا۔ کیا اس مرد کیلئے اس دودھ پلانے والی عورت کی بیٹی سے تزویج حلال ہے یا نہیں؟ تو آپ علیہ السلام نے جواباً تحریر فرمایا۔ "وہ اس مرد کیلئے حلال نہیں ہے"

باب فِي نَحْوِهِ (اسی طرح میں)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) ثَمَانِيَةٌ لَا تَحِلُّ مُنَاكَحَتُهُمْ أَمَتُكَ أُمُّهَا أَمَتُكَ أَوْ أُخْتُهَا أَمَتُكَ وَ أَمَتُكَ وَ هِيَ عَمَّتُكَ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَ أَمَتُكَ وَ هِيَ خَالَتُكَ مِنَ الرَّضَاعَةِ أَمَتُكَ وَ هِيَ أَرْضَعَتْكَ أَمَتُكَ وَ قَدْ وُطِئَتْ حَتَّى تَسْتَبْرِئَهَا بِحَيْضَةٍ أَمَتُكَ وَ هِيَ حُبْلَى مِنْ غَيْرِكَ أَمَتُكَ وَ هِيَ عَلَى سَوْمٍ أَمَتُكَ وَ لَهَا زَوْجٌ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے محمد بن الحسن بن شمون سے، اس نے عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے، اس نے مسمع بن عبدالملک سے، اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا"آٹھ عورتیں تمہارے نکاح کیلئے حلال نہیں (نکاح یعنی جماع)

۱) تمہاری وہ کنیز کہ جس کی ماں تمہاری کنیز ہے یا اس کی بہن تمہاری کنیز ہے۔

۲) تمہاری وہ کنیز جو تمہاری رضاعی پھوپھی ہے۔ ۳) تمہاری وہ کنیز کہ جو تمہاری رضاعی خالہ ہے۔

۴) تمہاری وہ کنیز کہ جس نے تمہیں دودھ پلایا۔

۵) تمہاری وہ کنیز کہ جس نے جماع کی یہاں تک کہ وہ ایک حیض سے استبراء کرے

۶) تمہاری وہ کنیز جو تمہارے غیر سے حاملہ ہوئی ہے۔

۷) تمہاری وہ کنیز جسے تم نے ابھی خریدا نہیں

۸) تمہاری وہ کنیز کہ جس کا شوہر ہو۔

باب نِكَاحِ الْقَابِلَةِ (دائیہ کا نکاح)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ خَلَّادٍ السِّنْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ [عَنْ جَابِرٍ] عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ قَابِلَتَهُ قَالَ لَا وَ لَا ابْنَتَهَا .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے خلاد سندی سے، اس نے عمرو بن شمر سے، اس نے جابر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ "ایک آدمی اپنی دائی سے شادی کرتا ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا"نہیں اور نہ اس کی بیٹی سے"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنِ الْقَابِلَةِ أَ يَحِلُّ لِلْمَوْلُودِ أَنْ يَنْكِحَهَا فَقَالَ لَا وَ لَا ابْنَتَهَا هِيَ بَعْضُ أُمَّهَاتِهِ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے، اس نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے ابو محمد انصاری سے، اس نے عمرو بن شمر سے، اس نے جابر بن یزید سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا۔ دائیہ کے بارے میں "کیا مولود کیلئے حلال ہے کہ وہ اس سے نکاح کرے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "نہیں اور نہ اس کی بیٹی سے، کیونکہ وہ اس کی ماؤں میں سے ہے"

وَ فِي رِوَايَةِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ إِنْ قَبِلَتْ وَ مَرَّتْ فَالْقَوَابِلُ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ وَ إِنْ قَبِلَتْ وَ رَبَّتْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ .

اور معاویہ بن عمار کی روایت میں ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ دائیہ بنی اور گزر گئی تو دائیہ عورتیں اس سے زیادہ ہوتی ہیں اور اگر وہ دائیہ بنی اور اس نے تربیت بھی کی تو وہ اس بچے پر حرام ہو گی۔

3- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ عِيسَى بَيَّاعِ السَّابِرِيِّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا اسْتَقْبَلَ الصَّبِيُّ الْقَابِلَةَ بِوَجْهِهِ حَرُمَتْ عَلَيْهِ وَ حَرُمَ عَلَيْهِ وَلَدُهَا .

3۔ حمید بن زیاد نے عبد اللہ بن احمد سے اس نے علی بن الحسن سے اس نے محمد بن زیاد بن عیسی بیاع سابری سے اس نے ابان بن عثمان سے اس نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جب بچے نے اپنے چہرے سے دائیہ کا استقبال کیا تو دائیہ اس پر حرام ہو گئی اور اس پر اس دائیہ کی اولاد بھی حرام ہو گئی۔

أَبْوَابُ الْمُتْعَةِ (ابواب المتعہ)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ نَزَلَتْ فِي الْقُرْآنِ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَ لا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيما تَرَاضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ.

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور علی بن ابراہیم سے سب نے اس کے باپ سے اس نے ابی نجران سے اس نے عاصم بن حمید سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا متعہ کے بارے میں۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا قرآن میں نازل ہوئی ہے اور جن سے تم متعہ کرو تو ان کو انکا اجر طے شدہ دو اور طے ہونے کے بعد اگر تم آپس میں کسی چیز پر راضی ہو جاؤ تو تم پر گناہ نہیں (نساء29)

2- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) يَقُولُ كَانَ عَلِيٌّ (**عليه السلام**) يَقُولُ لَوْ لَا مَا سَبَقَنِي بِهِ بَنِي الْخَطَّابِ مَا زَنَى إِلَّا شَقِيٌّ .

2 ۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے اس نے صفوان بن یحییٰ سے اس نے ابن مسکان سے اس نے عبد اللہ بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام کو فرماتے سنا علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے اگر میری خلافت کے زمانے سے پہلے عمر بن خطاب نے متعہ کے بارے میں منع نہ کیا ہوتا تو کوئی بد بخت ہی زنا کرتا۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّمَا نَزَلَتْ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً .

3 ۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ذکر کرنے والے سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا بیشک آیت مجید اور جن عورتوں سے تم مدت معلومہ کے لیے متعہ کرو تو ان کا طے شدہ اجر ادا کرو نازل ہوئی۔

4- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيُّ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فَقَالَ لَهُ مَا تَقُولُ فِي مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَقَالَ أَحَلَّهَا اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَهِيَ حَلَالٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَقَالَ يَا أَبَا جَعْفَرٍ مِثْلُكَ يَقُولُ هَذَا وَ قَدْ حَرَّمَهَا عُمَرُ وَ نَهَى عَنْهَا فَقَالَ وَ إِنْ كَانَ فَعَلَ قَالَ إِنِّي أُعِيذُكَ بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ أَنْ تُحِلَّ شَيْئاً حَرَّمَهُ عُمَرُ قَالَ فَقَالَ لَهُ فَأَنْتَ عَلَى قَوْلِ صَاحِبِكَ وَ أَنَا عَلَى قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَهَلُمَّ أُلَاعِنْكَ أَنَّ الْقَوْلَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَ أَنَّ الْبَاطِلَ مَا قَالَ صَاحِبُكَ قَالَ فَأَقْبَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَيْرٍ فَقَالَ يَسُرُّكَ أَنَّ نِسَاءَكَ وَ بَنَاتِكَ وَ أَخَوَاتِكَ وَ بَنَاتِ عَمِّكَ يَفْعَلْنَ قَالَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) حِينَ ذَكَرَ نِسَاءَهُ وَ بَنَاتِ عَمِّهِ .

4 ۔ علی نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے عمر بن اذینہ سے اس نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمیر لیثی ابو جعفر علیہ السلام کے پاس آیا اور اس نے آپ علیہ السلام سے کہا آپؑ عورتوں کے متعہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزّوجلّ نے اسے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر بھی۔ پس متعہ قیامت تک کے لیے حلال ہے۔ اس نے کہا اے ابو جعفر (علیہ السلام) آپ علیہ السلام جیسے کہتے ہیں درحالانکہ عمر نے اسے حرام قرار دیا اور اس سے منع کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اگرچہ اس نے بھی کیا تب اس نے کہا میں تمؑ سے اللہ عزّوجلّ کی پناہ مانگتا ہوں اس بارے میں کہ تمؑ اس چیز کو حلال کرو کہ جسے عمر نے حرام کیا۔ تو آپ علیہ السلام نے اس گستاخ سے فرمایا تو اپنے صاحب کے قول پر ہے اور میںؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول پر ہوں پس آؤ۔ میںؑ تم پر لعن کرتا ہوں کہ حق قول وہ ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور جو تمہارے صاحب نے کہا وہ باطل ہے۔ راوی کہتا ہے کہ عبد اللہ بن عمیر نے کہا:۔ تمہیں خوشی دیتا ہے کہ تمہاری عورتیں، تمہاری بیٹیاں، تمہاری بہنیں اور تمہارے چچا کی بیٹیاں کریں تو راوی کہتا ہے کہ جب اس ملعون نے آپ علیہ السلام کی عورتوں اور چچا کی بیٹیوں کا ذکر کیا تو ابو جعفر علیہ السلام نے اس سے منہ موڑ لیا۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ الْمُتْعَةُ نَزَلَ بِهَا الْقُرْآنُ وَ جَرَتْ بِهَا السُّنَّةُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) .

5 ۔ محمد بن یحییٰ نے عبد اللہ بن محمد سے اس نے علی بن حکم سے اس نے ابان بن عثمان سے اس نے ابو مریم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا متعہ کے بارے میں قرآن نازل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی سنت جاری ہوئی۔

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَنِيفَةَ يَسْأَلُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ أَيَّ الْمُتْعَتَيْنِ تَسْأَلُ قَالَ سَأَلْتُكَ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَأَنْبِئْنِي عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ أَ حَقٌّ هِيَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَ مَا قَرَأْتَ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَ اللَّهِ فَكَأَنَّهَا آيَةٌ لَمْ أَقْرَأْهَا قَطُّ .

6 ۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے علی بن الحسن بن رباط سے اس نے حریز سے اس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے ابو حنیفہ سے سنا کہ اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے متعہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا تو دو میں سے کس متعہ کے بارے میں سوال کر رہا ہے؟ اس نے کہا میں نے آپ علیہ السلام سے حج کے متعہ کے بارے میں سوال کیا پس مجھے خبر دیجئے عورتوں کے متعہ کے بارے میں بھی کیا وہ زیادہ حقدار ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ سبحان اللہ! کیا تو نے اللہ عزّوجلّ کی کتاب نہیں پڑھی اور جن سے تم متعہ کرو تو ان عورتوں کو انکا مقرر اجر ادا کرو (نساء29) تو ابو حنیفہ نے کہا اللہ عزّوجلّ کی قسم! یہ ایسی آیت ہے جسے میں نے ہرگز ہرگز نہیں پڑھا۔

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيٍّ السَّابِرِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي كُنْتُ أَتَزَوَّجُ الْمُتْعَةَ فَكَرِهْتُهَا وَ تَشَأَّمْتُ بِهَا فَأَعْطَيْتُ اللَّهَ عَهْداً بَيْنَ الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ وَ جَعَلْتُ عَلَيَّ فِي ذَلِكَ نَذْراً وَ صِيَاماً أَلَّا أَتَزَوَّجَهَا ثُمَّ إِنَّ ذَلِكَ شَقَّ عَلَيَّ وَ نَدِمْتُ عَلَى يَمِينِي وَ لَمْ يَكُنْ بِيَدِي مِنَ الْقُوَّةِ مَا أَتَزَوَّجُ فِي الْعَلَانِيَةِ قَالَ فَقَالَ لِي عَاهَدْتَ اللَّهَ أَنْ لَا تُطِيعَهُ وَ اللَّهِ لَئِنْ لَمْ تُطِعْهُ لَتَعْصِيَنَّهُ .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن محبوب سے اس نے علی سابی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے عرض کی:۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! میں نے تزویج متعہ کی تو مجھے اس سے کراہت ہوئی اور اس کے ذریعے میں نے شگون بد لیا پس میں نے رکن و مقام کے درمیان اللہ عزّوجلّ کو عہد دیا ہے اور خود پر اس میں نذر اور روزہ قرار دیا پھر مجھ پر یہ سب شاق گزرا اور میں اپنی قسم پر نادم ہوا اور میرے ہاتھ میں اتنی

طاقت نہیں کہ میں اعلانیہ طور پر تزویج کروں۔ آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا تو نے اللہ عَزّوجَلَّ سے عہد کیا ہے کہ اسے نہ دے اللہ عَزّوجَلَّ کی قَسم اگر تو نے اسے نہ دیا تو تو نے اسکی معصیت کی۔

8- عَلِيٌّ رَفَعَهُ قَالَ سَأَلَ أَبُو حَنِيفَةَ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا جَعْفَرٍ مَا تَقُولُ فِي الْمُتْعَةِ أَ تَرْعُمُ أَنَّهَا حَلَالٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَأْمُرَ نِسَاءَكَ أَنْ يُسْتَمْتَعْنَ وَ يَكْتَسِبْنَ عَلَيْكَ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ لَيْسَ كُلُّ الصِّنَاعَاتِ يُرْغَبُ فِيهَا وَ إِنْ كَانَتْ حَلَالًا وَ لِلنَّاسِ أَقْدَارٌ وَ مَرَاتِبُ يَرْفَعُونَ أَقْدَارَهُمْ وَ لَكِنْ مَا تَقُولُ يَا أَبَا حَنِيفَةَ فِي النَّبِيذِ أَ تَرْعُمُ أَنَّهُ حَلَالٌ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُقْعِدَ نِسَاءَكَ فِي الْحَوَانِيتِ نَبَّاذَاتٍ فَيَكْتَسِبْنَ عَلَيْكَ فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَاحِدَةٌ بِوَاحِدَةٍ وَ سَهْمُكَ أَنْفَذُ ثُمَّ قَالَ لَهُ يَا أَبَا جَعْفَرٍ إِنَّ الْآيَةَ الَّتِي فِي سَأَلَ سَائِلٌ تَنْطِقُ بِتَحْرِيمِ الْمُتْعَةِ وَ الرِّوَايَةَ عَنِ النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) قَدْ جَاءَتْ بِنَسْخِهَا فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ يَا أَبَا حَنِيفَةَ إِنَّ سُورَةَ سَأَلَ سَائِلٌ مَكِّيَّةٌ وَ آيَةُ الْمُتْعَةِ مَدَنِيَّةٌ وَ رِوَايَتَكَ شَاذَّةٌ رَدِيَّةٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو حَنِيفَةَ وَ آيَةُ الْمِيرَاثِ أَيْضاً تَنْطِقُ بِنَسْخِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ ثَبَتَ النِّكَاحُ بِغَيْرِ مِيرَاثٍ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ مِنْ أَيْنَ قُلْتَ ذَاكَ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ لَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تُوُفِّيَ عَنْهَا مَا تَقُولُ فِيهَا قَالَ لَا تَرِثُ مِنْهُ قَالَ فَقَدْ ثَبَتَ النِّكَاحُ بِغَيْرِ مِيرَاثٍ ثُمَّ افْتَرَقَا .

8 ۔ علی نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ابو حنیفہ نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا:۔ اے ابو جعفر علیہ السلام ! تم متعہ کے بارے میں کیا کہتے ہو ! کیا تم گمان کرتے ہو کہ وہ حلال ہے ؟ آپ علیہ السلام نے کہا ہاں۔ اس نے کہا:۔ تو تمہیں کس چیز نے روکا ہے کہ تم اپنی عورتوں کو حکم دو کہ وہ متعہ کریں اور تمہارے لیے کمائیں تو اسے ابو جعفر علیہ السلام نے کہا ہر صنعت میں دلچسپی نہیں ہوتی اگرچہ وہ حلال ہو لوگوں کے اقدار ہوتے ہیں اور مراتب ہوتے ہیں اور وہ اپنی اقدار کو بلند کرتے ہیں لیکن اے ابو حنیفہ تم نبیذ کے بارے میں کیا کہتے ہو کیا تمہارا گمان ہے کہ وہ حلال ہے ؟ ابو حنیفہ نے کہا:۔ ہاں۔ آپ علیہ السلام نے کہا تو تمہیں کس چیز نے روکا ہے کہ تم اپنی عورتوں کو شراب کشید کرنے والی بھٹیوں میں بٹھا دو اور وہ تمہارے لیے کمائی کریں ابو حنفیہ نے کہا ایک سے ایک اور تمہارا حصہ جاری ہے پھر اس نے اس سے کہا:۔ اے ابو جعفرؑ! آیت مجید سال سائل متعہ کی حرمت بتائی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک روایت اسکے منسوخ ہونے کے بارے میں آئی ہے تو ابو جعفرؑ نے اس سے کہا اے ابو حنفیہ ! سورۃ سال سائل مکیہ ہے اور آیت متعہ مدنی ہے اور تمہاری روایت شاذ اور بے کار ہے تو ابو حنفیہ نے کہا آیت میراث بھی تو متعہ کی حرمت بتاتی ہے ابو جعفرؑ نے کہا نکاح تو بغیر میراث کے بھی درست ہے۔ ابو حنیفہ نے کہا تمؑ نے یہ کہاں سے کہا ابو جعفر علیہ السلام نے کہا اگر مسلمانوں میں سے کوئی مرد اہل کتاب عورت سے شادی کرے پھر وہ مرد مر جائے تو تم اس عورت کی میراث کے بارے میں کیا کیا کہتے ہو اس نے کہا وہ عورت اس مرد سے میراث نہ لے گی اس پر آپ علیہ السلام نے کہا پس تو نکاح بغیر میراث کے درست ہوا پھر وہ دونوں متفرق ہو گئے۔

باب أَنَّهُنَّ بِمَنْزِلَةِ الْإِمَاءِ وَ لَيْسَتْ مِنَ الْأَرْبَعِ

(متعہ والی عورتیں کنیزوں جیسی ہیں اور چار میں سے نہیں ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ كَمْ تَحِلُّ مِنَ الْمُتْعَةِ قَالَ فَقَالَ هُنَّ بِمَنْزِلَةِ الْإِمَاءِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عمر بن اذینہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ”متعہ سے کتنی عورتیں حلال ہیں“ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ”وہ کنیزوں کی مانند ہیں“

2- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) عَنِ الْمُتْعَةِ أَ هِيَ مِنَ الْأَرْبَعِ فَقَالَ لَا .

2۔ حسین بن محمد نے احمد بن اسحاق اشعری سے، اس نے بکر بن محمد الازدی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے متعہ کے بارے میں سوال کیا؟ کیا وہ چار میں سے ہوتی ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "نہیں"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ قُلْتُ مَا يَحِلُّ مِنَ الْمُتْعَةِ قَالَ كَمْ شِئْتَ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابن رئاب سے، اس نے زرارۃ بن اعین سے روایت کی ہے کہ میں نے عرض کی۔ متعہ سے کتنی حلال ہوتی ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "جتنی تم چاہو"

4- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الْمُتْعَةِ أَ هِيَ مِنَ الْأَرْبَعِ فَقَالَ لَا وَ لَا مِنَ السَّبْعِينَ .

4۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا متعہ کے بارے میں۔ کیا وہ چار میں سے ہوتی ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "نہیں۔ اور نہ ہی ستر میں سے"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فِي الْمُتْعَةِ قَالَ لَيْسَتْ مِنَ الْأَرْبَعِ لِأَنَّهَا لَا تُطَلَّقُ وَ لَا تَرِثُ وَ إِنَّمَا هِيَ مُسْتَأْجَرَةٌ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے حسین سعید اور محمد بن خالد برقی سے، اس نے قاسم بن عروہ سے، اس نے عبد الحمید سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے متعہ کے بارے میں فرمایا "چار میں سے نہیں" کیونکہ اس کو نہ طلاق دی جاتی ہے اور نہ میراث پاتی ہے وہ تو فقط اجرت لینے والی ہے۔"

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ الْقَ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ جُرَيْجٍ فَسَلْهُ عَنْهَا فَإِنَّ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْماً فَلَقِيتُهُ فَأَمْلَى عَلَيَّ مِنْهَا شَيْئاً كَثِيراً فِي اسْتِحْلَالِهَا فَكَانَ فِيمَا رَوَى لِيَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لَيْسَ فِيهَا وَقْتٌ وَ لَا عَدَدٌ إِنَّمَا هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْإِمَاءِ يَتَزَوَّجُ مِنْهُنَّ كَمْ شَاءَ وَ صَاحِبُ الْأَرْبَعِ نِسْوَةٍ يَتَزَوَّجُ مِنْهُنَّ مَا شَاءَ بِغَيْرِ وَلِيٍّ وَ لَا شُهُودٍ فَإِذَا انْقَضَى الْأَجَلُ بَانَتْ مِنْهُ بِغَيْرِ طَلَاقٍ وَ يُعْطِيهَا الشَّيْءَ الْيَسِيرَ وَ عِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ وَ إِنْ كَانَتْ لَا تَحِيضُ فَخَمْسَةٌ وَ أَرْبَعُونَ يَوْماً فَأَتَيْتُ بِالْكِتَابِ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ صَدَقَ وَ أَقَرَّ بِهِ قَالَ ابْنُ أُذَيْنَةَ وَ كَانَ زُرَارَةُ بْنُ أَعْيَنَ يَقُولُ هَذَا وَ يَحْلِفُ أَنَّهُ الْحَقُّ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنْ كَانَتْ تَحِيضُ فَحَيْضَةٌ وَ إِنْ كَانَتْ لَا تَحِيضُ فَشَهْرٌ وَ نِصْفٌ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عمر بن اذینہ سے، اس نے اسماعیل بن فضل ہاشمی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے متعہ کے بارے میں سوال کیا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ عبد الملک بن جریج سے ملو اور اس سے اس بارے میں سوال کرو کیونکہ اس کے پاس اس کا علم ہے۔ میں نے اس سے ملاقات کی تو اس نے مجھے متعہ کی حلیت کے بارے میں بہت کچھ چیزیں املاء کرائیں۔ ان میں کہ جو مجھے ابن جریج نے روایت کی۔ کہا۔ اس میں وقت نہیں اور نہ عدد ہے یہ تو فقط کنیز کی مانند ہے۔ ان میں سے جتنی سے چاہو تزویج کرو اور چار بیویوں والا بھی ان میں سے جتنی چاہے تزویج کر سکتا ہے بغیر ولی اور گواہوں کے بغیر اور جب مدت ختم ہو جائے تو اس سے جدا ہو جائے گی بغیر طلاق کے اور وہ اسے

تھوڑی سی چیز دے گا اور اس کی عدت دو حیض ہیں اور اگر وہ حیض نہ دیکھتی ہو تو پینتالیس(45) دن ہو گی" پس میں نے وہ تحریر لے کر ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس پیش کی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس نے سچ کہا اور اس کا اقرار فرمایا۔ ابن ازینہ اور زرارہ بن اعین نے کہا۔ ٹھیک ہے اور حلف دیا کہ وہ حق ہے ماسوائے اس بات کے کہ اس نے کہا" اور وہ حیض دیکھتی ہے تو حیض اور اگر وہ حیض نہیں دیکھتی تو ڈیڑھ ماہ"

7- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ ذَكَرْتُ لَهُ الْمُتْعَةَ أَ هِيَ مِنَ الْأَرْبَعِ فَقَالَ تَزَوَّجْ مِنْهُنَّ أَلْفاً فَإِنَّهُنَّ مُسْتَأْجَرَاتٌ .

7۔ حسین بن محمد نے احمد بن اسحاق سے، اس نے سعدان بن مسلم سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے، اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے میں نے تذکرہ کیا۔ متعہ کا کیا وہ عورت چار میں سے ہوتی ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" متعہ کے ذریعے ہزار عورتوں سے تزویج کر لو کیونکہ وہ تو اجرت پر ہوتی ہیں"

باب أَنَّهُ يَجِبُ أَنْ يَكُفَّ عَنْهَا مَنْ كَانَ مُسْتَغْنِياً

(واجب ہے کہ احتراز کرے اس سے جو مستغنی ہو)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى (**عليه السلام**) عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ وَ مَا أَنْتَ وَ ذَاكَ فَقَدْ أَغْنَاكَ اللَّهُ عَنْهَا قُلْتُ إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَعْلَمَهَا فَقَالَ هِيَ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ (**عليه السلام**) فَقُلْتُ نَزِيدُهَا وَ تَزْدَادُ فَقَالَ وَ هَلْ يَطِيبُهُ إِلَّا ذَاكَ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے علی بن یقطین سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن موسیٰ علیہ السلام سے متعہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "تمہارا اس سے کیا کام! تمہیں تو اللہ عزّوجلّ نے اس سے بے نیاز کیا ہے" میں نے عرض کی "میرا ارادہ ہے کہ میں اس کے بارے میں علم حاصل کروں" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ وہ علی علیہ السلام کی کتاب میں ہے" میں نے عرض کی "میں اس عورت کیلئے مہر میں اضافہ کرتا ہوں اور وہ مدت میں اضافہ کرتی ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" کیا اس سے زیادہ کوئی اچھی چیز اس کیلئے ہے؟"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُخْتَارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَلَوِيِّ جَمِيعاً عَنِ الْفَتْحِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ هِيَ حَلَالٌ مُبَاحٌ مُطْلَقٌ لِمَنْ لَمْ يُغْنِهِ اللَّهُ بِالتَّزْوِيجِ فَلْيَسْتَعْفِفْ بِالْمُتْعَةِ فَإِنِ اسْتَغْنَى عَنْهَا بِالتَّزْوِيجِ فَهِيَ مُبَاحٌ لَهُ إِذَا غَابَ عَنْهَا .

2۔ علی بن ابراہیم نے مختار بن محمد بن مختار سے اور محمد بن الحسن سے، اس نے عبداللہ بن الحسن علوی سے ایک ساتھ اس نے فتح بن یزید سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے متعہ کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا۔ (متعہ) وہ حلال ہے مباح مطلق ہے، اس کیلئے بھی کہ جسے اللہ عزّوجلّ نے تزویج کے ذریعے غنی نہیں کیا تو اس کو چاہیے کہ وہ متعہ کے ذریعے اپنی پاکدامنی کی حفاظت کرے اور اگر وہ متعہ سے مستغنیٰ ہے۔ تزویج کے سبب تو بھی متعہ اس کیلئے حلال ہے۔ جب وہ اپنی بیوی سے غائب ہو"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ قَالَ كَتَبَ أَبُو الْحَسَنِ (**عليه السلام**) إِلَى بَعْضِ مَوَالِيهِ لَا تُلِحُّوا عَلَى الْمُتْعَةِ إِنَّمَا عَلَيْكُمْ إِقَامَةُ السُّنَّةِ فَلَا تَشْتَغِلُوا بِهَا عَنْ فُرُشِكُمْ وَ حَرَائِرِكُمْ فَيَكْفُرْنَ وَ يَتَبَرَّيْنَ وَ يَدْعِينَ عَلَى الْآمِرِ بِذَلِكَ وَ يَلْعَنُونَا .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے محمد بن الحسن بن شمون سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن علیہ السلام نے اپنے کسی محب کو تحریر فرمایا: "متعہ پر کمر مت کس لو تم پر صرف سنت کی اقامت ہے اس کے ذریعے اپنے بستر اور آزاد عورتوں سے غافل نہ ہو جاؤ کہ وہ کفر کی جانب راغب ہو جائیں اور تبرا کریں اور اس کا حکم دینے والے کے خلاف بد دعا کریں اور ہمؑ پر ملامت کریں"

4- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ فِي الْمُتْعَةِ دَعُوهَا أَ مَا يَسْتَحْيِي أَحَدُكُمْ أَنْ يُرَى فِي مَوْضِعِ الْعَوْرَةِ فَيُحْمَلَ ذَلِكَ عَلَى صَالِحِي إِخْوَانِهِ وَ أَصْحَابِهِ .

4۔ علی بن محمد نے صالح بن ابی حماد سے، اس نے ابن سنان سے، اس نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا انہوںؑ نے متعہ کے بارے میں فرمایا۔ "اس پر کمر مت کس لو! کیا تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم میں سے کسی ایک کو اس سے عیب لگایا جائے اور اس کا بوجھ (ضرر) اس کے صالح بھائیوں اور دوستوں پر پڑے"

باب أَنَّهُ لَا يَجُوزُ التَّمَتُّعُ إِلَّا بِالْعَفِيفَةِ (متعہ پاکدامنہ عورت کے علاوہ جائز نہیں ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ إِنَّ الْمُتْعَةَ الْيَوْمَ لَيْسَ كَمَا كَانَتْ قَبْلَ الْيَوْمِ إِنَّهُنَّ كُنَّ يَوْمَئِذٍ يُؤْمَنَّ وَ الْيَوْمَ لَا يُؤْمَنَّ فَاسْأَلُوا عَنْهُنَّ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابان سے، اس نے ابو مریم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام سے متعہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "متعہ ان دنوں ویسا نہیں ہے کہ جیسا اس سے پہلے والے دنوں میں ہوتا تھا۔ وہ عورتیں ان دنوں امین ہوتی تھیں اور ان دنوں امین نہیں ہیں۔ پس ان کے بارے میں پوچھ گچھ کرو۔"

2- وَ عَنْهُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مُوسَى عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي سَارَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْهَا يَعْنِي الْمُتْعَةَ فَقَالَ لِي حَلَالٌ فَلَا تَتَزَوَّجْ إِلَّا عَفِيفَةً إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ وَ الَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حافِظُونَ فَلَا تَضَعْ فَرْجَكَ حَيْثُ لَا تَأْمَنُ عَلَى دِرْهَمِكَ .

2۔ اس نے احمد بن محمد سے، اس نے عباس بن موسیٰ سے، اس نے اسحاق سے، اس نے ابو سارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس کے یعنی متعہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "حلال ہے پس تم عفیفہ کے علاوہ سے تزویج نہ کرو۔" اللہ عزّوجلّ فرماتا ہے۔ "وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں" (مومنون 5، معارج 29) پس تم اپنی شرمگاہ کو ایسا مت چھوڑو کہ وہ تمہارے درہم کے بر خلاف مامون نہ ہو"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) وَ أَنَا أَسْمَعُ عَنْ رَجُلٍ يَتَزَوَّجُ امْرَأَةً مُتْعَةً وَ يَشْتَرِطُ عَلَيْهَا أَنْ لَا يَطْلُبَ وَلَدَهَا فَتَأْتِي بَعْدَ ذَلِكَ بِوَلَدٍ فَشَدَّدَ فِي إِنْكَارِ الْوَلَدِ وَ قَالَ أَ يَجْحَدُهُ إِعْظَاماً لِذَلِكَ فَقَالَ الرَّجُلُ فَإِنِ اتَّهَمَهَا فَقَالَ لَا يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَتَزَوَّجَ إِلَّا مُؤْمِنَةً أَوْ مُسْلِمَةً فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ الزَّانِي لا يَنْكِحُ إِلَّا زانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَ الزَّانِيَةُ لا يَنْكِحُها إِلَّا زانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَ حُرِّمَ ذلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے ابوالحسن رضاعلیہ السلام سے سوال کیااور میں سن رہاتھااس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے متعہ کیااور اس پر شرط کیاوہ اس عورت سے اولاد نہیں چاہے گا۔ پس اس کے بعد وہ عورت بچہ لاتی ہے تووہ شخص بچے کے انکار میں شدت کرتا ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا"کیااس نے اس کا انکار اس سے بڑائی کے سبب کیاہے؟" تواس شخص نے عرض کی۔ "اگر وہ اسے تہمت دے؟" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ تمہیں مومنہ اور مسلمہ عورت کے علاوہ تزویج نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اللہ عزّوجلّ ارشاد فرماتاہے " زانی نکاح نہیں کرتا مگر زانیہ سے یامشرکہ اور زانیہ سے نکاح نہیں کرتا مگر زانی مرد یامشرک مرد اور یہ مومنین پر حرام ہے" (نور3)

4- عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ رَفَعَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ وَ لَا أَدْرِي مَا حَالُهَا أَ يَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ مُتْعَةً قَالَ يَتَعَرَّضُ لَهَا فَإِنْ أَجَابَتْهُ إِلَى الْفُجُورِ فَلَا يَفْعَلْ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے مرفوعاً عبداللہ بن ابی یعفور سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیااس عورت کے بارے میں کہ جس کے حال کے بارے میں میں کچھ نہیں جانتا کیا آدمی اس عورت سے تزویج متعہ کر سکتاہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اسے پیش کش کرے اگر وہ عورت اس کو زنا کیلئے قبول کرے تو پھر اس سے نہ کرے"

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ إِسْحَاقَ الْحَذَّاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَيْضِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا كَانَتْ عَارِفَةً قُلْنَا جُعِلْنَا فِدَاكَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ عَارِفَةً قَالَ فَاعْرِضْ عَلَيْهَا وَ قُلْ لَهَا فَإِنْ قَبِلَتْ فَتَزَوَّجْهَا وَ إِنْ أَبَتْ أَنْ تَرْضَى بِقَوْلِكَ فَدَعْهَا وَ إِيَّاكَ وَ الْكَوَاشِفَ وَ الدَّوَاعِيَ وَ الْبَغَايَا وَ ذَوَاتِ الْأَزْوَاجِ قُلْتُ مَا الْكَوَاشِفُ قَالَ اللَّوَاتِي يُكَاشِفْنَ وَ بُيُوتُهُنَّ مَعْلُومَةٌ وَ يُؤْتَيْنَ قُلْتُ فَالدَّوَاعِي قَالَ اللَّوَاتِي يَدَّعِينَ إِلَى أَنْفُسِهِنَّ وَ قَدْ عُرِفْنَ بِالْفَسَادِ قُلْتُ فَالْبَغَايَا قَالَ الْمَعْرُوفَاتُ بِالزِّنَا قُلْتُ فَذَوَاتُ الْأَزْوَاجِ قَالَ الْمُطَلَّقَاتُ عَلَى غَيْرِ السُّنَّةِ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد البرقی سے، اس نے داؤد بن اسحاق حذاء سے، اس نے محمد بن الفیض سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیامتعہ کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"ہاں! جب عورت عارضہ ہو" ہم نے عرض کی۔ ہم آپ پر قربان جائیں اگر عورت عارضہ نہ ہو تو آپ علیہ اسلام نے فرمایا۔ اسے پیش کش کرواور اسے متعہ کے بارے میں کہو اگر وہ قبول کرے تو اس سے تزویج کرواور اگر وہ تمہارے قول پر راضی ہونے سے انکار کرے تو اسے چھوڑ دو۔ اور تمہیں کواشف، دواعی، بغایااور ذوات الازواج سے پرہیز کرنی چاہیے۔"میں نے عرض کی۔"کواشف کون ہیں؟" فرمایا"وہ عورتیں جو رسواہوں اور انکے گھر مشہور ہوں اور لوگ جاتے ہوں میں نے عرض کی کہ دواعی کون ہیں فرمایاوہ عورتیں کہ جو اپنی طرف بلاتی ہوں زناکاری کرنے کے بارے میں مشہور ہوں" میں نے عرض کی۔" بغایاکون ہیں؟" فرمایا"جو زنا سے مشہور ہوں" میں نے عرض کی۔"ذوات الازواج؟" فرمایا"جن کو غیر سنت طریقے سے طلاق دی جائے"

6- عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَسْنَاءِ الْفَاجِرَةِ هَلْ يَجُوزُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَتَمَتَّعَ مِنْهَا يَوْماً أَوْ أَكْثَرَ فَقَالَ إِذَا كَانَتْ مَشْهُورَةً بِالزِّنَا فَلَا يَتَمَتَّعْ مِنْهَا وَ لَا يَنْكِحْهَا .

6۔ علی بن ابراہیم نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے یونس سے، اس نے محمد بن فضیل سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا۔ خوبصورت زانیہ عورت کے بارے میں کہ کیا آدمی کیلئے جائز ہے کہ اس سے ایک دن یااس سے زیادہ مدت کیلئے متعہ کرے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا " جب وہ زنا سے مشہور ہو تو اس سے نہ متعہ کرے اور نہ نکاح (دائمی) کرے"

باب شُرُوطِ الْمُتْعَةِ (متعہ کی شرطیں)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا تَكُونُ مُتْعَةٌ إِلَّا بِأَمْرَيْنِ أَجَلٍ مُسَمًّى وَ أَجْرٍ مُسَمًّى .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اور محمد بن یحییٰ سے، سب نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے جمیل بن صالح سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا" دو چیزوں کے بغیر متعہ نہیں ہوتا۔ معین مدت اور معین اجر"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ لَا بُدَّ مِنْ أَنْ تَقُولَ فِي هَذِهِ الشُّرُوطِ أَتَزَوَّجُكِ مُتْعَةً كَذَا وَ كَذَا يَوْماً بِكَذَا وَ كَذَا دِرْهَماً نِكَاحاً غَيْرَ سِفَاحٍ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَ عَلَى أَنْ لَا تَرِثِينِي وَ لَا أَرِثَكِ وَ عَلَى أَنْ تَعْتَدِّي خَمْسَةً وَ أَرْبَعِينَ يَوْماً وَ قَالَ بَعْضُهُمْ حَيْضَةً .

2۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین اور ہمارے بہت سے اصحاب سے، اس نے احمد بن محمد سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سماعۃ سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ آپ (ابو عبداللہ) علیہ السلام نے فرمایا۔ ان شروط کے بارے میں کہنا ضروری ہے کہ "میں تم سے تزویج متعہ کرتا ہوں اتنے اتنے دنوں کیلئے اتنے اتنے درہم کے عوض" نکاح کے طور پر جو کتاب خدا اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف زنا نہیں ہے اور اس شرط پر کہ تو مجھ سے اور میں تجھ سے وراثت نہ لوں گا اور اس شرط پر کہ تو (میرے بعد) پینتالیس دن تک عدت رکھے گی" اور بعض نے حیض کا کہا ہے"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) كَيْفَ أَقُولُ لَهَا إِذَا خَلَوْتُ بِهَا قَالَ تَقُولُ أَتَزَوَّجُكِ مُتْعَةً عَلَى كِتَابِ اللَّهِ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لَا وَارِثَةً وَ لَا مَوْرُوثَةً كَذَا وَ كَذَا يَوْماً وَ إِنْ شِئْتَ كَذَا وَ كَذَا سَنَةً بِكَذَا وَ كَذَا دِرْهَماً وَ تُسَمِّي مِنَ الْأَجْرِ مَا تَرَاضَيْتُمَا عَلَيْهِ قَلِيلًا كَانَ أَمْ كَثِيراً فَإِذَا قَالَتْ نَعَمْ فَقَدْ رَضِيَتْ فَهِيَ امْرَأَتُكَ وَ أَنْتَ أَوْلَى النَّاسِ بِهَا قُلْتُ فَإِنِّي أَسْتَحْيِي أَنْ أَذْكُرَ شَرْطَ الْأَيَّامِ قَالَ هُوَ أَضَرُّ عَلَيْكَ قُلْتُ وَ كَيْفَ قَالَ إِنَّكَ إِنْ لَمْ تَشْتَرِطْ كَانَ تَزْوِيجَ مُقَامٍ وَ لَزِمَتْكَ النَّفَقَةُ فِي الْعِدَّةِ وَ كَانَتْ وَارِثَةً وَ لَمْ تَقْدِرْ عَلَى أَنْ تُطَلِّقَهَا إِلَّا طَلَاقَ السُّنَّةِ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے عمرو بن عثمان سے، اس نے ابراہیم بن فضل سے، اس نے ابان بن تغلب سے اور علی بن محمد سے، سہل بن زیاد سے، اس نے اسماعیل بن مہران سے اور محمد بن اسلم سے، اس نے ابراہیم بن فضل سے، اس نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ "جب میں اس عورت کے ساتھ خلوت میں جاؤں تو اسے کیا کہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "تم کہو! میں تم سے تزویج متعہ کرتا ہوں بنابر کتاب خدا اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے۔ نہ وارث ہو گی نہ تجھ سے وراثت لی جائے گی اتنے اتنے دن اور اگر تو چاہو تو اتنے اتنے سال اتنے اتنے درہم کے عوض اور اجر کو معین کرو کہ جس پر تم دونوں راضی ہو۔ تھوڑا ہو یا زیادہ ہو۔ پس جب وہ کہے "ہاں وہ راضی ہوئی اور وہ تمہاری بیوی ہے اور لوگوں کی نسبت اس پر تمہارا زیادہ حق ہے" میں نے عرض کی۔ "مجھے شرم آتی ہے کہ میں ایام کی شرط کا ذکر کروں" آپ علیہ السلام نے فرمایا "وہ تمہارے نقصان میں ہے" میں نے عرض کیا۔ کیسے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا "اگر تم نے یہ شرط نہ کی تو تزویج دائمی ہو گی اور عدت میں تم پر نفقہ واجب ہو گا اور وہ وراثت بھی لے گی اور تمہیں اس کو طلاق سنت کے علاوہ طلاق دینے کی طاقت بھی نہ ہو گی۔"

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ قَالَ تَقُولُ أَتَزَوَّجُكِ مُتْعَةً عَلَى كِتَابِ اللَّهِ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ (**صلى الله عليه وآله**) نِكَاحاً غَيْرَ سِفَاحٍ وَ عَلَى أَنْ لَا تَرِثِينِي وَ لَا أَرِثَكِ كَذَا وَ كَذَا يَوْماً بِكَذَا وَ كَذَا دِرْهَماً وَ عَلَى أَنَّ عَلَيْكِ الْعِدَّةَ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی نصر سے، اس نے ثعلبہ سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ تم کہو "میں تم سے بنابر کتاب خدا اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے تزویج متعہ کرتا ہوں۔ نکاح کے طور پر جو بدکاری نہیں ہے اور اس شرط پر کہ تو مجھ سے اور میں تجھ سے میراث نہ لوں گا اور اتنے اتنے دن اتنے اتنے درہم کے عوض اس بات پر کہ تجھ پر عدت واجب ہو گی"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ يَتَزَوَّجُ الْمُتْعَةَ قَالَ تَقُولُ يَا أَمَةَ اللَّهِ أَتَزَوَّجُكِ كَذَا وَ كَذَا يَوْماً بِكَذَا وَ كَذَا دِرْهَماً فَإِذَا مَضَتْ تِلْكَ الْأَيَّامُ كَانَ طَلَاقُهَا فِي شَرْطِهَا وَ لَا عِدَّةَ لَهَا عَلَيْكَ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے عبداللہ بن محمد سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ میں نے عرض کی۔ "متعہ کی تزویج کیسے کی جائے؟" آپ (ابوعبداللہ) علیہ السلام نے فرمایا۔ "تم کہو اے کنیز خدا! میں تم سے تزویج کرتا ہوں اتنے اتنے دنوں کیلئے اتنے اتنے درہم کے ساتھ۔" پس جب وہ ایام گزر جائیں تو اس کی شرط میں طلاق واقع ہو جائے گی اور تجھ مرد پر اس کی عدت نہ ہو گی۔"

باب فِي أَنَّهُ يَحْتَاجُ أَنْ يُعِيدَ عَلَيْهَا الشَّرْطَ بَعْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

(مرد کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس عورت پر شرط کا اعادہ کرے نکاح کے بعد)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ قَبْلَ النِّكَاحِ هَدَمَهُ النِّكَاحُ وَ مَا كَانَ بَعْدَ النِّكَاحِ فَهُوَ جَائِزٌ وَ قَالَ إِنْ سُمِّيَ الْأَجَلُ فَهُوَ مُتْعَةٌ وَ إِنْ لَمْ يُسَمَّ الْأَجَلُ فَهُوَ نِكَاحٌ بَاتٌّ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عبداللہ بن بکیر سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا" نکاح سے پہلے جو بھی شرط ہو اسے نکاح ختم کر دیتا ہے اور جو نکاح کے بعد ہو وہ جائز ہوتی ہے" اور فرمایا "اگر مدت معین کی جائے تو وہ متعہ ہو گا اور اگر مدت معین نہ کی گئی ہو تو وہ نکاح دائمی ہو گا۔"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لا جُناحَ عَلَيْكُمْ فِيما تَراضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ فَقَالَ مَا تَرَاضَوْا بِهِ مِنْ بَعْدِ النِّكَاحِ فَهُوَ جَائِزٌ وَ مَا كَانَ قَبْلَ النِّكَاحِ فَلَا يَجُوزُ إِلَّا بِرِضَاهَا وَ بِشَيْءٍ يُعْطِيهَا فَتَرْضَى بِهِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابن رئاب سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اللہ عزّوجلّ کے قول "اور تم پر کوئی گناہ نہیں اس چیز میں کہ جس پر تم آپس میں راضی ہو جاؤ فریضہ کے بعد" (نساء24) تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جس پر تم نکاح کے بعد راضی ہو جاؤ وہ جائز ہے اور جو نکاح سے پہلے ہو وہ جائز نہیں مگر اس عورت کی رضا سے یا ایسی چیز سے کہ جو تم اس عورت کو دو اور وہ اس سے راضی ہو جائے۔"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِذَا اشْتَرَطْتَ عَلَى الْمَرْأَةِ شُرُوطَ الْمُتْعَةِ فَرَضِيَتْ بِهِ وَ أَوْجَبَتِ التَّزْوِيجَ فَارْدُدْ عَلَيْهَا شَرْطَكَ الْأَوَّلَ بَعْدَ النِّكَاحِ فَإِنْ أَجَازَتْهُ فَقَدْ جَازَ وَ إِنْ لَمْ تُجِزْهُ فَلَا يَجُوزُ عَلَيْهَا مَا كَانَ مِنَ الشَّرْطِ قَبْلَ النِّكَاحِ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے سلیمان بن سالم سے، اس نے ابن بکیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا"جب تم عورت پر متعہ کی شروط لگاؤ اور وہ اس پر راضی ہو جائے اور تزویج کی اجابت کر دے تو تم اس عورت پر نکاح کے بعد پہلی شرط کا اعادہ کروا گر وہ اس کی اجازت دے تو پس جائز ہے اور اگر وہ اس کی اجازت نہ دے تو اس پر جائز نہ ہو گا وہ کہ جو نکاح سے پہلے شرط کیا گیا۔"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ مُتْعَةً أَنَّهُمَا يَتَوَارَثَانِ إِذَا لَمْ يَشْتَرِطَا وَ إِنَّمَا الشَّرْطُ بَعْدَ النِّكَاحِ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا انہوںؑ نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے تزویج متعہ کی۔ فرمایا"وہ دونوں ایک دوسرے کی وراثت لیں گے جب انہوں نے شرط نہ لگائی ہو اور بے شک شرط نکاح کے بعد ہوتی ہے"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِذَا اشْتَرَطْتَ عَلَى الْمَرْأَةِ شُرُوطَ الْمُتْعَةِ فَرَضِيَتْ بِهَا وَ أَوْجَبَتِ التَّزْوِيجَ فَارْدُدْ عَلَيْهَا شَرْطَكَ الْأَوَّلَ بَعْدَ النِّكَاحِ فَإِنْ أَجَازَتْهُ جَازَ وَ إِنْ لَمْ تُجِزْهُ فَلَا يَجُوزُ عَلَيْهَا مَا كَانَ مِنَ الشَّرْطِ قَبْلَ النِّكَاحِ .

5۔ علی بن ابراہیم نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے سلیمان بن سالم سے، اس نے ابن بکیر بن اعین سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا"جب عورت پر شروط متعہ شرط کی جائیں اور وہ اس سے راضی ہو جائے اور تزویج کی اجابت کر دے تو تم اپنی پہلی شرط نکاح کے بعد دہراؤ۔ پس اگر وہ اس کی اجازت دے تو جائز ہے اور اگر وہ اجازت نہ دے تو اس پر جائز نہ ہو گا وہ کہ جو نکاح سے پہلے شرط تھا۔"

باب مَا يُجْزِئُ مِنَ الْمَهْرِ فِيهَا (وہ مہر کہ جو متعہ میں کافی ہوتا ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) كَمِ الْمَهْرُ يَعْنِي فِي الْمُتْعَةِ قَالَ مَا تَرَاضَيَا عَلَيْهِ إِلَى مَا شَاءَ مِنَ الْأَجَلِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر اور عبد الرحمن بن ابی نجران سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا کتنا مہر ہے؟ یعنی متعہ میں؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"جس پر وہ دونوں راضی ہو جائیں جتنی مدت کیلئے"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ الْأَحْوَلِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَدْنَى مَا يَتَزَوَّجُ بِهِ الْمُتْعَةَ قَالَ كَفٌّ مِنْ بُرٍّ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید اور محمد بن خالد برقی سے، اس نے قاسم بن محمد جوھری سے، اس نے ابو سعید سے، اس نے احول سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ "کم سے کم کتنا ہے کہ جس پر تزویج متعہ ہو سکتی ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا "گیہوں کی ایک مٹھی پر'

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ شُعَيْبِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ قَالَ حَلَالٌ وَ إِنَّهُ يُجْزِئُ فِيهِ الدِّرْهَمُ فَمَا فَوْقَهُ .

3۔ احمد بن محمد نے حسین بن سعید سے، اس نے حماد بن عیسیٰ سے، اس نے شعیب بن یعقوب سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عورتوں سے متعہ کے بارے میں سوال کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "حلال ہے اور یہ کہ اس میں کافی ہوتا ہے ایک درہم یا اس سے اوپر"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ أَدْنَى مَهْرِ الْمُتْعَةِ مَا هُوَ قَالَ كَفٌّ مِنْ طَعَامٍ دَقِيقٍ أَوْ سَوِيقٍ أَوْ تَمْرٍ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علی بن ابی حمزہ سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے متعہ کے کم از کم مہر کے بارے میں کہ وہ کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "مٹھی بھر طعام۔ آٹا یا ستو یا کھجور"

5- عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ أَدْنَى مَا تَحِلُّ بِهِ الْمُتْعَةُ كَفٌّ مِنْ طَعَامٍ وَ رَوَى بَعْضُهُمْ مِسْوَاكٌ .

5۔ علی بن ابراہیم نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے یونس سے، اس نے ہمارے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "کم سے کم کہ جس سے متعہ حلال ہو جاتا ہے۔ مٹھی بھر طعام ہے" "اور بعض نے مسواک کی روایت کی ہے"

باب عِدَّةِ الْمُتْعَةِ (متعہ کی عدت)

1- عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ قَالَ إِنْ كَانَتْ تَحِيضُ فَحَيْضَةٌ وَ إِنْ كَانَتْ لَا تَحِيضُ فَشَهْرٌ وَ نِصْفٌ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عمر بن اذینہ سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "اگر عورت کو حیض آتا ہو تو ایک حیض اور اگر حیض نہ دیکھتی ہو تو ڈیڑھ مہینہ"

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عِدَّةُ الْمُتْعَةِ خَمْسَةٌ وَ أَرْبَعُونَ يَوْماً وَ الِاحْتِيَاطُ خَمْسَةٌ وَ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے ابو الحسن رضاعلیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا"متعہ کی عدت پینتالیس دن ہے اور احتیاط پینتالیس راتیں ہیں"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ عِدَّةُ الْمُتْعَةِ خَمْسَةٌ وَ أَرْبَعُونَ يَوْماً كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) يَعْقِدُ بِيَدِهِ خَمْسَةً وَ أَرْبَعِينَ فَإِذَا جَازَ الْأَجَلُ كَانَتْ فُرْقَةٌ بِغَيْرِ طَلَاقٍ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا"متعہ کی عدت پینتالیس دن ہے ایسے ہے کہ جیسے میں دیکھ رہا ہوں کہ ابو جعفر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے مقرر فرمایا۔ پینتالیس دن اور جب مدت گزر جائے تو بغیر طلاق کے جدائی ہے۔"

باب الزِّيَادَةِ فِي الْأَجَلِ (مدت میں اضافہ)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِأَنْ تَزِيدَكَ وَ تَزِيدَهَا إِذَا انْقَطَعَ الْأَجَلُ فِيمَا بَيْنَكُمَا تَقُولُ اسْتَحْلَلْتُكِ بِأَجَلٍ آخَرَ بِرِضاً مِنْهَا وَ لَا يَحِلُّ ذَلِكَ لِغَيْرِكَ حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور علی بن ابراہیم سے، سب نے اس کے باپ سے، اس نے عبد الرحمن بن ابی نجران اور احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ "اس میں کوئی قباحت نہیں کہ وہ مدت میں اور تم اسے اس کے مہر میں اضافہ کرو جب کہ مدت جو طے ہو تمہارے درمیان ختم ہو جائے تو تم کہو۔ میں تجھے دوسری مدت کیلئے حلال کرنا چاہتا ہوں۔ اس کی رضا سے اور یہ تمہارے غیر کیلئے عدت گزر جانے سے پہلے حلال نہیں ہے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ وَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) جُعِلْتُ فِدَاكَ الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ مُتْعَةً فَيَتَزَوَّجُهَا عَلَى شَهْرٍ ثُمَّ إِنَّهَا تَقَعُ فِي قَلْبِهِ فَيُحِبُّ أَنْ يَكُونَ شَرْطُهُ أَكْثَرَ مِنْ شَهْرٍ فَهَلْ يَجُوزُ أَنْ يَزِيدَهَا فِي أَجْرِهَا وَ يَزْدَادَ فِي الْأَيَّامِ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ أَيَّامُهُ الَّتِي شَرَطَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَا لَا يَجُوزُ شَرْطَانِ فِي شَرْطٍ قُلْتُ فَكَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يَتَصَدَّقُ عَلَيْهَا بِمَا بَقِيَ مِنَ الْأَيَّامِ ثُمَّ يَسْتَأْنِفُ شَرْطاً جَدِيداً .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے عمر بن عثمان سے، اس نے ابراہیم بن فضل اور ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے اسماعیل بن مہران سے، اس نے محمد بن اسلم سے، اور احمد بن محمد بن خالد سے اس نے محمد بن علی سے، اس نے محمد بن اسلم سے، اس نے ابراہیم بن فضل ہاشمی سے، اس نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ "آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! ایک آدمی نے ایک عورت سے تزویج متعہ کی اور اس نے اس سے ایک ماہ کیلئے تزویج کی۔ پھر اس کے دل میں آیا اور اس نے چاہا کہ اس کی شرط (مدت) ایک ماہ سے زیادہ ہو۔ کیا اس کیلئے جائز ہے کہ وہ اس عورت کے اجر میں اضافہ کرے اور مدت میں اضافہ کر دے اس سے پہلے کہ شرط کیے گئے ایام گزریں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"نہیں۔ ایک عقد میں دو مدت کی شرطیں جائز نہیں ہیں۔" میں نے عرض کی۔ "پھر کیسے کرے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ باقی ایام اسے بخش دے اور پھر نئے سرے سے شرط جدید (عقد جدید) باندھے"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَمَّنْ رَوَاهُ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا تَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ مُتْعَةً كَانَ عَلَيْهَا عِدَّةٌ لِغَيْرِهِ فَإِذَا أَرَادَ هُوَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ عِدَّةٌ يَتَزَوَّجُهَا إِذَا شَاءَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے روایت کرنے والے سے روایت کی ہے کہ "جب آدمی کسی عورت سے متعہ کرے تو اس عورت پر اس آدمی کے غیر کیلئے عدت ہو گی لیکن جب وہی آدمی اس عورت سے تزویج کا ارادہ کرے تو اس پر اس کی عدت نہ ہو گی۔ جب چاہے اس سے تزویج کرے"

باب مَا يَجُوزُ مِنَ الْأَجَلِ (جتنی مدت جائز ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ يُشَارِطُهَا مَا شَاءَ مِنَ الْأَيَّامِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے عمر بن حنظلہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "اس عورت سے جتنے دن چاہے شرط کرے"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ مُتْعَةً سَنَةً أَوْ أَقَلَّ أَوْ أَكْثَرَ قَالَ إِذَا كَانَ شَيْئاً مَعْلُوماً إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ قَالَ قُلْتُ وَ تَبِينُ بِغَيْرِ طَلَاقٍ قَالَ نَعَمْ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن رضا علیہ السلام سے عرض کیا۔ ایک آدمی تزویج متعہ کرتا ہے ایک سال یا اس سے کم یا اس سے زیادہ کیلئے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "جب شرط معلوم مدت کیلئے ہو" میں نے عرض کی " اور بغیر طلاق کے جدا ہوں گے؟" فرمایا "ہاں"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قُلْتُ لَهُ هَلْ يَجُوزُ أَنْ يَتَمَتَّعَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ سَاعَةً أَوْ سَاعَتَيْنِ فَقَالَ السَّاعَةُ وَ السَّاعَتَانِ لَا يُوقَفُ عَلَى حَدِّهِمَا وَ لَكِنَّ الْعَرْدَ وَ الْعَرْدَيْنِ وَ الْيَوْمَ وَ الْيَوْمَيْنِ وَ اللَّيْلَةَ وَ أَشْبَاهَ ذَلِكَ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ کیا آدمی کیلئے جائز ہے کہ وہ کسی عورت سے ایک یا دو گھنٹے کیلئے متعہ کرے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "گھنٹے دو گھنٹے کا اس کی حد پر وقوف نہیں ہوتا بلکہ ایک جماع یا دو مرتبہ جماع یا ایک دن یا دو دن یا ایک رات یا اس جیسا کچھ ہو"

4- مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ قَالَ أَرْسَلْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) كَمْ أَدْنَى أَجَلِ الْمُتْعَةِ هَلْ يَجُوزُ أَنْ يَتَمَتَّعَ الرَّجُلُ بِشَرْطِ مَرَّةٍ وَاحِدَةٍ قَالَ نَعَمْ .

4۔ محمد نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن خالد سے، اس نے خلف بن حماد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام کی طرف خط بھیجا کہ متعہ کی کم سے کم مدت کیا ہے۔ کیا جائز ہے کہ آدمی صرف ایک مرتبہ (جماع) کی شرط پر متعہ کرے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا "ہاں"

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ عَلَى عَرْدٍ وَاحِدٍ فَقَالَ لَا بَأْسَ وَ لَكِنْ إِذَا فَرَغَ فَلْيُحَوِّلْ وَجْهَهُ وَ لَا يَنْظُرْ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے قاسم بن محمد سے، اس نے ایک معین آدمی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس نے ایک عورت سے صرف ایک مرتبہ جماع پر متعہ کیا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "کوئی قباحت نہیں لیکن جب وہ فارغ ہو جائے تو اپنا چہرہ پھیر لے اور نہ دیکھے"

باب الرَّجُلِ يَتَمَتَّعُ بِالْمَرْأَةِ مِرَاراً كَثِيرَةً (آدمی ایک ہی عورت سے بہت مرتبہ متعہ کرتا ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمُتْعَةَ وَ يَنْقَضِي شَرْطُهَا ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا رَجُلٌ آخَرُ حَتَّى بَانَتْ مِنْهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا الْأَوَّلُ حَتَّى بَانَتْ مِنْهُ ثَلَاثاً وَ تَزَوَّجَتْ ثَلَاثَةَ أَزْوَاجٍ يَحِلُّ لِلْأَوَّلِ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا قَالَ نَعَمْ كَمْ شَاءَ لَيْسَ هَذِهِ مِثْلَ الْحُرَّةِ هَذِهِ مُسْتَأْجَرَةٌ وَ هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْإِمَاءِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! ایک آدمی کسی عورت سے متعہ کرتا ہے اور اس کی مدت ختم ہو جاتی ہے۔ پھر اس عورت سے دوسرا شخص متعہ کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اس مرد سے جدا ہو جاتی ہے۔ پھر پہلا اس سے تزویج متعہ کر لیتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس سے تین مرتبہ جدا ہوتی ہے اور تین شوہروں سے تزویج متعہ کرتی ہے۔ کیا پہلے کیلئے حلال ہے کہ وہ اس سے تزویج کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ہاں جتنی مرتبہ چاہے کیونکہ وہ عورت آزاد عورت کی طرح نہیں ہے۔ یہ اجر لینے والی ہے اور یہ کنیزوں کی طرح ہے۔"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَتَمَتَّعُ مِنَ الْمَرْأَةِ الْمَرَّاتِ قَالَ لَا بَأْسَ يَتَمَتَّعُ مِنْهَا مَا شَاءَ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے عبداللہ بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے ابان سے، اس نے اپنے کسی دوست سے روایت کی ہے کہ اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک ہی عورت سے کئی مرتبہ متعہ کیا۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا" کوئی قباحت نہیں ہے جتنا چاہے اس عورت سے متعہ کرے"

باب حَبْسِ الْمَهْرِ إِذَا أَخْلَفَتْ (مہر کا روک لینا جب عورت چھوڑ جائے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ شَهْراً فَتُرِيدُ مِنِّي الْمَهْرَ كَمَلًا وَ أَتَخَوَّفُ أَنْ تُخْلِفَنِي فَقَالَ لَا يَجُوزُ أَنْ تَحْبِسَ مَا قَدَرْتَ عَلَيْهِ فَإِنْ هِيَ أَخْلَفَتْكَ فَخُذْ مِنْهَا بِقَدْرِ مَا تُخْلِفُكَ

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے فضالۃ بن ایوب سے، اس نے عمر بن ابان سے، اس نے عمر بن حنظلہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ "میں نے ایک عورت سے ایک ماہ کیلئے تزویج کی ہے اور وہ مجھ سے مکمل حق مہر چاہتی

ہے اور مجھے خوف ہے کہ وہ مجھے چھوڑ جائے گی" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جو تم نے مقرر کیا ہے اس کو روک لینا جائز نہیں۔ اگر وہ تمہیں چھوڑ جائے تو اس سے اتنالو کہ جتنا اس نے تمہیں چھوڑا ہے۔"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنَ الْمَهْرِ وَ عَلِمَ أَنَّ لَهَا زَوْجاً فَمَا أَخَذَتْهُ فَلَهَا بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا وَ يَحْبِسُ عَنْهَا مَا بَقِيَ عِنْدَهُ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حفص بن البختری سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب مرد پر مہر میں سے کچھ بچتا ہو اور وہ جان لے کہ اس کا تو شوہر ہے تو جتنا عورت نے لے لیا وہ اس عورت کا ہے کیونکہ اسی کے عوض اس نے اس کی فرج کو حلال کیا اور جو اس عورت کا آدمی کے پاس باقی ہے اس کو روک لے"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ أَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ شَهْراً فَأَحْبِسُ عَنْهَا شَيْئاً قَالَ نَعَمْ خُذْ مِنْهَا بِقَدْرِ مَا تُخْلِفُكَ إِنْ كَانَ نِصْفَ شَهْرٍ فَالنِّصْفَ وَ إِنْ كَانَ ثُلُثاً فَالثُّلُثَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے صالح بن سندی سے، اس نے جعفر بن بشیر سے، اس نے عمر بن ابان سے، اس نے عمر بن حنظلہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں نے ایک عورت سے ایک ماہ کیلئے تزویج کی ہے کیا میں اس سے کوئی چیز (حق مہر میں سے) روک سکتا ہوں؟ فرمایا۔ "ہاں، جتنی مقدار میں اس نے چھوڑا ہے اگر آدھا مہینہ چھوڑا ہے تو آدھا اور اگر تیسرا حصہ چھوڑا ہے تو تیسرا حصہ۔

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مِثْلَهُ .

محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے عمر بن حنظلہ سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اسی جیسا روایت کیا ہے۔"

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ مُتْعَةً تَشْتَرِطُ لَهُ أَنْ تَأْتِيَهُ كُلَّ يَوْمٍ حَتَّى تُوَفِّيَهُ شَرْطَهُ أَوْ تَشْتَرِطُ أَيَّاماً مَعْلُومَةً تَأْتِيهِ فِيهَا فَتَعْدِرُ بِهِ فَلَا تَأْتِيهِ عَلَى مَا شَرَطَهُ عَلَيْهَا فَهَلْ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يُحَاسِبَهَا عَلَى مَا لَمْ تَأْتِهِ مِنَ الْأَيَّامِ فَيَحْبِسَ عَنْهَا مِنْ مَهْرِهَا بِحِسَابِ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ يَنْظُرُ مَا قَطَعَتْ مِنَ الشَّرْطِ فَيَحْبِسُ عَنْهَا مِنْ مَهْرِهَا بِمِقْدَارِ مَا لَمْ تَفِ لَهُ مَا خَلَا أَيَّامَ الطَّمْثِ فَإِنَّهَا لَهَا فَلَا يَكُونُ لَهُ إِلَّا مَا أَحَلَّ لَهُ فَرْجَهَا .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک آدمی کسی عورت سے تزویج متعہ کرتا ہے وہ اس سے شرط کرتا ہے کہ وہ ہر روز اس کے پاس آئے گی یہاں تک کہ مدت پوری ہو جائے یا معین ایام کی شرط کرتا ہے کہ وہ اس میں اس کے پاس ضرور آئے گی۔ لیکن وہ اس سے وفا نہیں کرتی اور اپنی شرط پر پورا نہیں اترتی تو کیا اس مرد کیلئے درست ہے کہ وہ اس عورت سے حساب کرے۔ ان دنوں کا کہ جن میں وہ اس کے پاس نہیں آئی اور اس حساب کے مطابق اس سے اس کا حق مہر روک لے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "ہاں۔ وہ دیکھے کہ شرط میں سے اس نے کتنا منقطع کیا ہے اور جس مقدار میں اس نے اس سے وفا نہیں کی اس سے اس کا حق مہر روک لے۔ ماسوائے حیض کے ایام کے کیونکہ وہ اس عورت کے ساتھ خاص ہیں۔ پس مرد کو حق نہیں ماسوائے ان دنوں کے کہ جو اس کی فرج کو اس مرد کیلئے حلال کرتے ہیں۔"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَشْيَمَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ .الرَّيَّانُ بْنُ شَبِيبٍ يَعْنِي أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) الرَّجُلُ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ مُتْعَةً بِمَهْرٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ وَ أَعْطَاهَا بَعْضَ مَهْرِهَا وَ أَخَّرَتْهُ بِالْبَاقِي ثُمَّ دَخَلَ بِهَا وَ عَلِمَ بَعْدَ دُخُولِهِ بِهَا قَبْلَ أَنْ يُوَفِّيَهَا بَاقِيَ مَهْرِهَا أَنَّمَا زَوَّجَتْهُ نَفْسَهَا وَ لَهَا زَوْجٌ مُقِيمٌ مَعَهَا أَ يَجُوزُ لَهُ حَبْسُ بَاقِي مَهْرِهَا أَمْ لَا يَجُوزُ فَكَتَبَ (**عليه السلام**) لَا يُعْطِيهَا شَيْئاً لِأَنَّهَا عَصَتِ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن احمد بن اشیم سے روایت کی ہے کہ ریان بن شبیب نے آپ علیہ السلام یعنی ابو الحسن علیہ السلام کی طرف لکھا۔ ایک آدمی ایک عورت سے مہر معلوم کے ذریعے مدت معلومہ تک کیلئے عقد متعہ کرتا ہے اور اسے کچھ حق مہر بھی دے دیتا ہے اور باقی میں تاخیر کرتا ہے۔ پھر وہ اس کے پاس داخل ہوتا ہے اور دخول کے بعد اس سے پہلے کہ باقی حق مہر دے۔ اس کو پتہ چلتا ہے کہ وہ شوہر والی عورت ہے تو کیا اس مرد کیلئے جائز ہے کہ اس کا باقی حق مہر روک لے یا جائز نہیں ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے تحریر فرمایا۔ ”اس عورت کو کچھ نہ دے کیونکہ اس نے اللہ عزّوجلّ کی نافرمانی کی“۔

باب أَنَّهَا مُصَدَّقَةٌ عَلَى نَفْسِهَا

(عورت اپنی ذات کی تصدیق کرنے والی ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنِّي أَكُونُ فِي بَعْضِ الطُّرُقَاتِ فَأَرَى الْمَرْأَةَ الْحَسْنَاءَ وَ لَا آمَنُ أَنْ تَكُونَ ذَاتَ بَعْلٍ أَوْ مِنَ الْعَوَاهِرِ قَالَ لَيْسَ هَذَا عَلَيْكَ إِنَّمَا عَلَيْكَ أَنْ تُصَدِّقَهَا فِي نَفْسِهَا .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے محمد بن علی سے، اس نے محمد بن اسلم سے، اس نے ابراہیم بن فضل سے، اس نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں کسی راستے پر خوبصورت عورت دیکھتا ہوں اور مجھے نہیں معلوم کہ وہ شوہر دار ہے یا شوہر سے خالی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ تم پر نہیں ہے بے شک تم پر صرف یہ ہے کہ تم اس کے نفس میں اس کی تصدیق کرو۔“

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ مُيَسِّرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَلْقَى الْمَرْأَةَ بِالْفَلَاةِ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا أَحَدٌ فَأَقُولُ لَهَا هَلْ لَكِ زَوْجٌ فَتَقُولُ لَا فَأَتَزَوَّجُهَا قَالَ نَعَمْ هِيَ الْمُصَدَّقَةُ عَلَى نَفْسِهَا .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے فضالہ سے، اس نے میسر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں نے ایک وسیع بیابان میں ایک عورت سے ملاقات کی۔ جس میں کوئی ایک بھی نہ تھا۔ میں نے اس عورت سے کہا ”کیا تمہارا شوہر ہے؟“ تو اس نے کہا ”نہیں“ کیا میں اس سے شادی کر سکتا ہوں؟“ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”ہاں وہ اپنے نفس کی تصدیق کرنے والی ہے“

باب الْأَبْكَارِ (کنواریوں سے متعہ)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْبِكْرَ مُتْعَةً قَالَ يُكْرَهُ لِلْعَيْبِ عَلَى أَهْلِهَا .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حفص بن بختری سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے کنواری سے تزویج متعہ کی فرمایا۔ "مکروہ ہے کیونکہ یہ اس لڑکی کے اہل خانہ کیلئے عیب ہو گا۔"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ وَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْحَلَّالِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَتَمَتَّعَ بِالْبِكْرِ مَا لَمْ يُفْضِ إِلَيْهَا مَخَافَةَ كَرَاهِيَةِ الْعَيْبِ عَلَى أَهْلِهَا .

2۔ محمد بن یحییٰ نے، محمد بن عیسیٰ کے بیٹوں احمد اور عبد اللہ سے، اس نے علی ابن الحکم سے، اس نے زیاد بن ابی الحلال سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "کنواری سے متعہ میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ جب اس کی بکارت زائل نہ کرے اس خوف سے کہ اس کے اہل خانہ کیلئے عیب پسندیدہ نہیں۔"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الْبِكْرِ يَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ مُتْعَةً قَالَ لَا بَأْسَ مَا لَمْ يَفْتَضَّهَا .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن ابی عمیر سے، اس نے محمد بن ابی حمزہ سے، اس نے اپنے کسی دوست سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس کنواری کے بارے میں کہ جس سے ایک شخص نے تزویج متعہ کی۔ فرمایا "کوئی قباحت نہیں ہے جب وہ اس کی بکارت زائل نہ کرے"

4- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَتَمَتَّعُ مِنَ الْجَارِيَةِ الْبِكْرِ قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ مَا لَمْ يَسْتَصْغِرْهَا .

4۔ علی نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل بن دراج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے کنواری لڑکی سے متعہ کیا۔ سوال کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ " اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اگر وہ اسے (بلوغ سے) چھوٹی نہ پائے تو"

5- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ الْجَارِيَةُ ابْنَةُ كَمْ لَا تُسْتَصْبَى ابْنَةُ سِتٍّ أَوْ سَبْعٍ فَقَالَ لَا ابْنَةُ تِسْعٍ لَا تُسْتَصْبَى وَ أَجْمَعُوا كُلُّهُمْ عَلَى أَنَّ ابْنَةَ تِسْعٍ لَا تُسْتَصْبَى إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي عَقْلِهَا ضَعْفٌ وَ إِلَّا فَهِيَ إِذَا بَلَغَتْ تِسْعاً فَقَدْ بَلَغَتْ .

5۔ علی نے اپنے باپ سے، اس نے ابن عمیر سے، اس نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے میں نے عرض کی۔ کتنی عمر کی لڑکی کو بچی نہیں سمجھا جاتا؟ چھ سال یا سات سال کی؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "نہیں۔ نو سال کی لڑکی کو بچی نہیں سمجھا جاتا اور سب کے سب کا اس

بات پر اجماع ہے کہ نو سال کی لڑکی کو بچی نہیں سمجھا جاتا۔ ہاں مگر جب اس کے عقل میں کمزوری ہو بصورت دیگر جب وہ نو سال کی ہو جائے تو وہ بالغ ہو گئی"

باب تَزْوِيجِ الْإِمَاءِ (کنیزوں سے تزویج)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) قَالَ لَا يُتَمَتَّعُ بِالْأَمَةِ إِلَّا بِإِذْنِ أَهْلِهَا .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن رضا علیہ السلام نے فرمایا "کنیز سے متعہ نہیں کر سکتا مگر اس کے مالکوں کی اجازت سے"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَتَزَوَّجَ الْأَمَةَ مُتْعَةً بِإِذْنِ مَوْلَاهَا .

2۔ محمد بن یحییٰ نے عبد اللہ بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے عیسیٰ بن ابی منصور سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "کوئی قباحت نہیں ہے کہ کوئی کنیز سے تزویج متعہ کرے اس کے آقا کی اجازت سے"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) هَلْ لِلرَّجُلِ أَنْ يَتَمَتَّعَ مِنَ الْمَمْلُوكَةِ بِإِذْنِ أَهْلِهَا وَ لَهُ امْرَأَةٌ حُرَّةٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَضِيَتِ الْحُرَّةُ قُلْتُ فَإِنْ أَذِنَتِ الْحُرَّةُ يَتَمَتَّعُ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا "کیا آدمی کیلئے جائز ہے کہ کسی مملوکہ سے اس کے مالک کی اجازت کے ساتھ متعہ کرے ۔ در حالیکہ اس کی آزاد بیوی بھی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "ہاں۔ جب آزاد عورت راضی ہو" میں نے عرض کی۔ "اگر آزاد عورت اجازت دے تو کیا وہ اس سے متعہ کر سکتا ہے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا "ہاں"

وَ رُوِيَ أَيْضاً أَنَّهُ لَا يَجُوزُ أَنْ يُتَمَتَّعَ بِالْأَمَةِ عَلَى الْحُرَّةِ .

"اسی طرح سے یہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ آزاد عورت پر کنیز سے متعہ جائز نہیں ہے۔"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَتَمَتَّعَ الرَّجُلُ بِأَمَةِ الْمَرْأَةِ فَأَمَّا أَمَةُ الرَّجُلِ فَلَا يَتَمَتَّعْ بِهَا إِلَّا بِأَمْرِهِ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے سیف بن عمیرہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "کوئی قباحت نہیں ہے کہ آدمی کسی مملوکہ عورت سے متعہ کرے۔ البتہ مملوکہ آدمی عورت سے متعہ نہیں کر سکتا ماسوائے اپنے آقا کے حکم سے۔"

باب وُقُوعِ الْوَلَدِ (اولاد کا ہو جانا)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**علیه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ أَ رَأَيْتَ إِنْ حَبِلَتْ قَالَ هُوَ وَلَدُهُ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اور ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے ابن ابی نجران اور احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ اگر وہ (متعہ والی) عورت حاملہ ہو جائے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”وہ اس (متعہ کرنے والے مرد) کی اولاد ہو گا۔“

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ غَيْرِهِ قَالَ الْمَاءُ مَاءُ الرَّجُلِ يَضَعُهُ حَيْثُ شَاءَ إِلَّا أَنَّهُ إِذَا جَاءَ وَلَدٌ لَمْ يُنْكِرْهُ وَ شَدَّدَ فِي إِنْكَارِ الْوَلَدِ

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر وغیرہ سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”نطفہ آدمی کا ہے۔ جہاں چاہے اسے رکھے۔ ہاں مگر یہ کہ جب اولاد ہو تو اس کا انکار نہ کرو اور انکار اولاد میں شدت نہ کرو“

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُخْتَارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ جَمِيعاً عَنِ الْفَتْحِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا (**علیه السلام**) عَنِ الشُّرُوطِ فِي الْمُتْعَةِ فَقَالَ الشَّرْطُ فِيهَا بِكَذَا وَ كَذَا إِلَى كَذَا وَ كَذَا فَإِنْ قَالَتْ نَعَمْ فَذَاكَ لَهُ جَائِزٌ وَ لَا تَقُولُ كَمَا أُنْهِيَ إِلَيَّ أَنَّ أَهْلَ الْعِرَاقِ يَقُولُونَ الْمَاءُ مَائِي وَ الْأَرْضُ لَكَ وَ لَسْتُ أَسْقِي أَرْضَكَ الْمَاءَ وَ إِنْ نَبَتَ هُنَاكَ نَبْتٌ فَهُوَ لِصَاحِبِ الْأَرْضِ فَإِنَّ شَرْطَيْنِ فِي شَرْطٍ فَاسِدٌ فَإِنْ رُزِقَتْ وَلَداً قَبْلَهُ وَ الْأَمْرُ وَاضِحٌ فَمَنْ شَاءَ التَّلْبِيسَ عَلَى نَفْسِهِ لَبَّسَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے مختار بن محمد بن مختار سے اور محمد بن الحسن سے، سب نے عبداللہ بن حسن سے، اس نے فتح بن یزید سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن رضا علیہ السلام سے سوال کیا متعہ کی شروط کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ”اس میں شرط ہے اس اس کے عوض اس اس تک پس اگر وہ عورت کہے ہاں۔ تو یہ اس مرد کیلئے جائز ہو گا اور اس طرح نہ کہو۔ جیسا اہل عراق کے بارے میں مجھ تک پہنچا ہے کہ وہ کہتے ہیں۔ پانی میرا ہے اور دھرتی تمہاری ہے اور میں تمہاری دھرتی کو پانی نہیں لگاتا اگر وہاں پر کوئی پودا اگا تو دھرتی کے مالک کا ہو گا کیونکہ ایک عقد میں دو شرطیں فاسد ہیں۔ پس اگر اس کی طرف سے بچہ پیدا ہو اور معاملہ واضح ہو تو جو چاہے کہ اپنے آپ پر خلاف حقیقت ظاہر کرے تو خلاف حقیقت ظاہر کرے“

باب الْمِيرَاثِ (میراث)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**علیه السلام**) يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ مُتْعَةً إِنَّهُمَا يَتَوَارَثَانِ مَا لَمْ يَشْتَرِطَا وَ إِنَّمَا الشَّرْطُ بَعْدَ النِّكَاحِ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے ابن بکیر سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا انہوںؑ نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے متعہ کیا فرمایا اگر انہوں نے شرط نہیں کی تو وہ دونوں ایک دوسرے سے وراثت پائیں گے اور بیشک شرط نکاح کے بعد ہوتی ہے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) قَالَ تَزْوِيجُ الْمُتْعَةِ نِكَاحٌ بِمِيرَاثٍ وَ نِكَاحٌ بِغَيْرِ مِيرَاثٍ فَإِنِ اشْتَرَطَتْ كَانَ وَ إِنْ لَمْ تَشْتَرِطْ لَمْ يَكُنْ .

2 ۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن الرضا علیہ السلام نے فرمایا متعہ کی تزویج میراث کے ساتھ نکاح ہے اور بغیر میراث کے نکاح ہے اگر شرط کیا جائے تو میراث ہو گی اور اگر شرط نہ کی جائے تو نہ ہو گی

وَ رُوِيَ أَيْضاً لَيْسَ بَيْنَهُمَا مِيرَاثٌ اشْتُرِطَ أَوْ لَمْ يُشْتَرَطْ .

اور اسی طرح سے بھی روایت کیا گیا ہے کہ ان کے درمیان میراث نہ ہو گی شرط کیا جائے یا شرط نہ کیا جائے۔

باب النَّوَادِرِ (نوادر)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ بَشِيرِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ بَعَثَتْ إِلَيَّ ابْنَةُ عَمٍّ لِي كَانَ لَهَا مَالٌ كَثِيرٌ قَدْ عَرَفْتَ كَثْرَةَ مَنْ يَخْطُبُنِي مِنَ الرِّجَالِ فَلَمْ أُزَوِّجْهُمْ نَفْسِي وَ مَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي الرِّجَالِ غَيْرَ أَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ أَحَلَّهَا اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ وَ بَيَّنَهَا رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فِي سُنَّتِهِ فَحَرَّمَهَا زُفَرُ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُطِيعَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَوْقَ عَرْشِهِ وَ أُطِيعَ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَ أَعْصِيَ زُفَرَ فَتَزَوَّجْنِي مُتْعَةً فَقُلْتُ لَهَا حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فَأَسْتَشِيرَهُ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَخَبَّرْتُهُ فَقَالَ افْعَلْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكُمَا مِنْ زَوْجٍ .

1 ۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے بشیر بن حمزہ سے اس نے قریش کے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ میرے پاس میری چچازاد نے کہ جو مال کثیر رکھتی تھی پیغام بھیجا کہ میں بہت سوں کو جانتی ہوں کہ جن مردوں نے مجھے شادی کا پیغام بھیجا لیکن میں نے ان سے اپنے آپ کو تزویج نہیں کی میں تمہاری طرف مردوں میں رغبت کی وجہ سے پیغام نہیں بھیج رہی ہوں ہاں مگر یہ کہ مجھ تک پہنچا ہے کہ متعہ کو اللہ عزّوجلّ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنی سنت میں واضح فرمایا ہے اور اس کو زفر (عمر) نے حرام قرار دیا ہے پس مجھے پسند ہے کہ میں اللہ عزّوجلّ کی زمین پر اسکی اطاعت کروں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کروں اور زفر (عمر) کی مخالفت کروں پس تم مجھ سے متعہ کی تزویج کرو میں نے اس سے کہا یہاں تک کہ میں ابو جعفر علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر ان سے مشورہ کروں راوی کہتا ہے کہ میں آپ علیہ السلام کے پاس گیا اور انہیں خبر دی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کرو اللہ عزّوجلّ تم دونوں پر تزویج میں برکت نازل فرمائے۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُونُسَ عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ مُتْعَةً أَيَّاماً مَعْلُومَةً فَتَجِيئُهُ فِي بَعْضِ أَيَّامِهَا فَتَقُولُ إِنِّي قَدْ بَغَيْتُ قَبْلَ مَجِيئِي إِلَيْكَ بِسَاعَةٍ أَوْ بِيَوْمٍ هَلْ لَهُ أَنْ يَطَأَهَا وَ قَدْ أَقَرَّتْ لَهُ بِبَغْيِهَا قَالَ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَطَأَهَا .

2 ۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے یونس سے اس نے اپنے کسی آدمی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے معین دنوں کے لیے ایک عورت سے تزویج متعہ کی پس وہ عورت اس مرد کے پاس اپنے بعض ایام میں جائے اور اس مرد سے کہے کہ میں نے تمہارے پاس آنے سے ایک گھنٹہ پہلے یا ایک دن پہلے زنا کیا ہے کیا اس مرد کو چاہیے کہ وہ اس عورت سے جماع کرے درحالانکہ اس نے اس کے سامنے اپنی بدکاری کا اقرار بھی کیا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا اس مرد کو اس عورت سے جماع نہیں کرنا چاہیے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ أَدْخَلَ جَارِيَةً يَتَمَتَّعُ بِهَا ثُمَّ أُنْسِيَ أَنْ يَشْتَرِطَ حَتَّى وَاقَعَهَا يَجِبُ عَلَيْهِ حَدُّ الزَّانِي قَالَ لَا وَ لَكِنْ يَتَمَتَّعُ بِهَا بَعْدَ النِّكَاحِ وَ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِمَّا أَتَى .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے اپنے کسی دوست سے، اس نے زرعۃ بن محمد سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو ایک کنیز کے پاس جاتا ہے تا کہ اس سے متعہ کرے۔ پھر وہ بھول جاتا ہے کہ اس نے اس سے عقد باندھنا ہے یہاں تک کہ اس سے جماع کر لیتا ہے۔ کیا اس پر زانی کی حد واجب ہے؟ فرمایا "نہیں۔ لیکن اسے چاہیے کہ اس کنیز سے استمتاع نکاح کے بعد کرے اور جو ہوا اس پر اللہ عزّ و جلّ سے استغفار کرے"

4- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عِيسَى بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ بَكَّارِ بْنِ كَرْدَمٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الرَّجُلُ يَلْقَى الْمَرْأَةَ فَيَقُولُ لَهَا زَوِّجِينِي نَفْسَكِ شَهْراً وَ لَا يُسَمِّي الشَّهْرَ بِعَيْنِهِ ثُمَّ يَمْضِي فَيَلْقَاهَا بَعْدَ سِنِينَ قَالَ فَقَالَ لَهُ شَهْرُهُ إِنْ كَانَ سَمَّاهُ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ سَمَّاهُ فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهَا .

4۔ احمد بن محمد نے ہمارے بعض دوستوں سے، اس نے عمر بن العزیز سے، اس نے عیسیٰ بن سلیمان سے، اس نے بکار بن کردم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک آدمی کسی عورت سے ملاقات کرتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ "مجھے اپنا نفس ایک ماہ کیلئے تزویج کرو" لیکن مہینہ معین نہیں کرتا پھر وہ چلا جاتا ہے اور چند سالوں کے بعد اس عورت سے ملتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس کیلئے اس کا مہینہ ہے اگر اس نے مہینہ معین کیا تھا اور اگر اس نے مہینہ معین نہیں کیا تھا اس شخص کا اس عورت پر کوئی حق نہیں ہے"

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا بَأْسَ بِالرَّجُلِ يَتَمَتَّعُ بِالْمَرْأَةِ عَلَى حُكْمِهِ وَ لَكِنْ لَا بُدَّ لَهُ مِنْ أَنْ يُعْطِيَهَا شَيْئاً لِأَنَّهُ إِنْ أُحْدِثَ بِهِ حَدَثٌ لَمْ يَكُنْ لَهَا مِيرَاثٌ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے اپنے کسی دوست سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "مرد کیلئے کوئی قباحت نہیں ہے کہ اگر وہ کسی عورت سے اپنے حکم پر (یعنی اپنی مرضی کے حق مہر پر) متعہ کرے لیکن اس کیلئے ضروری ہے کہ اس عورت کو کوئی چیز دے کیونکہ اگر اس مرد سے کوئی حادثہ ہو جائے تو اس عورت کیلئے میراث نہیں"

6- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى (**عليه السلام**) رَجُلٌ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مُتْعَةً ثُمَّ وَثَبَ عَلَيْهَا أَهْلُهَا فَزَوَّجُوهَا بِغَيْرِ إِذْنِهَا عَلَانِيَةً وَ الْمَرْأَةُ امْرَأَةُ صِدْقٍ كَيْفَ الْحِيلَةُ قَالَ لَا تُمَكِّنْ زَوْجَهَا مِنْ نَفْسِهَا حَتَّى يَنْقَضِيَ شَرْطُهَا وَ عِدَّتُهَا قُلْتُ إِنَّ شَرْطَهَا سَنَةٌ وَ لَا يَصْبِرُ لَهَا زَوْجُهَا وَ لَا أَهْلُهَا سَنَةً قَالَ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ زَوْجُهَا الْأَوَّلُ وَ لْيَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا بِالْأَيَّامِ فَإِنَّهَا قَدِ ابْتُلِيَتْ وَ الدَّارُ دَارُ هُدْنَةٍ وَ الْمُؤْمِنُونَ فِي تَقِيَّةٍ قُلْتُ فَإِنَّهُ تَصَدَّقَ عَلَيْهَا بِأَيَّامِهَا وَ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ إِذَا خَلَا الرَّجُلُ فَلْتَقُلْ هِيَ يَا هَذَا إِنَّ أَهْلِي وَثَبُوا عَلَيَّ فَزَوَّجُونِي مِنْكَ بِغَيْرِ أَمْرِي وَ لَمْ يَسْتَأْمِرُونِي وَ إِنِّي الْآنَ قَدْ رَضِيتُ فَاسْتَأْنِفْ أَنْتَ الْآنَ فَتَزَوَّجْنِي تَزْوِيجاً صَحِيحاً فِيمَا بَيْنِي وَ بَيْنَكَ .

6۔ علی نے اپنے باپ سے، اس نے اپنے کسی دوست سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن موسیٰ علیہ السلام سے عرض کی۔ آدمی کسی عورت سے متعہ کرتا ہے پھر اس عورت کو اس کے اہل خانہ پالیتے ہیں اور اس عورت کی تزویج اس عورت کی اجازت کے بغیر اعلانیہ طور پر کر دیتے ہیں۔ جبکہ وہ عورت سچی عورت ہے۔ اس کا کیا حیلہ ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اپنے شوہر کو خود پر اختیار نہ دے۔ یہاں تک کہ اس کی شرط (مدت متعہ) اور اس کی عدت گزر جائے" میں نے عرض کی۔ اگر اس نے ایک سال شرط کیا تھا اور اس کا شوہر اور اس کے اہل خانہ ایک سال تک صبر نہ کریں تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "تو اس کا پہلا شوہر اللہ کے غضب سے ڈرے اور اس کو باقی ایام بخش دے کیونکہ وہ عورت مبتلا مصیبت ہوئی ہے

اور گھر جنگ بندی کا گھر ہے اور مومنین تقیہ میں ہیں۔"میں نے عرض کی "اگر وہ اس کو اس کے ایام بخش دے اور عدت گزر جائے تو وہ عورت کیا کرے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔جب آدمی تخلیہ میں ہو تو وہ عورت اس سے کہے۔اے فلاں۔میرے گھر والوں نے مجھ پر قابو پا کر میری اجازت کے بغیر میری شادی تجھ سے شادی کر دی اور مجھ سے اجازت نہ لی اور میں اس وقت راضی ہوں۔پس اس وقت نئے سرے سے مجھ سے شادی کرو۔ صحیح شادی یہ تمہارے اور میرے درمیان ہو"

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ مُتْعَةً فَيَحْمِلُهَا مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ فَقَالَ يَجُوزُ النِّكَاحُ الْآخَرُ وَ لَا يَجُوزُ هَذَا .

7۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے معمر بن خلاد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے متعہ کیا اور اسے ایک شہر سے دوسرے شہر لے جاتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا دوسرے نکاح (دائمی) میں جائز ہے متعہ میں جائز نہیں۔

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نُوحِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى عُمَرَ فَقَالَتْ إِنِّي زَنَيْتُ فَطَهِّرْنِي فَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُرْجَمَ فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) فَقَالَ كَيْفَ زَنَيْتِ فَقَالَتْ مَرَرْتُ بِالْبَادِيَةِ فَأَصَابَنِي عَطَشٌ شَدِيدٌ فَاسْتَسْقَيْتُ أَعْرَابِيّاً فَأَبَى أَنْ يَسْقِيَنِي إِلَّا أَنْ أُمَكِّنَهُ مِنْ نَفْسِي فَلَمَّا أَجْهَدَنِي الْعَطَشُ وَ خِفْتُ عَلَى نَفْسِي سَقَانِي فَأَمْكَنْتُهُ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) تَزْوِيجٌ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ .

8 ۔علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوح بن شعیب سے اس نے علی بن حسان سے اس نے عبد الرحمن بن کثیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا خلیفہ دوئم کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا میں نے زنا کیا ہے مجھے پاک کرو، پس خلیفہ دوئم نے حکم دیا اس عورت کو رجم کیا جائے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کو اس کی خبر ہوئی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا تو نے کیسے زنا کیا؟ اس عورت نے کہا میں ایک صحرا سے گزری مجھے شدید پیاس نے گھیر لیا میں نے ایک بدو سے پانی مانگا تو اس نے مجھے پانی پلانے سے انکار کیا مگر بصورت ایں کہ میں اسے اپنا نفس پیش کروں جب مجھے پیاس نے تنگ کیا اور مجھے اپنی جان کا خطرہ ہوا تو اس نے مجھے پانی پلایا اور میں نے اس کو خود پر اختیار دیا تو امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا رب کعبہ کی قسم تزویج ہے

9- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ رَجُلٌ جَاءَ إِلَى امْرَأَةٍ فَسَأَلَهَا أَنْ تُزَوِّجَهُ نَفْسَهَا فَقَالَتْ أُزَوِّجُكَ نَفْسِي عَلَى أَنْ تَلْتَمِسَ مِنِّي مَا شِئْتَ مِنْ نَظَرٍ أَوِ الْتِمَاسٍ وَ تَنَالَ مِنِّي مَا يَنَالُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ إِلَّا أَنَّكَ لَا تُدْخِلُ فَرْجَكَ فِي فَرْجِي وَ تَتَلَذَّذَ بِمَا شِئْتَ فَإِنِّي أَخَافُ الْفَضِيحَةَ قَالَ لَيْسَ لَهُ إِلَّا مَا اشْتُرِطَ .

9۔ علی نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے عمار بن مروان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی ایک آدمی کسی عورت کے پاس جاتا ہے اور اس سے سوال کرتا ہے کہ وہ عورت اپنا نفس اسکو تزویج کر دے اور وہ عورت کہتی ہے میں تمہیں اپنا نفس تزویج کرتی ہوں بنابر اس کے کہ تم مجھے جتنا چاہو دیکھو اور چھوؤ اور مجھ سے ہر وہ چیز حاصل کرو جو آدمی اپنی بیوی سے لیتا ہے سوائے اس کے کہ تم اپنی شرم گاہ میری شرم گاہ میں داخل کرو اس کے علاوہ تم جو لذت اٹھانا چاہو اٹھاؤ کیونکہ مجھے رسوائی کا ڈر ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا مرد کو عورت کی شرط کے علاوہ اختیار نہیں.

10- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ جَمِيعاً عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) لِي وَ لِسُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَدْ حَرَّمْتُ عَلَيْكُمَا الْمُتْعَةَ مِنْ قِبَلِي مَا دُمْتُمَا بِالْمَدِينَةِ لِأَنَّكُمَا تُكْثِرَانِ الدُّخُولَ عَلَيَّ فَأَخَافُ أَنْ تُؤْخَذَا فَيُقَالَ هَؤُلَاءِ أَصْحَابُ جَعْفَرٍ .

10 ۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے علی بن اسباط اور محمد بن الحسین سے ایک ساتھ اسنے حکم بن مسکین سے اس نے عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھے اور سلیمان بن خالد سے فرمایا جب تک تم دونوں مدینہ میں ہو میری طرف سے تم پر متعہ حرام ہے کیونکہ تمہارا میرے پاس آنا بکثرت ہے مجھے خوف ہے کہ تم پکڑے جاؤ اور کہا جائے یہ لوگ جعفر علیہ السلام کے صحابی ہیں۔

باب الرَّجُلُ يُحِلُّ جَارِيَتَهُ لِأَخِيهِ وَ الْمَرْأَةُ تُحِلُّ جَارِيَتَهَا لِزَوْجِهَا

(آدمی اپنی کنیز کو اپنے بھائی کیلئے اور عورت اپنی کنیز کو اس کے شوہر کیلئے حلال کرتی ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ بَعْضَ أَصْحَابِنَا قَدْ رَوَى عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ إِذَا أَحَلَّ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ جَارِيَتَهُ فَهِيَ لَهُ حَلَالٌ فَقَالَ نَعَمْ يَا فُضَيْلُ قُلْتُ لَهُ فَمَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ عِنْدَهُ جَارِيَةٌ لَهُ نَفِيسَةٌ وَ هِيَ بِكْرٌ أَحَلَّ لِأَخِيهِ مَا دُونَ فَرْجِهَا أَ لَهُ أَنْ يَفْتَضَّهَا قَالَ لَا لَيْسَ لَهُ إِلَّا مَا أَحَلَّ لَهُ مِنْهَا وَ لَوْ أَحَلَّ لَهُ قُبْلَةً مِنْهَا لَمْ يَحِلَّ لَهُ مَا سِوَى ذَلِكَ قُلْتُ أَ رَأَيْتَ إِنْ أَحَلَّ لَهُ مَا دُونَ الْفَرْجِ فَغَلَبَتْهُ الشَّهْوَةُ فَافْتَضَّهَا قَالَ لَا يَنْبَغِي لَهُ ذَلِكَ قُلْتُ فَإِنْ فَعَلَ أَ يَكُونُ زَانِياً قَالَ لَا وَ لَكِنْ يَكُونُ خَائِناً وَ يَغْرَمُ لِصَاحِبِهَا عُشْرَ قِيمَتِهَا إِنْ كَانَتْ بِكْراً وَ إِنْ لَمْ تَكُنْ بِكْراً فَنِصْفَ عُشْرِ قِيمَتِهَا .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد اور علی بن ابراہیم سے اس نے اپنے باپ سے، اس نے ایک ساتھ ابن محبوب سے، اس نے جمیل بن صالح سے، اس نے فضیل بن یسار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! ہمارے کسی دوست نے آپ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب کوئی شخص اپنی کنیز کو اپنے بھائی کیلئے حلال قرار دے تو وہ اس کیلئے حلال ہو جاتی ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”ہاں اے فضیل! “میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارے میں کہ جس کے پاس ایک صاف ستھری کنیز ہو اور وہ کنواری ہو اور وہ شخص اس کنیز کو اپنے بھائی کیلئے حلال کرتا ہے۔ کیا اس کے بھائی کو حق ہے کہ وہ اس کنیز کی بکارت زائل کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”نہیں۔ اس کیلئے اس سے زائد نہیں ہے کہ جس چیز کو اس کے بھائی نے اس کنیز میں حلال قرار دیا ہے اس کے علاوہ اس کیلئے حلال نہیں۔“ میں نے عرض کی۔ کیا دیکھتے ہیں آپ علیہ السلام کہ اگر وہ اس کیلئے شرمگاہ کے علاوہ حلال کرے اور اس پر شہوت کا غلبہ ہو جائے اور وہ اس کی بکارت زائل کر دے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ”اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے“ میں نے عرض کی۔ ”اگر وہ ایسا کرے تو کیا وہ زانی ہو گا؟“ آپ علیہ السلام نے فرمایا ”نہیں۔ لیکن وہ خائن ہو گا اور اس کنیز کے مالک کو جرمانہ دے گا۔ اگر وہ کنیز کنواری ہے تو قیمت کا دسواں حصہ اور اگر کنیز کنواری نہ ہو تو قیمت کے دسویں حصے کا آدھا دے گا

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ وَ حَدَّثَنِي رِفَاعَةُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّ رِفَاعَةَ قَالَ الْجَارِيَةُ النَّفِيسَةُ تَكُونُ عِنْدِي .

حسن ابن محبوب نے کہا۔ مجھے رفاعۃ نے بیان کیا۔ اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اسی جیسی روایت بیان کی ہے۔ ماسوائے اس کے کہ رفاعہ نے کہا۔ ”نفسیہ کنیز میرے پاس تھی۔“

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ امْرَأَةٍ أَحَلَّتْ لِابْنِهَا فَرْجَ جَارِيَتِهَا قَالَ هُوَ لَهُ حَلَالٌ قُلْتُ أَ فَيَحِلُّ لَهُ ثَمَنُهَا قَالَ لَا إِنَّمَا يَحِلُّ لَهُ مَا أَحَلَّتْهُ لَهُ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور محمد بن یحییٰ سے، اس نے احمد بن محمد سے اور علی بن ابراہیم سے اس نے اپنے باپ سے ایک ساتھ ، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابن رئاب سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس عورت کے بارے میں سوال کیا کہ جس نے اپنی کنیز کی شرمگاہ اپنے بیٹے پر حلال قرار دی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”وہ اس کیلئے حلال ہے“ میں نے عرض کی۔ کیا اس کیلئے اس کی قیمت بھی حلال ہو گی؟ فرمایا ”نہیں۔ فقط وہ حلال ہو گا جو اس کی ماں نے اس کیلئے حلال قرار دیا۔“

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ يُحِلُّ لِأَخِيهِ فَرْجَ جَارِيَتِهِ قَالَ نَعَمْ لَهُ مَا أَحَلَّ لَهُ مِنْهَا .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے عبدالکریم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک آدمی اپنے بھائی کیلئے اپنی کنیز کی شرمگاہ حلال کرتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا” ہاں اس کیلئے حلال ہے اس کنیز میں سے جو اس نے اس کیلئے حلال قرار دیا۔“

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنَّ امْرَأَتِي أَحَلَّتْ لِي جَارِيَتَهَا فَقَالَ انْكِحْهَا إِنْ أَرَدْتَ قُلْتُ أَبِيعُهَا قَالَ لَا إِنَّمَا أُحِلَّ لَكَ مِنْهَا مَا أَحَلَّتْ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے حماد بن عیسیٰ سے، اس نے حسین بن مختار سے، اس نے ابو بکر حضرمی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی ”میری بیوی نے اپنی کنیز میرے لیے حلال قرار دی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”اگر چاہو تو اس سے جماع کر سکتے ہو“ میں نے عرض کی۔ ”کیا میں اسے بیچ سکتا ہوں؟“ فرمایا ”نہیں اس کنیز میں سے تمہارے لیے وہ حلال ہے جو تمہاری بیوی نے اس میں سے تمہارے لیے قرار دیا ہے“

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سُلَيْمٍ الْفَرَّاءِ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يُحِلُّ فَرْجَ جَارِيَتِهِ لِأَخِيهِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ قُلْتُ فَإِنَّهُ أَوْلَدَهَا قَالَ يَضُمُّ إِلَيْهِ وَلَدَهُ وَ يَرُدُّ الْجَارِيَةَ إِلَى صَاحِبِهَا قُلْتُ فَإِنَّهُ لَمْ يَأْذَنْ لَهُ فِي ذَلِكَ قَالَ إِنَّهُ قَدْ حَلَّلَهُ مِنْهَا فَهُوَ لَا يَأْمَنُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے سلیم الفداء سے، اس نے حریز سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی کنیز کی شرمگاہ اپنے بھائی کیلئے حلال قرار دی۔ فرمایا۔ ”اس میں کوئی قباحت نہیں ہے“ میں نے عرض کی۔ ”کیا وہ اس سے اولاد پیدا کر سکتا ہے؟“ فرمایا۔ ”وہ اپنی اولاد اپنے پاس رکھے گا اور کنیز اس کے مالک کو واپس کر دے گا“ میں نے عرض کی ”اگر کنیز کا مالک اسے اس کی اجازت نہ دے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”اس نے اس کنیز سے وہ چیز حلال قرار دی ہے کہ جس میں اس سے امان نہیں“(اولاد ہونے سے)

6- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سُلَيْمٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) الرَّجُلُ يُحِلُّ جَارِيَتَهُ لِأَخِيهِ فَقَالَ لَا بَأْسَ قَالَ فَقُلْتُ إِنَّهَا جَاءَتْ بِوَلَدٍ قَالَ يَضُمُّ إِلَيْهِ وَلَدَهُ وَ يَرُدُّ الْجَارِيَةَ عَلَى صَاحِبِهَا قُلْتُ إِنَّهُ لَمْ يَأْذَنْ لَهُ فِي ذَلِكَ قَالَ إِنَّهُ قَدْ أَذِنَ لَهُ وَ هُوَ لَا يَأْمَنُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ .

6۔ علی نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے سلیم سے، اس نے حریز سے، اس نے زرارہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی۔ "ایک شخص نے اپنی کنیز اپنے بھائی کیلئے حلال کر دی؟" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "کوئی قباحت نہیں" میں نے عرض کی۔ "اگر وہ بچہ پیدا کرے" فرمایا "بچہ اس کے باپ کے پاس رکھا جائے گا اور کنیز اس کے مالک کو پلٹا دی جائے گی" میں نے عرض کی۔ "اس نے بچہ پیدا کرنے بارے میں اجازت نہ دی تھی" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس نے اجازت دی تو اس میں اس بات (بچہ ہونے سے) سے امان نہیں ہے۔"

7- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ أَحِلِّي لِي جَارِيَتَكِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ تَرَانِي مُنْكَشِفاً فَتُحِلُّهَا لَهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لَهُ مِنْهَا إِلَّا ذَاكَ وَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَمَسَّهَا وَ لَا يَطَأَهَا وَ زَادَ فِيهِ هِشَامٌ أَ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهَا قَالَ لَا يَحِلُّ لَهُ إِلَّا الَّذِي قَالَتْ .

7۔ علی نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہشام بن سالم اور حفص بن بختری سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنی بیوی سے کہتا ہے۔ "میرے لیے اپنی کنیز حلال کرو کیونکہ مجھے پسند نہیں کہ وہ مجھے عریاں حالت میں دیکھے" پس اس عورت نے اپنے شوہر کیلئے اس کو حلال قرار دیا" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس مرد کیلئے اس کنیز سے اس کے علاوہ کچھ حلال نہ ہو گا۔ اس کو حق نہیں کہ وہ اس کنیز کو مس کرے یا اس سے جماع کرے" اور ہشام نے اس میں اضافہ کیا۔ کیا اسے حق ہے کہ وہ اس سے جماع کرے؟۔ فرمایا۔ "اس کیلئے حلال نہیں مگر وہ کہ جو اس کی بیوی نے کہا"

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) عَنِ امْرَأَةٍ أَحَلَّتْ لِي جَارِيَتَهَا فَقَالَ ذَاكَ لَكَ قُلْتُ فَإِنْ كَانَتْ تَمْزَحُ قَالَ وَ كَيْفَ لَكَ بِمَا فِي قَلْبِهَا فَإِنْ عَلِمْتَ أَنَّهَا تَمْزَحُ فَلَا .

8۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا اس عورت کے بارے میں کہ جس نے اپنی کنیز میرے لیے حلال کی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "وہ تمہاری ہے؟" میں نے عرض کی۔ "اگر وہ مزاح کرے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جو اس کے دل میں ہے تم کیسے جانتے ہو اور اگر تم جان لو کہ وہ مزاح کر رہی ہے تو پھر نہیں"

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي شِبْلٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) رَجُلٌ مُسْلِمٌ ابْتُلِيَ فَفَجَرَ بِجَارِيَةِ أَخِيهِ فَمَا تَوْبَتُهُ قَالَ يَأْتِيهِ فَيُخْبِرُهُ وَ يَسْأَلُهُ أَنْ يُجْعَلَ مِنْ ذَلِكَ فِي حِلٍّ وَ لَا يَعُودُ قَالَ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَجْعَلْهُ مِنْ ذَلِكَ فِي حِلٍّ قَالَ قَدْ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ هُوَ زَانٍ خَائِنٌ قَالَ قُلْتُ فَالنَّارُ مَصِيرُهُ قَالَ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ (**صلى الله عليه وآله**) وَ شَفَاعَتُنَا تَحْبِطُ بِذُنُوبِكُمْ يَا مَعْشَرَ الشِّيعَةِ فَلَا تَعُودُونَ وَ تَتَّكِلُونَ عَلَى شَفَاعَتِنَا فَوَ اللَّهِ مَا يَنَالُ شَفَاعَتَنَا إِذَا رَكِبَ هَذَا حَتَّى يُصِيبَهُ أَلَمُ الْعَذَابِ وَ يَرَى هَوْلَ جَهَنَّمَ .

9۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے صالح بن عقبہ سے، اس نے ابو شبل سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک مسلمان مرد مبتلا ہوتا ہے اور اپنے بھائی کی کنیز سے زنا کرتا ہے اس کی توبہ کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اس کے پاس جائے اور اسے خبر دے اور اس سے سوال کرے کہ وہ یہ حلال قرار دے اور وہ اس کا اعادہ نہ کرے گا۔" میں نے عرض کی۔ "اگر وہ اسے حلال قرار نہ دے تو؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا "وہ اللہ عزّ و جلّ سے ملے گا تو زانی اور خائن ہو گا" میں نے عرض کی۔ "جہنم اس کا ٹھکانہ ہو گی؟" آپ علیہ

السلام نے فرمایا۔ ”محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہماریؑ شفاعت تمہارے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے۔ اے شیعو! گناہوں پر اصرار نہ کرو اور ہماریؑ شفاعت کے بھروسے پر گناہ نہ کرو۔ اللہ کی قسم جو ایسا کرے گا وہ ہماریؑ شفاعت نہ پائے گا۔ جب تک اسے دردناک عذاب نہ گھیرے اور وہ جہنم کی وادی نہ دیکھے۔“

10- وَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَنْكِحُ جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ ثُمَّ يَسْأَلُهَا أَنْ تَجْعَلَهُ فِي حِلٍّ فَتَأْبَى فَيَقُولُ إِذاً لَأُطَلِّقَنَّكِ وَ يَجْتَنِبُ فِرَاشَهَا فَتَجْعَلُهُ فِي حِلٍّ فَقَالَ هَذَا غَاصِبٌ فَأَيْنَ هُوَ مِنَ اللُّطْفِ .

10۔ انہی اسناد کے ساتھ صالح بن عقبہ سے، اس نے سلیمان بن صالح سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی بیوی کی کنیز سے جماع کیا۔ پھر اس نے اپنی بیوی سے سوال کیا وہ اس جماع کو حلال میں قرار دے۔ پس اس عورت نے انکار کیا تو وہ کہتا ہے۔ ”تب میں تمہیں ضرور طلاق دوں گا۔“ اور وہ اس کے بستر سے اجتناب کرتا ہے اور وہ عورت اس کیلئے حلال میں قرار دیتی ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”یہ مرد غاصب ہے پس اس کی مہربانی کہاں ہے“

11- وَ عَنْهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الرَّجُلُ يَخْدَعُ امْرَأَتَهُ فَيَقُولُ اجْعَلِينِي فِي حِلٍّ مِنْ جَارِيَتِكِ تَمْسَحُ بَطْنِي وَ تَعْمِزُ رِجْلِي وَ مِنْ مَسِّي إِيَّاهَا يَعْنِي بِمَسِّهِ إِيَّاهَا النِّكَاحَ فَقَالَ الْخَدِيعَةُ فِي النَّارِ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يُرِدْ بِذَلِكَ الْخَدِيعَةَ قَالَ يَا سُلَيْمَانُ مَا أَرَاكَ إِلَّا تَخْدَعُهَا عَنْ بُضْعِ جَارِيَتِهَا

11۔ اور اس نے سلیمان بن صالح سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک آدمی اپنی بیوی سے دھوکہ کرتا ہے اور اس سے کہتا ہے ”تم اپنی کنیز میں سے میرے لیے حلال کرو۔ وہ میرے جسم کو مس کرے اور میرے پاؤں دبائے اور اس طرح میرا اس کو چھونا یعنی اس کا جماع کے ساتھ مس کرنا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ”دھوکے باز جہنم میں ہے“ اور میں نے عرض کی۔ ”اگر وہ اس کے ذریعے دھوکہ بازی کا ارادہ نہ کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ”اے سلیمان تم دیکھو گے تو وہ اپنی بیوی کو اس کی کنیز کی عزت کا دھوکہ دے گا۔“

12- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ وَ سَعْدِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي امْرَأَةِ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهَا الْخَادِمُ قَدْ فَجَرَتْ فَيَحْتَاجُ إِلَى لَبَنِهَا قَالَ مُرْهَا فَتُحَلِّلُهَا يَطِيبُ اللَّبَنُ .

12۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہشام بن سالم اور جمیل بن دراج سے اور سعد بن ابی خلف سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کی بیوی کے بارے میں کہ جس کا ایک مرد خادم ہے کہ جس سے اس نے زنا کیا ہے وہ اس کے دودھ کا محتاج ہے۔ فرمایا۔ اس عورت سے سختی کرے اور اس کیلئے حلال کرے تا کہ عمدہ طریقے سے دودھ پلائے“

13- وَ بِإِسْنَادِهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ مَمْلُوكَةٌ فَوَلَدَتْ مِنَ الْفُجُورِ فَكَرِهَ مَوْلَاهَا أَنْ تُرْضِعَ لَهُ مَخَافَةَ أَلَّا يَكُونَ ذَلِكَ جَائِزاً لَهُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَحَلِّلْ خَادِمَكَ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى يَطِيبَ اللَّبَنُ .

13۔ اس نے انہی اسناد کے ساتھ ابن ابی عمیر سے، اس نے جمیل بن دراج سے، اس نے اپنے کسی دوست سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس کی ایک کنیز تھی اور اس کنیز نے زنا سے بچہ پیدا کیا اور اس کے آقا نے کراہت کی۔ اس سے کہ وہ اس بچے کو دودھ پلائے اس خوف سے کہ وہ اس کیلئے جائز نہ ہو گا۔ فرمایا۔ ”اپنے خادم کیلئے اس میں حلیت قرار دو۔ یہاں تک کہ وہ اسے عمدہ طریقے سے دودھ پلائے“

باب الرَّجُلِ تَكُونُ لِوَلَدِهِ الْجَارِيَةُ يُرِيدُ أَنْ يَطَأَهَا

(آدمی اپنے بیٹے کی کنیز سے جماع کا ارادہ کرتا ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ سِرْحَانَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) رَجُلٌ تَكُونُ لِبَعْضِ وُلْدِهِ جَارِيَةٌ وَ وُلْدُهُ صِغَارٌ فَقَالَ لَا يَصْلُحُ أَنْ يَطَأَهَا حَتَّى يُقَوِّمَهَا قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ يَأْخُذَهَا وَ يَكُونُ لِوَلَدِهِ عَلَيْهِ ثَمَنُهَا .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے ابن ابی نصر سے، اس نے داؤد بن سرحان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک آدمی کہ جس کے کسی بیٹے کی ایک کنیز ہے اور اس کا بیٹا چھوٹا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”درست نہیں ہے کہ وہ شخص اس کنیز سے جماع کرے جب تک اس کی مناسب قیمت مقرر نہ کرے البتہ اسے لے اور اس کے بیٹے کیلئے اس شخص پر کنیز کی قیمت ادھار ہو گی“

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لِبَعْضِ وُلْدِهِ جَارِيَةٌ وَ وُلْدُهُ صِغَارٌ هَلْ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَطَأَهَا فَقَالَ يُقَوِّمُهَا قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ يَأْخُذُهَا وَ يَكُونُ لِوَلَدِهِ عَلَيْهِ ثَمَنُهَا .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن نعمان سے، اس نے ابو صباح سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ اس کے کسی بیٹے کی ایک کنیز ہو اور اس کا بیٹا چھوٹا ہو۔ کیا اس کیلئے درست ہے کہ وہ اس کنیز سے جماع کرے؟ فرمایا” اس کی مناسب قیمت معین کرے پھر اسے خرید لے اور اس پر اس کے بیٹے کیلئے اس کنیز کی قیمت ہو گی“

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ تَكُونُ لِابْنِهِ جَارِيَةٌ أَ لَهُ أَنْ يَطَأَهَا فَقَالَ يُقَوِّمُهَا عَلَى نَفْسِهِ قِيمَةً وَ يُشْهِدُ عَلَى نَفْسِهِ بِثَمَنِهَا أَحَبُّ إِلَيَّ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عبد الرحمن بن حجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن موسیٰ علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک آدمی کے بیٹے کی کنیز ہے کیا اسے حق ہے کہ وہ اس کنیز سے جماع کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”وہ اس کنیز کی خود پر خرید کرے اور اس کی قیمت کو خود پر گواہی دے میرے نزدیک یہ پسندیدہ ہے“

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) فِي جَارِيَةٍ لِابْنٍ لِي صَغِيرٍ أَ يَجُوزُ لِي أَنْ أَطَأَهَا فَكَتَبَ لَا حَتَّى تُخَلِّصَهَا .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام کی خدمت اقدس میں لکھا اس بارے میں کہ میرے چھوٹے سے بیٹے کی ایک کنیز ہے کیا میرے لیے جائز ہے۔ کہ میں اس کنیز سے جماع کروں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”یہاں تک کہ تو اسے مخلص کرے (یعنی خریدے)۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) إِنِّي كُنْتُ وَهَبْتُ لِابْنَتِي جَارِيَةً حَيْثُ زَوَّجْتُهَا فَلَمْ تَزَلْ عِنْدَهَا فِي بَيْتِ زَوْجِهَا حَتَّى مَاتَ زَوْجُهَا فَرَجَعَتْ إِلَيَّ هِيَ وَ الْجَارِيَةُ أَ فَيَحِلُّ لِيَ الْجَارِيَةُ أَنْ أَطَأَهَا فَقَالَ قَوِّمْهَا بِقِيمَةٍ عَادِلَةٍ وَ أَشْهِدْ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ إِنْ شِئْتَ فَطَأْهَا .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن رضاعلیہ السلام سے سوال کیا کہ جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی کی تو اسے ایک کنیز ہبہ کی جو اس کے پاس اس کے شوہر کے گھر میں رہی۔ یہاں تک کہ وہ مر گیااور وہ اور اس کی کنیز میرے پاس واپس آ گئی کیا میرے لیے وہ کنیز حلال ہے کہ میں اس سے جماع کروں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" اس کی مناسب قیمت معین کر اور خود پر اس کی قیمت کی گواہی دے پھر اگر تو چاہے تو اس سے جماع کر"

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**علیه السلام**) فَقُلْتُ إِنَّ بَعْضَ أَصْحَابِنَا رَوَى أَنَّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَنْكِحَ جَارِيَةَ ابْنِهِ وَ جَارِيَةَ ابْنَتِهِ وَ لِيَ ابْنَةٌ وَ ابْنٌ وَ لِابْنَتِي جَارِيَةٌ اشْتَرَيْتُهَا لَهَا مِنْ صَدَاقِهَا أَ فَيَحِلُّ لِي أَنْ أَطَأَهَا فَقَالَ لَا إِلَّا بِإِذْنِهَا قَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ أَ لَيْسَ قَدْ جَاءَ أَنَّ هَذَا جَائِزٌ قَالَ نَعَمْ ذَاكَ إِذَا كَانَ هُوَ سَبَبَهُ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ وَ أَوْمَأَ نَحْوِي بِالسَّبَّابَةِ فَقَالَ إِذَا اشْتَرَيْتَ أَنْتَ لِابْنَتِكَ جَارِيَةً أَوْ لِابْنِكَ وَ كَانَ الِابْنُ صَغِيراً وَ لَمْ يَطَأْهَا حَلَّ لَكَ أَنْ تَفْتَضَّهَا فَتَنْكِحَهَا وَ إِلَّا فَلَا إِلَّا بِإِذْنِهِمَا .

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے موسیٰ بن جعفر سے، اس نے عمرو بن سعید سے، اس نے حسن بن صدقہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے سوال کیا اور میں نے عرض کی۔ ہمارے کسی دوست نے روایت کی ہے کہ "آدمی کو حق ہے کہ وہ اپنے بیٹے یا بیٹی کی کنیز سے جماع کر سکتا ہے؟" اور میری بھی ایک بیٹی اور بیٹا ہے اور میری بیٹی کی ایک کنیز ہے کہ جسے میں نے اس کے حق مہر سے اس کیلئے خریدا ہے؟ کیا میرے لیے حلال ہے کہ میں اس سے جماع کروں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "نہیں۔ مگر اس کی (تمہاری بیٹی کی) اجازت سے، حسن بن جہم نے کہا۔ کیا ایسا نہیں پہنچا کہ یہ جائز ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "ہاں۔ یہ درست ہے جب وہ اس کا سبب ہو" پھر آپ علیہ السلام میری طرف متوجہ ہوئے اور اپنی انگلی سے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ "جب تم اپنی بیٹی یا بیٹے کیلئے کنیز خرید و اور بیٹا چھوٹا ہو اور اس نے اس سے جماع نہ کیا ہو تو تمہارے لئے حلال ہے کہ تم اس کی بکارت زائل کرو اور اس سے جماع کرو۔ بصورت دیگر نہیں ماسوائے ان کی اجازت کے"

باب اسْتِبْرَاءِ الْأَمَةِ (کنیز کا استبراء)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً وَ لَمْ يَكُنْ لَهَا زَوْجٌ أَ يَسْتَبْرِئُ رَحِمَهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَإِنْ كَانَتْ لَمْ تَحِضْ فَقَالَ أَمْرُهَا شَدِيدٌ فَإِنْ هُوَ أَتَاهَا فَلَا يُنْزِلِ الْمَاءَ حَتَّى يَسْتَبِينَ أَ حُبْلَى هِيَ أَمْ لَا قُلْتُ وَ فِي كَمْ تَسْتَبِينُ لَهُ قَالَ فِي خَمْسَةٍ وَ أَرْبَعِينَ يَوْماً .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سماعہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے کنیز خریدی اور اس کنیز کا شوہر نہ تھا کیا اس کے رحم کا استبراء کرے؟ فرمایا۔ "ہاں۔ میں نے عرض کی۔ اور اگر اس کنیز کو حیض نہ آتا ہو؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اسکا معاملہ سخت ہے اگر وہ اس سے جماع کرے تو نطفہ کا پانی نہ ڈالے۔ یہاں تک کہ واضح ہو جائے کہ وہ حاملہ ہے یا نہیں" میں نے عرض کی۔ کتنے عرصے میں اس کی حالت واضح ہو جائے گی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "پینتالیس دن"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**علیه السلام**) قَالَ فِي رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهَا يَطَؤُهَا أَ يَسْتَبْرِئُ رَحِمَهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ جَارِيَةٌ لَمْ تَحِضْ كَيْفَ يُصْنَعُ بِهَا قَالَ أَمْرُهَا شَدِيدٌ غَيْرَ أَنَّهُ إِنْ أَتَاهَا فَلَا يُنْزِلْ عَلَيْهَا حَتَّى يَسْتَبِينَ لَهُ إِنْ كَانَ بِهَا حَبَلٌ قُلْتُ وَ فِي كَمْ يَسْتَبِينُ لَهُ قَالَ فِي خَمْسٍ وَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک ایسی کنیز خریدی۔ جس کا مالک نہ تھا کہ جو اس سے جماع کرتا کیا اس کے رحم کا استبراء کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "ہاں" میں نے عرض کی۔ "کنیز کو حیض نہیں آتا تو اس کے ساتھ کیا کرے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس کا معاملہ سخت ہے ہاں مگر یہ کہ جب اس کے پاس جائے تو اس میں نطفہ کا پانی نہ ڈالے۔ یہاں تک کہ اگر اسے حمل ہے تو ظاہر ہو جائے" میں نے عرض کی۔ اس عورت کا معاملہ کتنے وقت میں اس پر ظاہر ہو گا؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "پینتالیس راتوں میں"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَوْ لِأَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) الْجَارِيَةُ يَشْتَرِيهَا الرَّجُلُ وَ هِيَ لَمْ تُدْرِكْ أَوْ قَدْ يَئِسَتْ مِنَ الْمَحِيضِ قَالَ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِأَنْ لَا يَسْتَبْرِئَهَا .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے ہشام بن حارث سے، اس نے عبد اللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام یا ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی۔ ایسی کنیز کہ جسے آدمی خریدتا ہے۔ درحالیکہ وہ بالغ نہیں ہوتی یا حیض سے یسہ ہوتی ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس میں کوئی قباحت نہیں کہ وہ اس کا استبراء نہ کرے"

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ فِي الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْأَمَةَ مِنْ رَجُلٍ فَيَقُولُ إِنِّي لَمْ أَطَأْهَا فَقَالَ إِنْ وَثِقَ بِهِ فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَأْتِيَهَا وَ قَالَ فِي رَجُلٍ يَبِيعُ الْأَمَةَ مِنْ رَجُلٍ فَقَالَ عَلَيْهِ أَنْ يَسْتَبْرِئَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَبِيعَ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حفص بن بختری سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک شخص سے کنیز خریدی اور وہ کہتا ہے کہ میں نے اس سے جماع نہیں کیا۔ فرمایا۔ "اگر وہ اس پر اعتماد کرتا ہے تو کوئی قباحت نہیں کہ وہ اس سے جماع کرے۔" اور آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے کسی شخص کو کنیز بیچی فرمایا۔ "اس پر واجب ہے کہ اس کنیز کو بیچنے سے پہلے اس کا استبراء کرے۔"

5- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ رَبِيعِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الْجَارِيَةِ الَّتِي لَمْ تَبْلُغِ الْمَحِيضَ وَ يُخَافُ عَلَيْهَا الْحَبَلُ فَقَالَ يَسْتَبْرِئُ رَحِمَهَا الَّذِي يَبِيعُهَا بِخَمْسٍ وَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَ الَّذِي يَشْتَرِيهَا بِخَمْسٍ وَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً .

5۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے اپنے کسی دوست سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے ربیع بن قاسم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس کنیز کے بارے میں کہ جو حیض کو نہیں پہنچی اور اس کے حمل ہونے کا خوف ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جو اسے بیچے وہ اس کے رحم کا پینتالیس رات استبراء کرے اور جو اسے خریدے وہ بھی اس کے رحم کا پینتالیس راتوں تک استبراء کرے۔

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ ابْتَاعَ جَارِيَةً وَ لَمْ تَطْمَثْ قَالَ إِنْ كَانَتْ صَغِيرَةً وَ لَا يُتَخَوَّفُ عَلَيْهَا الْحَبَلُ فَلَيْسَ بِهِ عَلَيْهَا عِدَّةٌ وَ لْيَطَأْهَا إِنْ شَاءَ وَ إِنْ كَانَتْ قَدْ بَلَغَتْ وَ لَمْ تَطْمَثْ فَإِنَّ عَلَيْهَا الْعِدَّةَ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً وَ هِيَ حَائِضٌ قَالَ إِذَا طَهُرَتْ فَلْيَمَسَّهَا إِنْ شَاءَ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک ایسی کنیز خریدی جس نے حیض نہیں دیکھا فرمایا۔ اگر وہ چھوٹی ہے تو اس پر حمل کا خوف نہیں ہے اور اس پر عدت

بھی نہیں ہے پس اگر (جوان ہو جائے تو) وہ چاہے تو اس سے جماع کرے اور اگر وہ کنیز بالغ ہے مگر حیض نہیں دیکھا تو اس پر عدت واجب ہے" میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا۔ ایک شخص کنیز خرید تا ہے در حالیکہ وہ حائضہ ہوتی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب وہ پاک ہو جائے تو اگر چاہے تو اسے مس (جماع) کر سکتا ہے"

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَ لَمْ تَحِضْ قَالَ يَعْتَزِلُهَا شَهْراً إِنْ كَانَتْ قَدْ مُسَّتْ قَالَ أَ فَرَأَيْتَ إِنِ ابْتَاعَهَا وَ هِيَ طَاهِرٌ وَ زَعَمَ صَاحِبُهَا أَنَّهُ لَمْ يَطَأْهَا مُنْذُ طَهُرَتْ قَالَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ أَمِيناً فَمَسَّهَا وَ قَالَ إِنَّ ذَا الْأَمْرَ شَدِيدٌ فَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَتَحَفَّظْ لَا تُنْزِلْ عَلَيْهَا .

7۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک کنیز خریدی در حالیکہ وہ حیض نہیں دیکھتی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ " اگر اس سے جماع کیا گیا تھا تو اسے ایک مہینہ علیحدہ رہنے دے" راوی نے کہا۔ اگر آپ علیہ السلام دیکھیں کہ اس نے اسے خریدا تو وہ طاہر تھی اور اس کے مالک کا گمان ہو کہ اس نے اس کے طاہر ہونے کے بعد اس سے جماع نہیں کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اگر وہ تمہارے نزدیک امین ہے تو اس کنیز سے جماع کر سکتے ہو" اور فرمایا "اس کا امر شدید (سخت ہے) اگر تم لازمی طور پر کرنا ہی چاہتے ہو تو خیال کرو کہ اس میں نطفہ کا پانی نہ ڈالو"

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ الْحَسَنِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً وَ هِيَ طَامِثٌ أَ يَسْتَبْرِئُ رَحِمَهَا بِحَيْضَةٍ أُخْرَى أَمْ تَكْفِيهِ هَذِهِ الْحَيْضَةُ فَقَالَ لَا بَلْ تَكْفِيهِ هَذِهِ الْحَيْضَةُ فَإِنِ اسْتَبْرَأَهَا بِأُخْرَى فَلَا بَأْسَ هِيَ بِمَنْزِلَةِ فَضْلٍ .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے اپنے بھائی حسن سے، اس نے زرعہ بن محمد سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کنیز خرید تا ہے در حالیکہ وہ حائضہ ہوتی ہے کیا اس کے رحم کا ایک اور حیض سے استبراء کرے یا اس کیلئے یہی ایک حیض کافی ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ نہیں بلکہ اس کیلئے وہی حیض کافی ہے؟ اور اگر وہ اس کا استبراء ایک اور حیض سے کرے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے کیونکہ یہ بمنزلہ فضل کے ہے"

9- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ حُمْرَانَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى أَمَةً هَلْ يُصِيبُ مِنْهَا دُونَ الْغِشْيَانِ وَ لَمْ يَسْتَبْرِئْهَا قَالَ نَعَمْ إِذَا اسْتَوْجَبَهَا وَ صَارَتْ مِنْ مَالِهِ فَإِنْ مَاتَتْ كَانَتْ مِنْ مَالِهِ .

9۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے موسیٰ بن بکر سے، اس نے زرارۃ سے، اس نے حمران سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک کنیز خریدی نہ وہ اسے اپنے پاس لایا اور نہ اس کا استبراء کیا۔ اگر اسے کچھ ہو جائے تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "ہاں۔ جب بیع سے واجب ہو گئی اور وہ اس کے مال میں سے ہو گئی اب اگر وہ مر جائے تو اس کے مال میں سے ہے"

10- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ جَارِيَةً بِثَمَنٍ مُسَمًّى ثُمَّ افْتَرَقَا قَالَ وَجَبَ الْبَيْعُ وَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَطَأَهَا وَ هِيَ عِنْدَ صَاحِبِهَا حَتَّى يَقْبِضَهَا وَ يُعْلِمَ صَاحِبَهَا وَ الثَّمَنُ إِذَا لَمْ يَكُونَا اشْتَرَطَا فَهُوَ نَقْدٌ .

10۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے، اس نے احمد بن حسن سے، اس نے عمرو بن سعید سے، اس نے مصدق بن صدقہ سے، اس نے عمار بن موسیٰ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک آدمی سے معین قیمت کے عوض کنیز خریدی۔ پھر وہ دونوں جدا ہو گئے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ''بیع واجب ہو گئی اور اس کیلئے جائز نہیں کہ وہ اس سے جماع کرے اور وہ اس کے مالک کے پاس ہو گی یہاں تک کہ وہ اسے قبضے میں لے اور اس کا مالک اسے جانے دے اور قیمت جب انہوں نے شرطیہ نہیں کی تو نقد ہو گی۔

باب السَّرَارِيِّ (گھر کی کنیزیں)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) عَلَيْكُمْ بِأُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ فَإِنَّ فِي أَرْحَامِهِنَّ الْبَرَكَةَ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے جعفر بن محمد الاشعری سے، اس نے ابن القداح سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تم پر تمہاری اولاد کی مائیں ہیں (ام ولد کنیزیں) کیونکہ ان کے ارحام میں برکت ہوتی ہے۔''

2- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) اطْلُبُوا الْأَوْلَادَ مِنْ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ فَإِنَّ فِي أَرْحَامِهِنَّ الْبَرَكَةَ .

2۔ حمید بن زیاد نے ابن سماعۃ سے، اس نے اپنے کسی دوست سے، اس نے ابو حمزہ سے، اس نے علیؑ بن الحسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ''ام ولد کنیزوں سے اولاد چاہو کیونکہ ان کے ارحام میں برکت ہوتی ہے۔''

باب الْأَمَةِ يَشْتَرِيهَا الرَّجُلُ وَ هِيَ حُبْلَى

(آدمی کنیز خریدتا ہے درحالیکہ وہ حاملہ ہوتی ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ رِفَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى (**عليه السلام**) فَقُلْتُ أَشْتَرِي الْجَارِيَةَ فَتَمْكُثُ عِنْدِيَ الْأَشْهُرَ لَا تَطْمَثُ وَ لَيْسَ ذَلِكَ مِنْ كِبَرٍ فَأُرِيهَا النِّسَاءَ فَيَقُلْنَ لَيْسَ بِهَا حَبَلٌ أَ فَلِي أَنْ أَنْكِحَهَا فِي فَرْجِهَا فَقَالَ إِنَّ الطَّمْثَ قَدْ تَحْبِسُهُ الرِّيحُ مِنْ غَيْرِ حَبَلٍ فَلَا بَأْسَ أَنْ تَمَسَّهَا فِي الْفَرْجِ قُلْتُ فَإِنْ كَانَتْ حُبْلَى فَمَا لِي مِنْهَا إِنْ أَرَدْتُ قَالَ لَكَ مَا دُونَ الْفَرْجِ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن محبوب سے، اس نے رفاعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا۔ میں نے عرض کی۔ میں نے ایک کنیز خریدی ہے وہ میرے پاس کئی مہینے سے ہے۔ لیکن حیض نہیں دیکھا اور ایسا بڑھاپے کی وجہ سے بھی نہیں۔ میں نے اسے عورتوں کو دکھایا ہے تو وہ کہتی ہیں کہ اس کو حمل بھی نہیں۔ کیا میرے لیے جائز ہے کہ میں اس کی شرمگاہ میں جماع کروں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ''اس کے حیض کو ہوا نے بغیر حمل کے روکا ہوا ہے۔ اس میں کوئی قباحت نہیں کہ تم اس کی شرمگاہ میں جماع کرو۔'' میں نے عرض کی۔ اگر وہ حاملہ ہو اور اگر میرا ارادہ بنے تو اس میں مجھے کیا حق حاصل ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ''فرج کے علاوہ میں تمہیں اختیار نہیں ہے۔''

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ فِي الْوَلِيدَةِ يَشْتَرِيهَا الرَّجُلُ وَ هِيَ حُبْلَى قَالَ لَا يَقْرَبُهَا حَتَّى تَضَعَ وَلَدَهَا .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اور علی بن ابراہیم سے اس نے اپنے باپ سے، اس نے عبدالرحمن بن ابی نجران سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے محمد بن قیس سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے اس بچہ جننے والی کنیز کے بارے میں کہ جسے آدمی نے خریدا تو وہ حاملہ تھی فرمایا۔ اس کے قریب نہ جائے جب تک وہ اپنا بچہ نہ جنے،"

3- سَهْلٌ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَ هِيَ حَامِلٌ مَا يَحِلُّ لَهُ مِنْهَا فَقَالَ مَا دُونَ الْفَرْجِ قُلْتُ فَيَشْتَرِي الْجَارِيَةَ الصَّغِيرَةَ الَّتِي لَمْ تَطْمَثْ وَ لَيْسَتْ بِعَذْرَاءَ أَ يَسْتَبْرِئُهَا قَالَ أَمْرُهَا شَدِيدٌ إِذَا كَانَ مِثْلُهَا تَعْلَقُ فَلْيَسْتَبْرِئْهَا .

3۔ سہل نے ابن محبوب سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی۔ ایک آدمی کنیز خریدتا ہے درحالیکہ وہ حاملہ ہوتی ہے۔ تو اس میں اس شخص کیلئے کیا حلال ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "شرمگاہ کے علاوہ سب" میں نے عرض کی۔ آدمی ایک کنیز خریدتا ہے جو چھوٹی ہوتی ہے کہ جو حیض نہیں دیکھتی اور حیض سے پاک بھی نہیں کیا اس کا استبراء کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس کا معاملہ سخت ہے جب اس جیسی حاملہ ہوتی ہو تو اسے اس کا استبراء کرنا چاہیے"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنِ الْجَارِيَةِ الْحُبْلَى يَشْتَرِيهَا الرَّجُلُ فَيُصِيبُ مِنْهَا دُونَ الْفَرْجِ قَالَ لَا بَأْسَ قُلْتُ فَيُصِيبُ مِنْهَا فِي ذَلِكَ قَالَ تُرِيدُ تَغِرَّةً .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے زرارۃ بن اعین سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس حاملہ کنیز کے بارے میں کہ جسے ایک آدمی نے خریدا اور اسے بغیر شرمگاہ کے استمتاع کیا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "کوئی قباحت نہیں" میں نے عرض کی۔ "اگر وہ اس کی شرمگاہ میں کرے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "تو ہلاکت چاہتا ہے"

باب الرَّجُلِ يُعْتِقُ جَارِيَتَهُ وَ يَجْعَلُ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا

(ایک آدمی اس کی کنیز کو آزاد کرتا ہے اور اس کی آزادی کو اس کا حق مہر قرار دیتا ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُعْتِقُ الْأَمَةَ وَ يَقُولُ مَهْرُكِ عِتْقُكِ فَقَالَ حَسَنٌ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو کنیز کو آزاد کرتا ہے اور کہتا ہے " تمہارا حق مہر تمہاری آزادی ہے؟" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "اچھا ہے"

2- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُرِيدُ أَنْ يُعْتِقَهَا فَيَتَزَوَّجَهَا أَ يَجْعَلُ عِتْقَهَا مَهْرَهَا أَوْ يُعْتِقُهَا ثُمَّ يُصْدِقُهَا وَ هَلْ عَلَيْهَا مِنْهُ عِدَّةٌ وَ كَمْ تَعْتَدُّ إِنْ أَعْتَقَهَا وَ هَلْ يَجُوزُ لَهُ نِكَاحُهَا بِغَيْرِ مَهْرٍ وَ كَمْ تَعْتَدُّ مِنْ غَيْرِهِ فَقَالَ يَجْعَلُ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا إِنْ شَاءَ وَ إِنْ شَاءَ أَعْتَقَهَا ثُمَّ أَصْدَقَهَا وَ إِنْ كَانَ عِتْقُهَا صَدَاقَهَا فَإِنَّهَا تَعْتَدُّ وَ لَا يَجُوزُ نِكَاحُهَا إِذَا أَعْتَقَهَا إِلَّا بِمَهْرٍ وَ لَا يَطَأُ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ إِذَا تَزَوَّجَهَا حَتَّى يَجْعَلَ لَهَا شَيْئاً وَ إِنْ كَانَ دِرْهَماً .

2۔ حمید بن زیاد نے ابن سماعۃ سے، اس نے ایک سے زائد سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کی ایک کنیز ہے اور اس کا ارادہ ہے کہ اس کو آزاد کرے اور اس سے شادی کرے کیا وہ اس کی آزادی کو اس کا حق مہر قرار دے سکتا ہے یا اسے آزاد کرے۔ پھر اسے حق مہر دے اور کیا اس کنیز پر اس مرد سے عدت ہو گی اور کتنا عدت رکھے کہ وہ اسے آزاد کرے؟ اور کیا اس کیلئے اس سے بغیر مہر کے نکاح جائز ہے؟ اور وہ کنیز اس کے علاوہ کیلئے کتنی عدت رکھے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر چاہے تو اس کی آزادی کو اس کا مہر قرار دے اور اگر چاہے تو اسے آزاد کرے۔ پھر اسے حق مہر دے۔ اگر چہ اس کی آزادی اس کا حق مہر ہو وہ کنیز عدت رکھے گی اور جب وہ اسے آزاد کر دے تو اس سے اس کا نکاح بغیر مہر کے جائز نہیں اور آدمی جب کسی عورت سے تزویج کرے تو اس سے جماع نہ کرے یہاں تک کہ اس کیلئے کوئی چیز مقرر کرے۔ اگر چہ ایک درہم ہی کیوں نہ ہو"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَجَّالِ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَمَتِهِ أُعْتِقُكِ وَ أَتَزَوَّجُكِ وَ أَجْعَلُ مَهْرَكِ عِتْقَكِ فَهُوَ جَائِزٌ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے عبد اللہ بن محمد حجال سے، اس نے ثعلبہ سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب آدمی اپنی کنیز سے کہے۔ " میں تمہیں آزاد کرتا ہوں اور میں تم سے تزویج کرتا ہوں اور تمہارا حق مہر تمہاری آزادی قرار دیتا ہوں تو یہ جائز ہے"

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُعْتِقُ سُرِّيَّتَهُ أَ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ عِدَّةٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَغَيْرُهُ قَالَ لَا حَتَّى تَعْتَدَّ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے میں نے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنے گھر کی کنیز کو آزاد کرتا ہے۔ کیا اس کیلئے صحیح ہے کہ وہ اس سے بغیر عدت کے تزویج کرے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "ہاں" میں نے عرض کی۔ اس کے علاوہ؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "نہیں۔ یہاں تک کہ وہ تین مہینے عدت رکھے"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ جَمِيعاً عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ لَهُ زَوْجَةٌ وَ سُرِّيَّةٌ يَبْدُو لَهُ أَنْ يُعْتِقَ سُرِّيَّتَهُ وَ يَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ إِنْ شَاءَ اشْتَرَطَ عَلَيْهَا أَنَّ عِتْقَهَا صَدَاقُهَا فَإِنَّ ذَلِكَ حَلَالٌ أَوْ يَشْتَرِطُ عَلَيْهَا إِنْ شَاءَ قَسَمَ لَهَا وَ إِنْ شَاءَ لَمْ يَقْسِمْ وَ إِنْ شَاءَ فَضَّلَ الْحُرَّةَ عَلَيْهَا فَإِنْ رَضِيَتْ بِذَلِكَ فَلَا بَأْسَ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے اور ہمارے بہت سے اصحاب سے اس نے احمد بن محمد بن خالد سے ایک ساتھ، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سماعۃ بن مہران سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کی ایک بیوی ہے اور کنیز ہے وہ چاہتا ہے کہ اپنی کنیز کو آزاد کر کے اس سے تزویج کرے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر وہ چاہے تو اس سے شرط کرے کہ اس کی آزادی اس کا مہر

ہو گی کیونکہ یہ حلال ہے یا اس پر شرط کرے کہ وہ چاہے تو اسے باری دے اور اگر نہ چاہے تو باری نہ دے اور اس پر آزاد عورت کو فضیلت دے۔ پس اگر وہ اس پر راضی ہو جائے تو کوئی قباحت نہیں"

باب مَا يَحِلُّ لِلْمَمْلُوكِ مِنَ النِّسَاءِ (غلام کیلئے کتنی عورتیں حلال ہیں)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ وَ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْعَبْدِ يَتَزَوَّجُ أَرْبَعَ حَرَائِرَ قَالَ لَا وَ لَكِنْ يَتَزَوَّجُ حُرَّتَيْنِ وَ إِنْ شَاءَ تَزَوَّجَ أَرْبَعَ إِمَاءٍ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اور احمد بن محمد نے علی بن الحکم سے اور صفوان نے علاء بن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام سے سوال کیا۔ غلام کے بارے میں کہ کیا وہ چار آزاد عورتوں سے شادی کر سکتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "نہیں۔ لیکن دو آزاد عورتوں سے شادی کر سکتا ہے اور اگر چاہے تو چار کنیزوں سے شادی کرے"

2- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَمْلُوكِ مَا يَحِلُّ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ فَقَالَ حُرَّتَانِ أَوْ أَرْبَعُ إِمَاءٍ قَالَ وَ لَا بَأْسَ بِأَنْ يَأْذَنَ لَهُ مَوْلَاهُ فَيَشْتَرِيَ مِنْ مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ جَارِيَةً أَوْ جَوَارِيَ يَطَؤُهُنَّ وَ رَقِيقُهُ لَهُ حَلَالٌ .

2۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اور محمد بن اسماعیل سے، اس نے فضل بن شاذان سے ایک ساتھ، اس نے اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے حسن بن زیاد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا مملوک (غلام) کے بارے میں اس کیلئے کتنی عورتیں حلال ہیں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "دو آزاد عورتیں یا چار کنیزیں" فرمایا۔ "کوئی قباحت نہیں ہے کہ اسے اس کا آقا اجازت دے اور وہ اپنے مال میں سے خریدے اگر اس کی ایک یا کئی کنیزیں ہوں تو ان سے جماع کر سکتا ہے اور اس کی کنیز اس پر حلال ہے"

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنِ خَالِدٍ جَمِيعاً عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَمْلُوكِ كَمْ يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ قَالَ حُرَّتَانِ أَوْ أَرْبَعُ إِمَاءٍ وَ قَالَ لَا بَأْسَ إِنْ كَانَ فِي يَدِهِ مَالٌ وَ كَانَ مَأْذُوناً لَهُ فِي التِّجَارَةِ أَنْ يَتَسَرَّى مَا شَاءَ مِنَ الْجَوَارِي وَ يَطَأَهُنَّ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے اور محمد بن خالد سے ایک ساتھ قاسم بن عروۃ سے، اس نے ابن بکیر سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے صادقین علیہما السلام میں سے ایک علیہ السلام سے سوال کیا۔ غلام کے بارے میں کہ اس کیلئے کتنی عورتوں سے تزویج کرنا حلال ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "دو آزاد عورتیں یا چار کنیزیں" اور فرمایا "اس میں کوئی قباحت نہیں کہ اگر اس کے پاس مال ہو اور اسے تجارت کی اجازت ہو کہ جتنی چاہے کنیزوں کو گھر لائے اور ان سے جماع کرے"

4- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الْمَمْلُوكِ يَأْذَنُ لَهُ مَوْلَاهُ أَنْ يَشْتَرِيَ مِنْ مَالِهِ الْجَارِيَةَ وَ الثِّنْتَيْنِ وَ الثَّلَاثَ وَ رَقِيقُهُ لَهُ حَلَالٌ قَالَ يَحُدُّ لَهُ حَدّاً لَا يُجَاوِزُهُ .

4۔ حمید بن زیاد نے ابن سماعۃ سے، اس نے ایک سے زائد سے، اس نے ابان سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس مملوک (غلام) کے بارے میں کہ جسے اس کے آقا نے اجازت دی ہو کہ وہ اپنے مال سے کنیز خریدے۔ دو یا تین اور اس کی کنیزیں اس کیلئے حلال ہوں گی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اس کیلئے حد مقرر کرے وہ تجاوز نہ کرے"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا أَذِنَ الرَّجُلُ لِعَبْدِهِ أَنْ يَتَسَرَّى مِنْ مَالِهِ فَإِنَّهُ يَشْتَرِي كَمْ شَاءَ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ قَدْ أَذِنَ لَهُ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے موسیٰ بن بکر سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا "جب آدمی اپنے غلام کو اجازت دے کہ وہ اپنے مال سے کنیزیں خریدے تو اس کے بعد اسے اجازت دی گئی ہے جتنی چاہے خریدے"

باب الْمَمْلُوكِ يَتَزَوَّجُ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ (غلام نے اپنے آقا کے اذن کے بغیر تزویج کی)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا يَجُوزُ لِلْعَبْدِ تَحْرِيرٌ وَ لَا تَزْوِيجٌ وَ لَا إِعْطَاءٌ مِنْ مَالِهِ إِلَّا بِإِذْنِ مَوْلَاهُ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے نضر بن سوید سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "غلام کیلئے اپنے مالک کی اجازت کے بغیر تحریر، تزویج اور اپنے مال میں سے کچھ دینے کا حق نہیں"

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ عَبْدُهُ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ اطَّلَعَ عَلَى ذَلِكَ مَوْلَاهُ فَقَالَ ذَلِكَ إِلَى مَوْلَاهُ إِنْ شَاءَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَ إِنْ شَاءَ أَجَازَ نِكَاحَهُمَا فَإِنْ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا فَلِلْمَرْأَةِ مَا أَصْدَقَهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ اعْتَدَى فَأَصْدَقَهَا صَدَاقاً كَثِيراً وَ إِنْ أَجَازَ نِكَاحَهُ فَهُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا الْأَوَّلِ فَقُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فَإِنَّ أَصْلَ النِّكَاحِ كَانَ عَاصِياً فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) إِنَّمَا أَتَى شَيْئاً حَلَالًا وَ لَيْسَ بِعَاصٍ لِلَّهِ إِنَّمَا عَصَى سَيِّدَهُ وَ لَمْ يَعْصِ اللَّهَ إِنَّ ذَلِكَ لَيْسَ كَإِتْيَانِ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِ مِنْ نِكَاحٍ فِي عِدَّةٍ وَ أَشْبَاهِهِ .

2۔ احمد بن محمد نے علی بن الحکم سے، اس نے موسیٰ بن بکر سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کے غلام نے اس کی اجازت کے بغیر تزویج کی اور اس عورت سے دخول کیا۔ پھر اس کے بعد اس کا آقا اس پر مطلع ہوا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ وہ اس کے آقا کے ہاتھ میں ہے اگر چاہے تو ان دونوں کو جدا کرے اور اگر چاہے تو ان کے نکاح کی اجازت دے دے۔ پس اگر وہ انہیں جدا کرے تو اس عورت کیلئے وہ حق مہر ہو گا جو اس غلام نے مقرر کیا ہاں مگر یہ کہ جب غلام نے حد سے تجاوز کیا ہو اور اسے بہت زیادہ حق مہر دیا ہو اور اگر وہ اسے نکاح کی اجازت دے دے تو وہ اپنے پہلے نکاح پر ہوں گے۔ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی۔ "ان کا اصلی نکاح تو نافرمانی کی بناء پر" تو ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا "بے شک وہ حلال چیز لایا اور وہ اللہ عَزّوجَلَّ کا نافرمان نہیں ہے اس نے فقط اپنے آقا کی معصیت کی اللہ عَزّوجَلَّ کی نافرمانی نہیں کی یہ ویسے نہیں کہ اس نے وہ کیا کہ جسے اللہ عَزّوجَلَّ نے حرام قرار دیا ہے جیسے عدت میں نکاح اور اس جیسے دیگر امور ہیں"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ مَمْلُوكٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَقَالَ ذَاكَ إِلَى سَيِّدِهِ إِنْ شَاءَ أَجَازَهُ وَ إِنْ شَاءَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا قُلْتُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ إِنَّ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ وَ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ وَ أَصْحَابَهُمَا يَقُولُونَ إِنَّ أَصْلَ النِّكَاحِ فَاسِدٌ وَ لَا تَحِلُّ إِجَازَةُ السَّيِّدِ لَهُ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) إِنَّهُ لَمْ يَعْصِ اللَّهَ إِنَّمَا عَصَى سَيِّدَهُ فَإِذَا أَجَازَهُ فَهُوَ لَهُ جَائِزٌ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عمر بن اذینہ سے، اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا غلام کے بارے میں کہ اس نے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کر لی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”یہ معاملہ اس کے آقا کے ہاتھ میں ہے اگر چاہے تو اسے اجازت دے اور اگر چاہے تو ان میں جدائی کر دے“ میں نے عرض کی۔ اللہ عزّوجلّ آپؑ کے امور میں اصلاح قائم رکھے۔ حکم بن عتیبہ اور ابراہیم النَّخَعِيَّ اور ان کے ساتھی کہتے ہیں۔ ”اصل نکاح فاسد ہے اس کے آقا کی اجازت اسے حلال نہیں کر سکتی“ تو ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ ”اس نے اللہ عزّوجلّ کی نافرمانی نہیں کی صرف اپنے آقا کی نافرمانی کی ہے اگر وہ اسے اجازت دے تو وہ نکاح اس کیلئے جائز ہو گا۔“

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ مَمْلُوكاً لِقَوْمٍ وَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً حُرَّةً بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيَّ ثُمَّ أَعْتَقُونِي بَعْدَ ذَلِكَ أَ فَأُجَدِّدُ نِكَاحِي إِيَّاهَا حِينَ أُعْتِقْتُ فَقَالَ لَهُ أَ كَانُوا عَلِمُوا أَنَّكَ تَزَوَّجْتَ امْرَأَةً وَ أَنْتَ مَمْلُوكٌ لَهُمْ فَقَالَ نَعَمْ وَ سَكَتُوا عَنِّي وَ لَمْ يُغَيِّرُوا عَلَيَّ فَقَالَ سُكُوتُهُمْ عَنْكَ بَعْدَ عِلْمِهِمْ إِقْرَارٌ مِنْهُمْ اثْبُتْ عَلَى نِكَاحِكَ الْأَوَّلِ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے معاویہ بن وھب سے روایت کی کہ ہے ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی۔ میں ایک قوم کا غلام تھا اور میں نے ایک آزاد عورت سے اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر تزویج کی۔ پھر انہوں نے مجھے آزاد کر دیا کیا میں اس عورت سے اپنے نکاح کی تجدید کروں۔ جب میں آزاد ہوا؟ تو آپ علیہ السلام نے اس سے فرمایا۔ جب تم ان کے مملوک تھے تو کیا وہ جانتے تھے کہ تم نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے؟ اس نے عرض کی۔ ہاں۔ وہ خاموش رہے اور انہوں نے مجھ پر کوئی عیب نہیں نکالا؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ”ان کے جاننے کے باوجود ان کا سکوت ان کا اقرار ہے۔ تم اپنے پہلے نکاح پر قائم رہو۔“

5- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي مَمْلُوكٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ أَ عَاصٍ لِلَّهِ قَالَ عَاصٍ لِمَوْلَاهُ قُلْتُ حَرَامٌ هُوَ قَالَ مَا أَزْعُمُ أَنَّهُ حَرَامٌ وَ قُلْ لَهُ أَنْ لَا يَفْعَلَ إِلَّا بِإِذْنِ مَوْلَاهُ .

5۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان، اور علی بن ابراہیم سے اس نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عبد الرحمن بن حجاج سے، اس نے منصور بن حازم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس غلام کے بارے میں کہ جس نے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر تزویج کی کیا اس نے اللہ کی نافرمانی کی؟ فرمایا۔ وہ اپنے آقا کا نافرمان ہے“ میں نے عرض کی۔ ”کیا وہ حرام ہے؟“ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”میرا نہیں گمان کہ وہ حرام ہو۔ اسے کہو کہ وہ اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نہ کرے“

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ قَالَ فِي رَجُلٍ كَاتَبَ عَلَى نَفْسِهِ وَ مَالِهِ وَ لَهُ أَمَةٌ وَ قَدْ شُرِطَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَتَزَوَّجَ فَأَعْتَقَ الْأَمَةَ وَ تَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَا يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يُحْدِثَ فِي مَالِهِ إِلَّا الْأَكْلَةَ مِنَ الطَّعَامِ وَ نِكَاحُهُ فَاسِدٌ مَرْدُودٌ قِيلَ فَإِنَّ سَيِّدَهُ عَلِمَ بِنِكَاحِهِ وَ لَمْ يَقُلْ شَيْئاً قَالَ إِذَا صَمَتَ حِينَ يَعْلَمُ بِذَلِكَ فَقَدْ أَقَرَّ قِيلَ فَإِنَّ الْمُكَاتَبَ عَتَقَ أَ فَتَرَى أَنْ يُجَدِّدَ نِكَاحَهُ أَوْ يَمْضِيَ عَلَى النِّكَاحِ الْأَوَّلِ قَالَ يَمْضِي عَلَى نِكَاحِهِ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے معاویہ بن وہب سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی جان ومال میں مکاتبہ کیا ہو اور اس کی ایک کنیز ہو اور اس پر شرط لگائی گئی تھی کہ وہ تزویج نہ کرے گا پس وہ اپنی کنیز کو آزاد کرتا ہے اور اس سے تزویج کرتا ہے فرمایا۔ اس کیلئے درست نہیں ہے کہ اپنے مال میں تبدیلی کرے۔ ماسوائے کھانے کی چیزوں میں اور اس کا نکاح فاسد ہے۔ عرض کیا۔ اس کے آقا نے اس کے نکاح کو جانا ہے لیکن اس کو کچھ نہیں کہا۔" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب وہ خاموش رہا تو معلوم ہوا کہ اس نے اقرار کیا۔" عرض کیا گیا۔ مکاتب آزاد ہو گیا۔ آپ علیہ السلام کیا دیکھتے ہیں کہ وہ نکاح کی تجدید کرے یا پہلے نکاح کا امضاء کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "پہلے نکاح کا امضاء کرے"

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَيُّمَا امْرَأَةٍ حُرَّةٍ زَوَّجَتْ نَفْسَهَا عَبْداً بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ فَقَدْ أَبَاحَتْ فَرْجَهَا وَ لَا صَدَاقَ لَهَا .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "جو بھی آزاد عورت اپنا نفس کسی غلام کو بغیر اس کے آقا کی اجازت کے تزویج کرے اس نے اپنی شرمگاہ کو مباح کیا اس کیلئے کوئی حق مہر نہیں"

باب الْمَمْلُوكَةُ تَتَزَوَّجُ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهَا

(مملوکہ (کنیز) اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر خود کو تزویج کرے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الْأَمَةِ تَتَزَوَّجُ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا قَالَ يَحْرُمُ ذَلِكَ عَلَيْهَا وَ هُوَ الزِّنَا .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی سے، اس نے داؤد بن حصین سے، اس نے ابو العباس سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس کنیز کے بارے میں کہ جس نے اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر اپنی تزویج کر دی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "ایسا کرنا اس پر حرام ہے اور وہ زنا ہے"

2- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ فَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الْأَمَةِ تَتَزَوَّجُ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهَا قَالَ يَحْرُمُ ذَلِكَ عَلَيْهَا وَ هُوَ زِنًى .

2۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے اپنے کسی دوست سے، اس نے ابان سے، اس نے فضل بن عبد الملک سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس کنیز کے بارے میں کہ جس نے اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر خود تزویج کر دی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "ایسا کرنا اس پر حرام ہے اور وہ زنا ہے۔"

باب الرَّجُلُ يُزَوِّجُ عَبْدَهُ أَمَتَهُ (آدمی اپنی کنیز اپنے غلام کو تزویج کرتا ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الرَّجُلُ كَيْفَ يُنْكِحُ عَبْدَهُ أَمَتَهُ قَالَ يَقُولُ قَدْ أَنْكَحْتُكَ فُلَانَةَ وَ يُعْطِيهَا مَا شَاءَ مِنْ قِبَلِهِ أَوْ مِنْ قِبَلِ مَوْلَاهُ وَ لَوْ مُدّاً مِنْ طَعَامٍ أَوْ دِرْهَماً أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی "آدمی اپنے غلام کا اپنی کنیز سے نکاح کیسے کرے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا "کہے۔ میں نے فلانہ کا نکاح تم سے کیا۔ اور وہ غلام اپنی طرف سے اس کنیز کو جو چاہے دے۔ اگرچہ ایک وقت کا کھانا ہو یا ایک درہم ہو یا اسی طرح کا کچھ"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فِي الْمَمْلُوكِ فَتَكُونُ لِمَوْلَاهُ أَوْ لِمَوْلَاتِهِ أَمَةٌ فَيُرِيدُ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا أَ يُنْكِحُهُ نِكَاحاً أَوْ يُجْزِئُهُ أَنْ يَقُولَ قَدْ أَنْكَحْتُكَ فُلَانَةَ وَ يُعْطِي مِنْ قِبَلِهِ شَيْئاً أَوْ مِنْ قِبَلِ الْعَبْدِ قَالَ نَعَمْ وَ لَوْ مُدّاً وَ قَدْ رَأَيْتُهُ يُعْطِي الدِّرْهَمَ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے عبد اللہ بن محمد سے، اسنے علی بن الحکم سے، اس نے ابان سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے غلام کے بارے میں کہ جس کے مالک یا مالکہ کی ایک کنیز ہو اور وہ ارادہ کرے کہ ان کو جمع کر دے۔ کیا وہ نکاح پڑھے یا اس کیلئے کافی ہے کہ وہ کہے۔ میں نے تمہارا نکاح فلانہ سے کر دیا" اور وہ اس کنیز کو اپنی طرف سے یا غلام کی طرف سے کوئی چیز دے؟ فرمایا "ہاں۔ اگرچہ ایک وقت کا کھانا ہی ہو اور میں اسے رائے دوں گا کہ وہ درہم دے"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْخَفَّافِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْمَكْفُوفِ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَ يَسُرُّكَ أَنْ يَكُونَ لَكَ قَائِدٌ يَا أَبَا هَارُونَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ فَأَعْطَانِي ثَلَاثِينَ دِينَاراً فَقَالَ اشْتَرِ خَادِماً كُسُومِيّاً فَاشْتَرَاهُ فَلَمَّا أَنْ حَجَّ دَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ كَيْفَ رَأَيْتَ قَائِدَكَ يَا أَبَا هَارُونَ فَقَالَ خَيْراً فَأَعْطَاهُ خَمْسَةً وَ عِشْرِينَ دِينَاراً فَقَالَ لَهُ اشْتَرِ جَارِيَةً شَبَانِيَّةً فَإِنَّ أَوْلَادَهُنَّ قُرَّةٌ فَاشْتَرَيْتُ جَارِيَةً شَبَانِيَّةً فَزَوَّجْتُهَا مِنْهُ فَأَصَبْتُ ثَلَاثَ بَنَاتٍ فَأَهْدَيْتُ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ إِلَى بَعْضِ وُلْدِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ أَرْجُو أَنْ يَجْعَلَ ثَوَابِي مِنْهَا الْجَنَّةَ وَ بَقِيَتْ بِنْتَانِ مَا يَسُرُّنِي بِهِنَّ أُلُوفٌ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابو اسحاق خفاف سے، اس نے محمد بن ابو زید سے، اس نے ابو ہارون مکفوف سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ابو ہارون! کیا تمہیں خوش کرتا ہے کہ تمہارے لیے ایک بھاگ دوڑ کرنے والا ہو؟ میں نے عرض کی۔ "ہاں! آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں" پس آپ علیہ السلام نے مجھے تیس دینار عطا فرمائے اور فرمایا۔ اس سے ایک حبشی غلام خریدو۔ پس میں نے غلام خریدا۔ پس جب آپ علیہ السلام نے حج فرمایا تو آپ علیہ السلام اس کے پاس تشریف لے گئے اور اسے فرمایا۔ اے ابو ہارون تو نے اپنے بھاگ دوڑ کرنے والے کو کیسا پایا؟ تو اس نے کہا۔ "بہت اچھا" پس آپ علیہ السلام نے اسے پچیس دینار عطا فرمائے اور فرمایا۔ 'اس سے ایک سرخ کنیز خریدو کیونکہ ان کی اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتی ہے" پس میں نے ایک سرخ کنیز خریدی اور اس سے شادی کی پس اس میں سے مجھے تین بیٹیاں نصیب ہوئیں۔ ان میں سے ایک میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کے فرزند کو ہدیہ کی اور میں امید کرتا ہوں کہ اس کا ثواب میرے لیے جنت کا باعث ہو گا اور باقی دو بیٹیاں ہیں کہ ان کے بدلے مجھے ہزاروں بھی خوش نہیں کر سکتیں۔"

باب نِكَاحِ الْمَرْأَةِ الَّتِي بَعْضُهَا حُرٌّ وَ بَعْضُهَا رِقٌّ

(اس عورت کا نکاح جو کچھ آزاد اور کچھ غلامی میں ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ بَيْنَهُمَا الْأَمَةُ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ فَتَقُولُ الْأَمَةُ لِلَّذِي لَمْ يُعْتِقْ لَا أَبْغِي فَقَوِّمْنِي وَ ذَرْنِي كَمَا أَنَا أَخْدُمُكَ أَ رَأَيْتَ إِنْ أَرَادَ الَّذِي لَمْ يُعْتِقِ النِّصْفَ الْآخَرَ أَنْ يَطَأَهَا أَ لَهُ ذَلِكَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَفْعَلَ [ذَلِكَ] لِأَنَّهُ لَا يَكُونُ لِلْمَرْأَةِ فَرْجَانِ وَ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَسْتَخْدِمَهَا وَ لَكِنْ يَسْتَسْعِيهَا فَإِنْ أَبَتْ كَانَ لَهَا مِنْ نَفْسِهَا يَوْمٌ وَ لَهُ يَوْمٌ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور محمد بن یحییٰ سے، سب نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے علی بن رئاب سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جن کے درمیان کنیز مشترکہ ہوتی ہے۔ پس ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دیتا ہے اور کنیز اس شخص سے کہتی ہے کہ جس نے آزاد نہیں کیا۔ ”میں نافرمان نہیں ہوں۔ پس تو میری قیمت مقرر کر اور مجھے چھوڑ دے جس طرح کہ میں نے تیری خدمت کی۔“ آپ علیہ السلام کیا فرماتے ہیں اگر وہ کہ جس نے دوسرا آدھا حصہ آزاد نہیں کیا اس سے جماع کرنا چاہے تو کیا اسے حق ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ عورت کے لئے دو شرمگاہیں نہیں ہوتیں اور نہ ہی اسے اس سے خدمت لینی چاہیے لیکن اس سے شادی کی کوشش کرے۔ اگر وہ عورت انکار کر دے تو اس عورت کی ذات کیلئے ایک دن اور اس مرد کیلئے ایک دن ہے۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلَيْنِ تَكُونُ بَيْنَهُمَا الْأَمَةُ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ فَتَقُولُ الْأَمَةُ لِلَّذِي لَمْ يُعْتِقْ نِصْفُهُ لَا أُرِيدُ أَنْ تُقَوِّمَنِي ذَرْنِي كَمَا أَنَا أَخْدُمُكَ وَ إِنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَسْتَنْكِحَ النِّصْفَ الْآخَرَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَفْعَلَ لِأَنَّهُ لَا يَكُونُ لِلْمَرْأَةِ فَرْجَانِ وَ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَسْتَخْدِمَهَا وَ لَكِنْ يُقَوِّمُهَا فَيَسْتَسْعِيهَا .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے محمد بن فضیل سے، اس نے ابو صباح کنانی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ ان دو اشخاص کے بارے میں کہ جن کے درمیان ایک کنیز مشترکہ ہو؛۔ پس ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دے اور کنیز اس دوسرے شخص سے کہ جس نے اپنا حصہ آزاد نہیں کیا کہے۔ میں نہیں چاہتی کہ تو مجھے اپنے پاس رکھے مجھے چھوڑ دو۔ جس طرح کہ میں نے تمہاری خدمت کی ہے۔“ جبکہ وہ آدمی دوسرے آدھے سے جماع کا ارادہ رکھتا ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ عورت کی دو شرمگاہیں نہیں ہوتی ہیں اور نہ ہی اس سے خدمت لے بلکہ اسے چاہیے کہ وہ اس کی قیمت لے اور اس سے شادی کی کوشش کرے“

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ [قَيْسٍ] عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ جَارِيَةٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ دَبَّرَاهَا جَمِيعاً ثُمَّ أَحَلَّ أَحَدُهُمَا فَرْجَهَا لِشَرِيكِهِ قَالَ هُوَ لَهُ حَلَالٌ وَ أَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلَ صَاحِبِهِ فَقَدْ صَارَ نِصْفُهَا حُرّاً مِنْ قِبَلِ الَّذِي مَاتَ وَ نِصْفُهَا مُدَبَّراً قُلْتُ أَ رَأَيْتَ إِنْ أَرَادَ الْبَاقِي مِنْهُمَا أَنْ يَمَسَّهَا أَ لَهُ ذَلِكَ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يُثْبِتَ عِتْقَهَا وَ يَتَزَوَّجَهَا بِرِضاً مِنْهَا مِثْلَ مَا أَرَادَ قُلْتُ لَهُ أَ لَيْسَ قَدْ صَارَ نِصْفُهَا حُرّاً قَدْ مَلَكَتْ نِصْفَ رَقَبَتِهَا وَ النِّصْفُ الْآخَرُ لِلْبَاقِي مِنْهُمَا قَالَ بَلَى قُلْتُ فَإِنْ هِيَ جَعَلَتْ مَوْلَاهَا فِي حِلٍّ مِنْ فَرْجِهَا وَ أَحَلَّتْ لَهُ ذَلِكَ قَالَ لَا يَجُوزُ لَهُ ذَلِكَ قُلْتُ لِمَ لَا يَجُوزُ لَهَا ذَلِكَ كَمَا أَجَزْتَ لِلَّذِي كَانَ لَهُ نِصْفُهَا حِينَ أَحَلَّ فَرْجَهَا لِشَرِيكِهِ مِنْهَا قَالَ إِنَّ الْحُرَّةَ لَا تَهَبُ فَرْجَهَا وَ لَا تُعِيرُهُ وَ لَا تُحَلِّلُهُ وَ لَكِنْ لَهَا مِنْ نَفْسِهَا يَوْمٌ وَ لِلَّذِي دَبَّرَهَا يَوْمٌ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا مُتْعَةً بِشَيْءٍ فِي الْيَوْمِ الَّذِي تَمْلِكُ فِيهِ نَفْسَهَا فَلْيَتَمَتَّعْ مِنْهَا بِشَيْءٍ قَلَّ أَوْ كَثُرَ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابن رئاب سے، اس نے محمد بن قیس سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس کنیز کے بارے میں کہ جو دو آدمیوں کی ملکیت تھی۔ دونوں نے اسے تدبیر دی (یعنی کہا کہ تم میرے مرنے کے بعد آزاد ہو گی) پھر ان میں سے ایک نے اپنے شریک کیلئے اس کی شرمگاہ حلال کر دی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ''وہ اس کیلئے حلال ہے اور ان میں سے جو اپنے ساتھی سے پہلے مرا تو اس کنیز کا آدھا حصہ آزاد ہو جائے گا اس کی طرف سے جو مرا اور اس کا باقی آدھا مدبر رہے گا'' میں نے عرض کی۔ کیا فرماتے ہیں آپ علیہ السلام کہ اگر ان میں سے باقی اس سے جماع کرنا چاہے تو کیا اس کیلئے جائز ہے؟'' آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ''نہیں۔ ماسوائے اس کے کہ اس کو آزاد کرے اور پھر اس کی رضامندی سے جیسے وہ چاہے شادی کرے'' میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ کیا اس کا آدھا آزاد نہیں ہو گیا۔ پس وہ اپنی جان کی آدھی مالک ہو گئی ہے اور دوسرا آدھا ان میں سے باقی کیلئے ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ایسا ہی ہے'' میں نے عرض کی۔ یہ وہی ہے کہ جس کے آقا نے اس کی شرمگاہ کو حلال قرار دیا تھا اور اگر وہ کنیز اس کو بھی حلال قرار دے دے تو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ''یہ اس کیلئے جائز نہیں ہے'' میں نے عرض کی۔ ''کس وجہ سے یہ جائز نہیں ہے اس کیلئے جس طرح کہ اس نے اجازت دے دی اس کو کہ جو اس کے نصف کا مالک تھا۔ جب اس کے شریک نے اس کیلئے اس کی شرمگاہ حلال کر دی تھی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ آزاد عورت اپنی شرمگاہ ہبہ نہیں کر سکتی، نہ اس کو عاریۃً دے سکتی ہے اور نہ اس کیلئے تحلیل کر سکتی ہے۔ بلکہ اس عورت کیلئے ایک دن ہو گا اور جس نے اسے تدبیر دی ہے اس کیلئے بھی ایک دن ہو گا۔ پس اگر وہ چاہے تو اس سے تزویج متعہ کر سکتا ہے اس دن کہ جس دن وہ عورت اپنے نفس کی مالک ہوتی ہے پس وہ اس سے متعہ کرے تو کسی شے کے عوض خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہو۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلَيْنِ بَيْنَهُمَا أَمَةٌ فَزَوَّجَاهَا مِنْ رَجُلٍ ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ اشْتَرَى بَعْضَ السَّهْمَيْنِ فَقَالَ حَرُمَتْ عَلَيْهِ .

4 محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے اس نے عباس بن معروف سے اس نے حسن بن محمد سے اس نے زرعہ سے اس نے سماعہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا ان دو آدمیوں کے بارے میں کہ جن کے درمیان ایک کنیز مشترکہ تھی پس اس کی تزویج ایک شخص سے کر دی گئی پھر اس شخص نے ان حصوں میں سے کسی کو خرید لیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اس پر حرام ہے

باب الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَ لَهَا زَوْجٌ حُرٌّ أَوْ عَبْدٌ

(آدمی کنیز خریدتا ہے اور اس کنیز کا آزاد یا غلام شوہر ہوتا ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً يَطَؤُهَا فَبَلَغَهُ أَنَّ لَهَا زَوْجاً قَالَ يَطَؤُهَا فَإِنَّ بَيْعَهَا طَلَاقُهَا وَ ذَلِكَ أَنَّهُمَا لَا يَقْدِرَانِ عَلَى شَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِمَا إِذَا بِيعَا .

1 محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے اور ابو علی اشعری سے اس نے محمد بن عبد الجبار سے ایک ساتھ اس نے صفوان بن یحییٰ سے اس نے ابن مسکان سے اس نے حسن بن زیاد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک کنیز خریدی اس سے جماع کی اس تک خبر پہنچی کہ اس کنیز کا شوہر ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا اس سے ہم بستری کر سکتا ہے کیونکہ اسکی فروخت اس کی طلاق ہے اور یہ اس سبب سے ہے کہ وہ دونوں (میاں بیوی) جب انہیں فروخت کیا جائے تو اپنے معاملہ پر قدرت نہیں رکھتے

2- عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ رِبْعِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الْأَمَةِ تُبَاعُ وَ لَهَا زَوْجٌ فَقَالَ صَفْقَتُهَا طَلَاقُهَا .

2 علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حماد بن عیسیٰ سے اس نے ربعی بن عبد اللہ سے اس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس کنیز کے بارے میں کہ جسے فروخت کیا گیا در حالانکہ اس کا شوہر بھی ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اس کا بیچا جانا اس کی طلاق ہے۔

3- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ وَ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَا مَنِ اشْتَرَى مَمْلُوكَةً لَهَا زَوْجٌ فَإِنَّ بَيْعَهَا طَلَاقُهَا فَإِنْ شَاءَ الْمُشْتَرِي فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَ إِنْ شَاءَ تَرَكَهُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا .

3 علی نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ابن اُذینہ سے اس نے بکیر بن اعین سے اس نے برید بن معاویہ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام اور ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جو ایسی کنیز کو خریدے کہ جس کا شوہر بھی ہو تو اس کی فروخت اس کی طلاق ہے۔ اگر خریدنے والا چاہے تو ان کو جدا کر دے اور اگر چاہے تو ان کو ان کے نکاح پر چھوڑ دے۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) قَالَ طَلَاقُ الْأَمَةِ بَيْعُهَا أَوْ بَيْعُ زَوْجِهَا وَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُزَوِّجُ أَمَتَهُ رَجُلًا حُرّاً ثُمَّ يَبِيعُهَا قَالَ هُوَ فِرَاقُ مَا بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُشْتَرِي أَنْ يَدَعَهُمَا .

4 محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے علاء بن رزین سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ صادقین علیہما السلام میں سے ایک علیہ السلام نے فرمایا کنیز کی طلاق اس کی یا اس کے شوہر کی فروخت ہے اور آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی کنیز کی شادی ایک آزاد مرد سے کی اور پھر اس کنیز کو فروخت کر دیا فرمایا وہ ان دونوں کے درمیان رشتے کا خاتمہ ہے ہاں مگر یہ کہ اگر خریدنے والا چاہے تو انہیں ان کے حال پر چھوڑ دے

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلَيْنِ بَيْنَهُمَا أَمَةٌ فَزَوَّجَاهَا مِنْ رَجُلٍ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا اشْتَرَى بَعْضَ السَّهْمَيْنِ قَالَ حَرُمَتْ عَلَيْهِ بِشِرَائِهِ إِيَّاهَا وَ ذَلِكَ أَنَّ بَيْعَهَا طَلَاقُهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَهَا مِنْ جَمِيعِهِمْ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے، اس نے عباس بن معروف سے، اس نے حسن بن محمد سے، اس نے زرعۃ سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا ان دو آدمیوں کے بارے میں کہ جن کے درمیان ایک کنیز مشترکہ تھی۔ پس اس کی تزویج ایک مرد سے کر دی گئی پھر ایک شخص نے اس کے کچھ حصے خرید لیے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس شخص کی اس کنیز کی خریداری کے سبب اس کے شوہر پر حرام ہو گئی اور وہ اس لئے کہ اس کی فروخت اس کی طلاق ہے ہاں مگر یہ کہ وہ اسے سب سے خرید لے۔"

باب الْمَرْأَةُ تَكُونُ زَوْجَةَ الْعَبْدِ ثُمَّ تَرِثُهُ أَوْ تَشْتَرِيهِ فَيَصِيرُ زَوْجُهَا عَبْدَهَا

(عورت ایک غلام کی بیوی ہوتی ہے پھر وہ اس غلام کو وراثت میں پائے یا اسے خرید لے اور اس کا شوہر اس کا غلام بن جائے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَضَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) فِي سُرِّيَّةِ رَجُلٍ وَلَدَتْ لِسَيِّدِهَا ثُمَّ اعْتَزَلَ عَنْهَا فَأَنْكَحَهَا عَبْدَهُ ثُمَّ تُوُفِّيَ سَيِّدُهَا وَ أَعْتَقَهَا فَوَرِثَ وَلَدُهَا زَوْجَهَا مِنْ أَبِيهِ ثُمَّ تُوُفِّيَ وَلَدُهَا فَوَرِثَتْ زَوْجَهَا مِنْ وَلَدِهَا فَجَاءَا يَخْتَلِفَانِ يَقُولُ الرَّجُلُ امْرَأَتِي وَ لَا أُطَلِّقُهَا وَ الْمَرْأَةُ تَقُولُ عَبْدِي وَ لَا يُجَامِعُنِي فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ سَيِّدِي تَسَرَّانِي فَأَوْلَدَنِي وَلَداً ثُمَّ اعْتَزَلَنِي فَأَنْكَحَنِي مِنْ عَبْدِهِ هَذَا فَلَمَّا حَضَرَتْ سَيِّدِي الْوَفَاةُ أَعْتَقَنِي عِنْدَ مَوْتِهِ وَ أَنَا زَوْجَةُ هَذَا وَ إِنَّهُ صَارَ مَمْلُوكاً لِوَلَدِيَ الَّذِي وَلَدْتُهُ مِنْ سَيِّدِي وَ إِنَّ وَلَدِي مَاتَ فَوَرِثْتُهُ هَلْ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَطَأَنِي فَقَالَ لَهَا هَلْ جَامَعَكِ مُنْذُ صَارَ عَبْدَكِ وَ أَنْتِ طَائِعَةٌ قَالَتْ لَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَوْ كُنْتِ فَعَلْتِ لَرَجَمْتُكِ اذْهَبِي فَإِنَّهُ عَبْدُكِ لَيْسَ لَهُ عَلَيْكِ سَبِيلٌ إِنْ شِئْتِ أَنْ تَبِيعِي وَ إِنْ شِئْتِ أَنْ تُرَقِّي وَ إِنْ شِئْتِ أَنْ تُعْتِقِي .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے محمد بن قیس سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا"امیر المومنین علیہ السلام نے ایک شخص کی گھریلو کنیز کے بارے میں فیصلہ دیا کہ جس نے اپنے آقا کیلئے بچہ جنا اور وہ اس سے جدا ہو گیا اور اس کنیز کا نکاح اس کے غلام سے کر دیا۔ پھر اس کا مالک فوت ہو گیا اور اسے آزاد کر دیا۔ پھر اس کے بیٹے نے اس غلام کو اپنے باپ سے وراثت میں پایا پھر اس کا بیٹا بھی فوت ہو گیا۔ پس اس نے اپنے شوہر کو اپنے بیٹے سے وراثت میں پایا۔ پس وہ دونوں اس اختلاف میں آئے آدمی کہتا تھا۔"میری بیوی ہے اور میں اسے طلاق نہ دوں گا" اور عورت کہتی تھی۔"میرا غلام ہے مجھ سے جماع نہ کرے"پس عورت نے کہا۔"اے امیر المومنین علیہ السلام! میرے آقا نے مجھے خریدا اور مجھ سے ایک بیٹا پیدا کیا۔ پھر اس نے مجھے علیحدہ کر دیا اور میرا نکاح اس غلام سے کر دیا۔ اور جب میرے آقا کی وفات کا وقت آیا تو اس نے اپنی موت کے قریب مجھے آزاد کر دیا۔ پس یہ میرے آقا سے پیدا ہونے والے میرے بیٹے کی ملکیت بن گیا۔ پھر میرا بیٹا مر گیا۔ اور میں نے اسے میراث میں پایا۔ کیا اس کو حق ہے کہ مجھ سے جماع کرے؟ تو آپ علیہ السلام نے اس عورت سے فرمایا"کیا جب یہ تمہارا غلام بنا ہے اس نے تم سے جماع کیا ہے اور تو نے اس کی اطاعت کی ہے؟ اس عورت نے عرض کی۔"نہیں۔ اے مومنین کے امیر علیہ السلام" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اگر تو نے ایسا کیا ہوتا تو میں تمہیں ضرور رجم کرتا۔ جاؤ یہ تمہارا غلام ہے، اس کا تم پر کوئی حق نہیں ہے اگر تو چاہے تو اسے بیچ دے اور اگر چاہے تو غلام بنا کر رکھ اور اگر چاہے تو اسے آزاد کر دے۔"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ فِي رَجُلٍ زَوَّجَ أُمَّ وَلَدٍ لَهُ مَمْلُوكَهُ ثُمَّ مَاتَ الرَّجُلُ فَوَرِثَهُ ابْنُهُ فَصَارَ لَهُ نَصِيبٌ فِي زَوْجِ أُمِّهِ ثُمَّ مَاتَ الْوَلَدُ أَ تَرِثُهُ أُمُّهُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَإِذَا وَرِثَتْهُ كَيْفَ تَصْنَعُ وَ هُوَ زَوْجُهَا قَالَ تُفَارِقُهُ وَ لَيْسَ لَهُ عَلَيْهَا سَبِيلٌ وَ هُوَ عَبْدُهَا .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے حماد بن عیسیٰ سے، اس نے عبد اللہ بن مغیرہ سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ انہوںؑ نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی ام ولد کنیز اپنے غلام کو بیاہ دی۔ پھر وہ شخص مر گیا اور اس کے بیٹے کا اپنی ماں کے شوہر میں حصہ ہو گیا۔ پھر اس کا بیٹا بھی مر گیا۔ کیا اس کی ماں اس میں وراثت لے گی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"ہاں" میں نے عرض کی۔ جب وہ اسے وراثت میں پالے تو کیا کرے؟ درحالیکہ وہ اس کا شوہر ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"اس سے جدا ہو جائے اس شخص کا اس عورت پر کوئی حق نہیں اور وہ اس عورت کا غلام ہے"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ فِي امْرَأَةٍ لَهَا زَوْجٌ مَمْلُوكٌ فَمَاتَ مَوْلَاهُ فَوَرِثَتْهُ قَالَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا نِكَاحٌ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے سیف بن عمیرہ سے اور محمد بن ابی حمزہ سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس عورت کے بارے میں کہ جس کا شوہر غلام تھا۔ جب اس کا مالک فوت ہوا تو اس عورت نے اسے وراثت میں پایا۔ فرمایا "ان کے درمیان نکاح نہیں ہے"

4- أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ امْرَأَةٍ حُرَّةٍ تَكُونُ تَحْتَ الْمَمْلُوكِ فَتَشْتَرِيهِ هَلْ يَبْطُلُ نِكَاحُهُ قَالَ نَعَمْ لِأَنَّهُ عَبْدٌ مَمْلُوكٌ لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ .

4۔ ابو العباس محمد بن جعفر نے ایوب بن نوح سے، اس نے صفوان سے، اس نے سعید بن یسار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس آزاد عورت کے بارے میں کہ جو ایک غلام کی بیوی ہو پھر اس کو وہ خریدے کیا اس کا نکاح باطل ہو گیا؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "ہاں" کیونکہ وہ عبد مملوک ہے۔ کسی چیز پر قادر نہیں ہے"

باب الْمَرْأَةُ يَكُونُ لَهَا زَوْجٌ مَمْلُوكٌ فَتَرِثُهُ بَعْدُ ثُمَّ تُعْتِقُهُ وَ تَرْضَى بِهِ

(عورت کا شوہر غلام تھا اس نے اسے وراثت میں پایا پھر اسے آزاد کر دیا اور اس سے راضی ہو گئی)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي امْرَأَةٍ كَانَ لَهَا زَوْجٌ مَمْلُوكٌ فَوَرِثَتْهُ فَأَعْتَقَتْهُ هَلْ يَكُونَانِ عَلَى نِكَاحِهِمَا الْأَوَّلِ قَالَ لَا وَ لَكِنْ يُجَدِّدَانِ نِكَاحاً آخَرَ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے حسن بن علی بن فضال سے، اس نے عبد اللہ بن بکیر سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس عورت کے بارے میں کہ جس کا شوہر غلام تھا اور اس عورت نے اسے وراثت میں پایا اور اسے آزاد کر دیا۔ کیا وہ اپنے پہلے نکاح پر باقی ہیں؟ فرمایا نہیں بلکہ انہیں دوسرا نیا نکاح کرنا چاہیے"

2- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَمَاعَةَ وَ غَيْرِهِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ امْرَأَةٍ وَرِثَتْ زَوْجَهَا فَأَعْتَقَتْهُ هَلْ يَكُونَانِ عَلَى نِكَاحِهِمَا الْأَوَّلِ قَالَ لَا وَ لَكِنْ يُجَدِّدَانِ نِكَاحاً .

2۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے، اس نے جعفر بن سماعۃ وغیرہ سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے فضل بن عبد الملک سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس عورت کے بارے میں کہ جو اپنے شوہر کو وراثت میں پاتی ہے اور اسے آزاد کر دیتی ہے کیا وہ اپنے پہلے نکاح پر باقی ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "نہیں۔ بلکہ انہیں نیا نکاح کرنا چاہیے"

باب الْأَمَةُ تَكُونُ تَحْتَ الْمَمْلُوكِ فَتُعْتَقُ أَوْ يُعْتَقَانِ جَمِيعاً

(کنیز ایک غلام کی بیوی تھی۔ پھر اس کو آزاد کر دیا یا دونوں کو ایک ساتھ آزاد کر دیا)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ أَمَةٍ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ فَأُعْتِقَتِ الْأَمَةُ قَالَ أَمْرُهَا بِيَدِهَا إِنْ شَاءَتْ تَرَكَتْ نَفْسَهَا مَعَ زَوْجِهَا وَ إِنْ شَاءَتْ نَزَعَتْ نَفْسَهَا مِنْهُ

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے حماد سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا۔ اس کنیز کے بارے میں کہ جو ایک غلام کی بیوی تھی۔ پھر اس کنیز کو آزاد کر دیا گیا؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس عورت کا معاملہ اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اگر وہ عورت چاہے تو اپنے آپ کو اپنے شوہر کے ساتھ رکھے اور اگر چاہے تو اپنے آپ کو اس سے دور کر لے۔"

وَ ذَكَرَ أَنَّ بَرِيرَةَ كَانَتْ عِنْدَ زَوْجٍ لَهَا وَ هِيَ مَمْلُوكَةٌ فَاشْتَرَتْهَا عَائِشَةُ فَأَعْتَقَتْهَا فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَ قَالَ إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَقِرَّ عِنْدَ زَوْجِهَا وَ إِنْ شَاءَتْ فَارَقَتْهُ وَ كَانَ مَوَالِيهَا الَّذِينَ بَاعُوهَا اشْتَرَطُوا عَلَى عَائِشَةَ أَنَّ لَهُمْ وَلَاءَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَ تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ بِلَحْمٍ فَأَهْدَتْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَعَلَّقَتْهُ عَائِشَةُ وَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لَا يَأْكُلُ لَحْمَ الصَّدَقَةِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَ اللَّحْمُ مُعَلَّقٌ فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذَا اللَّحْمِ لَمْ يُطْبَخْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ وَ أَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَ لَنَا هَدِيَّةٌ ثُمَّ أَمَرَ بِطَبْخِهِ فَجَاءَ فِيهَا ثَلَاثٌ مِنَ السُّنَنِ .

اور ذکر کیا گیا ہے کہ بریرہ اپنے شوہر کے پاس تھی اور وہ مملوکہ تھی پس اسے عائشہ نے خریدا اور اسے آزاد کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا اور فرمایا اگر وہ چاہے تو اپنے شوہر کے پاس رہے اور اگر چاہے تو اسے چھوڑ دے اور اس کے آقاؤں نے کہ جنہوں نے اسے بیچا تھا عائشہ سے شرط کی تھی کہ اس بریرہ کی ولایت ان کا حق ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ولایت (سرپرستی) اس کے لیے ہے جو آزاد کرے اور بریرہ کو گوشت صدقہ دیا گیا تو اس نے وہ گوشت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہدیہ کیا اس گوشت کو عائشہ نے لٹکا دیا اور عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صدقہ کا گوشت نہیں کھاتے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے تو گوشت لٹکا ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس گوشت کا کیا معاملہ ہے کہ اسے پکایا نہیں گیا تو عائشہ نے کہا یہ گوشت بریرہ کو صدقہ کیا گیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو صدقہ کا گوشت نہیں کھاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ اس (بریرہ) کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے پکانے کا حکم صادر فرمایا اور اس میں تین سنتیں ہیں۔

2- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنَّ بَرِيرَةَ كَانَ لَهَا زَوْجٌ فَلَمَّا أُعْتِقَتْ خُيِّرَتْ .

2۔ ابو علی اشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے صفوان سے اس نے محمد بن اسماعیل سے اس نے فضل بن شاذان سے اس نے صفوان بن یحییٰ سے اس نے عیص بن قاسم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا بریرہ کا ایک شوہر تھا جب بریرہ کو آزاد کیا گیا تو بریرہ کو اختیار دیا گیا

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ إِذَا أَعْتَقْتَ مَمْلُوكَيْكَ رَجُلًا وَ امْرَأَتَهُ فَلَيْسَ بَيْنَهُمَا نِكَاحٌ وَ قَالَ إِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ يَكُونَ زَوْجَهَا كَانَ ذَلِكَ بِصَدَاقٍ قَالَ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُنْكِحُ عَبْدَهُ أَمَتَهُ ثُمَّ أَعْتَقَهَا تُخَيَّرُ فِيهِ أَمْ لَا قَالَ نَعَمْ تُخَيَّرُ فِيهِ إِذَا أُعْتِقَتْ .

3 ۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا آپ علیہ السلام نے فرمایا جب تم اپنی ملکیت میں سے میاں بیوی دونوں کو آزاد کرو تو ان کے درمیان نکاح باقی نہیں رہتا۔ اور فرمایا اگر تم چاہو کہ وہ اسکا شوہر رہے تو ایسا حق مہر سے ہو گا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنے غلام کو اپنی کنیز بیاہ دی پھر اس کنیز کو آزاد کر دیا کیا اس عورت کو اس شوہر میں اختیار ہو گا یا نہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہاں جب وہ آزاد ہوئی اسے اس میں اختیار ہے

4- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثٌ مِنَ السُّنَنِ حِينَ أُعْتِقَتْ فِي التَّخْيِيرِ وَ فِي الصَّدَقَةِ وَ فِي الْوَلَاءِ .

4 ۔ حمید بن زیاد نے ابن سماعۃ سے اس نے ایک سے زائد سے اس نے ابان سے اس نے بیان کرنے والے سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا بریرہ جب آزاد ہوئی تو اس میں تین سنتیں ہیں تخییر میں، صدقہ میں اور ولایت میں (سرپرستی میں)۔

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ ذَكَرَ أَنَّ بَرِيرَةَ مَوْلَاةَ عَائِشَةَ كَانَ لَهَا زَوْجٌ عَبْدٌ فَلَمَّا أُعْتِقَتْ قَالَ لَهَا 14- رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) اخْتَارِي إِنْ شِئْتِ أَقَمْتِ مَعَ زَوْجِكِ وَ إِنْ شِئْتِ فَلَا .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے سماعۃ سے روایت کی ہے کہ ذکر کیا گیا کہ بریرہ عائشہ کی کنیز تھی اور اس کا شوہر بھی غلام تھا۔ جب بریرہ آزاد ہوئی تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تمہیں اختیار ہے اگر تم چاہو تو اپنے شوہر کے ساتھ قیام کرو اور اگر چاہو تو نہیں"

6- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْداً .

6۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ربعی بن عبد اللہ سے، اس نے برید بن معاویہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "بریرہ کا شوہر غلام تھا۔"

باب الْمَمْلُوكُ تَحْتَهُ الْحُرَّةُ فَيُعْتَقُ (غلام کی بیوی آزاد عورت ہو اور اس غلام کو آزاد کر دیا جائے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الْعَبْدِ يَتَزَوَّجُ الْحُرَّةَ ثُمَّ يُعْتَقُ فَيُصِيبُ فَاحِشَةً قَالَ فَقَالَ لَا يُرْجَمُ حَتَّى يُوَاقِعَ الْحُرَّةَ بَعْدَ مَا يُعْتَقُ قُلْتُ فَلِلْحُرَّةِ عَلَيْهِ الْخِيَارُ إِذَا أُعْتِقَ قَالَ لَا قَدْ رَضِيَتْ بِهِ وَ هُوَ مَمْلُوكٌ فَهُوَ عَلَى نِكَاحِهِ الْأَوَّلِ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابن رئاب سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس غلام کے بارے میں کہ جو ایک آزاد عورت سے شادی کرتا ہے پھر وہ آزاد ہوتا ہے اور زنا کرتا ہے۔ فرمایا۔ ''اسے رجم نہ کرو یہاں تک کہ آزاد عورت سے جماع کرے۔ آزاد ہونے کے بعد'' میں نے عرض کی۔ ''جب وہ آزاد ہوا تو کیا اس پر آزاد عورت کو اختیار ہے؟'' فرمایا ''نہیں کیونکہ وہ مملوک تھا تو وہ تب ہی راضی تھی پس وہ اپنے پہلے نکاح پر ہے''

باب الرَّجُلُ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ الْحَامِلَ فَيَطَؤُهَا فَتَلِدُ عِنْدَهُ

(آدمی حاملہ کنیز کو خریدتا ہے اور اس سے جماع کرتا ہے اور اس کے ہاں بچہ جنتی ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً حَامِلًا وَ قَدِ اسْتَبَانَ حَمْلُهَا فَوَطِئَهَا قَالَ بِئْسَ مَا صَنَعَ قُلْتُ فَمَا تَقُولُ فِيهِ قَالَ أَ عَزَلَ عَنْهَا أَمْ لَا قُلْتُ أَجِبْنِي فِي الْوَجْهَيْنِ قَالَ إِنْ كَانَ عَزَلَ عَنْهَا فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَ لَا يَعُودُ وَ إِنْ كَانَ لَمْ يَعْزِلْ عَنْهَا فَلَا يَبِيعُ ذَلِكَ الْوَلَدَ وَ لَا يُورِثُهُ وَ لَكِنْ يُعْتِقُهُ وَ يَجْعَلُ لَهُ شَيْئاً مِنْ مَالِهِ يَعِيشُ بِهِ فَإِنَّهُ قَدْ غَذَّاهُ بِنُطْفَتِهِ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے سیف بن عمیرہ سے اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا اس آدمی کے بارے میں کہ جس نے ایک حاملہ کنیز خریدی کہ جس کا حمل واضح تھا۔ پھر اس سے جماع کی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ''اس نے جو کیا برا کیا۔'' میں نے عرض کی۔ ''آپ علیہ السلام اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟'' آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ''کیا وہ اس سے جدا ہوا یا نہیں؟'' میں نے عرض کی۔ مجھے دونوں صورتوں کے بارے میں جواب عنائت فرمایئے؟'' آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر وہ اس سے جدا ہو چکا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ کے غضب سے ڈرے اور اس کا اعادہ نہ کرے۔ اور اگر وہ اس سے جدا نہیں ہوا تو وہ اس بچے کو نہ بیچ سکتا ہے اور نہ ہی وراثت میں دے سکتا ہے۔ بلکہ اسے آزاد کر دے اور اپنے مال میں سے کوئی چیز اس کیلئے مقرر کرے جس کے ذریعے وہ زندہ رہے کیونکہ اس نے اسے اپنے نطفہ سے اس میں نقص ڈالا ہے''

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَ إِذَا وَلِيدَةٌ عَظِيمَةُ الْبَطْنِ تَخْتَلِفُ فَسَأَلَ عَنْهَا فَقَالَ اشْتَرَيْتُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ بِهَا هَذَا الْحَبَلُ قَالَ أَ قَرِبْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَعْتِقْ مَا فِي بَطْنِهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ بِمَا اسْتَحَقَّ الْعِتْقَ قَالَ لِأَنَّ نُطْفَتَكَ غَذَّتْ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ وَ لَحْمَهُ وَ دَمَهُ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری شخص کے پاس تشریف لے گئے تو وہاں ایک بڑے پیٹ والی حاملہ عورت گھوم رہی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت کے بارے میں سوال کیا۔ تو اس انصاری نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے اسے خریدا ہے درحالیکہ اسے یہ حمل ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ''کیا تم نے اس سے قربت کی؟'' اس نے کہا ''ہاں'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ''اس کے بطن میں جو ہے اسے آزاد کر دو'' اس نے کہا۔ ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس سبب سے وہ آزادی کا مستحق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کیونکہ تمہارے نطفہ نے اس کے کانوں، اس کی آنکھوں، اس کے گوشت اور اس کے خون میں نقص ڈالا ہے''

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ مَنْ جَامَعَ أَمَةً حُبْلَى مِنْ غَيْرِهِ فَعَلَيْهِ أَنْ يُعْتِقَ وَلَدَهَا وَ لَا يَسْتَرِقَّ لِأَنَّهُ شَارَكَ فِيهِ الْمَاءُ تَمَامَ الْوَلَدِ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے غیاث بن ابراہیم سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ جو بھی اپنے غیر سے حاملہ کنیز سے جماع کرے تو اس پر واجب ہے کہ وہ اس کے بچے کو آزاد کر دے اور اسے غلام نہ بنائے کیونکہ اس کا نطفہ اس بچے کی تکمیل میں شریک ہے"

باب الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى جَارِيَتِهِ فَيَقَعُ عَلَيْهَا غَيْرُهُ فِي ذَلِكَ الطُّهْرِ فَتَحْبَلُ

(ایک آدمی نے اپنی کنیز سے جماع کیا اور اسی طہر میں اس کے غیر نے بھی اس کنیز سے جماع کیا اور وہ حاملہ ہو گئی)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى أَبِي (**عليه السلام**) فَقَالَ إِنِّي ابْتُلِيتُ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ إِنَّ لِي جَارِيَةً كُنْتُ أَطَأُهَا فَوَطِئْتُهَا يَوْماً وَ خَرَجْتُ فِي حَاجَةٍ لِي بَعْدَ مَا اغْتَسَلْتُ مِنْهَا وَ نَسِيتُ نَفَقَةً لِي فَرَجَعْتُ إِلَى الْمَنْزِلِ لِآخُذَهَا فَوَجَدْتُ غُلَامِي عَلَى بَطْنِهَا فَعَدَدْتُ لَهَا مِنْ يَوْمِي ذَلِكَ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ فَوَلَدَتْ جَارِيَةً قَالَ فَقَالَ لَهُ أَبِي (**عليه السلام**) لَا يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَقْرَبَهَا وَ لَا أَنْ تَبِيعَهَا وَ لَكِنْ أَنْفِقْ عَلَيْهَا مِنْ مَالِكَ مَا دُمْتَ حَيّاً ثُمَّ أَوْصِ عِنْدَ مَوْتِكَ أَنْ يُنْفَقَ عَلَيْهَا مِنْ مَالِكَ حَتَّى يَجْعَلَ اللَّهُ لَهَا مَخْرَجاً .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد اور علی بن ابراہیم سے اس نے اپنے باپ سے ایک ساتھ، اس نے ابن محبوب سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ انصار میں سے ایک شخص میرےؑ بابا علیہ السلام کے پاس آیا اور اس نے کہا۔ میں ایک بہت بڑے معاملہ میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ میری ایک کنیز ہے کہ جس سے میں جماع کرتا تھا۔ پس ایک دن میں نے اس سے جماع کی اور میں اس کیلئے غسل کرنے کے بعد اپنی ایک ضرورت کے لئے سفر پر نکلا میں نفقہ بھول گیا اور جب میں اسے لینے کیلئے اپنے گھر واپس آیا تو میں نے دیکھا کہ میرا غلام اس کے بطن پر ہے (جماع کر رہا ہے) پس میں نے اس دن اس کنیز کیلئے نو مہینے گنے تو اس نے ایک بچی پیدا کی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرےؑ بابا علیہ السلام نے اس سے فرمایا۔ تمہیں اس سے قربت نہیں کرنی چاہیے اور نہ اسے بیچ سکتے ہو بلکہ تم اس پر جب تک وہ زندہ ہے اپنے مال میں سے خرچ کرو اور پھر جب تمہاری موت آئے تو تم اس کے بارے میں وصیت کرو کہ اس پر خرچ کیا جائے تمہارے مال میں سے یہاں تک کہ اللہ عزّوجلّ اس کیلئے کوئی راستہ معین کرے" (یعنی پیدا ہونے والی بچی کے بارے میں آپ علیہ السلام نے یہ سب فرمایا)

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فَقَالَ لَهُ إِنِّي قَدِ ابْتُلِيتُ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ إِنِّي وَقَعْتُ عَلَى جَارِيَتِي ثُمَّ خَرَجْتُ فِي بَعْضِ حَوَائِجِي فَانْصَرَفْتُ مِنَ الطَّرِيقِ فَأَصَبْتُ غُلَامِي بَيْنَ رِجْلَيِ الْجَارِيَةِ فَاعْتَزَلْتُهَا فَحَبِلَتْ ثُمَّ وَضَعَتْ جَارِيَةً لِعِدَّةِ تِسْعَةِ أَشْهُرٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) احْبِسِ الْجَارِيَةَ لَا تَبِعْهَا وَ أَنْفِقْ عَلَيْهَا حَتَّى تَمُوتَ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهَا مَخْرَجاً فَإِنْ حَدَثَ بِكَ حَدَثٌ فَأَوْصِ بِأَنْ يُنْفَقَ عَلَيْهَا مِنْ مَالِكَ حَتَّى يَجْعَلَ اللَّهُ لَهَا مَخْرَجاً وَ قَالَ إِذَا خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ عَلَى دِينِي وَ نَفْسِي وَ وُلْدِي وَ أَهْلِي وَ مَالِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي قَدَرِكَ وَ رَضِّنَا بِقَضَائِكَ حَتَّى لَا نُحِبَّ تَعْجِيلَ مَا أَخَّرْتَ وَ لَا تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتَ

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے محمد بن عجلان سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام کے پاس انصار میں سے ایک شخص آیا اور اس نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ "میں ایک بہت بڑے معاملہ میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ میں نے ایک

کنیز سے جماع کیا۔ پھر میں اپنی کسی ضرورت کے تحت باہر نکل گیا میں راستے سے واپس آ گیا تو میں نے دیکھا کہ میرا غلام اس کنیز کے پیروں کے درمیان بیٹھا ہے۔ پس میں نے اسے چھوڑ دیا وہ حاملہ ہو گئی پھر نو مہینے کی مدت میں اس نے ایک بچی پیدا کی۔'' تو اسے ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا اس (پیدا ہونے والی) بچی کو روک لو۔ اسے مت بیچو اور اس پر خرچ کرو یہاں تک کہ تم مر جاؤ۔ یا اللہ عزّوجلّ اس کیلئے کوئی راستہ کھول دے اور اگر تمہیں کوئی حادثہ پیش آ جائے تو تم وصیت کرو کہ تمہارے مال میں سے اس پر خرچ کیا جائے یہاں تک کہ اللہ عزّوجلّ اس کیلئے کوئی راستہ کھولے اور فرمایا۔ جب تو اپنے گھر سے نکلے تو تین مرتبہ کہو۔ بسم اللہ علی دینی و نفسی و ولدی و اھلی و مالی۔ اور پھر اس کے بعد کہو۔ اللھم بارک لنا فی قدرک و رضینا بقضائک حتی لا نحب تعجیل ما اخرت ولا تاخیر ما عجلت

بَابُ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ الْجَارِيَةُ يَطَؤُهَا فَتَحْبَلُ فَيَتَّهِمُهَا .

(آدمی اپنی کنیز سے جماع کرتا ہے وہ حاملہ ہو جاتی ہے تو اسے تہمت لگاتا ہے)

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) عَنِ الْجَارِيَةِ تَكُونُ لِلرَّجُلِ يُطِيفُ بِهَا وَ هِيَ تَخْرُجُ فَتَعْلَقُ قَالَ يَتَّهِمُهَا الرَّجُلُ أَوْ يَتَّهِمُهَا أَهْلُهُ قُلْتُ أَمَّا ظَاهِرَةً فَلَا قَالَ إِذاً لَزِمَهُ الْوَلَدُ .

1۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اور حمید بن زیاد سے، اس نے ابن سماعۃ سے ایک ساتھ اس نے صفوان بن یحییٰ سے، اس نے سعید بن یسار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا اس کنیز کے بارے میں کہ جس شخص کی تھی وہ اس پر ظلم کرتا تھا اور وہ باہر نکل گئی اور حاملہ ہو گئی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا ''اس کنیز پر تہمت وہ مرد لگاتا ہے یا اس مرد کے اہل خانہ؟'' میں نے عرض کیا۔ ''اس مرد نے ایسا نہیں کیا'' آپ علیہ السلام نے فرمایا ''تب بچہ اسی کا ہے''

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمٍ مَوْلَى طَرْبَالٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ كَانَ يَطَأُ جَارِيَةً لَهُ وَ أَنَّهُ كَانَ يَبْعَثُهَا فِي حَوَائِجِهِ وَ أَنَّهَا حَبِلَتْ وَ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْهَا فَسَادٌ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِذَا وَلَدَتْ أَمْسَكَ الْوَلَدَ فَلَا يَبِيعُهُ وَ يَجْعَلُ لَهُ نَصِيباً فِي دَارِهِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ رَجُلٌ يَطَأُ جَارِيَةً لَهُ وَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَبْعَثُهَا فِي حَوَائِجِهِ وَ إِنَّهُ اتَّهَمَهَا وَ حَبِلَتْ فَقَالَ إِذَا هِيَ وَلَدَتْ أَمْسَكَ الْوَلَدَ وَ لَا يَبِيعُهُ وَ يَجْعَلُ لَهُ نَصِيباً مِنْ دَارِهِ وَ مَالِهِ وَ لَيْسَ هَذِهِ مِثْلَ تِلْكَ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید سے، اس نے قاسم بن محمد سے، اس نے طربال کے غلام سلیم سے، اس نے حریز سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی کنیز سے جماع کیا اور وہ اسے اپنے کام سے بھی بھیجتا تھا اور وہ کنیز حاملہ ہو گئی اور اسے اس فساد کے بارے میں اطلاع ملی ہے۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ''جب بچہ پیدا ہو تو اسے اپنے پاس رکھے اور اسے فروخت نہ کرے اور اس کا اپنے گھر میں حصہ قرار دے اور اگر وہ اسے اپنی ضرورت کیلئے بھی نہیں بھیجتا تھا اور وہ حاملہ ہوئی ہے تو اسے تہمت لگاتا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ''جب وہ بچہ پیدا کرے تو بچے کو اپنے پاس رکھے اور اسے فروخت نہ کرے اور اس بچے کا اپنے گھر اور مال میں حصہ مقرر کرے اور یہ اس کیلئے (پہلے والے) جیسا معاملہ نہیں ہے۔''

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آدَمَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ يَطَؤُهَا وَ هِيَ تَخْرُجُ فِي حَوَائِجِهِ فَحَبِلَتْ فَخَشِيَ أَنْ لَا يَكُونَ مِنْهُ كَيْفَ يَصْنَعُ أَ يَبِيعُ الْجَارِيَةَ وَ الْوَلَدَ قَالَ يَبِيعُ الْجَارِيَةَ وَ لَا يَبِيعُ الْوَلَدَ وَ لَا يُوَرِّثُهُ مِنْ مِيرَاثِهِ شَيْئاً .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے آدم بن اسحاق سے، اس نے ہمارے دوستوں میں سے کسی شخص سے، اس نے عبدالحمید بن اسماعیل سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس کی ایک کنیز تھی وہ اس سے جماع کرتا تھا اور وہ اس کے کاموں کے لئے باہر بھی نکلتی تھی پس وہ حاملہ ہوگئی پس اسے خوف ہے کہ وہ حمل اس سے نہیں ہے۔ کیا کرے۔ کیا اس کنیز اور بچے کو بیچ دے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”کنیز کو بیچ دے۔ بچے کو نہ بیچے اور اس بچے کو اپنے میراث میں سے بھی کوئی چیز نہ دے“

4- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةٍ لَهُ تَذْهَبُ وَ تَجِيءُ وَ قَدْ عَزَلَ عَنْهَا وَ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ إِلَيْهَا شَيْءٌ مَا تَقُولُ فِي الْوَلَدِ قَالَ أَرَى أَنْ لَا يُبَاعَ هَذَا يَا سَعِيدُ قَالَ وَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) فَقَالَ أَ يَتَّهِمُهَا فَقُلْتُ أَمَّا تُهَمَةً ظَاهِرَةً فَلَا قَالَ فَيَتَّهِمُهَا أَهْلُكَ فَقُلْتُ أَمَّا شَيْءٌ ظَاهِرٌ فَلَا قَالَ فَكَيْفَ تَسْتَطِيعُ أَنْ لَا يَلْزَمَكَ الْوَلَدُ .

4۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے حسن بن علی سے، اس نے حماد بن عثمان سے، اس نے سعید بن یسار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے اپنی کنیز سے جماع کیا اور اس سے جدا ہو گیا اور اس شخص کی طرف سے اس کنیز میں کوئی چیز نہ گئی۔ آپ علیہ السلام بچے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”میری رائے ہے کہ اے سعید! اس بچے کو نہ بیچے“ راوی کہتا ہے یہی سوال میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ”کیا اس نے اس کنیز کو تہمت لگائی؟“ پس میں نے عرض کی۔ ”ظاہری طور پر تہمت نہیں دی“ آپ علیہ السلام نے فرمایا ”کیا تمہارے اہل خانہ نے اسے تہمت دی ہے؟“ میں نے عرض کی۔ ”ظاہری طور پر ایسی کوئی چیز نہیں“ آپ علیہ السلام نے فرمایا ”پھر تم میں کہاں سے طاقت آئی کہ بچہ تمہارے نام نہ کیا جائے؟“

باب نَادِرٌ (نادر)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي خَرَجْتُ وَ امْرَأَتِي حَائِضٌ فَرَجَعْتُ وَ هِيَ حُبْلَى فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَنْ تَتَّهِمُ قَالَ أَتَّهِمُ رَجُلَيْنِ قَالَ ائْتِ بِهِمَا فَجَاءَ بِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِنْ يَكُ ابْنَ هَذَا فَيَخْرُجُ قَطَطاً كَذَا وَ كَذَا فَخَرَجَ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَجَعَلَ مَعْقُلَتَهُ عَلَى قَوْمِ أُمِّهِ وَ مِيرَاثَهُ لَهُمْ وَ لَوْ أَنَّ إِنْسَاناً قَالَ لَهُ يَا ابْنَ الزَّانِيَةِ يُجْلَدُ الْحَدَّ .

1 ۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے اپنے کسی دوست سے اس نے داؤد بن فرقد سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سفر پر گیا تو میری بیوی حائضہ تھی اور میں پلٹا تو وہ حاملہ تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا تُو کسے تہمت دیتا ہے؟ اس نے عرض کی میں دو آدمیوں کو تہمت دیتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان دونوں کو لاؤ۔ پس وہ ان دونوں کو لایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر اس کا بیٹا ہوا تو اس کے اس

طرح چھوٹے اور گھنگھریالے بال ہوں گے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس طرح فرمایا تھا ویسا ہی نکلا اور اس کا تاوان اسکی ماں کی قوم پر قرار دیا اور اس کا میراث بھی ان کے لیے اور اگر کوئی انسان اس سے کہے اے زانیہ کے بیٹے تو اسے حد لگائی جائے گی

باب

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ وَ غَيْرِهِ عَنْ يُونُسَ فِي الْمَرْأَةِ يَغِيبُ عَنْهَا زَوْجُهَا فَتَجِيءُ بِوَلَدٍ أَنَّهُ لَا يُلْحَقُ الْوَلَدُ بِالرَّجُلِ وَ لَا تُصَدَّقُ أَنَّهُ قَدِمَ فَأَحْبَلَهَا إِذَا كَانَتْ غَيْبَتُهُ مَعْرُوفَةً .

1 ۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے اسماعیل بن مرّار وغیرہ سے اس نے یونس سے روایت کی ہے کہ وہ عورت کہ جس سے اس کا شوہر غائب ہو اور وہ عورت بچہ لے آئے تو وہ بچہ اس شخص (اس کے شوہر) سے ملحق نہ ہو گا اور جب اس کی غیبت معروف ہو تو اس عورت کی اس بات کو بھی سچ نہ جانا جائے گا کہ وہ واپس آیا اور اس نے اسے حاملہ کیا۔

باب الْجَارِيَةِ يَقَعُ عَلَيْهَا غَيْرُ وَاحِدٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ

(کنیز سے ایک ہی طُہر میں بہت سوں نے جماع کیا)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا وَقَعَ الْحُرُّ وَ الْعَبْدُ وَ الْمُشْرِكُ بِامْرَأَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ فَادَّعَوُا الْوَلَدَ أُقْرِعَ بَيْنَهُمْ فَكَانَ الْوَلَدُ لِلَّذِي يَخْرُجُ سَهْمُهُ .

1 ۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حمّاد سے اس نے حلبی سے اور محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جب ایک عورت سے ایک ہی طُہر میں آزاد مرد غلام مرد اور مشرک مرد سب نے جماع کیا ہو اور وہ سارے اس بچے کے دعوے دار ہوں تو ان کے درمیان قرعہ کیا جائے گا پس بچہ اس کا ہو گا جس کے نام قرعہ نکلے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) عَلِيّاً (**عليه السلام**) إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُ حِينَ قَدِمَ حَدِّثْنِي بِأَعْجَبِ مَا وَرَدَ عَلَيْكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَانِي قَوْمٌ قَدْ تَبَايَعُوا جَارِيَةً فَوَطِئُوهَا جَمِيعاً فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ فَوَلَدَتْ غُلَاماً وَ احْتَجُّوا فِيهِ كُلُّهُمْ يَدَّعِيهِ فَأَسْهَمْتُ بَيْنَهُمْ وَ جَعَلْتُهُ لِلَّذِي خَرَجَ سَهْمُهُ وَ ضَمَّنْتُهُ نَصِيبَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ قَوْمٍ تَنَازَعُوا ثُمَّ فَوَّضُوا أَمْرَهُمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَّا خَرَجَ سَهْمُ الْمُحِقِّ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی نجران سے، اس نے عاصم بن حمید سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو یمن بھیجا اور جب علی علیہ السلام واپس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انؑ سے فرمایا۔ تمؑ پر پیش آنے والے واقعات میں سے سب سے عجیب بیان کرو۔ تو علی علیہ السلام نے فرمایا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرےؑ پاس ایک گروہ آیا کہ جنہوں نے ایک کنیز خریدی اور ان سب نے اس کنیز سے ایک ہی طہر میں جماع کیا اور لڑکا پیدا ہوا۔ پھر وہ جھگڑ پڑے کہ ان میں سے ہر ایک اس کا دعوے دار تھا۔ پس میںؑ نے ان کے درمیان تیر پھینکے اور میںؑ نے اس بچہ کو اس کیلئے قرار دیا کہ جس کا تیر نکلا اور میں نے اس کا ذمہ دار ان

کے نصیب کو بنایا" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ایسا ہے کہ جب بھی ایک گروہ کا آپس میں تنازع ہو اور پھر وہ اپنا امر اللہ عزّوجلّ کے سپرد کر دیں یقیناً حقدار کا تیر نکلتا ہے"

باب الرَّجُلِ يَكُونُ لَهَا الْجَارِيَةُ يَطَؤُهَا فَيَبِيعُهَا ثُمَّ تَلِدُ لِأَقَلَّ مِنْ سِتَّةِ أَشْهُرٍ وَ الرَّجُلِ يَبِيعُ الْجَارِيَةَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَسْتَبْرِئَهَا فَيَظْهَرُ بِهَا حَبَلٌ بَعْدَ مَا مَسَّهَا الْآخَرُ

(آدمی کی ایک کنیز ہو اور وہ اس سے جماع کرے اور اسے بیچ دے پھر وہ چھ مہینے سے بھی کم میں بچہ جنے)

(آدمی کنیز کو بغیر استبراء کے بیچ دے اور دوسرے کے جماع کرنے کے بعد اس میں حمل ظاہر ہو)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا كَانَ لِلرَّجُلِ مِنْكُمُ الْجَارِيَةُ يَطَؤُهَا فَيُعْتِقُهَا فَاعْتَدَّتْ وَ نَكَحَتْ فَإِنْ وَضَعَتْ لِخَمْسَةِ أَشْهُرٍ فَإِنَّهُ مِنْ مَوْلَاهَا الَّذِي أَعْتَقَهَا وَ إِنْ وَضَعَتْ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَتْ لِسِتَّةِ أَشْهُرٍ فَإِنَّهُ لِزَوْجِهَا الْأَخِيرِ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابن رئاب سے، اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "جب تم میں سے کسی شخص کی کنیز ہو، وہ اس سے جماع کرتا ہو اور اسے آزاد کر دے وہ عدت رکھے اور نکاح کر لے اگر وہ پانچ ماہ میں بچہ جنے تو بچہ اس کو آزاد کرنے والے اس کے آقا کا ہے اور اگر وہ شادی کرنے کے چھ ماہ کے بعد بچہ جنے تو وہ بچہ اس کے دوسرے شوہر کا ہے"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَسَنِ الصَّيْقَلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرَى جَارِيَةً ثُمَّ وَقَعَ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ يَسْتَبْرِئَ رَحِمَهَا قَالَ بِئْسَ مَا صَنَعَ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَ لَا يَعُودُ قُلْتُ فَإِنَّهُ بَاعَهَا مِنْ آخَرَ وَ لَمْ يَسْتَبْرِئْ رَحِمَهَا ثُمَّ بَاعَهَا الثَّانِي مِنْ رَجُلٍ آخَرَ فَوَقَعَ عَلَيْهَا وَ لَمْ يَسْتَبْرِئْ رَحِمَهَا فَاسْتَبَانَ حَمْلُهَا عِنْدَ الثَّالِثِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے حسن صیقل سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جس نے کنیز خریدی پھر اس سے جماع کیا اس سے پہلے کہ اس کے رحم کا استبراء کرتا فرمایا۔ "جو کیا برا کیا، اللہ سے معافی طلب کرے اور اس کا اعادہ نہ کرے" میں نے عرض کی "اس نے دوسرے سے خریدا اور اس نے اس کے رحم کا استبراء نہ کیا پھر دوسرے نے اسے بیچ دیا دوسرے آدمی کو پس اس نے اس سے ہمبستری کی اور اس کے رحم کا استبراء نہ کیا۔ پس اس کا حمل تیسرے کے پاس ظاہر ہوا۔ تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ بچہ بستر والے کا ہے اور زانی کیلئے پتھر ہے"

3- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ حُمَيْدِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ سَمَاعَةَ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلَيْنِ وَقَعَا عَلَى جَارِيَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ لِمَنْ يَكُونُ الْوَلَدُ قَالَ لِلَّذِي عِنْدَهُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

3۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اور حمید بن زیاد سے، دونوں نے ابن سماعۃ سے، اس نے صفوان سے، اس نے سعید اعرج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا ان دو اشخاص کے بارے میں کہ جنہوں نے ایک ہی طہر میں ایک کنیز سے ہم بستری کی بچہ کس کا ہو گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اس کا کہ جس کے پاس ہو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے۔ "بچہ بستر والے کا ہے اور زانی کیلئے پتھر ہے"

باب الْوَلَدِ إِذَا كَانَ أَحَدُ أَبَوَيْهِ مَمْلُوكاً وَ الْآخَرُ حُرّاً

(جب بچے کے والدین میں سے ایک مملوک (غلام) اور دوسرا آزاد ہو)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ وَ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ عَنْ جَمِيلٍ وَ ابْنِ بُكَيْرٍ فِي الْوَلَدِ مِنَ الْحُرِّ وَ الْمَمْلُوكَةِ قَالَ يَذْهَبُ إِلَى الْحُرِّ مِنْهُمَا .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے محمد بن ابی حمزہ سے اور حکم بن مسکین سے، اس نے جمیل اور ابن بکیر سے، اس بچے کے بارے میں کہ جو آزاد اور مملوک سے ہو روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "وہ ان میں سے آزاد کی طرف جائے گا"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي الْفَضْلِ الْمَكْفُوفِ صَاحِبِ الْعَرَبِيَّةِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْأَحْوَلِ الطَّاقِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَمْلُوكِ يَتَزَوَّجُ الْحُرَّةَ مَا حَالُ الْوَلَدِ فَقَالَ حُرٌّ فَقُلْتُ وَ الْحُرُّ يَتَزَوَّجُ الْمَمْلُوكَةَ قَالَ يُلْحَقُ الْوَلَدُ بِالْحُرِّيَّةِ حَيْثُ كَانَتْ إِنْ كَانَتِ الْأُمُّ حُرَّةً أُعْتِقَ بِأُمِّهِ وَ إِنْ كَانَ الْأَبُ حُرّاً أُعْتِقَ بِأَبِيهِ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے ابو اسماعیل سے، اس نے ابو الفضل مکفوف صاحب العربیہ سے، اس نے ابو جعفر الاحول طاقی سے، اس نے کسی شخص سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس غلام کے بارے میں جو آزاد عورت سے شادی کرتا ہے بچے کی حیثیت کیا ہو گی؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "آزاد ہو گا" میں نے عرض کی۔ "آزاد مرد اگر مملوکہ (کنیز) سے شادی کرے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا "بچہ کو آزاد سے ملحق کیا جائے گا جو بھی ہو اگر ماں آزاد عورت ہے تو وہ اپنی ماں کی آزادی کے سبب ہو گا اور اگر باپ آزاد ہے تو باپ کی آزادی کے سبب آزاد ہو گا"

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَاصِمِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ الْحُرَّةَ فَوُلْدُهُ أَحْرَارٌ وَ إِذَا تَزَوَّجَ الْحُرُّ الْأَمَةَ فَوُلْدُهُ أَحْرَارٌ .

3۔ احمد بن محمد عاصمی نے علی بن حسن تیمی سے، اس نے علی بن اسباط سے، اس نے حکم ابن مسکین سے، اس نے جمیل بن دراج سے، روایت کی ہے کہ میں نے سنا۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "جب غلام آزاد عورت سے شادی کرے تو اس کے بچے آزاد ہوں گے اور جب آزاد مرد کسی کنیز سے شادی کرے تو بھی اس کے بچے آزاد ہوں گے"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الْحُرِّ يَتَزَوَّجُ الْأَمَةَ أَوْ عَبْدٍ يَتَزَوَّجُ حُرَّةً قَالَ فَقَالَ لِي لَيْسَ يُسْتَرَقُّ الْوَلَدُ إِذَا كَانَ أَحَدُ أَبَوَيْهِ حُرّاً إِنَّهُ يُلْحَقُ بِالْحُرِّ مِنْهُمَا أَيَّهُمَا كَانَ أَباً كَانَ أَوْ أُمّاً .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم اور احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے حکم بن مسکین سے، اس نے جمیل بن دراج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا"اس آزاد کے بارے میں کہ جو کنیز سے شادی کرتا ہے اور اس غلام کے بارے میں کہ جو آزاد عورت سے شادی کرتا ہے" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"بچہ غلامی میں نہ لیا جائے گا جب اس کے والدین میں سے کوئی ایک آزاد ہو وہ ان میں سے جو آزاد ہو اس سے ملحق کیا جائے گا۔ باپ آزاد ہو یا ماں"

5- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ جَمِيعاً عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ إِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ الْحُرَّةَ فَوُلْدُهُ أَحْرَارٌ وَ إِذَا تَزَوَّجَ الْحُرُّ الْأَمَةَ فَوُلْدُهُ أَحْرَارٌ .

5۔ سہل بن زیاد نے علی بن اسباط سے اور محمد بن الحسین سے ایک ساتھ، انہوں نے حکم بن مسکین سے، اس نے جمیل بن دراج سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا"جب غلام کسی آزاد عورت سے شادی کرے تو اس کے بچے آزاد ہوں گے اور جب آزاد مرد کسی کنیز سے شادی کرے تو اس کے بچے بھی آزاد ہوں گے"

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ فِي الْعَبْدِ تَكُونُ تَحْتَهُ الْحُرَّةُ قَالَ وُلْدُهُ أَحْرَارٌ فَإِنْ أُعْتِقَ الْمَمْلُوكُ لَحِقَ بِأَبِيهِ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ غلام کہ جس کی بیوی آزاد ہو کے بارے میں ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا"اس کی اولاد آزاد ہو گی اگر اس غلام کو آزاد کر دیا جائے تو بچے باپ سے ملحق ہوں گے"

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ الْحُرِّ يَتَزَوَّجُ بِأَمَةِ قَوْمٍ الْوُلْدُ مَمَالِيكُ أَوْ أَحْرَارٌ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُ أَبَوَيْهِ حُرّاً فَالْوُلْدُ أَحْرَارٌ .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس آزاد مرد کے بارے میں کہ جس نے ایک گروہ کی کنیز سے شادی کر لی۔ بچے غلام ہوں گے یا آزاد ہوں گے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا"جب والدین میں سے کوئی ایک آزاد ہو تو بچے آزاد ہوں گے"

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ مِثْلَهُ .

ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے محمد بن عیسیٰ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔"

باب الْمَرْأَةِ يَكُونُ لَهَا الْعَبْدُ فَيَنْكِحُهَا (عورت اپنے غلام سے ہمبستری کرلے تو)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِلَالٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَضَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) فِي امْرَأَةٍ أَمْكَنَتْ نَفْسَهَا مِنْ عَبْدٍ لَهَا فَنَكَحَهَا أَنْ تُضْرَبَ مِائَةً وَ يُضْرَبَ الْعَبْدُ خَمْسِينَ جَلْدَةً وَ يُبَاعَ بِصُغْرٍ مِنْهَا قَالَ وَ يَحْرُمُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَبِيعَهَا عَبْداً مُدْرِكاً بَعْدَ ذَلِكَ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے، اس نے محمد بن عبداللہ بن ہلال سے، اس نے علاء بن رزین سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ امیر المومنین علیہ السلام نے قضاوت فرمائی اور اس عورت کے بارے میں کہ جس نے خود کو اپنے غلام کے حوالے کیا اور اس غلام نے اس سے ہمبستری کی۔ کہ اس عورت کو سو کوڑے مارے جائیں اور غلام کو پچاس کوڑے اور اس عورت کے چھوٹے پن کی وجہ سے اس غلام کو بیچ دیا جائے" اور فرمایا "ہر مسلمان کیلئے حرام ہے کہ وہ اس کے بعد اس عورت کو بالغ غلام بیچیں"

2- مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَبُو الْعَبَّاسِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحُرَّةِ تَكُونُ تَحْتَ الْمَمْلُوكِ فَتَشْتَرِيهِ هَلْ يُبْطِلُ ذَلِكَ نِكَاحَهُ قَالَ نَعَمْ لِأَنَّهُ عَبْدٌ مَمْلُوكٌ لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ .

2۔ محمد بن جعفر ابو العباس نے ایوب بن نوح سے، اس نے صفوان سے، اس نے سعید بن یسار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس آزاد عورت کے بارے میں کہ جو ایک غلام کی بیوی ہو اور پھر اس غلام کو خرید لے کیا اس سے اس کا نکاح باطل ہو جائے گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "ہاں کیونکہ وہ غلام ہے وہ کسی چیز پر قادر نہیں ہے"

باب أَنَّ النِّسَاءَ أَشْبَاهٌ (عورتیں ایک جیسی ہیں)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مِسْمَعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَرْأَةِ الْحَسْنَاءِ فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّ الَّذِي مَعَهَا مِثْلُ الَّذِي مَعَ تِلْكَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَهْلٌ فَمَا يَصْنَعُ قَالَ فَلْيَرْفَعْ نَظَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَ لْيُرَاقِبْهُ وَ لْيَسْأَلْهُ مِنْ فَضْلِهِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے محمد بن الحسن بن شمون سے، اس نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے، اس نے مسمع سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی ایک جب کسی خوبصورت عورت کی طرف دیکھے تو اپنی بیوی کے پاس جائے کیونکہ اس کے ساتھ بھی وہی ہے جو اس کے ساتھ ہے" تو ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی۔ اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر اس کی بیوی نہ ہو تو کیا کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "پس وہ اپنی نگاہ آسمان کی طرف بلند کرے اور اپنا مراقبہ کرے اور اللہ عزّوجلّ سے اس کے فضل کا سوال کرے"

باب كَرَاهِيَةِ الرَّهْبَانِيَّةِ وَ تَرْكِ الْبَاهِ (رہبانیت اور جماع کی شہوت کو ترک کرنے کی کراہت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةُ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ إِلَى النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عُثْمَانَ يَصُومُ النَّهَارَ وَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مُغْضَباً يَحْمِلُ نَعْلَيْهِ حَتَّى جَاءَ إِلَى عُثْمَانَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي فَانْصَرَفَ عُثْمَانُ حِينَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالَ لَهُ يَا عُثْمَانُ لَمْ يُرْسِلْنِي اللَّهُ تَعَالَى بِالرَّهْبَانِيَّةِ وَ لَكِنْ بَعَثَنِي بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّهْلَةِ السَّمْحَةِ أَصُومُ وَ أُصَلِّي وَ أَلْمِسُ أَهْلِي فَمَنْ أَحَبَّ فِطْرَتِي فَلْيَسْتَنَّ بِسُنَّتِي وَ مِنْ سُنَّتِيَ النِّكَاحُ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے جعفر بن محمد الاشعری سے، اس نے ابن القداح سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ''عثمان بن مظعون کی بیوی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے عرض کی۔ ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! عثمان دن میں روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پُر جلال ہو کر باہر تشریف لائے اپنی نعلین مبارک اٹھائے ہوئے تھے یہاں تک کہ عثمان کے پاس پہنچے اور اسے نماز پڑھتا پایا۔ عثمان نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی تو وہ آپؐ کی طرف آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا۔ اے عثمان! اللہ عزّوجلّ نے مجھےؐ رہبانیت پر رسالت دے کر نہیں بھیجا بلکہ اس نے تو مجھے سادگی، آسانی اور فیاضی پر مبعوث فرمایا ہے۔ میںؐ روزہ رکھتا ہوں اور نماز پڑھتا ہوں اور اپنی اہلیہ کو مس کرتا ہوں۔ پس جو میریؐ فطرت کو پسند کرتا ہے تو وہ میریؐ سنت کو جاری کرے اور میریؐ سنت میں سے نکاح ہے''

2- جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ لِرَجُلٍ أَصْبَحْتَ صَائِماً قَالَ لَا قَالَ فَأَطْعَمْتَ مِسْكِيناً قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ فَإِنَّهُ مِنْكَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةٌ .

2۔ جعفر بن محمد نے عبد اللہ بن قداح سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کیا تو نے روزہ رکھا ہوا ہے؟ اس نے عرض کی نہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو مسکین ہے؟ اس نے عرض کی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو اپنی اہلیہ کی طرف پلٹ جا تمہارا اس کے پاس جانا اس پر تمہارا صدقہ ہے

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ مَعَهُ أَهْلُهُ فِي السَّفَرِ لَا يَجِدُ الْمَاءَ أَ يَأْتِي أَهْلَهُ قَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ يَفْعَلَ إِلَّا أَنْ يَخَافَ عَلَى نَفْسِهِ قَالَ قُلْتُ طَلَبَ بِذَلِكَ اللَّذَّةَ أَوْ يَكُونُ شَبِقاً إِلَى النِّسَاءِ قَالَ إِنَّ الشَّبِقَ يَخَافُ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ يَطْلُبُ بِذَلِكَ اللَّذَّةَ قَالَ هُوَ حَلَالٌ قُلْتُ فَإِنَّهُ يُرْوَى عَنِ النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) أَنَّ أَبَا ذَرٍّ رَحِمَهُ اللَّهُ سَأَلَهُ عَنْ هَذَا فَقَالَ ائْتِ أَهْلَكَ تُؤْجَرْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ آتِيهِمْ وَ أُوجَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) كَمَا أَنَّكَ إِذَا أَتَيْتَ الْحَرَامَ أُزِرْتَ فَكَذَلِكَ إِذَا أَتَيْتَ الْحَلَالَ أُوجِرْتَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَ لَا تَرَى أَنَّهُ إِذَا خَافَ عَلَى نَفْسِهِ فَأَتَى الْحَلَالَ أُوجِرَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور ابو علی اشعری سے اس نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے صفوان سے اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا کہ جس کے ساتھ سفر میں اس کے اہل خانہ بھی ہیں اسے پانی نہیں ملتا کیا وہ اپنی اہلیہ کے پاس جائے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھےؑ پسند نہیں کہ وہ ایسا کرے البتہ جب اسے اپنی جان پر خوف ہو راوی کہتا ہے میں نے عرض کی وہ اس کے ذریعے لذت کا طالب ہے یا عورتوں سے جماع پر حریص ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا جماع پر حریص کو اپنی جان پر خوف ہے؟ میں نے عرض کی وہ اس سے لذت کا طالب ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا وہ حلال ہے میں نے عرض کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا گیا

ہے کہ ابوذرؓ نے اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا تو فرمایا اپنی اہلیہ کے پاس جاؤ اور بدلہ (جرمانہ) دو تو عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس جاؤں اور (جرمانہ) بدلہ دوں ؟تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس طرح کہ تم حرام جاتے ہو اور بدلہ (جرمانہ) دیتے ہو اسی طرح جب تم حلال جاؤ تو بدلہ (جرمانہ) دو تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کیا تو نے نہیں دیکھا کہ جب اسے اپنی جان کا خوف ہو اور جو حلال جائے اور بدلہ (جرمانہ) دے

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجُعْفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) دَخَلَ بَيْتَ أُمِّ سَلَمَةَ فَشَمَّ رِيحاً طَيِّبَةً فَقَالَ أَتَتْكُمُ الْحَوْلَاءُ فَقَالَتْ هُوَ ذَا هِيَ تَشْكُو زَوْجَهَا فَخَرَجَتْ عَلَيْهِ الْحَوْلَاءُ فَقَالَتْ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي إِنَّ زَوْجِي عَنِّي مُعْرِضٌ فَقَالَ زِيدِيهِ يَا حَوْلَاءُ قَالَتْ مَا أَتْرُكُ شَيْئاً طَيِّباً مِمَّا أَتَطَيَّبُ لَهُ بِهِ وَ هُوَ عَنِّي مُعْرِضٌ فَقَالَ أَمَا لَوْ يَدْرِي مَا لَهُ بِإِقْبَالِهِ عَلَيْكِ قَالَتْ وَ مَا لَهُ بِإِقْبَالِهِ عَلَيَّ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ إِذَا أَقْبَلَ اكْتَنَفَهُ مَلَكَانِ فَكَانَ كَالشَّاهِرِ سَيْفَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِذَا هُوَ جَامَعَ تَحَاتَّتْ عَنْهُ الذُّنُوبُ كَمَا يَتَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ فَإِذَا هُوَ اغْتَسَلَ انْسَلَخَ مِنَ الذُّنُوبِ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے قاسم بن محمد جوہری سے، اس نے اسحاق بن ابراہیم جُعفی سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام سلمہ سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لائے۔ بہترین خوشبو سونگھی تو فرمایا۔ تمہارے پاس "حولآء" آئی ہے؟ تو بی بی سلام اللہ علیہا نے فرمایا۔ وہ یہاں ہے اپنے شوہر کی شکایت کر رہی ہے" پس حولآء باہر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی۔ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ میرا شوہر مجھ سے منہ موڑ گیا ہے" تو آپؐ نے فرمایا۔ "اس سے محبت میں اضافہ کر۔ اے حولآء۔ اس نے عرض کی۔ میں نے کوئی ایسی پیاری چیز نہیں چھوڑی جس کے ساتھ اسے پیار نہ دیا ہو لیکن پھر بھی مجھ سے منہ موڑے ہوئے ہے۔" تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "کاش وہ تمہارے پاس آنے میں اس میں اس کیلئے کیا ہے کا ادراک رکھتا" اس نے عرض کی۔ میرے پاس آنے میں اس کیلئے کیا ہے؟" تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جب وہ قریب آتا ہے تو فرشتے اس سے نرمی کرتے ہیں اور وہ اللہ کی راہ میں تلوار ننگی کرنے والا ہوتا ہے اور جب وہ جماع کرتا ہے تو اس کے گناہ جھڑتے ہیں جیسے درختوں سے پتے جھڑتے ہیں اور جب وہ غسل کرتا ہے تو گناہوں کی میل کچیل سے پاک ہو جاتا ہے۔"

5- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ ثَلَاثَ نِسْوَةٍ أَتَيْنَ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالَتْ إِحْدَاهُنَّ إِنَّ زَوْجِي لَا يَأْكُلُ اللَّحْمَ وَ قَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّ زَوْجِي لَا يَشَمُّ الطِّيبَ وَ قَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّ زَوْجِي لَا يَقْرَبُ النِّسَاءَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ مِنْ أَصْحَابِي لَا يَأْكُلُونَ اللَّحْمَ وَ لَا يَشَمُّونَ الطِّيبَ وَ لَا يَأْتُونَ النِّسَاءَ أَمَا إِنِّي آكُلُ اللَّحْمَ وَ أَشَمُّ الطِّيبَ وَ آتِي النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي .

5۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے، اس نے ابو داؤد مسترق سے، اس نے اپنے کسی آدمی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ تین عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں۔ ان میں سے ایک نے عرض کی۔ "میرا شوہر گوشت نہیں کھاتا" اور دوسری نے کہا۔ میرا شوہر خوشبو نہیں سونگھتا" اور تیسری نے کہا "میرا شوہر عورتوں کے قریب نہیں جاتا" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رداڈال کر باہر تشریف لائے منبر پر چڑھ کر اللہ کی حمد و ثناء فرمائی پھر فرمایا۔ "میرے صحابہ کے گروہوں کو کیا ہو گیا۔ نہ گوشت کھاتے ہیں اور نہ خوشبو سونگھتے ہیں اور نہ عورتوں کے قریب جاتے ہیں۔ البتہ میں گوشت کھاتا ہوں اور خوشبو سونگھتا ہوں اور عورتوں کے پاس جاتا ہوں۔ پس جو میری سنت سے منہ موڑے وہ میری امت میں سے نہیں ہے"

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مِسْمَعٍ أَبِي سَيَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى فِطْرَتِي فَلْيَسْتَنَّ بِسُنَّتِي وَ إِنَّ مِنْ سُنَّتِي النِّكَاحَ .

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے محمد بن الحسن بن شمون سے، اس نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے، اس نے مسمع ابی سیار سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو چاہتا ہے کہ میری فطرت پر ہو پس وہ میری سنت کا اجراء کرے اور میری سنت میں سے نکاح ہے"

باب نَوَادِرَ (نوادر)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِذَا جَامَعَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَأْتِيهِنَّ كَمَا يَأْتِي الطَّيْرُ لِيَمْكُثْ وَ لْيَلْبَثْ قَالَ بَعْضُهُمْ وَ لْيَتَلَبَّثْ .

1 .ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے جعفر بن محمد الاشعری سے اس نے ابن القداح سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جماع کرے تو عورتوں کے پاس پرندوں کی طرح نہ جائے بلکہ اسے آرام سے اور زیادہ دیر رکنا چاہیے بعض راویوں نے کہا ہے کہ اسے زیادہ دیر صبر کرنا چاہیے۔

2- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي بَكْرٍ النَّحَّاسِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يُجَامِعُ فَيَقَعُ عَنْهُ ثَوْبُهُ قَالَ لَا بَأْسَ .

2 ۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اس نے وشاء سے اسنے ابراہیم بن ابی بکر نحاس سے اس نے موسیٰ بن بکر سے اس شخص کے بارے میں کہ جو جماع کرتا ہے اور اپنے کپڑے اتار ڈالتا ہے کے بارے میں روایت کی ہے کہ ابو الحسن علیہ السلام نے فرمایا کوئی قباحت نہیں ہے۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ هَمَّامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) عَنِ الرَّجُلِ يُقَبِّلُ قُبُلَ الْمَرْأَةِ قَالَ لَا بَأْسَ .

3 ۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے اسماعیل بن ہمام سے اس نے علی بن جعفر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو بیوی کے سامنے والی شرم گاہ کو چومتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا کوئی قباحت نہیں

4- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مِسْكِينٍ الْحَنَّاطِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَ يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى فَرْجِ امْرَأَتِهِ وَ هُوَ يُجَامِعُهَا فَقَالَ لَا بَأْسَ .

4 ۔ علی بن محمد بن بندار نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے احمد بن نضر سے اس نے محمد بن مسکین سے، اس نے حنّاط سے اس نے ابو حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنی بیوی کی شرم گاہ کی طرف دیکھتا ہے در حالانکہ وہ اس سے جماع کر رہا ہوتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کوئی قباحت نہیں

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى امْرَأَتِهِ وَ هِيَ عُرْيَانَةٌ قَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ وَ هَلِ اللَّذَّةُ إِلَّا ذَلِكَ .

5 ۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ایک شخص سے اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ ایک شخص کے بارے میں کہ جو اپنی بیوی کی طرف نگاہ کرتا ہے درحالانکہ وہ عریاں ہوتی ہے ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اسمیں کوئی قباحت نہیں ہے کیا اس کے علاوہ کوئی لذت ہے۔

6- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُنْدَارَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) اتَّقُوا الْكَلَامَ عِنْدَ مُلْتَقَى الْخِتَانَيْنِ فَإِنَّهُ يُورِثُ الْخَرَسَ .

6۔ علی بن محمد بن بندار نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے عبداللہ بن قاسم سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہاالسلام نے فرمایا "جب میاں بیوی کا ملاپ ہو تو کلام کرنے سے بچو کیونکہ ایسا کرنا اولاد میں گونگا پن پیدا کرتا ہے"

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَسِّنِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَبَانٍ عَنْ مِسْمَعِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ لَا يُجَامِعُ الْمُخْتَضِبُ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ لِمَ لَا يُجَامِعُ الْمُخْتَضِبُ قَالَ لِأَنَّهُ مُخْتَصَرٌ .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے محسن بن احمد سے، اس نے ابان سے ۔ اس نے مسمع بن عبدالملک سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "خضاب کی حالت میں جماع نہ کرو۔" میں نے عرض کی۔ "آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! کس وجہ سے خضاب کے ساتھ جماع نہ کرے؟" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "کیونکہ خضاب غسل سے مانع ہے"

باب الْأَوْقَاتِ الَّتِي يُكْرَهُ فِيهَا الْبَاهُ (وہ اوقات کہ جن میں جماع مکروہ ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ هَلْ يُكْرَهُ الْجِمَاعُ فِي وَقْتٍ مِنَ الْأَوْقَاتِ وَ إِنْ كَانَ حَلَالًا قَالَ نَعَمْ مَا بَيْنَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ مِنْ مَغِيبِ الشَّمْسِ إِلَى مَغِيبِ الشَّفَقِ وَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي تَنْكَسِفُ فِيهِ الشَّمْسُ وَ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي يَنْخَسِفُ فِيهَا الْقَمَرُ وَ فِي اللَّيْلَةِ وَ فِي الْيَوْمِ اللَّذَيْنِ يَكُونُ فِيهِمَا الرِّيحُ السَّوْدَاءُ وَ الرِّيحُ الْحَمْرَاءُ وَ الرِّيحُ الصَّفْرَاءُ وَ الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ اللَّذَيْنِ يَكُونُ فِيهِمَا الزَّلْزَلَةُ وَ لَقَدْ بَاتَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) عِنْدَ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ فِي لَيْلَةِ انْكَسَفَ فِيهَا الْقَمَرُ فَلَمْ يَكُنْ مِنْهُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مَا كَانَ يَكُونُ مِنْهُ فِي غَيْرِهَا حَتَّى أَصْبَحَ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَ لِبُعْضٍ كَانَ مِنْكَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ قَالَ لَا وَ لَكِنْ هَذِهِ الْآيَةُ ظَهَرَتْ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَلَذَّذَ وَ أَلْهُوَ فِيهَا وَ قَدْ غَيَّرَ اللَّهُ أَقْوَاماً فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ إِنْ يَرَوْا كِسْفاً مِنَ السَّماءِ ساقِطاً يَقُولُوا سَحابٌ مَرْكُومٌ فَذَرْهُمْ حَتَّى يُلاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) وَ ايْمُ اللَّهِ لَا يُجَامِعُ أَحَدٌ فِي هَذِهِ الْأَوْقَاتِ الَّتِي نَهَى رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) عَنْهَا وَ قَدِ انْتَهَى إِلَيْهِ الْخَبَرُ فَيُرْزَقَ وَلَداً فَيَرَى فِي وَلَدِهِ ذَلِكَ مَا يُحِبُّ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے عبدالرحمن بن سالم سے، اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی۔ کیا اوقات میں سے کسی وقت جماع مکروہ بھی ہے اگرچہ حلال ہی کیوں نہ ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "ہاں طلوع فجر سے طلوع شمس کے درمیان، سورج غائب ہونے سے سرخی غائب ہونے تک، اس دن جس میں سورج گرہن ہو اور اس رات میں کہ جس میں چاند گرہن ہو، اس دن اور اس رات میں کہ جن میں سیاہ یا سرخ یا زرد آندھی چلی ہو۔ اور اس دن اور رات میں کہ جس میں زلزلہ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے اس رات کہ جب چاند گرہن ہو اپنی ازواج میں سے کسی کے پاس رات بیتائی تو اس رات آپ صلی اللہ وآلہ وسلم سے وہ نہ ہوا جو اس کے علاوہ رات میں ہوا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ صبح ہوگئی اس زوجہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس رات جلال میں تھے؟ "فرمایا نہیں بلکہ اس رات یہ نشانی ظاہر ہوئی پس میں نے کراہت کی کہ اس رات لذت حاصل کروں یا عورت کے پاس جاؤں جب کہ اللہ عَزّوجَلَّ نے اپنی کتاب میں اقوام کو معیوب سمجھا ہے" اگر یہ لوگ آسمان کے کسی ٹکڑے کو گرتا دیکھیں تو تب بھی کہیں گے یہ تہہ در تہہ بادل ہے۔ تو انہیں چھوڑ دے یہاں تک کہ ان کا اس دن سے سابقہ پڑے کہ جس میں بے ہوش کر دیئے جائیں گے "(طور 44)

پھر ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ تمہیں اللہ کی قسم۔ ان اوقات میں کہ جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے کوئی ایک بھی جماع نہیں کرے ورنہ اس تک خبر پہنچے گی کہ اسے بچہ ہوا ہے اور وہ اپنے بچے میں وہ چیز دیکھے گا جسے وہ پسند نہ کرے گا۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) قَالَ مَنْ أَتَى أَهْلَهُ فِي مُحَاقِ الشَّهْرِ فَلْيُسَلِّمْ لِسِقْطِ الْوَلَدِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے بکر بن صالح سے، اس نے سلیمان بن جعفر جعفری سے روایت کی ہے کہ ابو الحسن علیہ السلام نے فرمایا۔ "جو اپنی بیوی کے پاس مہینے کے آخری تین دن راتوں میں جائے تو وہ بچے کے سقط ہونے کیلئے تیار ہو جائے"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ يُكْرَهُ لِلرَّجُلِ إِذَا قَدِمَ مِنَ السَّفَرِ أَنْ يَطْرُقَ أَهْلَهُ لَيْلًا حَتَّى يُصْبِحَ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے، اس نے صفوان سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "مکروہ ہے آدمی کیلئے کہ جب وہ سفر سے واپس آئے کہ وہ بیوی سے رات کو جماع کرے یہاں تک کہ صبح ہو جائے"

4- سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مِسْمَعٍ أَبِي سَيَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَكْرَهُ لِأُمَّتِي أَنْ يَغْشَى الرَّجُلُ أَهْلَهُ فِي النِّصْفِ مِنَ الشَّهْرِ أَوْ فِي غُرَّةِ الْهِلَالِ فَإِنَّ مَرَدَةَ الشَّيْطَانِ وَ الْجِنِّ تَغْشَى بَنِي آدَمَ فَيُجَنُّونَ وَ يُخَبَّلُونَ أَ مَا رَأَيْتُمُ الْمُصَابَ يُصْرَعُ فِي النِّصْفِ مِنَ الشَّهْرِ وَ عِنْدَ غُرَّةِ الْهِلَالِ .

4۔ سہل بن زیاد نے محمد بن الحسن بن شمون سے، اس نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے، اس نے مسمع ابو سیار سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میں ناپسند کرتا ہوں اپنی امت کیلئے کہ کوئی شخص اپنی اہلیہ کے قریب جائے مہینے کے وسط میں یا چاند کی پہلی میں کیونکہ شیاطین و جن بنی آدم کے قریب جاتے ہیں اور انہیں مجنون اور پاگل کر دیتے ہیں کیا تم نے نہیں دیکھا کہ مہینے کے وسط اور ابتداء میں بیمار کو مرگی ہو جاتی ہے"

باب كَرَاهِيَةِ أَنْ يُوَاقِعَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ وَ فِي الْبَيْتِ صَبِيٌّ

(آدمی اپنی اہلیہ کے پاس جائے درحالیکہ گھر میں بچہ ہو مکروہ ہے)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ رَاشِدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ لَا يُجَامِعِ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَ لَا جَارِيَتَهُ وَ فِي الْبَيْتِ صَبِيٌّ فَإِنَّ ذَلِكَ مِمَّا يُورِثُ الزِّنَا .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے قاسم بن محمد الجوہری سے، اس نے اسحاق بن ابراہیم سے، اس نے ابن راشد سے، اس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "جب گھر میں بچہ ہو تو کوئی شخص اپنی بیوی یا کنیز سے جماع نہ کرے کیونکہ ایسا کرنا بچے میں زنا کے اثرات چھوڑتا ہے" (یعنی بچہ جاگ رہا ہو)

باب الْقَوْلِ عِنْدَ دُخُولِ الرَّجُلِ بِأَهْلِهِ

(اپنی اہلیہ کے پاس جاتے وقت آدمی کو کیا کہنا چاہیے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا وَ هُوَ يَقُولُ لِأَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي رَجُلٌ قَدْ أَسْنَنْتُ وَ قَدْ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً بِكْراً صَغِيرَةً وَ لَمْ أَدْخُلْ بِهَا وَ أَنَا أَخَافُ أَنَّهَا إِذَا دَخَلَتْ عَلَيَّ تَرَانِي أَنْ تَكْرَهَنِي لِخِضَابِي وَ كِبَرِي فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) إِذَا دَخَلَتْ فَمُرْهَا قَبْلَ أَنْ تَصِلَ إِلَيْكَ أَنْ تَكُونَ مُتَوَضِّئَةً ثُمَّ أَنْتَ لَا تَصِلُ إِلَيْهَا حَتَّى تَوَضَّأَ وَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ مَجِّدِ اللَّهَ وَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ادْعُ وَ مُرْ مَنْ مَعَهَا أَنْ يُؤَمِّنُوا عَلَى دُعَائِكَ وَ قُلِ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي إِلْفَهَا وَ وُدَّهَا وَ رِضَاهَا وَ أَرْضِنِي بِهَا وَ اجْمَعْ بَيْنَنَا بِأَحْسَنِ اجْتِمَاعٍ وَ آنَسِ ائْتِلَافٍ فَإِنَّكَ تُحِبُّ الْحَلَالَ وَ تَكْرَهُ الْحَرَامَ ثُمَّ قَالَ وَ اعْلَمْ أَنَّ الْإِلْفَ مِنَ اللَّهِ وَ الْفِرْكَ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيُكَرِّهَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اور ہمارے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے جمیل بن صالح سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا کہ ایک شخص نے ابو جعفر علیہ السلام سے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! میں سن رسیدہ شخص ہوں اور میں نے ایک کنواری چھوٹی عورت سے شادی کی ہے اور اس کے پاس نہیں گیا ہوں اور میں خوف زدہ ہوں کہ جب میں اس کے پاس داخل ہوں گا اور وہ مجھے دیکھے گی تو میرے خضاب اور بڑھاپے کی وجہ سے مجھ سے کراہت کرے گی۔" ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب تم اس کے پاس جاؤ تو اسے حکم دو اس سے پہلے کہ وہ تم سے ملے وہ باوضو ہو۔ پھر تم اس سے نہ ملو جب تک تم وضو نہ کر لو اور دو رکعت نماز پڑھو پھر اللہ عزّوجلّ کی بزرگی بیان کرو اور محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر درود پڑھو۔ پھر تم دعا کرو اور جو اس کے ساتھ ہیں انہیں حکم دو کہ وہ تمہاری دعا پر آمین کہیں۔ اللھم ارزقنی وودھا ورضاھا وارضنی بھا واجمع بیننا باحسن اجتماع وانس فانک تحب الحلال وتکرہ الحرام۔ پھر فرمایا۔ جان لو الفت اللہ عزّوجلّ کی طرف سے اور نفرت شیطان کی طرف سے ہوتی ہے کیونکہ جسے اللہ عزّوجلّ حلال کرے وہ اس سے کراہت کرتا ہے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا دَخَلْتَ بِأَهْلِكَ فَخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَ قُلِ اللَّهُمَّ بِأَمَانَتِكَ أَخَذْتُهَا وَ بِكَلِمَاتِكَ اسْتَحْلَلْتُهَا فَإِنْ قَضَيْتَ لِي مِنْهَا وَلَداً فَاجْعَلْهُ مُبَارَكاً تَقِيّاً مِنْ شِيعَةِ آلِ مُحَمَّدٍ وَ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيهِ شِرْكاً وَ لَا نَصِيباً .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ابو ایوب خزاز سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب تم اپنی اہلیہ کے پاس جاؤ تو اس کو پیشانی سے پکڑو اور اسے قبلہ رخ کرو اور کہو۔

اللَّهُمَّ بِأَمَانَتِكَ أَخَذْتُهَا وَ بِكَلِمَاتِكَ اسْتَحْلَلْتُهَا فَإِنْ قَضَيْتَ لِي مِنْهَا وَلَداً فَاجْعَلْهُ مُبَارَكاً تَقِيّاً مِنْ شِيعَةِ آلِ مُحَمَّدٍ وَ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيهِ شِرْكاً وَ لَا نَصِيباً

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمْ كَيْفَ يَصْنَعُ قُلْتُ لَا أَدْرِي قَالَ إِذَا هَمَّ بِذَلِكَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَ لْيَحْمَدِ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَتَزَوَّجَ فَقَدِّرْ لِي مِنَ النِّسَاءِ أَعَفَّهُنَّ فَرْجاً وَ أَحْفَظَهُنَّ لِي فِي نَفْسِهَا وَ مَالِي وَ أَوْسَعَهُنَّ رِزْقاً وَ أَعْظَمَهُنَّ بَرَكَةً وَ قَدِّرْ لِي وَلَداً طَيِّباً تَجْعَلُهُ خَلَفاً صَالِحاً فِي حَيَاتِي وَ بَعْدَ مَوْتِي قَالَ فَإِذَا دَخَلَتْ إِلَيْهِ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى نَاصِيَتِهَا وَ لْيَقُلِ اللَّهُمَّ عَلَى كِتَابِكَ تَزَوَّجْتُهَا وَ فِي أَمَانَتِكَ أَخَذْتُهَا وَ بِكَلِمَاتِكَ اسْتَحْلَلْتُ فَرْجَهَا فَإِنْ قَضَيْتَ لِي فِي رَحِمِهَا شَيْئاً فَاجْعَلْهُ مُسْلِماً سَوِيّاً وَ لَا تَجْعَلْهُ شِرْكَ شَيْطَانٍ قَالَ قُلْتُ وَ كَيْفَ يَكُونُ شِرْكَ شَيْطَانٍ قَالَ إِنْ ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ تَنَحَّى الشَّيْطَانُ وَ إِنْ فَعَلَ وَ لَمْ يُسَمِّ أَدْخَلَ ذَكَرَهُ وَ كَانَ الْعَمَلُ مِنْهُمَا جَمِيعاً وَ النُّطْفَةُ وَاحِدَةٌ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اور ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے، اس نے قاسم بن یحییٰ سے اس نے اپنے دادا حسن بن راشد سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے مجھے فرمایا! جب تم میں سے کوئی ایک شادی کرے تو کیسے کرے؟ میں نے عرض کی میں نہیں جانتا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا! جب وہ اس کا عزم کر لے تو اسے چاہیے کہ دو رکعت نماز پڑھے اور اللہ کی حمد کرے پھر کہے، " اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَتَزَوَّجَ فَقَدِّرْ لِي مِنَ النِّسَاءِ أَعَفَّهُنَّ فَرْجاً وَ أَحْفَظَهُنَّ لِي فِي نَفْسِهَا وَ مَالِي وَ أَوْسَعَهُنَّ رِزْقاً وَ أَعْظَمَهُنَّ بَرَكَةً وَ قَدِّرْ لِي وَلَداً طَيِّباً تَجْعَلُهُ خَلَفاً صَالِحاً فِي حَيَاتِي وَ بَعْدَ مَوْتِي۔ فرمایا! اور جب وہ اس کے پاس داخل ہو تو اسے چاہیے کہ اپنا ہاتھ اس عورت کی پیشانی پر رکھے اور کہے۔ " اللَّهُمَّ عَلَى كِتَابِكَ تَزَوَّجْتُهَا وَ فِي أَمَانَتِكَ أَخَذْتُهَا وَ بِكَلِمَاتِكَ اسْتَحْلَلْتُ فَرْجَهَا فَإِنْ قَضَيْتَ لِي فِي رَحِمِهَا شَيْئاً فَاجْعَلْهُ مُسْلِماً سَوِيّاً وَ لَا تَجْعَلْهُ شِرْكَ شَيْطَانٍ۔ روای کہتا ہے میں نے عرض کی "شیطان کی شراکت کیسے واقع ہوتی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اللہ عَزّوجَلَّ کے اسم کا ذکر شیطان کو بھگا دیتا ہے اور اگر قربت کر لے اور آلہ تناسل داخل کرتے وقت اللہ عَزّوجَلَّ کا نام نہ لے تو وہ کام دونوں (اس شخص اور شیطان) کی طرف سے ہوتا ہے اور نطفہ ایک ہوتا ہے۔

4- عَنْهُ عَنْ أَبِي يُوسُفَ عَنِ الْمِيثَمِيِّ رَفَعَهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) فَقَالَ لَهُ إِنِّي تَزَوَّجْتُ فَادْعُ اللَّهَ لِي فَقَالَ قُلِ اللَّهُمَّ بِكَلِمَاتِكَ اسْتَحْلَلْتُهَا وَ بِأَمَانَتِكَ أَخَذْتُهَا اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا وَلُوداً وَدُوداً لَا تَفْرَكُ تَأْكُلُ مِمَّا رَاحَ وَ لَا تَسْأَلُ عَمَّا سَرَحَ .

4۔ اس نے ابو یوسف سے، اس نے میثمی سے اس نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ایک شخص امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آیا اور آپ علیہ السلام سے عرض کی، میں نے شادی کی ہے پس آپ علیہ السلام اللہ عَزّوجَلَّ سے میرے لیے دعا کیجیے" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ! تم کہو۔ " اللَّهُمَّ بِكَلِمَاتِكَ اسْتَحْلَلْتُهَا وَ بِأَمَانَتِكَ أَخَذْتُهَا اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا وَلُوداً وَدُوداً لَا تَفْرَكُ تَأْكُلُ مِمَّا رَاحَ وَ لَا تَسْأَلُ عَمَّا سَرَحَ۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ فَلْيَقُلْ أَقْرَرْتُ بِالْمِيثَاقِ الَّذِي أَخَذَ اللَّهُ إِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن عمیر سے اس نے ابان سے اس نے عبد الرحمن بن اعین سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! جب آدمی تزویج کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ کہے" أَقْرَرْتُ بِالْمِيثَاقِ الَّذِي أَخَذَ اللَّهُ إِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ"۔

باب الْقَوْلِ عِنْدَ الْبَاهِ وَ مَا يَعْصِمُ مِنْ مُشَارَكَةِ الشَّيْطَانِ

(جماع کے وقت کا قول اور وہ کہ جو شیطان کی شراکت سے محفوظ رکھتا ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنِ الْحَلَبِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ فَخَشِيَ أَنْ يُشَارِكَهُ الشَّيْطَانُ قَالَ يَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ وَ يَتَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے حسن بن محبوب سے اس نے علی بن رئاب سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ اس شخص کے بارے میں جو جب اپنی اہلیہ کے پاس جاتا ہے تو خوف زدہ ہوتا ہے کہیں اس کے ساتھ شیطان شریک نہ ہو، ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! وہ کہے "بسم اللہ اور اللہ عزّ و جلّ کی شیطان سے پناہ پالے"

2- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً عَنِ الْوَشَّاءِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَيَّ شَيْءٍ يَقُولُ الرَّجُلُ مِنْكُمْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَ يَسْتَطِيعُ الرَّجُلُ أَنْ يَقُولَ شَيْئاً فَقَالَ أَ لَا أُعَلِّمُكَ مَا تَقُولُ قُلْتُ بَلَى قَالَ تَقُولُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ اسْتَحْلَلْتُ فَرْجَهَا وَ فِي أَمَانَةِ اللَّهِ أَخَذْتُهَا اللَّهُمَّ إِنْ قَضَيْتَ لِي فِي رَحِمِهَا شَيْئاً فَاجْعَلْهُ بَارّاً تَقِيّاً وَ اجْعَلْهُ مُسْلِماً سَوِيّاً وَ لَا تَجْعَلْ فِيهِ شِرْكاً لِلشَّيْطَانِ قُلْتُ وَ بِأَيِّ شَيْءٍ يُعْرَفُ ذَلِكَ قَالَ أَ مَا تَقْرَأُ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ ثُمَّ ابْتَدَأَ هُوَ وَ شارِكْهُمْ فِي الْأَمْوالِ وَ الْأَوْلادِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَجِيءُ حَتَّى يَقْعُدَ مِنَ الْمَرْأَةِ كَمَا يَقْعُدُ الرَّجُلُ مِنْهَا وَ يُحْدِثُ كَمَا يُحْدِثُ وَ يَنْكِحُ كَمَا يَنْكِحُ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ يُعْرَفُ ذَلِكَ قَالَ بِحُبِّنَا وَ بُغْضِنَا فَمَنْ أَحَبَّنَا كَانَ نُطْفَةَ الْعَبْدِ وَ مَنْ أَبْغَضَنَا كَانَ نُطْفَةَ الشَّيْطَانِ .

2۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اور ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے ایک ساتھ اس نے وشّاء سے اس نے موسیٰ بن بکر سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! اے ابو محمد تم میں سے کسی شخص کے پاس جب اس کی بیوی آتی ہے تو وہ کیا کہتا ہے؟ میں نے عرض کی، آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! کیا آدمی اس وقت کچھ کہنے کی طاقت رکھتا ہے، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! کیا تمہیں وہ نہ بتاؤں کہ جو تم کہو میں نے عرض کی یقیناً آپ علیہ السلام نے فرمایا تم کہو" بِكَلِمَاتِ اللَّهِ اسْتَحْلَلْتُ فَرْجَهَا وَ فِي أَمَانَةِ اللَّهِ أَخَذْتُهَا اللَّهُمَّ إِنْ قَضَيْتَ لِي فِي رَحِمِهَا شَيْئاً فَاجْعَلْهُ بَارّاً تَقِيّاً وَ اجْعَلْهُ مُسْلِماً سَوِيّاً وَ لَا تَجْعَلْ فِيهِ شِرْكاً لِلشَّيْطَانِ "۔ میں نے عرض کی، کون سی چیز سے یہ معلوم ہوا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! کیا تم کتاب اللہ کو نہیں پڑھا ہے پھر آپؑ نے آیۃ مجیدہ کو پڑھنا شروع کیا" وہ ان کے ساتھ شریک ہوتا ہے اموال اور اولاد میں.....(اسرأ64) پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا! شیطان ضرور آتا ہے یہاں تک کہ عورت کے پاس ایسے بیٹھتا ہے کہ جیسے مرد عورت کے پاس بیٹھتا ہے اور اسی طرح کرتا ہے جیسے مرد کرتا ہے اور اسی طرح جماع کرتا ہے جیسے مرد جماع کرتا ہے، میں نے عرض کی، اس کا پتہ کیسے چلتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! ہماریؑ محبت اور ہمؑ سے بغض کے ذریعے، پس جو ہمؑ سے محبت کرے تو وہ آدمی کا نطفہ ہوتا ہے اور جو ہم سے بغض رکھے وہ شیطان کا نطفہ ہوتا ہے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) إِذَا جَامَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنِي قَالَ فَإِنْ قَضَى اللَّهُ بَيْنَهُمَا وَلَداً لَا يَضُرُّهُ الشَّيْطَانُ بِشَيْءٍ أَبَداً .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے جعفر بن محمد الاشعری سے، اس نے ابن القدّاح سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تم میں کوئی ایک جب جماع کرے تو کہے" بِسْمِ اللَّهِ وَ بِاللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنِي "۔ فرمایا اللہ عزّوجلّ ان کے درمیان فیصلہ کرے گا ایسے بچے کا کہ جسے شیطان کبھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ الْوَاسِطِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) جَالِساً فَذَكَرَ شِرْكَ الشَّيْطَانِ فَعَظَّمَهُ حَتَّى أَفْزَعَنِي قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَا الْمَخْرَجُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ إِذَا أَرَدْتَ الْجِمَاعَ فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ اللَّهُمَّ إِنْ قَضَيْتَ مِنِّي فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ خَلِيفَةً فَلَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيهِ شِرْكاً وَ لَا نَصِيباً وَ لَا حَظّاً وَ اجْعَلْهُ مُؤْمِناً مُخْلِصاً مُصَفًّى مِنَ الشَّيْطَانِ وَ رِجْزِهِ جَلَّ ثَنَاؤُكَ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے علی بن حسّان واسطی سے، اس نے عبد الرحمن بن کثیر سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا تو آپ علیہ السلام نے شیطان کے شریک ہونے کا ذکر اتنا زیادہ فرمایا کہ مجھے خوف ہونے لگا۔ میں نے عرض کی، آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! اس سے چھٹکارے کا راستہ کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! جب تم جماع کا ارادہ کرو تو تم کہو" بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ اللَّهُمَّ إِنْ قَضَيْتَ مِنِّي فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ خَلِيفَةً فَلَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيهِ شِرْكاً وَ لَا نَصِيباً وَ لَا حَظّاً وَ اجْعَلْهُ مُؤْمِناً مُخْلِصاً مُصَفًّى مِنَ الشَّيْطَانِ وَ رِجْزِهِ جَلَّ ثَنَاؤُكَ "۔

5- وَ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِذَا أَتَيْتَ أَهْلَكَ فَأَيَّ شَيْءٍ تَقُولُ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ أُطِيقُ أَنْ أَقُولَ شَيْئاً قَالَ بَلَى قُلِ اللَّهُمَّ بِكَلِمَاتِكَ اسْتَحْلَلْتُ فَرْجَهَا وَ بِأَمَانَتِكَ أَخَذْتُهَا فَإِنْ قَضَيْتَ فِي رَحِمِهَا شَيْئاً فَاجْعَلْهُ تَقِيّاً زَكِيّاً وَ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيهِ شِرْكاً قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ يَكُونُ فِيهِ شِرْكٌ لِلشَّيْطَانِ قَالَ نَعَمْ أَ مَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ وَ شارِكْهُمْ فِي الْأَمْوالِ وَ الْأَوْلادِ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجِيءُ فَيَقْعُدُ كَمَا يَقْعُدُ الرَّجُلُ وَ يُنْزِلُ كَمَا يُنْزِلُ الرَّجُلُ قَالَ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ يُعْرَفُ ذَلِكَ قَالَ بِحُبِّنَا وَ بُغْضِنَا .

5۔ اور اس نے اپنے باپ سے اس نے حمزہ بن عبد اللہ سے اس نے جمیل بن دراج سے اس نے ابو الولید سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ مجھے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! اے ابو محمد! جب تم اپنی بیوی کے پاس جاتے ہو تو کیا کہتے ہو؟ میں نے عرض کی "آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! کیا مجھے وہاں پر کچھ کہنے کی طاقت (اجازت) ہے؟ فرمایا ہاں، کہو" اللَّهُمَّ بِكَلِمَاتِكَ اسْتَحْلَلْتُ فَرْجَهَا وَ بِأَمَانَتِكَ أَخَذْتُهَا فَإِنْ قَضَيْتَ فِي رَحِمِهَا شَيْئاً فَاجْعَلْهُ تَقِيّاً زَكِيّاً وَ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيهِ شِرْكاً قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ يَكُونُ فِيهِ شِرْكٌ لِلشَّيْطَانِ "۔ میں نے عرض کی، آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں، کیا اس میں شیطان کا حصہ ہوتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! ہاں کیا تم نے اللہ عزّوجلّ کا اس کی کتاب میں قول نہیں سنا" وہ شریک ہوتا ہے اموال اور اولاد میں .....(اسرأ64) شیطان آتا ہے اور اس طرح بیٹھتا ہے جیسے آدمی بیٹھتا ہے اور اس طرح مُنزَل ہوتا ہے جیسے آدمی کا انزال ہوتا ہے" میں نے عرض کی ،یہ کس چیز سے معلوم ہوتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! ہماری محبت اور ہمارے بغض سے۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي النُّطْفَتَيْنِ اللَّتَيْنِ لِلْآدَمِيِّ وَ الشَّيْطَانِ إِذَا اشْتَرَكَا فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) رُبَّمَا خُلِقَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَ رُبَّمَا خُلِقَ مِنْهُمَا جَمِيعاً .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے ہشام بن سالم سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے ان دو نطفوں کے بارے میں کہ جو آدمی اور شیطان کے ہوتے ہیں جب وہ اکٹھے ہو جائیں تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! بسا اوقات ان میں سے ایک سے تخلیق ہوتی ہے اور بسا اوقات ان دونوں سے خلقت ہوتی ہے۔

باب الْعَزْلِ "عزل" (یعنی جماع کے وقت منی کو شرمگاہ سے باہر گرانا)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ ذَاكَ إِلَى الرَّجُلِ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے ابن بکیر سے اس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عزل کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! یہ آدمی کے ہاتھ میں ہے۔

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَاصِمِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ لَا بَأْسَ بِالْعَزْلِ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحُرَّةِ إِنْ أَحَبَّ صَاحِبُهَا وَ إِنْ كَرِهَتْ لَيْسَ لَهَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ .

2۔ احمد بن محمد عاصمی نے اس نے علی بن الحسن فضال سے اس نے علی بن اسباط سے اس نے اپنے چچا یعقوب بن سالم سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! آزاد عورت سے عزل میں اگر اس کا شوہر پسند کرے تو کوئی قباحت نہیں اگرچہ وہ عورت اسے ناپسند ہی کیوں نہ کرے، عورت کو اس معاملہ میں کسی چیز کا حق نہیں۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ ذَاكَ إِلَى الرَّجُلِ يَصْرِفُهُ حَيْثُ شَاءَ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے علا سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عزل کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! یہ آدمی کے ہاتھ میں ہے جدھر چاہے صرف کرے۔

4- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) لَا يَرَى بِالْعَزْلِ بَأْساً فَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ وَ إِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ أَشْهَدَهُمْ عَلى أَنْفُسِهِمْ أَ لَسْتُ بِرَبِّكُمْ قالُوا بَلى فَكُلُّ شَيْءٍ أَخَذَ اللَّهُ مِنْهُ الْمِيثَاقَ فَهُوَ خَارِجٌ وَ إِنْ كَانَ عَلَى صَخْرَةٍ صَمَّاءَ

4۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے صفوان سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے عبد الرحمن حذآء سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! علیؑ بن الحسین علیہما السلام عزل میں کوئی قباحت نہیں جانتے تھے پھر آپ علیہ السلام نے یہ آیۃ مجید تلاوت فرمائی، اور جب تمہارے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان سے انہی کے متعلق اقرار لیا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا کیوں نہیں (الاعراف 171) پس ہر وہ چیز جس سے اللہ عزّوجلّ نے میثاق لیا ہے پس وہ خارج ہے اگرچہ وہ سخت چٹان پر ہی کیوں نہ ہو"

باب غَيْرَةِ النِّسَاءِ (عورتوں کی غیرت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ بَعْضِ . أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَيْسَ الْغَيْرَةُ إِلَّا لِلرِّجَالِ وَ أَمَّا النِّسَاءُ فَإِنَّمَا ذَلِكَ مِنْهُنَّ حَسَدٌ وَ الْغَيْرَةُ لِلرِّجَالِ وَ لِذَلِكَ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا زَوْجَهَا وَ أَحَلَّ لِلرِّجَالِ أَرْبَعاً وَ إِنَّ اللَّهَ أَكْرَمُ أَنْ يَبْتَلِيَهُنَّ بِالْغَيْرَةِ وَ يُحِلَّ لِلرِّجَالِ مَعَهَا ثَلَاثاً .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے اپنے بعض دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! مردوں کے سوا کسی کے لیے غیرت نہیں، البتہ عورتوں میں اس معاملہ میں صرف حسد ہے اور غیرت صرف مردوں کے لیے ہے اور اس وجہ سے اللہ عَزّوجَلَّ نے عورتوں پر ان کے شوہروں کے سوا حرام کیا ہے اور مردوں کے لیے چار کو حلال کیا ہے اور اللہ عَزّوجَلَّ اس سے بلند ہے کہ وہ عورتوں کو غیرت میں مبتلا کرے اور اس کے ساتھ ساتھ مردوں کے لیے بھی تین اور حلال کرے۔

2- عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْجَلَّابِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يَجْعَلِ الْغَيْرَةَ لِلنِّسَاءِ وَ إِنَّمَا تَغَارُ الْمُنْكِرَاتُ مِنْهُنَّ فَأَمَّا الْمُؤْمِنَاتُ فَلَا إِنَّمَا جَعَلَ اللَّهُ الْغَيْرَةَ لِلرِّجَالِ لِأَنَّهُ أَحَلَّ لِلرَّجُلِ أَرْبَعاً وَ مَا مَلَكَتْ يَمِينُهُ وَ لَمْ يَجْعَلْ لِلْمَرْأَةِ إِلَّا زَوْجَهَا فَإِذَا أَرَادَتْ مَعَهُ غَيْرَهُ كَانَتْ عِنْدَ اللَّهِ زَانِيَةً .

2۔ اس نے محمد بن علی سے اس نے محمد بن فضیل سے اس نے سعد بن جلاّب سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! اللہ عزّوجَلَّ نے عورتوں کے لیے غیرت نہیں بنائی بلکہ بے شک اس کا شمار ان کے منکرات (منع کی گئی چیزوں) میں کیا ہے البتہ مومن عورتوں میں نہیں ہوتی۔ اللہ عَزّوجَلَّ نے غیرت فقط مردوں کے لیے بنائی ہے کیونکہ اللہ عَزّوجَلَّ نے اس کے لیے چار کو حلال کیا ہے اور اس کی ملکیت کو بھی جب کہ عورت کو صرف اس کے شوہر کیلئے معیّن کیا ہے پس جب عورت اس کے شوہر کے علاوہ کے ساتھ ارادہ کرے تو وہ اللہ عَزّوجَلَّ کے نزدیک زانیہ ہوتی ہے۔

قَالَ وَ رَوَاهُ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَإِنْ بَغَتْ مَعَهُ غَيْرَهُ .

اسے قاسم بن یحییٰ نے اس نے اپنے دادا حسن بن راشد سے اس نے ابو بکر حضرمی سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس جیسا روایت کیا ہے ماسوائے اس کے کہ اس نے کہا اگر وہ شوہر کے علاوہ کسی اور کے ساتھ زنا کرے۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ رَفَعَهُ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) قَاعِدٌ إِذْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ عُرْيَانَةٌ حَتَّى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي فَجَرْتُ فَطَهِّرْنِي قَالَ وَ جَاءَ رَجُلٌ يَعْدُو فِي أَثَرِهَا وَ أَلْقَى عَلَيْهَا ثَوْباً فَقَالَ مَا هِيَ مِنْكَ فَقَالَ صَاحِبَتِي يَا رَسُولَ اللَّهِ خَلَوْتُ بِجَارِيَتِي فَصَنَعَتْ مَا تَرَى فَقَالَ ضُمَّهَا إِلَيْكَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْغَيْرَاءَ لَا تُبْصِرُ أَعْلَى الْوَادِي مِنْ أَسْفَلِهِ

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور محمد بن اسماعیل سے، اس نے فضل بن شاذان سے ایک ساتھ اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے عبدالرحمن بن حجاج سے اس نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک عورت عریاں حالت میں آئی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑی ہوگئی اور اس عورت نے کہا "اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نے زنا کیا ہے پس مجھے پاک کیجیے اور ایک آدمی دوڑتا ہوا اس کے پیچھے آیا اور اس پر کپڑا ڈال دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! یہ تیری کیا لگتی ہے؟ اس نے عرض کی، میری بیوی ہے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنی کنیز کے ساتھ خلوت میں گیا تو اس نے یہ کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اسے اپنے پاس لے جاؤ، پھر فرمایا! غیرت کرنے والی عورتیں جہنم کی وادی کے نچلے حصے سے اس کا اوپر والا حصہ نہ دیکھ سکیں گی۔

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ حَمَّادٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) غَيْرَةُ النِّسَاءِ الْحَسَدُ وَ الْحَسَدُ هُوَ أَصْلُ الْكُفْرِ إِنَّ النِّسَاءَ إِذَا غِرْنَ غَضِبْنَ وَ إِذَا غَضِبْنَ كَفَرْنَ إِلَّا الْمُسْلِمَاتُ مِنْهُنَّ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اس نے محمد بن الحسن سے اس نے یوسف بن حماد سے اس نے ذکر کرنے والے سے اس نے جابر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! عورتوں کی غیرت حسد ہے اور حسد کفر کی بنیاد ہے جب عورتوں پر سوکن لائی جاتی ہے تو وہ غضبناک ہوتی ہیں اور جب غضبناک ہوتی ہیں تو کفر کرتی ہیں ماسوائے ان عورتوں کے کہ جو ان میں سے تسلیم کرتی رہیں۔

5- عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ خَالِدٍ الْقَلَانِسِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَجُلٌ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) امْرَأَتَهُ فَأَحْسَنَ عَلَيْهَا الثَّنَاءَ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَغَرْتَهَا قَالَ لَا قَالَ فَأَغِرْهَا فَأَغَارَهَا فَثَبَتَتْ فَقَالَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنِّي قَدْ أَغَرْتُهَا فَثَبَتَتْ فَقَالَ هِيَ كَمَا تَقُولُ .

5۔ اس نے اپنے باپ سے اس نے محمد بن سنان سے اس نے خالد قلانسی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کے سامنے اپنی بیوی کا ذکر کیا تو اس کی بہت زیادہ تعریف کی تو اسے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! کیا تو نے اس پر شادی کی، اس نے کہا نہیں، فرمایا! اس پر شادی کر، پس اس نے اس پر شادی کی تو بھی ثابت قدم رہی، تو اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی میں نے اس پر شادی کی مگر وہ ثابت قدم رہی ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! وہ اسی طرح ہے جیسا تم نے کہا۔

6- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الْمَرْأَةُ تَغَارُ عَلَى الرَّجُلِ تُؤْذِيهِ قَالَ ذَلِكَ مِنَ الْحُبِّ .

6۔ ابو الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے صفوان سے اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی، عورت مرد پر غیرت کرتی ہے اور اسے اذیت دیتی ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا! یہ محبت کی وجہ سے ہے۔

باب حُبِّ الْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا (بیوی کی اپنے شوہر کے لیے محبت)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مِنْ سَرِيَّةٍ قَدْ كَانَ أُصِيبَ فِيهَا نَاسٌ كَثِيرٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَقْبَلَتْهُ النِّسَاءُ يَسْأَلْنَهُ عَنْ قَتْلَاهُنَّ فَدَنَتْ مِنْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا فَعَلَ فُلَانٌ قَالَ وَ مَا هُوَ مِنْكِ قَالَتْ أَبِي قَالَ احْمَدِي اللَّهَ وَ اسْتَرْجِعِي فَقَدِ اسْتُشْهِدَ فَفَعَلَتْ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا فَعَلَ فُلَانٌ فَقَالَ وَ مَا هُوَ مِنْكِ فَقَالَتْ أَخِي فَقَالَ احْمَدِي اللَّهَ وَ اسْتَرْجِعِي فَقَدِ اسْتُشْهِدَ فَفَعَلَتْ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا فَعَلَ فُلَانٌ فَقَالَ وَ مَا هُوَ مِنْكِ فَقَالَتْ زَوْجِي قَالَ احْمَدِي اللَّهَ وَ اسْتَرْجِعِي فَقَدِ اسْتُشْهِدَ فَقَالَتْ وَا وَيْلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ الْمَرْأَةَ تَجِدُ بِزَوْجِهَا هَذَا كُلَّهُ حَتَّى رَأَيْتُ هَذِهِ الْمَرْأَةَ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے معاویۃ بن وھب سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنگ سے واپس آئے کہ جس میں مسلمانوں کے بہت سے لوگ شہید ہوئے پس عورتوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استقبال کیا اور اپنے اپنے مقتولوں کے بارے میں پوچھنے لگیں ایک عورت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب آئی اور عرض کی، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فلاں نے کیا کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! وہ تمہارا کیا لگتا تھا؟ اس نے عرض کی، میرا باپ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اللہ کی حمد کر اور اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھ وہ شہید ہو گیا، پس اس عورت نے ویسا ہی کیا پھر اس عورت نے عرض کی، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلاں نے کیا کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، وہ تمہارا کیا لگتا ہے؟ اس نے عرض کی میرا بھائی، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اللہ کی حمد کر اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھ وہ شہید ہو گیا، اس عورت نے ایسا ہی کیا پھر اس عورت نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلاں نے کیا کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ تمہارا کیا ہے؟، اس عورت نے عرض کی، میرا شوہر۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کی حمد کر اور اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھ وہ شہید ہو گیا، تو اس عورت نے کہا" واویلا " تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، میرا گمان نہیں تھا کہ عورتیں بھی اپنے شوہروں سے ایسی محبت کرتی ہیں یہاں تک کہ میں نے اس عورت کو دیکھا۔

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**علیه السلام**) يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلی الله علیه وآله**) لِابْنَةِ جَحْشٍ قُتِلَ خَالُكِ حَمْزَةُ قَالَ فَاسْتَرْجَعَتْ وَ قَالَتْ أَحْتَسِبُهُ عِنْدَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ لَهَا قُتِلَ أَخُوكِ فَاسْتَرْجَعَتْ وَ قَالَتْ أَحْتَسِبُهُ عِنْدَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ لَهَا قُتِلَ زَوْجُكِ فَوَضَعَتْ يَدَهَا عَلَى رَأْسِهَا وَ صَرَخَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلی الله علیه وآله**) مَا يَعْدِلُ الزَّوْجَ عِنْدَ الْمَرْأَةِ شَيْءٌ .

2۔ احمد بن محمد نے معمر بن خلاد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنت جحش سے فرمایا! تمہارا ماموں حمزہ علیہ السلام قتل ہو گیا، تو اس نے اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا میں اسے اللہ کے ہاں حساب کرتی ہوں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا! تمہارا بھائی مارا گیا، اس نے اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا، میں اسے اللہ کے ہاں حساب کرتی ہوں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا! تمہارا شوہر مارا گیا پس اس نے اپنا ہاتھ سر پر رکھا اور چیخ ماری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! عورت کے نزدیک شوہر کے برابر کوئی چیز نہیں۔

باب حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ (شوہر کا بیوی پر حق)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**علیه السلام**) قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ (**صلی الله علیه وآله**) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ فَقَالَ لَهَا أَنْ تُطِيعَهُ وَ لَا تَعْصِيَهُ وَ لَا تَصَدَّقَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَ لَا تَصُومَ تَطَوُّعاً إِلَّا بِإِذْنِهِ وَ لَا تَمْنَعَهُ نَفْسَهَا وَ إِنْ كَانَتْ عَلَى ظَهْرِ قَتَبٍ وَ لَا تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ وَ إِنْ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا بِغَيْرِ إِذْنِهِ لَعَنَتْهَا مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ وَ مَلَائِكَةُ الْأَرْضِ وَ مَلَائِكَةُ الْغَضَبِ وَ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ حَتَّى تَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَعْظَمُ النَّاسِ حَقّاً عَلَى الرَّجُلِ قَالَ وَالِدُهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَعْظَمُ النَّاسِ حَقّاً عَلَى الْمَرْأَةِ قَالَ زَوْجُهَا قَالَتْ فَمَا لِي عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ مَا لَهُ عَلَيَّ قَالَ لَا وَ لَا مِنْ كُلِّ مِائَةٍ وَاحِدَةٌ قَالَ فَقَالَتْ وَ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيّاً لَا يَمْلِكُ رَقَبَتِي رَجُلٌ أَبَداً .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے مالک بن عطیہ سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شوہر کا بیوی پر کیا

حق ہے ؟تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا! اس کی اطاعت کرے اس کی نافرمانی نہ کرے اس کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر صدقہ نہ دے اس کی اجازت کے بغیر مستحب روزہ نہ رکھے، اسے خود سے نہ روکے اگرچہ اس کی کمر میں گٹھے پڑ جائیں اور اس کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر نہ نکلے اور اگر وہ اس کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر نکلے تو اس پر آسمان کے فرشتے، زمین کے فرشتے، غضب کے فرشتے، رحمت کے فرشتے لعنت بھیجتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے گھر واپس آجائے، اس عورت نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آدمی پر لوگوں میں سے سب سے بڑا حق کس کا ہے ؟آپؐ نے فرمایا! اس کے والد کا، اس عورت نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورت پر لوگوں میں سے سب سے بڑا حق کس کا ہے ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کے شوہر کا، اس عورت نے عرض کی، کیا میرے لیے بھی اس پر جیسے اسے مجھ پر ہے حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! نہیں، ایک فی صد بھی نہیں، تو اس عورت نے عرض کی اس کی قسم جس نے آپؐ کو برحق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنا کر بھیجا کبھی کوئی مرد میری گردن کا مالک نہ ہو گا۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو الْجَلَّابِ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَيُّمَا امْرَأَةٍ بَاتَتْ وَ زَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ فِي حَقٍّ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهَا صَلَاةٌ حَتَّى يَرْضَى عَنْهَا وَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ لِغَيْرِ زَوْجِهَا لَمْ تُقْبَلْ مِنْهَا صَلَاةٌ حَتَّى تَغْتَسِلَ مِنْ طِيبِهَا كَغُسْلِهَا مِنْ جَنَابَتِهَا .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے محمد بن فضیل سے اس نے سعد بن ابی عمرو جلاب سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! جو بھی عورت سو جائے درحالیکہ اس کا شوہر ادائیگی حق کے لیے اس پر ناراض ہو اس عورت سے نماز قبول نہ ہو گی جب تک اس کا شوہر اس سے راضی نہ ہو جائے اور جو بھی عورت اپنے شوہر کے علاوہ کے لیے خوشبو لگائے اس سے نماز قبول نہ ہو گی یہاں تک کہ وہ اس خوشبو کے لیے غسل کرے جیسے غسل جنابت کرتی ہے۔

3- عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُرْفَعُ لَهُمْ عَمَلٌ عَبْدٌ آبِقٌ وَ امْرَأَةٌ زَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَ الْمُسْبِلُ إِزَارَهُ خُيَلَاءَ .

3۔ علی بن الحکم نے موسیٰ بن بکر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! تین کے اعمال درجہ قبولیت تک بلند نہیں ہوتے، (i) بھاگا ہوا غلام (ii) وہ عورت کہ جس پر اس کا شوہر ناراض ہو (iii) فخر کے سبب اپنے لباس کو زمین پر لگا کر چلنے والا۔

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ (**عليه السلام**) قَالَ جِهَادُ الْمَرْأَةِ حُسْنُ التَّبَعُّلِ

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے علی بن حسان سے اس نے موسیٰ بن بکر سے روایت کی ہے کہ ابو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا! عورت کا جہاد بہترین شوہر داری ہے۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُنْذِرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةٌ عَبْدٌ آبِقٌ مِنْ مَوَالِيهِ حَتَّى يَضَعَ يَدَهُ فِي أَيْدِيهِمْ وَ امْرَأَةٌ بَاتَتْ وَ زَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَ رَجُلٌ أَمَّ قَوْماً وَ هُمْ لَهُ كَارِهُونَ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے عبداللہ بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے ابان بن عثمان سے اس نے حسن بن منذر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! تین کی نماز قبول نہیں ہوتی،(i) اپنے آقاؤں سے بھاگ جانے والا غلام یہاں تک کہ وہ اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے(ii) عورت کہ جو سو جائے اور اس کا شوہر اس پر ناراض ہو،(iii) وہ شخص جو کسی گروہ کی امامت کرے اور وہ اس سے کراہت کرتے ہوں۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّ قَوْماً أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا رَأَيْنَا أُنَاساً يَسْجُدُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لَوْ أَمَرْتُ أَحَداً أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے مالک بن عطیہ سے اس نے سلیمان بن خالد سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! ایک قوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور انہوں نے کہا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ دوسرے بعض لوگوں کو سجدہ کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اگر میں کسی ایک کو بھی حکم دیتا وہ کسی ایک کو بھی سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

7- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الْجَامُورَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جُبَيْرٍ الْعَزْرَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ قَالَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ فَخَبِّرْنِي عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَالَ لَيْسَ لَهَا أَنْ تَصُومَ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْنِي تَطَوُّعاً وَ لَا تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ وَ عَلَيْهَا أَنْ تَطَيَّبَ بِأَطْيَبِ طِيبِهَا وَ تَلْبَسَ أَحْسَنَ ثِيَابِهَا وَ تَزَيَّنَ بِأَحْسَنِ زِينَتِهَا وَ تَعْرِضَ نَفْسَهَا عَلَيْهِ غُدْوَةً وَ عَشِيَّةً وَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ حُقُوقُهُ عَلَيْهَا .

7۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے جامورانی سے، اس نے ابن ابی حمزہ سے اس نے عمرو بن جبیر عزرمی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے عرض کی، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شوہر کا بیوی پر کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیان کرنے سے زیادہ ہے، اس نے عرض کی ان میں سے کچھ تو بتایئے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! عورت کو حق نہیں کہ وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے یعنی مستحبی روزہ اور اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے گھر سے نکلے اور عورت پر واجب ہے کہ بہترین خوشبو لگائے، بہترین لباس پہنے اچھی طرح بناؤ سنگھار کرے اور صبح و شام خود کو اپنے شوہر کے سامنے پیش کرے اور شوہر کے حقوق بیوی پر اس سے بھی زیادہ ہیں۔

8- عَنْهُ عَنِ الْجَامُورَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ أَتَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالَتْ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ فَقَالَ أَنْ تُجِيبَهُ إِلَى حَاجَتِهِ وَ إِنْ كَانَتْ عَلَى قَتَبٍ وَ لَا تُعْطِيَ شَيْئاً إِلَّا بِإِذْنِهِ فَإِنْ فَعَلَتْ فَعَلَيْهَا الْوِزْرُ وَ لَهُ الْأَجْرُ وَ لَا تَبِيتَ لَيْلَةً وَ هُوَ عَلَيْهَا سَاخِطٌ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ إِنْ كَانَ ظَالِماً قَالَ نَعَمْ قَالَتْ وَ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تَزَوَّجْتُ زَوْجاً أَبَداً .

8۔ اس نے جامورانی سے اس نے ابن ابی حمزہ سے اس نے ابو المغراء سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا !ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے عرض کی، شوہر کا بیوی پر کیا حق ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کی ضرورت کے وقت اسے اچھا جواب دے اگرچہ اس کی کمر میں گھٹے پڑ چکے ہوں اور اس کی اجازت کے بغیر کوئی چیز نہ دے اگر ایسا کرے تو اس عورت پر بوجھ ہو گا اور اس کے شوہر کے لیے اجر ہو گا اور اگر اسکا شوہر ناراض ہو تو رات کو نہ سوئے، اس نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگرچہ وہ ظالم ہی کیوں نہ ہو؟ فرمایا! ہاں، اس عورت نے کہا، اس کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ معبوث فرمایا میں کبھی بھی شوہر سے شادی نہ کروں گی۔

باب كَرَاهِيَةِ أَنْ تَمْنَعَ النِّسَاءُ أَزْوَاجَهُنَّ

(عورتوں کے لیے ان کی شوہروں سے مانع ہونے کی کراہت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لِلنِّسَاءِ لَا تُطَوِّلْنَ صَلَاتَكُنَّ لِتَمْنَعْنَ أَزْوَاجَكُنَّ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے فضالہ بن ایوب سے اس نے ابو المغراء سے اس نے ابو بصیر سے اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا! تم اپنی نمازوں کو طول مت دو کہ اس سے تم اپنے شوہروں سے مانع ہو جاؤ۔

2- عَنْهُ عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ ضُرَيْسٍ الْكُنَاسِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لِبَعْضِ الْحَاجَةِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ مِنَ الْمُسَوِّفَاتِ قَالَتْ وَ مَا الْمُسَوِّفَاتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْمَرْأَةُ الَّتِي يَدْعُوهَا زَوْجُهَا لِبَعْضِ الْحَاجَةِ فَلَا تَزَالُ تُسَوِّفُهُ حَتَّى يَنْعُسَ زَوْجُهَا وَ يَنَامَ فَتِلْكَ لَا تَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تَلْعَنُهَا حَتَّى يَسْتَيْقِظَ زَوْجُهَا .

2۔ اس نے موسیٰ بن قاسم سے اس نے ابو جمیلہ سے اس نے ضریس کناسی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! ایک عورت اپنی کسی ضرورت کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا! لگتا ہے تو مسوّفات میں سے ہے ،اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسوفات کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! وہ عورت جسے اس کا شوہر اپنی کسی ضرورت کے لیے بلائے اور وہ اسے انتظار کرائے، یہاں تک کہ اس کا شوہر تھک کر سو جائے تو ملائکہ اس عورت پر لعنت کرتے ہیں یہاں تک کہ اس کا شوہر جاگ جائے۔

باب كَرَاهِيَةِ أَنْ تَتَبَتَّلَ النِّسَاءُ وَ يُعَطِّلْنَ أَنْفُسَهُنَّ

(عورتوں کا شہوت سے کنارہ کش ہونے اور خود کو شادی سے روکنے کی کراہت)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) النِّسَاءَ أَنْ يَتَبَتَّلْنَ وَ يُعَطِّلْنَ أَنْفُسَهُنَّ مِنَ الْأَزْوَاجِ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے علی بن رئاب سے اس نے ابن ابی یعفور سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو شہوت ترک کرنے اور خود کو تزویج سے دور کرنے سے منع فرمایا ہے۔

2- ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُعَطِّلَ نَفْسَهَا وَ لَوْ تُعَلِّقُ فِي عُنُقِهَا قِلَادَةً وَ لَا يَنْبَغِي أَنْ تَدَعَ يَدَهَا مِنَ الْخِضَابِ وَ لَوْ تَمْسَحُهَا مَسْحاً بِالْحِنَّاءِ وَ إِنْ كَانَتْ مُسِنَّةً .

2۔ ابن محبوب نے علاء سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! عورت کو اپنا بناؤ سنگھار ترک نہیں کرنا چاہیے اگرچہ اپنی گردن میں ایک ہار ہی لٹکائے اور عورت کو اپنے ہاتھ رنگ سے خالی نہیں چھوڑنے چاہئیں اگرچہ مہندی کا ایک ٹیکہ ہی لگائے اگرچہ وہ سن رسیدہ ہی کیوں نہ ہو۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَقَالَتْ أَصْلَحَكَ اللَّهُ إِنِّي امْرَأَةٌ مُتَبَتِّلَةٌ فَقَالَ وَ مَا التَّبَتُّلُ عِنْدَكِ قَالَتْ لَا أَتَزَوَّجُ قَالَ وَ لِمَ قَالَتْ أَلْتَمِسُ بِذَلِكَ الْفَضْلَ فَقَالَ انْصَرِفِي فَلَوْ كَانَ ذَلِكِ فَضْلًا لَكَانَتْ فَاطِمَةُ (**عليه السلام**) أَحَقَّ بِهِ مِنْكِ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يَسْبِقُهَا إِلَى الْفَضْلِ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے عبدالصمد بن بشیر سے روایت کی ہے کہ ایک عورت ابو عبداللہ علیہ السلام کے سامنے حاضر ہوئی اور عرض کی، اللہ آپؑ کے امر میں اصلاح قائم رکھے ! میں شہوت سے کنارہ کش عورت ہوں، آپ علیہ السلام نے فرمایا! تمہارے نزدیک شہوت سے کنارہ کش ہونا کیا ہے ؟اس نے عرض کی، میں نے شادی نہیں کی، آپؑ نے فرمایا! اس کی وجہ اس نے عرض کی میں اس سبب سے فضیلت چاہتی ہوں، تو آپؑ نے فرمایا! چلی جاؤ اگر یہ فضیلت ہوتی تو فاطمہ الزہرہ سلام اللہ علیہا تمہاری نسبت اس کی زیادہ حقدار ہوتیں کیونکہ کوئی بھی انؑ سے فضیلت میں آگے نہیں ہے۔

باب إِكْرَامِ الزَّوْجَةِ (بیوی کا احترام)

1- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَ يَضْرِبُ أَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يَظَلُّ مُعَانِقَهَا .

1۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے اس نے ایک سے زائد سے اس نے ابان سے اس نے ابو مریم سے اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کیا تم میں سے کوئی ایک عورت کو مار پیٹ کر پھر اس کی دل لگی کی چاہوں کو چاہے گا۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِنَّمَا الْمَرْأَةُ لُعْبَةٌ مَنِ اتَّخَذَهَا فَلَا يُضَيِّعْهَا .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! عورت فقط کھیلنے کی چیز ہے جو بھی اسے لے اسے ضائع نہ کردے۔

3- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَنْبَسَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَاصِمِيُّ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ فِي رِسَالَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) إِلَى الْحَسَنِ (**عليه السلام**) لَا تُمَلِّكِ الْمَرْأَةَ مِنَ الْأَمْرِ مَا يُجَاوِزُ نَفْسَهَا فَإِنَّ ذَلِكَ أَنْعَمُ لِحَالِهَا وَ أَرْخَى لِبَالِهَا وَ أَدْوَمُ لِجَمَالِهَا فَإِنَّ الْمَرْأَةَ رَيْحَانَةٌ وَ لَيْسَتْ بِقَهْرَمَانَةٍ وَ لَا تَعْدُ بِكَرَامَتِهَا نَفْسَهَا وَ اغْضُضْ بَصَرَهَا بِسِتْرِكَ وَ اكْفُفْهَا بِحِجَابِكَ وَ لَا تُطْمِعْهَا أَنْ تَشْفَعَ لِغَيْرِهَا فَيَمِيلَ عَلَيْكَ مَنْ شَفَعَتْ لَهُ عَلَيْكَ مَعَهَا وَ اسْتَبْقِ مِنْ نَفْسِكَ بَقِيَّةً فَإِنَّ إِمْسَاكَكَ نَفْسَكَ عَنْهُنَّ وَ هُنَّ يَرَيْنَ أَنَّكَ ذُو اقْتِدَارٍ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَرَيْنَ مِنْكَ حَالًا عَلَى انْكِسَارٍ .

3۔ ابو علی الاشعری نے ہمارے کسی عالم سے اس نے جعفر بن عنسبۃ سے اس نے عباد بن زیاد اسدی سے اس نے عمرو بن ابی المقدام سے اس نے ابو جعفر سے اور احمد بن محمد عاصمی سے، اس نے بیان کرنے والے سے اس نے معلی بن محمد بصری سے اس نے علی بن حسان سے اس نے عبد الرحمن بن کثیر سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حسن علیہ السلام کی طرف امیر المومنین علیہ السلام کے خط میں ہے کہ عورت ایسے امور کو اپنے ہاتھ میں نہ لے کہ جو اس کی ذات سے تجاوز کر جائیں کیونکہ اس میں ہی اس کے حالات کی خوشگواری، آسودہ حالی اور اس کے حسن میں ہمیشگی ہے۔ عورت پھول ہے، مصارف کی ذمہ دار نہیں ہے اس کے احترام میں اس کی ذات سے تجاوز نہ کرو، اپنے عیبوں سے اس کی آنکھیں بند رکھو اور اپنے حجابوں سے اسے روکے رکھو اور اسے لالچ نہ دو کہ وہ اس کے علاوہ کی خواہش کرنے لگے اور وہ تمہارے بر خلاف اس کی طرف مائل ہو جو تمہارے بجائے اس کو وہ چیز دے اور اپنی ذات سے کچھ بچا کر رکھو کیونکہ تمہارا اپنی ذات کو ان سے روکے رکھنا در حالیکہ وہ جانتی ہوں کہ تم صاحب اقتدار ہو بہتر ہے اس سے کہ وہ تمہیں انکساری کی حالت میں دیکھیں۔

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدَكٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ طَرِيفِ بْنِ نَاصِحٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ كَتَبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ بِهَذِهِ الرِّسَالَةِ إِلَى ابْنِهِ مُحَمَّدٍ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ .

احمد بن محمد بن سعید نے جعفر بن محمد الحسنی سے اس نے علی بن عبدک سے اس نے حسن بن طریف بن ناصح سے اس نے حسین بن علوان سے اس نے سعد بن ظریف سے اس نے اصبغ بن نباتہ سے اس نے امیر المومنین علیہ السلام سے ایسا ہی روایت کیا ہے ماسوائے اس کے کہ اس نے کہا کہ امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نے یہ خط اپنے بیٹے محمد رضوان اللہ علیہ کی طرف لکھا۔

باب حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلَى الزَّوْجِ (عورت کا شوہر پر حق)

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مَا حَقُّ الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا الَّذِي إِذَا فَعَلَهُ كَانَ مُحْسِناً قَالَ يُشْبِعُهَا وَ يَكْسُوهَا وَ إِنْ جَهِلَتْ غَفَرَ لَهَا وَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) كَانَتِ امْرَأَةٌ عِنْدَ أَبِي (**عليه السلام**) تُؤْذِيهِ فَيَغْفِرُ لَهَا .

1۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے صفوان بن یحییٰ سے اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی، عورت کا شوہر پر کون سا حق ہے کہ جسے وہ ادا کرے تو نیکو کار رہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اسے پیٹ بھر کر کھلائے اور اسے کپڑے پہنائے اور اگر وہ بھول کرئے تو اسے معاف کر دے، اور ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! میرے بابا علیہ السلام کے پاس ایک عورت تھی جو انہیں اذیت دیتی تو آپ علیہ السلام اسے معاف فرما دیا کرتے تھے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْجَامُورَانِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جُبَيْرٍ الْعَزْرَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) فَسَأَلَتْهُ عَنْ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ فَخَبَّرَهَا ثُمَّ قَالَتْ فَمَا حَقُّهَا عَلَيْهِ قَالَ يَكْسُوهَا مِنَ الْعُرْيِ وَ يُطْعِمُهَا مِنَ الْجُوعِ وَ إِنْ أَذْنَبَتْ غَفَرَ لَهَا فَقَالَتْ فَلَيْسَ لَهَا عَلَيْهِ شَيْءٌ غَيْرُ هَذَا قَالَ لَا قَالَتْ لَا وَ اللَّهِ لَا تَزَوَّجْتُ أَبَداً ثُمَّ وَلَّتْ فَقَالَ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) ارْجِعِي فَرَجَعَتْ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ وَ أَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اس نے جامورانی سے اس نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے اس نے عمرو بن جبیر عزرمی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیوی پر شوہر کے حقوق کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بتایا پھر اس عورت نے کہا، بیوی کا شوہر پر کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اس کی عریانیت کو لباس دے اور اس کی بھوک کو کھانا دے اور اگر وہ غلطی کرے تو اسے معاف کرے، تو اس عورت نے کہا کیا اس کے علاوہ بیوی کا شوہر پر کوئی حق نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! نہیں۔ تو اس عورت نے کہا اللہ عَزّوجَلَّ کی قَسم کبھی بھی شادی نہ کروں گی۔ پھر وہ واپس چل دی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! پلٹ آؤ پس وہ پلٹ آئی تو فرمایا! اللہ عَزّوجَلَّ فرماتا ہے، اگر وہ تقویٰ اختیار کریں تو ان کے لیے بہت افضل ہے۔(نور 24:60)

3- عَنْهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ فِي الضَّعِيفَيْنِ يَعْنِي بِذَلِكَ الْيَتِيمَ وَ النِّسَاءَ وَ إِنَّمَا هُنَّ عَوْرَةٌ .

3۔ اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے سماعۃ بن مہران سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! کمزوروں کے بارے میں اللہ کے غضب سے بچو یعنی یتیم بچیوں اور عورتوں کے بارے میں، بے شک وہ خوف زدہ ہیں۔

4- عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ ذُبْيَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ بُهْلُولِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ زَوَّجَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) جَارِيَةً كَانَتْ لِإِسْمَاعِيلَ ابْنِهِ فَقَالَ أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَقُلْتُ وَ مَا الْإِحْسَانُ إِلَيْهَا فَقَالَ أَشْبِعْ بَطْنَهَا وَ اكْسُ جُثَّتَهَا وَ اغْفِرْ ذَنْبَهَا ثُمَّ قَالَ اذْهَبِي وَسَّطَكِ اللَّهُ مَا لَهُ .

4۔ اس نے محمد بن علی سے اس نے ذیبان بن حکیم سے اس نے بھلول بن مسلم سے اس نے یونس بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کی کنیز مجھے تزویج کی اور فرمایا! اس سے حسن سلوک کرنا، میں نے عرض کیا اس سے حسن سلوک کیا ہے؟ پس آپ علیہ السلام نے فرمایا! اس کے پیٹ کو بھرو اس کے جسم کو لباس پہناؤ اور اس کی غلطیوں کو معاف کرو، پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا چلی جاؤ اللہ تمہیں اس کے حقوق کی ادائیگی کی توفیق دے۔

5- عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ شِهَابِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مَا حَقُّ الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا قَالَ يَسُدُّ جَوْعَتَهَا وَ يَسْتُرُ عَوْرَتَهَا وَ لَا يُقَبِّحُ لَهَا وَجْهاً فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ وَ اللَّهِ أَدَّى حَقَّهَا قُلْتُ فَالدُّهْنُ قَالَ غِبّاً يَوْمٌ وَ يَوْمٌ لَا قُلْتُ فَاللَّحْمُ قَالَ فِي كُلِّ ثَلَاثَةٍ فَيَكُونُ فِي الشَّهْرِ عَشْرَ مَرَّاتٍ لَا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قُلْتُ فَالصِّبْغُ قَالَ وَ الصِّبْغُ فِي كُلِّ سِتَّةِ أَشْهُرٍ وَ يَكْسُوهَا فِي كُلِّ سَنَةٍ أَرْبَعَةَ أَثْوَابٍ ثَوْبَيْنِ لِلشِّتَاءِ وَ ثَوْبَيْنِ لِلصَّيْفِ وَ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُفْقِرَ بَيْتَهُ مِنْ ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ دُهْنِ الرَّأْسِ وَ الْخَلِّ وَ الزَّيْتِ وَ يَقُوتُهُنَّ بِالْمُدِّ فَإِنِّي أَقُوتُ بِهِ نَفْسِي وَ عِيَالِي وَ لْيُقَدِّرْ لِكُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ قُوتَهُ فَإِنْ شَاءَ أَكَلَهُ وَ إِنْ شَاءَ وَهَبَهُ وَ إِنْ شَاءَ تَصَدَّقَ بِهِ وَ لَا تَكُونُ فَاكِهَةٌ عَامَّةٌ إِلَّا أَطْعَمَ عِيَالَهُ مِنْهَا وَ لَا يَدَعْ أَنْ يَكُونَ لِلْعِيدِ عِنْدَهُمْ فَضْلٌ فِي الطَّعَامِ أَنْ يُسَنِّيَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئاً لَا يُسَنِّي لَهُمْ فِي سَائِرِ الْأَيَّامِ .

5۔ اس نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے بیان کرنے والے سے اس نے شہاب بن عبد ربہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی بیوی کا شوہر پر کیا حق ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا! اس کی بھوک کو ختم کرے اس کے اعضاء کو ڈھانپے اور اس کے لیے برا چہرہ نہ بنائے پس جب شوہر ایسا کرے تو اللہ کی قسم اس نے اس عورت کا حق ادا کر دیا، میں نے عرض کی، تیل مہیا کرے۔ فرمایا، ایک دن دے اور ایک دن ناغہ کرے۔ میں نے عرض کی اور گوشت، فرمایا! ہر تیسرے روز پس مہینے میں دس مرتبہ اس سے زیادہ نہیں، میں نے عرض کی "بناؤ سنگھار کا سامان؟ فرمایا، ہر چھ مہینے میں اور شوہر بیوی کو ہر سال میں چار کپڑے پہنائے، دو سردیوں میں اور دو گرمیوں میں اور اس کا گھر تین چیزوں سے خالی نہیں ہونا چاہیے، سر پر لگانے والا تیل

، سرکہ اور زیتون کا تیل۔ اور اسے مد (خاص پیمانہ) سے ناپ کر غذا دے، میں خود کو اور اپنے عیال کو ناپ کر دیتا ہوں ہر انسان کو اپنی غذا پر قادر ہونا چاہیے اگر چاہے تو اسے کھالے اور اگر چاہے تو اسے بخش دے اور اگر چاہے تو اسے صدقہ کرے اور جو سالانہ پھل ہوں ان میں سے اپنے عیال کو کھلائے اور انہیں عید پر ان کو زیادہ کھانا دینا ترک نہ کرے اور ان کے لیے ان کھانوں کا بندوبست کرے کہ جن کا باقی ایام میں بندوبست نہیں کرتا۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَوْصَانِي جَبْرَئِيلُ (**عليه السلام**) بِالْمَرْأَةِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي طَلَاقُهَا إِلَّا مِنْ فَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے علاء سے اس نے محمد بن مسلم سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! مجھے جبرائیل علیہ السلام نے عورت کے بارے میں اتنی وصیت کی کہ مجھے گمان ہوا کہ اسے طلاق نہیں دینی چاہیے ماسوائے کہ وہ کھلی فحاشی کرے۔

7- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ أَوْ غَيْرِهِ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ غَالِبِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ رَوْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتاهُ اللَّهُ قَالَ إِذَا أَنْفَقَ عَلَيْهَا مَا يُقِيمُ ظَهْرَهَا مَعَ كِسْوَةٍ وَ إِلَّا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا .

7۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار یا اس کے علاوہ سے اس نے ابن فضال سے، اس نے غالب ابن عثمان سے اس نے روح بن عبد الرحیم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی، اللہ عزّوجلّ کا قول ہے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا ہو تو جو اسے اللہ نے دیا ہے اس میں سے حسب استطاعت خرچ کرے (طلاق) آپ علیہ السلام نے فرمایا! جب مرد عورت پر اتنا خرچ کرے کہ جس سے اس کا وجود باقی رہے اور ڈھانپتا بھی رہے تو ٹھیک ورنہ ان کے درمیان جدائی کرا دینی چاہیے۔

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ لَا يُجْبَرُ الرَّجُلُ إِلَّا عَلَى نَفَقَةِ الْأَبَوَيْنِ وَ الْوَلَدِ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ قُلْتُ لِجَمِيلٍ وَ الْمَرْأَةُ قَالَ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَنْبَسَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا كَسَاهَا مَا يُوَارِي عَوْرَتَهَا وَ يُطْعِمُهَا مَا يُقِيمُ صُلْبَهَا أَقَامَتْ مَعَهُ وَ إِلَّا طَلَّقَهَا .

8۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے جمیل بن دراج سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا آدمی کو ماں باپ اور اولاد کے نفقہ کے علاوہ کسی چیز پر مجبور نہیں کیا جا سکتا، ابن ابی عمیر نے کہا میں نے جمیل سے کہا، اور بیوی؟ تو اس نے کہا عنبسۃ سے روایت کیا گیا ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! جب آدمی بیوی کو اتنا پہنائے کہ اس کی شرمگاہ کو چھپالے اور اسے اتنا کھلائے کہ جس سے اس کا وجود باقی رہے تو عورت اس کے ساتھ مقیم رہے بصورت دیگر اس عورت کو طلاق دے دے۔

باب مُدَارَاةِ الزَّوْجَةِ (بیوی سے نرمی برتنا)

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِنَّمَا مَثَلُ الْمَرْأَةِ مَثَلُ الضِّلْعِ الْمُعْوَجِّ إِنْ تَرَكْتَهُ انْتَفَعْتَ بِهِ وَ إِنْ أَقَمْتَهُ كَسَرْتَهُ وَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ اسْتَمْتَعْتَ بِهِ .

1۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے صفوان سے اس نے اسحاق بن عمار سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! بے شک عورت کی مثال ٹیڑھی پسلی جیسی ہے اگر تم نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا تو نفع پاؤ گے اور اسے سیدھا کیا تو توڑ ڈالو گے اور دوسری حدیث میں ہے کہ اس سے لطف اُٹھاؤ۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانٍ الْأَحْمَرِ عَنْ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنَّ إِبْرَاهِيمَ (**عليه السلام**) شَكَا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَا يَلْقَى مِنْ سُوءِ خُلُقِ سَارَةَ فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ إِنَّمَا مَثَلُ الْمَرْأَةِ مَثَلُ الضِّلْعِ الْمُعْوَجِ إِنْ أَقَمْتَهُ كَسَرْتَهُ وَ إِنْ تَرَكْتَهُ اسْتَمْتَعْتَ بِهِ اصْبِرْ عَلَيْهَا .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے ابان احمر سے اس نے محمد واسطی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! ابراہیم علیہ السلام نے اللہ عزّوجلّ سے سارۃ کے بُرے اخلاق کی شکایت کی تو اللہ عزّوجلّ نے ان کی طرف وحی فرمائی، بے شک عورت کی مثال ٹیڑھی پسلی جیسی ہے، اگر اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو توڑ ڈالو گے اور اگر اسے اس کی حالت پر چھوڑ دو گے تو اس سے لطف پاؤ گے، اس پر صبر کرو۔

باب مَا يَجِبُ مِنْ طَاعَةِ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ (بیوی پر شوہر کی اطاعت میں جو واجب ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) خَرَجَ فِي بَعْضِ حَوَائِجِهِ فَعَهِدَ إِلَى امْرَأَتِهِ عَهْداً أَلَّا تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا حَتَّى يَقْدَمَ قَالَ وَ إِنَّ أَبَاهَا مَرِضَ فَبَعَثَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجِي خَرَجَ وَ عَهِدَ إِلَيَّ أَنْ لَا أَخْرُجَ مِنْ بَيْتِي حَتَّى يَقْدَمَ وَ إِنَّ أَبِي قَدْ مَرِضَ فَتَأْمُرُنِي أَنْ أَعُودَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لَا اجْلِسِي فِي بَيْتِكِ وَ أَطِيعِي زَوْجَكِ قَالَ فَثَقُلَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ ثَانِياً بِذَلِكَ فَقَالَتْ فَتَأْمُرُنِي أَنْ أَعُودَهُ فَقَالَ اجْلِسِي فِي بَيْتِكِ وَ أَطِيعِي زَوْجَكِ قَالَ فَمَاتَ أَبُوهَا فَبَعَثَتْ إِلَيْهِ إِنَّ أَبِي قَدْ مَاتَ فَتَأْمُرُنِي أَنْ أُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَا اجْلِسِي فِي بَيْتِكِ وَ أَطِيعِي زَوْجَكِ قَالَ فَدُفِنَ الرَّجُلُ فَبَعَثَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكِ وَ لِأَبِيكِ بِطَاعَتِكِ لِزَوْجِكِ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے عبد اللہ بن قاسم سے اس نے حضرمی سے اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں انصار کا ایک شخص اپنی کسی ضرورت کے سبب سفر پر گیا اور اپنی بیوی سے وعدہ لیا کہ وہ اس کے آنے تک گھر سے باہر نہ نکلے گی اور اس عورت کا باپ مریض ہو گیا تو اس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ایک عورت بھیجی اور عرض کی میرا شوہر سفر پر گیا ہے اور مجھ سے عہد لے گیا ہے کہ میں اس کے آنے تک گھر سے باہر نہ نکلوں گی، اب میرا باپ بیمار ہو گیا ہے تو کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے حکم دیتے ہیں کہ میں اس کی عیادت کے لیے جاؤں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! نہیں گھر میں بیٹھی رہو اور شوہر کی اطاعت کرو اس کی بیماری شدید ہو گئی تو اس عورت نے دوبارہ وہی پیغام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بھیجا اور عرض کی کہ مجھے حکم دیجیے تا کہ میں اس کی عیادت کر سکوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! گھر میں بیٹھی رہو اور شوہر کی اطاعت کرو، اس عورت کا باپ مر گیا تب اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پیغام بھیجا کہ میرا باپ مر گیا ہے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے حکم دیجیے کہ میں اس پر نماز پڑھ سکوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! نہیں گھر میں بیٹھی رہو اور شوہر کی اطاعت کرو اور جب وہ آدمی دفن ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ تیری شوہر کی اطاعت گزاری کے سبب اللہ عزّوجلّ نے تمہیں اور تمہارے باپ کو بخش دیا ہے

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) النِّسَاءَ فَقَالَ يَا مَعَاشِرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَ لَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَ لَوْ بِتَمْرَةٍ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ إِنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَ تَكْفُرْنَ الْعَشِيرَةَ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ لَهَا عَقْلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَ لَيْسَ نَحْنُ الْأُمَّهَاتُ الْحَامِلَاتُ الْمُرْضِعَاتُ أَ لَيْسَ مِنَّا الْبَنَاتُ الْمُقِيمَاتُ وَ الْأَخَوَاتُ الْمُشْفِقَاتُ فَرَقَّ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالَ حَامِلَاتٌ وَالِدَاتٌ مُرْضِعَاتٌ رَحِيمَاتٌ لَوْ لَا مَا يَأْتِينَ إِلَى بُعُولَتِهِنَّ مَا دَخَلَتْ مُصَلِّيَةٌ مِنْهُنَّ النَّارَ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے علی بن ابی حمزہ سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا، انہوںؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا! اے عورتو، صدقہ دو خواہ اپنے زیورات میں سے دو اگرچہ ایک کھجور ہو یا آدھی کھجور ہو کیونکہ تم میں سے اکثر جہنم کی وادی میں ہو جائیں گی۔ اگر تم نے زیادہ لعنت ملامت کی اور شوہروں کی نافرمانی کی، تو بنی سلیم کی ایک عقل مند عورت نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہم مائیں حمل اُٹھانے والی اور دودھ پلانے والی نہیں ہیں ؟ کیا ہم میں سے نیکوکار بیٹیاں اور پیار کرنے والی بہنیں نہیں ہیں ؟ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات پر بہت رحم آیا اور فرمایا! حمل اُٹھانے والیاں پیدا کرنے والیاں دودھ پلانے والیاں اور رحم کرنے والیاں اگر اپنے شوہروں کو جو اذیت دیتی ہیں نہ دیں تو ان میں سے نماز پڑھنے والی کبھی جہنم میں داخل نہ ہوں۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى ظَهْرِ الْمَدِينَةِ عَلَى جَمَلٍ عَارِي الْجِسْمِ فَمَرَّ بِالنِّسَاءِ فَوَقَفَ عَلَيْهِنَّ ثُمَّ قَالَ يَا مَعَاشِرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَ أَطِعْنَ أَزْوَاجَكُنَّ فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ فِي النَّارِ فَلَمَّا سَمِعْنَ ذَلِكَ بَكَيْنَ ثُمَّ قَامَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فِي النَّارِ مَعَ الْكُفَّارِ وَ اللَّهِ مَا نَحْنُ بِكُفَّارٍ فَنَكُونَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِنَّكُنَّ كَافِرَاتٌ بِحَقِّ أَزْوَاجِكُنَّ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے عبداللہ بن غالب سے اس نے جابر جعفی سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید قربان کے روز ایک انتہائی کمزور جسم اونٹ پر سوار ہو کر مدینے کے پیچھے کی طرف گئے تو عورتوں کے قریب سے گذرے تو ان کے پاس رک گئے اور پھر فرمایا اے عورتو! صدقہ دو اور اپنے شوہروں کی اطاعت کرو کیونکہ تم میں سے اکثر جہنم میں ہوں گی جب ان عورتوں نے سنا تو گریہ کرنے لگیں ، پھر ان میں سے ایک عورت نے کھڑے ہو کر عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہنم میں کفار کے ساتھ ؟ اللہ کی قسم ہم کفار میں سے نہیں ہیں کہ ہم اہل جہنم میں سے ہوں تو اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ایسا ہو گا اگر تم اپنے شوہروں کے حقوق نہ ادا کرنے والی ہوئیں۔

4- ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَيْسَ لِلْمَرْأَةِ أَمْرٌ مَعَ زَوْجِهَا فِي عِتْقٍ وَ لَا صَدَقَةٍ وَ لَا تَدْبِيرٍ وَ لَا هِبَةٍ وَ لَا نَذْرٍ فِي مَالِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا إِلَّا فِي زَكَاةٍ أَوْ بِرٍّ وَالِدَيْهَا أَوْ صِلَةِ قَرَابَتِهَا .

4۔ ابن محبوب نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! شوہر دار عورت کو اس کے اپنے مال میں بھی غلام کو آزاد کرنے صدقہ دینے غلام کو تدبیر دینے ھبہ اور نظر مارنے کی اجازت نہیں جب تک کہ اس کا شوہر اجازت نہ دے، ماسوائے زکوۃ واجب دینے یا والدین کے ساتھ نیکی کرنے یا اپنے قرابت داروں سے صلہ رحمی میں۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَيُّمَا امْرَأَةٍ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا فَلَا نَفَقَةَ لَهَا حَتَّى تَرْجِعَ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو بھی عورت اپنے گھر سے اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر باہر نکلے تو اس کے لیے کوئی نفقہ نہیں یہاں تک کہ وہ پلٹ آئے۔

باب فِي قِلَّةِ الصَّلَاحِ فِي النِّسَاءِ (صالح عورتیں قلیل ہیں)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ .عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) النَّاجِي مِنَ الرِّجَالِ قَلِيلٌ وَ مِنَ النِّسَاءِ أَقَلُّ وَ أَقَلُّ قِيلَ وَ لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِأَنَّهُنَّ كَافِرَاتُ الْغَضَبِ مُؤْمِنَاتُ الرِّضَا .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے اپنے باپ سے اس نے محمد بن سنان سے اس نے عمرو بن مسلم سے اس نے ثمالی سے اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! مردوں میں سے نجات یافتہ (نیکوکار) کم ہیں اور عورتوں میں بہت کم اور بہت کم ہیں عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس وجہ سے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کیونکہ عورتیں غصہ کے وقت کفر کرنے والی اور رضامندی کے وقت ایمان لانے والی ہوتی ہیں۔

2- عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو الْجَلَّابِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ قَالَ لِامْرَأَةِ سَعْدٍ هَنِيئاً لَكِ يَا حَنْسَاءُ فَلَوْ لَمْ يُعْطِكِ اللَّهُ شَيْئاً إِلَّا ابْنَتَكِ أُمَّ الْحُسَيْنِ لَقَدْ أَعْطَاكِ اللَّهُ خَيْراً كَثِيراً إِنَّمَا مَثَلُ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ فِي النِّسَاءِ كَمَثَلِ الْغُرَابِ الْأَعْصَمِ فِي الْغِرْبَانِ وَ هُوَ الْأَبْيَضُ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ .

2۔ اس نے محمد بن علی سے اس نے محمد بن فضیل سے اس نے سعد بن ابی عمر سے اس نے جلّاب سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے سعد کی بیوی سے فرمایا! اے خنساء تمہیں مبارک ہو اگر تمہیں اللہ عزّوجلّ کوئی چیز بھی نہ دیتا ماسوائے تیری بیٹی ام الحسین کے تو بھی اللہ عزّوجلّ نے (یہ بیٹی دے کر) تمہیں خیر کثیر عطا فرمائی ہے۔ بے شک صالح عورت کی مثال عورتوں میں کوّوں میں سفید کوّے جیسی ہے اور وہ ایسا کوّا ہوتا ہے جس کا ایک پاؤں سفید ہوتا ہے۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ مَثَلُ الْمَرْأَةِ الْمُؤْمِنَةِ مَثَلُ الشَّامَةِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حفص بن بختری سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! مومنہ عورت کی مثال سیاہ گائے میں روشن نشانی جیسی ہے۔

4- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَاصِمِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِنَّمَا مَثَلُ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ مَثَلُ الْغُرَابِ الْأَعْصَمِ الَّذِي لَا يَكَادُ يُقْدَرُ عَلَيْهِ قِيلَ وَ مَا الْغُرَابُ الْأَعْصَمُ الَّذِي لَا يَكَادُ يُقْدَرُ عَلَيْهِ قَالَ الْأَبْيَضُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ .

4۔ احمد بن محمد عاصمی نے علی بن حسن بن فضال سے اس نے علی بن اسباط سے اس نے اپنے چچایعقوب بن سالم سے اس نے محمد بن مسلم سے اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! صالحہ عورت کی مثال اعصم کوّے جیسی ہے کہ جس پر جتنا کوشش کرلے قادر نہیں ہو سکتا، عرض کیا گیا اعصم کوّا کیسا ہوتا ہے جس پر جتنی کوشش کی جائے قادر نہیں ہو سکتا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جس کے پاؤں میں سے ایک سفید ہوتا ہے۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَا لِإِبْلِيسَ جُنْدٌ أَعْظَمُ مِنَ النِّسَاءِ وَ الْغَضَبِ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ابن سنان سے اس نے اپنے بعض دوستوں سے اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! شیطان کے لشکروں میں عورتوں اور غصے سے بڑا کوئی لشکر نہیں۔

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْوَاسِطِيِّ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا كَبِرَتْ ذَهَبَ خَيْرُ شَطْرَيْهَا وَ بَقِيَ شَرُّهُمَا ذَهَبَ جَمَالُهَا وَ عَقِمَ رَحِمُهَا وَ احْتَدَّ لِسَانُهَا .

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد برقی سے اس نے ابو علی واسطی سے اس نے مرفوعاًروایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! جب عورت بوڑھی ہو جاتی ہے اس کے دونوں حصوں کی بھلائی چلی جاتی ہے اور ان کا شر باقی رہتا ہے، اس کی خوبصورتی چلی جاتی ہے اور اس کا رحم بانجھ ہو جاتا ہے اور اس کی زبان تیز ہو جاتی ہے۔

باب فِي تَأْدِيبِ النِّسَاءِ (عورتوں کی تربیت)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لَا تُنْزِلُوا النِّسَاءَ بِالْغُرَفِ وَ لَا تُعَلِّمُوهُنَّ الْكِتَابَةَ وَ عَلِّمُوهُنَّ الْمِغْزَلَ وَ سُورَةَ النُّورِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! عورتوں کو بالاخانوں میں مت رکھو اور انہیں لکھنا مت سکھاؤ اور انہیں تکلہ اور سورۃ نور کی تعلیم دو۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَمِّهِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) لَا تُعَلِّمُوا نِسَاءَكُمْ سُورَةَ يُوسُفَ وَ لَا تُقْرِءُوهُنَّ إِيَّاهَا فَإِنَّ فِيهَا الْفِتَنَ وَ عَلِّمُوهُنَّ سُورَةَ النُّورِ فَإِنَّ فِيهَا الْمَوَاعِظَ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے علی بن اسباط سے اس نے اپنے چچایعقوب بن سالم سے مرفوعاًروایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا! اپنی عورتوں کو سورۃ نور (24) کی تعلیم دو کیونکہ مواعظ حسنہ ہیں۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَنْ يُرْكَبَ سَرْجٌ بِفَرْجٍ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے جعفر بن محمد الاشعری سے اس نے ابن القداح سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روکا ہے فرج (عورت) کے گھوڑے پر سوار ہونے سے۔

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) لَا تَحْمِلُوا الْفُرُوجَ عَلَى السُّرُوجِ فَتُهَيِّجُوهُنَّ لِلْفُجُورِ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اس نے محمد بن علی سے اس نے اسماعیل بن یسار سے اس نے منصور بن یونس سے اس نے اسرائیل سے، اس نے یونس سے، اس نے ابو اسحاق سے اس نے حارث اعور سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا! فروج (عورتوں) کو زینوں پر سوار کر کے انہیں زنا پر مت اُبھارو۔

باب فِي تَرْكِ طَاعَتِهِنَّ (عورتوں کی اطاعت نہیں کرنی چاہیے)

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ الْمُوسِرَةِ قَدْ حَجَّتْ حَجَّةَ الْإِسْلَامِ فَتَقُولُ لِزَوْجِهَا أَحِجَّنِي مِنْ مَالِي أَ لَهُ أَنْ يَمْنَعَهَا قَالَ نَعَمْ يَقُولُ حَقِّي عَلَيْكِ أَعْظَمُ مِنْ حَقِّكِ عَلَيَّ فِي هَذَا .

1۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے صفوان سے اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے عرض کی اور ان سے سوال کیا اس خوشحال عورت کے بارے میں جو واجب حج ادا کر چکی ہے اور اپنے شوہر سے کہتی ہے مجھے میرے مال سے حج کراؤ۔ کیا اس کے شوہر کو حق ہے کہ وہ اسے منع کرے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! ہاں، اور اس سے کہے، میرا حق تم پر اس معاملے میں تمہارے میرے اوپر حق سے بڑا ہے۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) النِّسَاءَ فَقَالَ اعْصُوهُنَّ فِي الْمَعْرُوفِ قَبْلَ أَنْ يَأْمُرْنَكُمْ بِالْمُنْكَرِ وَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ شِرَارِهِنَّ وَ كُونُوا مِنْ خِيَارِهِنَّ عَلَى حَذَرٍ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا! نیکی میں بھی ان کی بات ماننے سے ٹال مٹول کرو اس سے پہلے کہ وہ تمہیں برائی کا کہیں اور اللہ کی پناہ مانگو ان میں سے بُری عورتوں سے اور چوکنے رہو نیک عورتوں سے۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَنْ أَطَاعَ امْرَأَتَهُ أَكَبَّهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ قِيلَ وَ مَا تِلْكَ الطَّاعَةُ قَالَ تَطْلُبُ مِنْهُ الذَّهَابَ إِلَى الْحَمَّامَاتِ وَ الْعُرُسَاتِ وَ الْعِيدَاتِ وَ النِّيَاحَاتِ وَ الثِّيَابَ الرِّقَاقَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جو اپنی بیوی کی اطاعت کرے اللہ عزّ و جلّ اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈالے گا، عرض کیا گیا وہ کیسی اطاعت ہے؟ فرمایا! عورت اس سے حمام، شادیوں، عیدوں اور نوحہ پڑھنے کے لیے جانے کی اجازت مانگے اور باریک کپڑے مانگے اور وہ راضی ہو۔

4- وَ بِإِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ طَاعَةُ الْمَرْأَةِ نَدَامَةٌ .

4۔ انہی اسناد کے ساتھ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! عورت کی اطاعت شرمندگی ہے۔

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) فِي كَلَامٍ لَهُ اتَّقُوا شِرَارَ النِّسَاءِ وَ كُونُوا مِنْ خِيَارِهِنَّ عَلَى حَذَرٍ وَ إِنْ أَمَرْنَكُمْ بِالْمَعْرُوفِ فَخَالِفُوهُنَّ كَيْ لَا يَطْمَعْنَ مِنْكُمْ فِي الْمُنْكَرِ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ذکر کرنے والے سے اس نے حسین بن مختار سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا! بری عورتوں سے بچو اور اچھی عورتوں سے خبر دار رہو اور اگر وہ تمہیں اچھائی کا بھی کہیں تو ان کی مخالفت کرو تا کہ وہ تم سے برائی کے راستے پر چلنے کی امید نہ رکھیں۔

6- وَ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) النِّسَاءُ فَقَالَ لَا تُشَاوِرُوهُنَّ فِي النَّحْوَى وَ لَا تُطِيعُوهُنَّ فِي ذِي قَرَابَةٍ .

6۔ اور اس نے اپنے باپ سے اس نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام کے سامنے عورتوں کا ذکر ہوا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! مخفی امور میں ان سے مشورہ مت لو اور اس کے قرابت داروں میں اس کی اطاعت نہ کرو۔

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ زِيَادٍ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ طَالِحَاتِ نِسَائِكُمْ وَ كُونُوا مِنْ خِيَارِهِنَّ عَلَى حَذَرٍ وَ لَا تُطِيعُوهُنَّ فِي الْمَعْرُوفِ فَيَأْمُرْنَكُمْ بِالْمُنْكَرِ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے اس نے عمرو بن عثمان سے اس نے مطلب بن زیاد سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! گناہگار عورتوں کے بارے میں اللہ عزّوجلّ کی پناہ مانگو اور اچھی عورتوں سے خبر دار رہو اچھائی میں بھی ان کی اطاعت نہ کرو ورنہ وہ تمہیں بُرائی کا حکم دیں گی۔

8- وَ عَنْهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَامُورَانِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ صَنْدَلٍ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ إِيَّاكُمْ وَ مُشَاوَرَةَ النِّسَاءِ فَإِنَّ فِيهِنَّ الضَّعْفَ وَ الْوَهْنَ وَ الْعَجْزَ .

8۔ اور اس نے ابو عبد اللہ جامورانی سے اس نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے اس نے صندل سے اس نے ابن مسکان سے اس نے سلیمان بن خالد سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! تم عورتوں سے مشورہ لینے سے بچو کیونکہ عورتوں میں کم عقلی، کمزوری اور عجز ہے۔

9- وَ عَنْهُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا يُكَنَّى أَبَا عَبْدِ اللَّهِ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) فِي خِلَافِ النِّسَاءِ الْبَرَكَةُ .

9 ۔ اور اس نے یعقوب بن یزید سے اس نے ہمارے دوستوں میں سے ایک آدمی سے کہ جس کی کنیت ابو عبد اللہ ہے اس نے مرفوعاً ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا عورتوں کا کہنا نہ ماننے میں برکت ہے۔

10- وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**صلوات الله عليه**) كُلُّ امْرِئٍ تُدَبِّرُهُ امْرَأَةٌ فَهُوَ مَلْعُونٌ .

10 ۔انہی اسناد کے ساتھ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایاہر وہ مرد جس کی تدبیر عورت کرے ملعون ہے۔

11- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَيْفٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ رَفَعَهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِذَا أَرَادَ الْحَرْبَ دَعَا نِسَاءَهُ فَاسْتَشَارَهُنَّ ثُمَّ خَالَفَهُنَّ .

11 ۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے حسین بن سیف سے اس نے اسحاق بن عمّار سے اس نے مرفوعاًروایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جنگ کاارادہ فرماتے تواپنی عورتوں کوبلاتے اوران سے مشورہ لیتے اور پھر اس کے برعکس کرتے تھے

12- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ اسْتَعِيذُوا بِاللَّهِ مِنْ شِرَارِ نِسَائِكُمْ وَ كُونُوا مِنْ خِيَارِهِنَّ عَلَى حَذَرٍ وَ لَا تُطِيعُوهُنَّ فِي الْمَعْرُوفِ فَيَدْعُونَكُمْ إِلَى الْمُنْكَرِ وَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) النِّسَاءُ لَا يُشَاوَرْنَ فِي النَّجْوَى وَ لَا يُطَعْنَ فِي ذَوِي الْقُرْبَى إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا أَسَنَّتْ ذَهَبَ خَيْرُ شَطْرَيْهَا وَ بَقِيَ شَرُّهُمَا وَ ذَلِكَ أَنَّهُ يَعْقِمُ رَحِمُهَا وَ يَسُوءُ خُلُقُهَا وَ يَحْتَدُّ لِسَانُهَا وَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَسَنَّ ذَهَبَ شَرُّ شَطْرَيْهِ وَ بَقِيَ خَيْرُهُمَا وَ ذَلِكَ أَنَّهُ يَئُوبُ عَقْلُهُ وَ يَسْتَحْكِمُ رَأْيُهُ وَ يَحْسُنُ خُلُقُهُ .

12 ۔ علی نے اپنے باپ سے اس نے عمروبن عثمان سے اس نے اپنے کسی دوست سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایااپنی بری عورتوں سے اللہ عزّوجلّ کی پناہ چاہو اوراچھی عورتوں سے خبر دار رہو اچھائی میں بھی ان کی اطاعت نہ کرو ورنہ وہ تمہیں برائی کی دعوت دیں گی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایاخفیہ امور میں عورتوں سے مشورہ مت لو اور ان کے قرابت داروں کے معاملہ میں ان کی اطاعت مت کرو جب عورت سن رسیدہ ہو جاتی ہے تو اس کے دونوں حصوں کی بھلائی ختم ہو جاتی ہے باقی ان کا شر بچتا ہے اور یہ یوں ہے کہ اس کا رحم بانجھ ہو جاتا ہے اس کی خلقت بری ہو جاتی ہے اوراس کی زبان تیز ہو جاتی ہے اور جب مرد سن رسیدہ ہو جاتا ہے اس کے دونوں حصوں کا شر ختم ہو جاتا ہے اور ان کی بھلائی باقی بچتی ہے کیونکہ اس کی عقل خالص ہو جاتی ہے اس کی رائے مستحکم ہو جاتی ہے اوراس کی خلقت اچھی ہو جاتی ہے۔

باب التَّسَتُّرِ (چلنا)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لَيْسَ لِلنِّسَاءِ مِنْ سَرَوَاتِ الطَّرِيقِ شَيْءٌ وَ لَكِنَّهَا تَمْشِي فِي جَانِبِ الْحَائِطِ وَ الطَّرِيقِ

1 ۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور محمد بن اسماعیل سے اس نے فضل بن شاذان سے ایک ساتھ اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ابراہیم بن عبدالحمید سے اس نے ولید بن صبیح سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایاعورتوں کے لیے بیچ راستے نہیں چلناچاہیے بلکہ عورت کو باغ یاراستے کے ایک جانب چلناچاہیے۔

2- ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَيُّ امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا فَهِيَ تُلْعَنُ حَتَّى تَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهَا مَتَى مَا رَجَعَتْ .

2۔ابن ابی عمیر نے ابراہیم بن عبد الحمید سے اس نے ولید بن صبیح سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بھی عورت خوشبو لگائے اور پھر اپنے گھر سے باہر نکلے تو اس پر لعنت کی جانے لگتی ہے یہاں تک کہ وہ جب واپس اپنے گھر پلٹے۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُجَمِّرَ ثَوْبَهَا إِذَا خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا .

3 ۔علی بن ابراہیم نے صالح بن سندی سے اس نے جعفر بن بشیر سے اس نے ابن بکیر سے اس نے ایک آدمی سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ اسلام سے روایت کی ہے کہ عورت جب گھر سے باہر نکلے تو اسے خوشبو نہیں لگانی چاہیے۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لَيْسَ لِلنِّسَاءِ مِنْ سَرَاةِ الطَّرِيقِ وَ لَكِنْ جَنْبَيْهِ يَعْنِي وَسَطَهُ .

4 ۔محمد بن یحییٰ نے عبد اللہ بن محمد سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ہشام بن سالم سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے لیے راستے کا درمیان نہیں بلکہ راستے کے دونوں کنارے ہیں۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا يَنْبَغِي لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَنْكَشِفَ بَيْنَ يَدَيِ الْيَهُودِيَّةِ وَ النَّصْرَانِيَّةِ فَإِنَّهُنَّ يَصِفْنَ ذَلِكَ لِأَزْوَاجِهِنَّ .

5 ۔علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور محمد بن اسماعیل سے اس نے فضل بن شاذان سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حفص بن بختری سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا عورت کو یہودیہ اور نصرانیہ کے سامنے بے پردہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ وہ سب کچھ اپنے شوہروں سے بیان کرتی ہیں۔

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مِسْمَعٍ أَبِي سَيَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ فِيمَا أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مِنَ الْبَيْعَةِ عَلَى النِّسَاءِ أَنْ لَا يَحْتَبِينَ وَ لَا يَقْعُدْنَ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْخَلَاءِ .

6 ۔ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے محمد بن الحسن بن شمعون سے اس نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے اس نے مسمع ابو سیّار سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جن چیزوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے بیعت لی ان میں سے یہ بھی تھا کہ وہ کمر اور پنڈلیوں کو کپڑے کے ذریعے اکٹھے کر کے نہ بیٹھیں گی اور نہ ہی مردوں کے ساتھ خلوت میں جائیں گی۔

باب النَّهْيِ عَنْ خِلَالٍ تُكْرَهُ لَهُنَّ (ان خصلتوں سے نہی جو عورتوں کے لیے ناپسندیدہ ہیں)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) نَهَى عَنِ الْقَنَازِعِ وَ الْقُصَصِ وَ نَقْشِ الْخِضَابِ عَلَى الرَّاحَةِ وَ قَالَ إِنَّمَا هَلَكَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ قِبَلِ الْقُصَصِ وَ نَقْشِ الْخِضَابِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے عورتوں کو چوٹی باندھنے ماتھے کے بال کاٹنے اور ہتھیلی پر مہندی کے نقش بنانے سے منع فرمایا اور فرمایا بنی اسرائیل کی عورتیں فقط ماتھے کے بال کاٹنے اور مہندی کے نقش کے سبب ہلاک ہوئیں۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مِسْمَعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لَا تَحِلُّ لِامْرَأَةٍ حَاضَتْ أَنْ تَتَّخِذَ قُصَّةً أَوْ جُمَّةً .

2 ۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے محمد بن حسن بن شمّون سے اس نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے اس نے مسمع سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو عورت حیض دیکھتی ہے (بالغ ہے) اسکے لیے پیشانی کے بال کاٹنا اور بال گندھوانا جائز نہیں ہیں۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ النِّسَاءِ يَجْعَلْنَ فِي رُءُوسِهِنَّ الْقَرَامِلَ قَالَ يَصْلُحُ الصُّوفُ وَ مَا كَانَ مِنْ شَعْرِ امْرَأَةٍ نَفْسِهَا وَ كَرِهَ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَجْعَلَ الْقَرَامِلَ مِنْ شَعْرِ غَيْرِهَا فَإِنْ وَصَلَتْ شَعْرَهَا بِصُوفٍ أَوْ بِشَعْرِ نَفْسِهَا فَلَا يَضُرُّهَا .

3 ۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن نعمان سے اس نے ثابت بن ابی سعد سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا عورتوں کے بارے میں کہ وہ اپنے سر میں موباف رکھتی ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:۔ اون اور عورت کے اپنے بالوں کا بنا ہوا موباف درست ہے اور عورت کے لیے مکروہ ہے کسی دوسری عورت کے بالوں کا موباف رکھنا۔ اگر اس کے بال اون سے متصل ہوں یا اپنے ہی بالوں سے تو اسے کوئی نقصان نہ دیں گے۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ مُكْرَمٍ عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ سُئِلَ عَنِ الْقَرَامِلِ الَّتِي تَصْنَعُهَا النِّسَاءُ فِي رُءُوسِهِنَّ يَصِلْنَهُ بِشُعُورِهِنَّ فَقَالَ لَا بَأْسَ عَلَى الْمَرْأَةِ بِمَا تَزَيَّنَتْ بِهِ لِزَوْجِهَا قَالَ فَقُلْتُ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَ الْمَوْصُولَةَ فَقَالَ لَيْسَ هُنَاكَ إِنَّمَا لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) الْوَاصِلَةَ وَ الْمَوْصُولَةَ الَّتِي تَزْنِي فِي شَبَابِهَا فَلَمَّا كَبِرَتْ قَادَتِ النِّسَاءَ إِلَى الرِّجَالِ فَتِلْكَ الْوَاصِلَةُ وَ الْمَوْصُولَةُ .

4 ۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے اس نے عبدالرحمن بن ابی ھاشم سے اس نے سالم بن مکرم سے اس نے سعد الاسکاف سے روایت کی ہے کہ ابوجعفر علیہ السلام سے پوچھا گیا ان موباف کے بارے میں کہ جو عورتیں اپنے سروں میں بناتی ہیں اور انہیں اپنے بالوں سے مخلوط کر دیتی ہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا عورت اپنے شوہر کے لیے جس چیز سے بھی زینت کرے اس میں کوئی قباحت نہیں۔ میں نے عرض کی ہم تک پہنچا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واصلہ اور موصولہ پر لعنت کی ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا یہاں پر وہ لعنت نہیں ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واصلہ اور موصولہ پر لعنت فرمائی ہے وہ ایسی عورت ہوتی ہے جو اپنی جوانی میں زنا کرے اور جب بوڑھی ہو جائے تو عورتوں کی برائی کی طرف قیادت کرے پس وہ واصلہ اور موصولہ ہے۔

باب مَا يَحِلُّ النَّظَرُ إِلَيْهِ مِنَ الْمَرْأَةِ (عورت کی جن چیزوں کی طرف نگاہ حلال ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الذِّرَاعَيْنِ مِنَ الْمَرْأَةِ أَ هُمَا مِنَ الزِّينَةِ الَّتِي قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ لا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ قَالَ نَعَمْ وَ مَا دُونَ الْخِمَارِ مِنَ الزِّينَةِ وَ مَا دُونَ السِّوَارَيْنِ .

1 ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے ابن محبوب سے اس نے جمیل بن دراج سے اس نے فضیل بن یسار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عورتوں کی کہنیوں سے ہاتھ کی درمیانی انگلی کے درمیانی حصہ کے بارے میں پوچھا کیا وہ بھی زینت میں سے ہیں کہ جس کے بارے میں اللہ عَزّوجَلَّ فرماتا ہے اور وہ اپنی زینت ظاہر نہ کریں ماسوائے اپنے شوہروں کے لیے (نور 32)؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہاں۔ چہرے کے پردے کے علاوہ والے حصے اور ہاتھوں کی ہتھیلیوں کے سوا سب زینت ہے۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مَرْوَكِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَرَى مِنَ الْمَرْأَةِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَحْرَماً قَالَ الْوَجْهُ وَ الْكَفَّانِ وَ الْقَدَمَانِ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے مروک بن عبید سے اس نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی آدمی کے لیے عورت کی کونسی چیز دیکھنا حلال ہے جب کہ وہ نامحرم ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! چہرہ، ہتھیلیاں اور قدم۔

3- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ وَ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى إِلَّا ما ظَهَرَ مِنْها قَالَ الزِّينَةُ الظَّاهِرَةُ الْكُحْلُ وَ الْخَاتَمُ .

3۔ احمد بن محمد بن عیسیٰ نے محمد بن خالد اور حسین بن سعید سے اس نے قاسم بن عروہ سے اس نے عبد اللہ بن بکیر سے اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ عَزّوجَلَّ کے قول "ماسوائے اس کے جو ان سے ظاہر ہوتا ہے (نور 31) کے بارے میں فرمایا! ظاہر زینت سے مراد سرمہ اور انگوٹھی ہے۔

4- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَ لا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا ما ظَهَرَ مِنْها قَالَ الْخَاتَمُ وَ الْمَسَكَةُ وَ هِيَ الْقُلْبُ .

4۔ حسین بن محمد نے احمد بن اسحاق سے اس نے سعدان بن مسلم سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا اللہ عَزّوجَلَّ کے قول اور وہ اپنی زینت نہ دکھائیں ماسوائے اس کے جو اس سے ظاہر ہوتا ہے، کے بارے میں آپ علیہ السلام نے فرمایا! انگوٹھی اور مسکہ ہیں اور وہ کنگن ہیں۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ اسْتَقْبَلَ شَابٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ امْرَأَةً بِالْمَدِينَةِ وَ كَانَ النِّسَاءُ يَتَقَنَّعْنَ خَلْفَ آذَانِهِنَّ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَ هِيَ مُقْبِلَةٌ فَلَمَّا جَازَتْ نَظَرَ إِلَيْهَا وَ دَخَلَ فِي زُقَاقٍ قَدْ سَمَّاهُ بَنِي فُلَانٍ فَجَعَلَ يَنْظُرُ خَلْفَهَا وَ اعْتَرَضَ وَجْهَهُ عَظْمٌ فِي الْحَائِطِ أَوْ زُجَاجَةٌ فَشَقَّ وَجْهَهُ فَلَمَّا مَضَتِ الْمَرْأَةُ نَظَرَ فَإِذَا الدِّمَاءُ تَسِيلُ عَلَى صَدْرِهِ وَ ثَوْبِهِ فَقَالَ وَ اللَّهِ

لَآتِيَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَ لَأُخْبِرَنَّهُ قَالَ فَأَتَاهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) قَالَ لَهُ مَا هَذَا فَأَخْبَرَهُ فَهَبَطَ جَبْرَئِيلُ (**عليه السلام**) بِهَذِهِ الْآيَةِ قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصارِهِمْ وَ يَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذلِكَ أَزْكى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِما يَصْنَعُونَ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے سیف بن عمیرہ سے اس نے سعد الاسکاف سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! انصار کے ایک جوان کا مدینہ میں ایک عورت سے سامنا ہوا تب عورتیں اپنے کانوں کے پیچھے مقنعہ پہنتی تھیں اس جوان نے اس عورت کی طرف دیکھا در حالیکہ وہ جادو گرنی تھی پس جب وہ گزر گئی تو اس نے اس کی طرف دیکھا اور بنی فلاں نامی کوچہ میں داخل ہوا اور اس کے پیچھے دیکھنا شروع کیا اس کا چہرہ دیواروں کے درمیان یا کھڑکی سے ٹکرا گیا تو اس کا چہرہ زخمی ہو گیا جب عورت چلی گئی تو اس نے دیکھا کہ خون اس کے سینے اور کپڑوں پر بہہ رہا ہے تو اس نے کہا اللہ عَزّوجَلَّ کی قسم میں ضرور بالضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤں گا اور انہیں بتاؤں گا آپ علیہ السلام نے فرمایا ! پس وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دیکھا تو اس سے فرمایا! یہ کیا ہے؟ پس اس نے بتایا تو جبرائیل علیہ السلام یہ آیت مجیدہ لے کر نازل ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما دیجیے مومنین کو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہی ان کے لیے پاکیزہ ہے یقیناً اللہ عَزّوجَلَّ اس سے باخبر ہے کہ جو وہ کرتے ہیں۔(نور 24:31)

باب الْقَوَاعِدِ مِنَ النِّسَاءِ (سن رسیدہ عورتیں)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ قَرَأَ أَنْ يَضَعْنَ ثِيابَهُنَّ قَالَ الْخِمَارَ وَ الْجِلْبَابَ قُلْتُ بَيْنَ يَدَيْ مَنْ كَانَ فَقَالَ بَيْنَ يَدَيْ مَنْ كَانَ غَيْرَ مُتَبَرِّجَةٍ بِزِينَةٍ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَهُوَ خَيْرٌ لَهَا وَ الزِّينَةُ الَّتِي يُبْدِينَ لَهُنَّ شَيْءٌ فِي الْآيَةِ الْأُخْرَى .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد بن عثمان سے اس نے حلبی سے روایت کی ہے کہ اس نے آیۃ مجیدہ أَنَّهُ قَرَأَ أَنْ يَضَعْنَ ثِيابَهُنَّ۔ ترجمہ، اپنے کپڑے اتار دیں (24:60)۔ پڑھی تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! اوڑھنی اور چادر میں نے عرض کی کس کے سامنے ؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! کسی کے بھی سامنے البتہ بغیر زینت کیئے اور اگر ایسا نہ کر لیا تو اس کے لیے اچھا ہے اور وہ زینت کہ جس کے بارے میں ان کے لیے جو ثابت ہے دوسری آیۃ مجید میں۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ لَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ قَالَ تَضَعُ الْجِلْبَابَ وَحْدَهُ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے محمد بن ابی حمزہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! بڑی بوڑھی عورتیں اگر اپنے (پردے والے) کپڑے اتار دیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہے، فرمایا! صرف چادر اتارے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الْقَواعِدُ مِنَ النِّساءِ اللَّاتِي لا يَرْجُونَ نِكاحاً مَا الَّذِي يَصْلُحُ لَهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ مِنْ ثِيَابِهِنَّ قَالَ الْجِلْبَابُ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے علا بن رزین سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ عزّوجلّ کے قول اور بوڑھی عورتیں جو نکاح کی امید نہیں رکھتیں، ان کے کپڑوں میں سے کون سے ہیں کہ جنہیں وہ اتار سکتی ہیں؟ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! بڑی چادر۔

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَنَّهُ قَرَأَ أَنْ يَضَعْنَ ثِيابَهُنَّ قَالَ الْجِلْبَابَ وَ الْخِمَارَ إِذَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ مُسِنَّةً .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حماد بن عیسیٰ سے اس نے حریز بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ اس نے أَنْ يَضَعْنَ ثِيابَهُنَّ پڑھی تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! بڑی چادر اور اوڑھنی جب عورت سن رسیدہ ہو۔

باب أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ (بوڑھے مرد جن کی شہوت ختم ہو گئی ہو)

1- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجالِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ الْأَحْمَقُ الَّذِي لَا يَأْتِي النِّسَاءَ .

1۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے اور ابو علی الاشعری سے اس نے محمد بن عبد الجبار سے اس نے صفوان بن یحییٰ سے اس نے ابن مسکان سے اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے اللہ کے قول " أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجالِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ " (24:31) کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! وہ بے عقل کہ جو عورتوں کے پاس نہ جاسکتے ہوں" (جماع نہ کر سکتے ہوں)

2- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ الْأَحْمَقُ الْمُوَلَّى عَلَيْهِ الَّذِي لَا يَأْتِي النِّسَاءَ .

2۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد سے اس نے ایک سے زائد سے اس نے ابان بن عثمان سے اس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام سے " أُولِي الْإِرْبَةِ " مردوں کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! بے وقوف کہ جن پر اعتماد کیا جاتا ہے کہ وہ عورتوں سے ہم بستری نہیں کر سکتے۔

3- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ (**عليهم السلام**) قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ رَجُلَانِ يُسَمَّى أَحَدُهُمَا هِيتَ وَ الْآخَرُ مَانِعٌ فَقَالَا لِرَجُلٍ وَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) يَسْمَعُ إِذَا افْتَتَحْتُمُ الطَّائِفَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ غَيْلَانَ الثَّقَفِيَّةِ فَإِنَّهَا شُمُوعٌ بَخْلَاءُ مُبْتَلَّةٌ هَيْفَاءُ شَنْبَاءُ إِذَا جَلَسَتْ تَثَنَّتْ وَ إِذَا تَكَلَّمَتْ غَنَّتْ تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَ تُدْبِرُ بِثَمَانٍ بَيْنَ رِجْلَيْهَا مِثْلُ الْقَدَحِ فَقَالَ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) لَا أُرِيكُمَا مِنْ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَغُرِّبَ بِهِمَا إِلَى مَكَانٍ يُقَالُ لَهُ الْعَرَايَا وَ كَانَا يَتَسَوَّقَانِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ .

3۔ حسین بن محمد نے معلّی بن محمد سے اور علی بن ابراہیم سے اس نے اپنے باپ سے ایک ساتھ اس نے جعفر بن محمد الاشعری سے اس نے عبد اللہ بن میمون قداح سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے انہوں نے اپنے والد ماجد علیہ السلام سے انہوں نے اپنے آباء علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ مدینہ میں دو شخص تھے کہ جن میں سے ایک کا نام ھیت اور دوسرے کا نام مانع تھا ان دونوں نے ایک شخص سے کہا در حالیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم سماعت فرمارہے تھے۔ جب تم طائف کو فتح کروگے ان شاء اللہ تو تم غیلان ثقفیہ کی بیٹی کی کوشش کرنا کیونکہ وہ پروقار خوش طبع انتہائی خوبصورت پتلی کمر اور سفید خوبصورت دانتوں والی ہے۔ جب وہ بیٹھتی ہے تو دوہری ہو جاتی ہے اور جب بولتی ہے تو گنگناتی ہے اور جلدی دعوت قبول کر کے امید برلانے والی ہے اس کے پیروں کے درمیان خالی گلاس جیسا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میں تمہیں شہوت سے خالی مردوں میں نہیں دیکھتا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا اور ان دونوں کو عرایانامی مقام کی طرف جلاوطن کر دیا اور انہیں ہر جمعہ کے دن (واپس کا) اختیار تھا۔

باب النَّظَرِ إِلَى نِسَاءِ أَهْلِ الذِّمَّةِ (ذمّیوں کی عورتوں کی طرف نگاہ)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لَا حُرْمَةَ لِنِسَاءِ أَهْلِ الذِّمَّةِ أَنْ يُنْظَرَ إِلَى شُعُورِهِنَّ وَ أَيْدِيهِنَّ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ذمّیوں کی عورتوں کے بال اور ہاتھ دیکھنے میں کوئی حرمت نہیں ہے۔

باب النَّظَرِ إِلَى نِسَاءِ الْأَعْرَابِ وَ أَهْلِ السَّوَادِ

(دیہاتی اور مضافائی بستیوں کی عورتوں کی طرف نگاہ)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ لَا بَأْسَ بِالنَّظَرِ إِلَى رُءُوسِ أَهْلِ التِّهَامَةِ وَ الْأَعْرَابِ وَ أَهْلِ السَّوَادِ وَ الْعُلُوجِ لِأَنَّهُمْ إِذَا نُهُوا لَا يَنْتَهُونَ قَالَ وَ الْمَجْنُونَةِ وَ الْمَغْلُوبَةِ عَلَى عَقْلِهَا وَ لَا بَأْسَ بِالنَّظَرِ إِلَى شَعْرِهَا وَ جَسَدِهَا مَا لَمْ يَتَعَمَّدْ ذَلِكَ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے ابن محبوب سے اس نے عباد بن صہیب سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! مجوسیوں، دیہاتوں، مضافاتی بستیوں اور کافروں کی عورتوں کے سروں کی طرف دیکھنے میں کوئی قباحت نہیں ہے کیونکہ ان کے مرد انہیں روکیں بھی تو وہ باز نہیں آتیں، اور فرمایا پاگل اور کم عقل عورت کے بال اور جسم پر نگاہ میں کوئی قباحت نہیں جب ایسا کرنا عملاً (لطف اُٹھانے کی غرض سے) نہ ہو۔

باب قِنَاعِ الْإِمَاءِ وَ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ (کنیزوں اور اولاد کی ماؤں کا سر ڈھانپنا)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) عَنْ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ أَ لَهَا أَنْ تَكْشِفَ رَأْسَهَا بَيْنَ أَيْدِي الرِّجَالِ قَالَ تَقَنَّعُ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن رضا علیہ السلام سے سوال کیا ام ولد کنیزوں کے بارے میں کیا ان کے لیے مردوں کے سامنے سر کھولنے کی اجازت ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! سر کو ڈھانپیں۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) يَقُولُ لَيْسَ عَلَى الْأَمَةِ قِنَاعٌ فِي الصَّلَاةِ وَ لَا عَلَى الْمُدَبَّرَةِ وَ لَا عَلَى الْمُكَاتَبَةِ إِذَا اشْتُرِطَتْ عَلَيْهَا قِنَاعٌ فِي الصَّلَاةِ وَ هِيَ مَمْلُوكَةٌ حَتَّى تُؤَدِّيَ جَمِيعَ مُكَاتَبَتِهَا وَ يَجْرِي عَلَيْهَا مَا يَجْرِي عَلَى الْمَمْلُوكِ فِي الْحُدُودِ كُلِّهَا .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ہشام بن سالم سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! خالص کنیز، مدبرۃ اور مکاتبہ پر نماز میں سر ڈھانپنا واجب نہیں ہے جب اس پر نماز میں سر ڈھانپنے کی شرط لگائی جائے اور وہ مملوکہ ہو، یہاں تک کہ وہ اپنا سارا مکاتبہ ادا کرے اور اس پر جاری ہوں گے وہ سارے قوانین کہ جو حدود میں مملوک پر جاری ہوتے ہیں۔

باب مُصَافَحَةِ النِّسَاءِ (عورتوں کا مصافحہ)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ مُصَافَحَةِ الرَّجُلِ الْمَرْأَةَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُصَافِحَ الْمَرْأَةَ إِلَّا امْرَأَةً يَحْرُمُ عَلَيْهِ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا أُخْتٌ أَوْ بِنْتٌ أَوْ عَمَّةٌ أَوْ خَالَةٌ أَوِ ابْنَةُ أُخْتٍ أَوْ نَحْوُهَا فَأَمَّا الْمَرْأَةُ الَّتِي يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَلَا يُصَافِحْهَا إِلَّا مِنْ وَرَاءِ الثَّوْبِ وَ لَا يَغْمِزْ كَفَّهَا .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے سماعۃ بن مہران سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مرد اور عورت کے درمیان مصافحہ کے بارے میں سوال کیا، آپ علیہ السلام نے فرمایا! مرد کے لیے عورت کا مصافحہ حلال نہیں ہے، ما سوائے اس عورت کے جس سے حرام ہے اس کا شادی کرنا، جیسے بہن یا بیٹی یا پھوپھی یا خالہ، بہن کی بیٹی وغیرہ البتہ وہ عورت کہ جس سے اس کا شادی کرنا حلال ہے اس سے مصافحہ نہ کرے ماسوائے کپڑے کے اوپر سے اور اس کی ہتھیلی کو نہ ٹٹولے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) هَلْ يُصَافِحُ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ لَيْسَتْ بِذِي مَحْرَمٍ فَقَالَ لَا إِلَّا مِنْ وَرَاءِ الثَّوْبِ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ابو ایوب خزاز سے اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی، کیا آدمی نامحرم عورت سے مصافحہ کر سکتا ہے؟ فرمایا! نہیں مگر کپڑے کے اوپر سے کر سکتا ہے۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي سَعِيدَةُ وَ مِنَّةُ أُخْتَا مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ بَيَّاعِ السَّابِرِيِّ قَالَتَا دَخَلْنَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَقُلْنَا تَعُودُ الْمَرْأَةُ أَخَاهَا قَالَ نَعَمْ قُلْنَا تُصَافِحُهُ قَالَ مِنْ وَرَاءِ الثَّوْبِ قَالَتْ إِحْدَاهُمَا إِنَّ أُخْتِي هَذِهِ تَعُودُ إِخْوَتَهَا قَالَ إِذَا عُدْتِ إِخْوَتَكِ فَلَا تَلْبَسِي الْمُصَبَّغَةَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے محمد بن سالم سے اس نے اپنے کسی دوست سے اس نے حکم بن مسکین سے روایت کی ہے کہ مجھے بیان کیا سعیدہ اور منّہ محمد بن ابی عمیر ٹوکریاں بیچنے والے کی بہنوں نے، ان دونوں نے کہا، ہم ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس گئیں اور ہم نے عرض کی، کیا عورت اپنے بھائی کی

عیادت کر سکتی ہے؟ فرمایا! ہاں ہم نے عرض کی، اس سے مصافحہ کر سکتی ہے؟ فرمایا! کپڑے کے اوپر سے، ان میں سے ایک نے کہا، میری یہ بہن اپنے بھائی کی عیادت کرتی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا! جب تم اپنے بھائیوں کی عیادت کرو تو رنگین لباس مت پہنو۔

باب صِفَةِ مُبَايَعَةِ النَّبِيِّ (صلى الله عليه وآله) النِّسَاءَ

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عورتوں سے بیعت لینے کا طریقہ)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ الْجَبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَالِمٍ الْأَشَلِّ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) كَيْفَ مَاسَحَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) النِّسَاءَ حِينَ بَايَعَهُنَّ قَالَ دَعَا بِمِرْكَنِهِ الَّذِي كَانَ يَتَوَضَّأُ فِيهِ فَصَبَّ فِيهِ مَاءً ثُمَّ غَمَسَ يَدَهُ الْيُمْنَى فَكُلَّمَا بَايَعَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ قَالَ اغْمِسِي يَدَكِ فَتَغْمِسُ كَمَا غَمَسَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَكَانَ هَذَا مُمَاسَحَتَهُ إِيَّاهُنَّ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے محمد بن علی سے اس نے محمد بن اسلم جبلی سے اس نے عبدالرحمن بن سالم اشل سے اس نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب عورتوں سے بیعت لی تو انہیں کیسے ہاتھ پر ہاتھ مارا، آپ علیہ السلام نے فرمایا! انہوں نے وہ برتن منگوایا جس میں وضو فرمایا کرتے تھے اور اس میں پانی ڈالا پھر اس میں اپنا دائیاں ہاتھ ڈبویا پھر ان میں سے جو بھی بیعت کے لیے آتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے فرماتے اپنا ہاتھ اس پانی میں ڈبو دو، پس وہ عورت اپنا ہاتھ ڈبوتی جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈبویا ہوا ہوتا تھا پس یہ وہ طریقہ ہے کہ جس کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے بیعت کا ہاتھ لیا۔

عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مِثْلَهُ .

علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے اپنے کسی دوست سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اس جیسی روایت بیان کی ہے۔

2- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَ تَدْرِي كَيْفَ بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) النِّسَاءَ قُلْتُ اللَّهُ أَعْلَمُ وَ ابْنُ رَسُولِهِ أَعْلَمُ قَالَ جَمَعَهُنَّ حَوْلَهُ ثُمَّ دَعَا بِتَوْرِ بَرَامٍ فَصَبَّ فِيهِ نَضُوحاً ثُمَّ غَمَسَ يَدَهُ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اسْمَعْنَ يَا هَؤُلَاءِ أُبَايِعُكُنَّ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئاً وَ لَا تَسْرِقْنَ وَ لَا تَزْنِينَ وَ لَا تَقْتُلْنَ أَوْلَادَكُنَّ وَ لَا تَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ تَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُنَّ وَ أَرْجُلِكُنَّ وَ لَا تَعْصِينَ بُعُولَتَكُنَّ فِي مَعْرُوفٍ أَقْرَرْتُنَّ قُلْنَ نَعَمْ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنَ التَّوْرِ ثُمَّ قَالَ لَهُنَّ اغْمِسْنَ أَيْدِيَكُنَّ فَفَعَلْنَ فَكَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) الطَّاهِرَةُ أَطْيَبَ مِنْ أَنْ يَمَسَّ بِهَا كَفَّ أُنْثَى لَيْسَتْ لَهُ بِمَحْرَمٍ .

2۔ ابو علی الاشعری نے احمد بن اسحاق سے اس نے سعدان بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے بیعت کس طرح لی؟ میں نے عرض کی اللہ عزّوجلّ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرزند بہتر جانتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اور ان کو اپنے گرد جمع کیا اور پھر برامی برتن منگوایا اور اس میں پورا پانی بھرا پھر اپنا ہاتھ اس میں ڈبویا پھر فرمایا! اے عورتو، سنو میں تمہاری بیعت لیتا ہوں اس شرط پر اگر تم اللہ عزّوجلّ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ گی اور نہ چوری کرو گی اور نہ زنا کرو گی اور نہ اپنی اولادوں کو قتل کرو گی اور اپنے ہاتھ سے گھڑ کر کسی پر بہتان نہ باندھو گی اور نیکی میں اپنے شوہروں کی نافرمانی نہ کرو گی کیا تم اس کا اقرار کرتی ہو؟ سب

عورتوں نے کہاہاں، پھر آپؐ نے اس برتن سے ہاتھ نکال لیااور انہیں فرمایا، اپنے ہاتھ اس میں ڈبوؤ، پس انہوں نے ایساہی کیا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کاہاتھ پاک تھااور اس سے بلند تھا کہ وہ اس کے ذریعے نامحرم عورتوں کی ہتھیلی کو چھوتے۔

باب الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ (عورتوں کے پاس جانا)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) أَنْ يَدْخُلَ الرِّجَالُ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِإِذْنِهِنَّ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ہارون بن جہم سے اس نے جعفر بن عمر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایااس سے کہ مرد عورتوں کے پاس جائیں ماسوائے عورتوں کی اجازت کے"

2- وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنْ يَدْخُلَ دَاخِلٌ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِإِذْنِ أَوْلِيَائِهِنَّ .

2۔ انہی اسناد کے ساتھ کہ کوئی داخل ہونے والا داخل نہ ہو عورتوں کے پاس ماسوائے ان کے سرپرستوں کی اجازت کے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ عَلَى أَبِيهِ وَ لَا يَسْتَأْذِنُ الْأَبُ عَلَى الِابْنِ قَالَ وَ يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ عَلَى ابْنَتِهِ وَ أُخْتِهِ إِذَا كَانَتَا مُتَزَوِّجَتَيْنِ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ابو ایوب خزاز سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! آدمی جب اپنے باپ کے پاس جائے تو اجازت مانگے اور باپ اپنے بیٹے کے پاس جانے کی اجازت نہیں مانگے گا، فرمایا! آدمی اپنی بیٹی اور بہن کے پاس جانے کی اجازت مانگے جب کہ وہ شادی شدہ ہو۔

4- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الرَّجُلُ يَسْتَأْذِنُ عَلَى أَبِيهِ قَالَ نَعَمْ قَدْ كُنْتُ أَسْتَأْذِنُ عَلَى أَبِي وَ لَيْسَتْ أُمِّي عِنْدَهُ إِنَّمَا هِيَ امْرَأَةُ أَبِي تُوُفِّيَتْ أُمِّي وَ أَنَا غُلَامٌ وَ قَدْ يَكُونُ مِنْ خَلْوَتِهِمَا مَا لَا أُحِبُّ أَنْ أَفْجَأَهُمَا عَلَيْهِ وَ لَا يُحِبَّانِ ذَلِكَ مِنِّي السَّلَامُ أَصْوَبُ وَ أَحْسَنُ .

4۔ احمد بن محمد نے ابن فضال سے اس نے ابو جمیلہ سے اس نے محمد بن علی حلبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی، کیا آدمی اپنے باپ کے پاس جانے کی اجازت مانگے؟ فرمایاہاں، میںؑ اپنے والد ماجد علیہ السلام کے پاس جانے کی اجازت مانگتا تھا۔ درحالیکہ میری والدہ ماجدہ سلام اللہ علیہاان کے پاس موجود نہ تھیں بلکہ وہؑ فقط میرےؑ باباعلیہ السلام کی بیوی تھیں اور میںؑ لڑکا تھا کہ میری والدہ ماجدہ سلام اللہ علیہاکی وفات ہو گئی اور جب وہؑ خلوت میں ہوتے تھے تو میںؑ پسند نہیں کرتا تھا کہ انؑ کے پاس اچانک جاؤں اور وہؑ بھی مجھؑ سے ایسا نہیں چاہتے تھے، سلام کے ذریعے اجازت سب سے درست اور سب سے اچھاہے۔

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) يُرِيدُ فَاطِمَةَ (**عليها السلام**) وَ أَنَا

مَعَهُ فَلَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَى الْبَابِ وَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ فَدَفَعَهُ ثُمَّ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَدْخُلُ قَالَتْ ادْخُلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَدْخُلُ أَنَا وَ مَنْ مَعِي فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ عَلَيَّ قِنَاعٌ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ خُذِي فَضْلَ مِلْحَفَتِكِ فَقَنِّعِي بِهِ رَأْسَكِ فَفَعَلَتْ ثُمَّ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَدْخُلُ قَالَتْ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنَا وَ مَنْ مَعِي قَالَتْ وَ مَنْ مَعَكَ قَالَ جَابِرٌ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَ دَخَلْتُ وَ إِذَا وَجْهُ فَاطِمَةَ (**عليها السلام**) أَصْفَرُ كَأَنَّهُ بَطْنُ جَرَادَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَا لِي أَرَى وَجْهَكِ أَصْفَرَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْجُوعُ فَقَالَ (**صلى الله عليه وآله**) اللَّهُمَّ مُشْبِعَ الْجَوْعَةِ وَ دَافِعَ الضَّيْعَةِ أَشْبِعْ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ قَالَ جَابِرٌ فَوَ اللَّهِ لَنَظَرْتُ إِلَى الدَّمِ يَنْحَدِرُ مِنْ قُصَاصِهَا حَتَّى عَادَ وَجْهُهَا أَحْمَرَ فَمَا جَاعَتْ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اس نے اسماعیل بن مہران سے اس نے عبید بن معاویہ بن شریح سے اس نے سیف بن عمیرہ سے اس نے عمرو بن شمر سے اس نے جابر سے اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ سلام اللہ علیہا کو ملنے کے ارادے سے باہر نکلے تو میں بھی ساتھ تھا جب دروازے پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دروازے پر ہاتھ رکھ کر اسے کھولا اور فرمایا! السلام علیکم، تو فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا! علیک السلام یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فرمایا آجاؤں؟ بی بیؑ نے فرمایا! تشریف لایئے، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فرمایا! میں اور جو میرے ساتھ ہے آجائیں؟ بی بیؑ سلام اللہ علیہا نے فرمایا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے سر پر اوڑھنی نہیں ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اے فاطمہ سلام اللہ علیہا، کوئی میسر اوڑھنی اُٹھا کر اپنے سر کو ڈھانپ لو، پس بی بی سلام اللہ علیہا نے ایسا ہی کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! "السلام علیکم" فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا! وعلیک السلام یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کیا داخل ہو جاؤں؟ فرمایا! جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فرمایا میں اور جو میرے ساتھ ہے؟ بی بی سلام اللہ علیہا نے فرمایا! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کون ہے، فرمایا! جابرؓ ہے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوئے اور میں داخل ہوا تب فاطمہ سلام اللہ علیہا کا چہرہ اقدس کھجور کے خشک تنے کی طرح زرد تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! کیا وجہ ہے کہ میں تمہارا چہرہ اقدس زرد دیکھ رہا ہوں؟ بی بی سلام اللہ علیہا نے فرمایا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھوک ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اے میرے معبود! اے بھوکے کو سیر کرنے والے، اے ہلاکت کے اسباب کو تلف کرنے والے، فاطمہ سلام اللہ علیہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیر فرما، جابرؓ نے کہا اللہ عزّوجلّ کی قسم میں نے دیکھا کہ آپ سلام اللہ علیہا کی رگوں سے خون گردش کرنے لگا یہاں تک کہ آپ سلام اللہ علیہا کا چہرہ اقدس پھر سرخ ہو گیا اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کو اس دن کے بعد بھوک نہ لگی۔

باب آخَرُ مِنْهُ (اس میں دیگر)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ جَمِيعاً عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ جَرَّاحٍ الْمَدَائِنِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لِيَسْتَأْذِنَ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَ الَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كَمَا أَمَرَكُمُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَنْ بَلَغَ الْحُلُمَ فَلَا يَلِجُ عَلَى أُمِّهِ وَ لَا عَلَى أُخْتِهِ وَ لَا عَلَى خَالَتِهِ وَ لَا عَلَى سِوَى ذَلِكَ إِلَّا بِإِذْنٍ فَلَا تَأْذَنُوا حَتَّى يُسَلِّمَ وَ السَّلَامُ طَاعَةٌ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ وَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) لِيَسْتَأْذِنْ عَلَيْكَ خَادِمُكَ إِذَا بَلَغَ الْحُلُمَ فِي ثَلَاثِ عَوْرَاتٍ إِذَا دَخَلَ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ وَ لَوْ كَانَ بَيْتُهُ فِي بَيْتِكَ قَالَ وَ لْيَسْتَأْذِنْ عَلَيْكَ بَعْدَ الْعِشَاءِ الَّتِي تُسَمَّى الْعَتَمَةَ وَ حِينَ تُصْبِحُ وَ حِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ إِنَّمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِذَلِكَ لِلْخَلْوَةِ فَإِنَّهَا سَاعَةُ غِرَّةٍ وَ خَلْوَةٍ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اس نے اپنے باپ سے اور محمد بن یحییٰ سے اس نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے سب نے حسین بن سعید سے اس نے نضر بن سوید سے اس نے قاسم بن سلیمان سے اس نے جراح مدائنی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! وہ

کہ جن کے تم مالک ہو (غلام) اور وہ جو بالغ نہیں ہوئے تم میں سے تین مرتبہ اجازت مانگیں جس طرح کہ تمہیں اللہ عزّوجلّ نے حکم دیا ہے اور جو بالغ ہو جائے پس وہ اپنی ماں بہن خالہ اور ان کے علاوہ دیگر کے پاس بھی اجازت کے بغیر داخل نہ ہو، اور اسے اجازت نہ دو یہاں تک کہ وہ سلام کرے اور سلام اللہ عزّوجلّ کی اطاعت ہے۔

راوی کہتا ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! تمہارا خادم جب بالغ ہو جائے گا تو تین اوقات میں اجازت مانگے جب عورتوں میں سے کسی کے پاس داخل ہو اگرچہ اس کا گھر تمہارے گھر کے اندر ہی ہو، فرمایا وہ تم سے عشاء کے بعد اجازت مانگے کہ جسے رات کی پہلی تہائی کہا جاتا ہے، اور جب تم سویر کرو اور جب تم اپنی کمر سے کپڑا اتار دو، کیونکہ اللہ عزّوجلّ نے ان کو خلوت کا حکم دیا ہے کیونکہ وہ غفلت اور خلوت کے لمحات ہوتے ہیں۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيِّ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمانُكُمْ قَالَ هِيَ خَاصَّةٌ فِي الرِّجَالِ دُونَ النِّسَاءِ قُلْتُ فَالنِّسَاءُ يَسْتَأْذِنَّ فِي هَذِهِ الثَّلَاثِ سَاعَاتٍ قَالَ لَا وَ لَكِنْ يَدْخُلْنَ وَ يَخْرُجْنَ وَ الَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ قَالَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ قَالَ عَلَيْكُمُ اسْتِئْذَانٌ كَاسْتِئْذَانِ مَنْ قَدْ بَلَغَ فِي هَذِهِ الثَّلَاثِ سَاعَاتٍ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے ابو جمیلہ سے اس نے محمد حلبی سے اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ عزّوجلّ کے قول وہ جو تمہاری ملکیت ہیں کے بارے میں فرمایا! یہ خاص ہے مردوں کے ساتھ، عورتوں کے بارے میں نہیں، میں نے عرض کی کیا عورتیں بھی ان تین اوقات میں اجازت مانگیں؟ فرمایا نہیں بلکہ داخل وخارج ہو سکتی ہیں اور جو تم میں سے بالغ نہیں ہوئے، فرمایا! تمہارے اپنے (آزاد) فرمایا تم پر اجازت لینا واجب ہے جیسے اس پر واجب ہے کہ جو ان تین اوقات میں پہنچے۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَ الَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَ حِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ وَ مِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَ لَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوَّافُونَ عَلَيْكُمْ وَ مَنْ بَلَغَ الْحُلُمَ مِنْكُمْ فَلَا يَلِجُ عَلَى أُمِّهِ وَ لَا عَلَى أُخْتِهِ وَ لَا عَلَى ابْنَتِهِ وَ لَا عَلَى مَنْ سِوَى ذَلِكَ إِلَّا بِإِذْنٍ وَ لَا يَأْذَنْ لِأَحَدٍ حَتَّى يُسَلِّمَ فَإِنَّ السَّلَامَ طَاعَةُ الرَّحْمَنِ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اور ہمارے بہت سے اصحاب سے اس نے احمد بن ابی عبد اللہ سے ایک ساتھ اس نے محمد بن عیسیٰ سے اس نے یوسف بن عقیل سے اس نے محمد بن قیس سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! تم سے اجازت مانگنی چاہیے ان کو جو تمہاری ملکیت ہیں اور تم میں سے وہ کہ جو بالغ نہیں ہوے تین مرتبہ نماز فجر سے پہلے اور جب تم اپنی پیٹھ سے کپڑے اتار دو اور عشاء کی نماز کے بعد یعنی تین اوقات میں ان تین اوقات کے علاوہ نہ تم پر اور نہ ان پر کوئی گناہ ہے کہ وہ تمہارے ارد گرد گھومتے رہیں اور تم میں سے جو بالغ ہو جائے تو وہ اپنی ماں، بہن اور بیٹی اور ان کے علاوہ جو ہیں ان کے پاس بغیر اجازت داخل نہ ہو اور کسی سے سلام کے علاوہ کے ساتھ اجازت نہ مانگے کیونکہ سلام رحمن کی اطاعت ہے۔

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمانُكُمْ وَ الَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلاثَ مَرَّاتٍ قِيلَ مَنْ هُمْ فَقَالَ هُمُ الْمَمْلُوكُونَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَاءِ وَ الصِّبْيَانُ الَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا يَسْتَأْذِنُونَ عَلَيْكُمْ عِنْدَ هَذِهِ الثَّلَاثِ الْعَوْرَاتِ مِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَ هِيَ الْعَتَمَةُ وَ حِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ وَ مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَ يَدْخُلُ مَمْلُوكُكُمْ [وَ غِلْمَانُكُمْ] مِنْ بَعْدِ هَذِهِ الثَّلَاثِ عَوْرَاتٍ بِغَيْرِ إِذْنٍ إِنْ شَاءُوا .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے خلف بن حماد سے اس نے ربعی بن عبد اللہ سے اس نے فضیل بن یسار سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اللہ کا قول " يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمانُكُمْ وَ الَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلاثَ مَرَّاتٍ " کے بارے میں روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا وہ کون کون ہیں، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! وہ مملوک مرد اور عورتیں اور بچے ہیں کہ جو بالغ نہ ہوئے ہیں وہ تم سے اجازت مانگیں گے ان تین اوقات میں نماز عشا کے بعد جسے رات کی پہلی تہائی کہا جاتا ہے اور جب تم اپنی پیٹھ سے کپڑے اتار دو اور نماز صبح سے پہلے اور تمہارے مملوک ان تین اوقات کے علاوہ جب چاہیں بغیر اجازت آسکتے ہیں۔

باب مَا يَحِلُّ لِلْمَمْلُوكِ النَّظَرُ إِلَيْهِ مِنْ مَوْلَاتِهِ

(غلام کا اپنی مالکہ کی جن چیزوں پر نگاہ کرنا حلال ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَ أَحْمَدَ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنِ الْمَمْلُوكِ يَرَى شَعْرَ مَوْلَاتِهِ قَالَ لَا بَأْسَ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے عبد اللہ و احمد بن محمد سے اس نے علی بن حکم سے اس نے ابان بن عثمان سے اس نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا، اس غلام کے بارے میں جو اپنی مالکہ کے بال دیکھتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! کوئی قباحت نہیں۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ وَ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) نَحْواً مِنْ ثَلَاثِينَ رَجُلًا إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ أَبِي فَرَحَّبَ بِهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ أَجْلَسَهُ إِلَى جَنْبِهِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ طَوِيلًا ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنَّ لِأَبِي مُعَاوِيَةَ حَاجَةً فَلَوْ خَفَفْتُمْ فَقُمْنَا جَمِيعاً فَقَالَ لِي أَبِي ارْجِعْ يَا مُعَاوِيَةُ فَرَجَعْتُ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) هَذَا ابْنُكَ قَالَ نَعَمْ وَ هُوَ يَزْعُمُ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ يَصْنَعُونَ شَيْئاً لَا يَحِلُّ لَهُمْ قَالَ وَ مَا هُوَ قُلْتُ إِنَّ الْمَرْأَةَ الْقُرَشِيَّةَ وَ الْهَاشِمِيَّةَ تَرْكَبُ وَ تَضَعُ يَدَهَا عَلَى رَأْسِ الْأَسْوَدِ وَ ذِرَاعَيْهَا عَلَى عُنُقِهِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَا بُنَيَّ أَ مَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ بَلَى قَالَ اقْرَأْ هَذِهِ الْآيَةَ لا جُناحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبائِهِنَّ وَ لا أَبْنائِهِنَّ حَتَّى بَلَغَ وَ لا ما مَلَكَتْ أَيْمانُهُنَّ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ لَا بَأْسَ أَنْ يَرَى الْمَمْلُوكُ الشَّعْرَ وَ السَّاقَ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے محمد بن اسماعیل سے اس نے ابراہیم بن ابو البلاد سے اور یحییٰ بن ابراہیم نے اپنے باپ ابراہیم سے اس نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ ہم تقریباً تیس (30) آدمی ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس موجود تھے کہ میرا والد آپ علیہ السلام کے پاس آیا تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اسے خوش آمدید کہا اور اسے اپنے پہلو میں بٹھایا پس آپ علیہ السلام کافی دیر تک اس سے بات چیت فرماتے رہے پھر ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! ابو معاویہ کو ایک ضروری کام ہے اگر تم تھوڑی دیر چلے جاؤ؟ پس ہم سب اُٹھ کھڑے ہوئے تب میرے بابا نے مجھ سے کہا، اے معاویہ تم پلٹ آؤ، پس میں پلٹ گیا، ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! یہ تمہارا بیٹا ہے؟ میرے باپ نے کہا ہاں، اور اس کا گمان ہے کہ اہل مدینہ ایسے کام کرتے ہیں کہ جو ان کے لیے حلال نہیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا! وہ کیا؟ میں نے عرض کی ایک قریشی ہاشمی عورت سوار ہوئی اس کا ہاتھ حبشی کے سر پر اور اس کی پنڈلیاں اس کی گود میں تھیں تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! اے میرے بیٹے! کیا تو قرآن نہیں پڑھتا؟ میں نے عرض کی پڑھتا ہوں، فرمایا! یہ آیۃ پڑھو لاجناح علیھن فی آبآءھنّ..... یہاں تک کہ آپ علیہ السلام وَ لا ما مَلَكَتْ أَيْمانُهُنَّ " (احزاب 55) تک پہنچے پھر فرمایا! اے بیٹے اس میں کوئی قباحت نہیں کہ مملوک (غلام) بال یا پنڈلیاں دیکھے۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الْمَمْلُوكُ يَرَى شَعْرَ مَوْلَاتِهِ وَ سَاقَهَا قَالَ لَا بَأْسَ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اور محمد بن اسماعیل سے اس نے فضل بن شاذان سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی، مملوک (غلام) اپنی مالکہ کے بال اور پنڈلیاں دیکھتا ہے، فرمایا کوئی قباحت نہیں

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَّارٍ وَ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ جَمِيعاً عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ يَنْظُرَ عَبْدُهَا إِلَى شَيْءٍ مِنْ جَسَدِهَا إِلَّا إِلَى شَعْرِهَا غَيْرَ مُتَعَمِّدٍ لِذَلِكَ وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى لَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَعْرِهَا إِذَا كَانَ مَأْمُوناً .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے یونس بن عمار سے اور یونس بن یعقوب دونوں سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! حلال نہیں ہے عورت کے لیے کہ اس کا غلام اس کے جسم کے کسی حصے کو دیکھے ماسوائے اس کے بالوں کے وہ بھی بغیر قصہ لذت کے۔

باب الْخِصْيَانِ (خصی شخص)

1- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُتْبَةَ النَّخَعِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ أُمِّ الْوَلَدِ هَلْ يَصْلُحُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا خَصِيٌّ مَوْلَاهَا وَ هِيَ تَغْتَسِلُ قَالَ لَا يَحِلُّ ذَلِكَ .

1۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد سے اس نے عبد اللہ بن جبلہ سے اس نے عبد الملک بن عتبہ النخعی سے راویت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا ام ولد کے بارے میں کیا یہ درست ہے اس کی طرف خصی شخص جو اس کا غلام ہے دیکھے جب کہ وہ غسل کر رہی ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! یہ حلال نہیں ہے۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى (**عليه السلام**) قُلْتُ يَكُونُ لِلرَّجُلِ الْخَصِيُّ يَدْخُلُ عَلَى نِسَائِهِ فَيُنَاوِلُهُنَّ الْوَضُوءَ فَيَرَى شُعُورَهُنَّ قَالَ لَا .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے محمد بن اسحاق سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا ایک خصی آدمی دوسرے آدمیوں کی عورتوں کے پاس جاتا ہے اور انہیں وضو کرنا سکھاتا ہے اور ان کے بال دیکھتا ہے؟ فرمایا درست نہیں۔

باب مَتَى يَجِبُ عَلَى الْجَارِيَةِ الْقِنَاعُ (جب لڑکی پر پردہ واجب ہوتا ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ لَا يَصْلُحُ لِلْجَارِيَةِ إِذَا حَاضَتْ إِلَّا أَنْ تَخْتَمِرَ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدَهُ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد اور علی بن ابراہیم سے اس نے اپنے باپ سے ایک ساتھ اس نے ابن ابی نجران سے اس نے عاصم بن حمید سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! لڑکی کے لیے درست نہیں ہے کہ جب حیض دیکھے تو اوڑھنی نہ اوڑھے ماسوائے اس صورت کے کہ جب حیض نہ دیکھا ہو۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ (**عليه السلام**) عَنِ الْجَارِيَةِ الَّتِي لَمْ تُدْرِكْ مَتَى يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُغَطِّيَ رَأْسَهَا مِمَّنْ لَيْسَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَهُ مَحْرَمٌ وَ مَتَى يَجِبُ عَلَيْهَا أَنْ تُقَنِّعَ رَأْسَهَا لِلصَّلَاةِ قَالَ لَا تُغَطِّي رَأْسَهَا حَتَّى تَحْرُمَ عَلَيْهَا الصَّلَاةُ .

2۔ محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے اور ابو علی الاشعری سے اس نے محمد بن عبدالجبار سے اس نے صفوان بن یحییٰ سے اس نے عبدالرحمن بن حجاج سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے سوال کیا اس لڑکی کے بارے میں جو بالغ نہیں ہوئی اسے کب اپنا سر ڈھانپنا چاہیے ان لوگوں سے جو نامحرم ہیں اس کے اور اس پر کب نماز میں سر پر چادر کرنا واجب ہوتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اپنے سر کو ڈھانپے جب تک اس پر نماز حرام نہ ہو (حیض نہ آئے)۔

باب حَدِّ الْجَارِيَةِ الصَّغِيرَةِ الَّتِي يَجُوزُ أَنْ تُقَبَّلَ

(لڑکی کو عمر کی جس حد تک بوسہ دینا جائز ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْكَاهِلِيِّ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ الْكَاهِلِيِّ وَ أَظُنُّنِي قَدْ حَضَرْتُهُ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ جُوَيْرِيَةٍ لَيْسَ بَيْنِي وَ بَيْنَهَا مَحْرَمٌ تَغْشَانِي فَأَحْمِلُهَا فَأُقَبِّلُهَا فَقَالَ إِذَا أَتَى عَلَيْهَا سِتُّ سِنِينَ فَلَا تَضَعْهَا عَلَى حَجْرِكَ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے عبداللہ بن یحییٰ کاہلی سے اس نے ابو احمد کاہلی سے روایت کی ہے کہ میرے گمان میں میں آپ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا تھا اور میں نے اس چھوٹی لڑکی کے بارے میں ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا کہ اس کے اور میرے درمیان کوحرمت نہیں (نامحرم ہے) مجھے اچھی لگی تو میں نے اسے اُٹھایا اور اسے بوسہ دیا۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا جب لڑکی چھ سال کی ہو جائے تو اسے گود میں مت لو۔

2- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَحْيَى عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ إِذَا بَلَغَتِ الْجَارِيَةُ الْحُرَّةُ سِتَّ سِنِينَ فَلَا يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تُقَبِّلَهَا .

2۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد بن سماعۃ سے اس نے ایک سے زائد سے اس نے ابان بن عثمان سے اس نے عبدالرحمن بن یحییٰ سے اس نے زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! جب آزاد لڑکی چھ سالوں کی ہو جائے تو تمہیں اس کا بوسہ نہیں لینا چاہیے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) أَنَّ بَعْضَ بَنِي هَاشِمٍ دَعَاهُ مَعَ جَمَاعَةٍ مِنْ أَهْلِهِ فَأَتَى بِصَبِيَّةٍ لَهُ فَأَدْنَاهَا أَهْلُ الْمَجْلِسِ جَمِيعاً إِلَيْهِمْ فَلَمَّا دَنَتْ مِنْهُ سَأَلَ عَنْ سِنِّهَا فَقِيلَ خَمْسٌ فَنَحَّاهَا عَنْهُ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے ہارون بن مسلم سے اس نے اپنے کسی آدمی سے راویت کی ہے کہ کسی بنی ہاشمی نے ابو الحسن رضا علیہ السلام کو اپنی جماعت کے ساتھ دعوت دی، پس اس کی بچی آئی تو سارے اہل مجلس اس کے قریب گئے جب وہ بچی آپ علیہ السلام کے قریب آئی تو آپ علیہ السلام نے اس کے سن کے بارے میں پوچھا، کہا گیا پانچ سال پس آپ علیہ السلام نے اسے خود سے دور کر دیا۔

باب فِي نَحْوِ ذَلِكَ (اس جیسے میں)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سُئِلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) عَنِ الصَّبِيِّ يَحْجُمُ الْمَرْأَةَ قَالَ إِنْ كَانَ يُحْسِنُ يَصِفُ فَلَا .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا! امیر المومنین علیہ السلام سے سوال کیا گیا ایک بچہ عورت کو چمٹ جاتا ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا! اگر اچھا ہے اور خدمت کے قابل ہے تو ٹھیک ورنہ درست نہیں۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ عَلَى النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) وَ عِنْدَهُ عَائِشَةُ وَ حَفْصَةُ فَقَالَ لَهُمَا قُومَا فَادْخُلَا الْبَيْتَ فَقَالَتَا إِنَّهُ أَعْمَى فَقَالَ إِنْ لَمْ يَرَكُمَا فَإِنَّكُمَا تَرَيَانِهِ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ ام مکتوم کے بیٹے نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت چاہی تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس عائشہ اور حفصہ موجود تھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کو فرمایا! اٹھو گھر کے اندر چلی جاؤ، ان دونوں نے کہا وہ اندھا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اگر وہ تمہیں نہیں دیکھ سکتا تو تم تو اسے دیکھ سکتی ہو۔

باب الْمَرْأَةِ يُصِيبُهَا الْبَلَاءُ فِي جَسَدِهَا فَيُعَالِجُهَا الرِّجَالُ

(عورت کو اس کے جسم میں بیماری لگتی ہے اور اس کا علاج مرد کرتا ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ الْمُسْلِمَةِ يُصِيبُهَا الْبَلَاءُ فِي جَسَدِهَا إِمَّا كَسْرٌ أَوْ جِرَاحٌ فِي مَكَانٍ لَا يَصْلُحُ النَّظَرُ إِلَيْهِ وَ يَكُونُ الرِّجَالُ أَرْفَقَ بِعِلَاجِهِ مِنَ النِّسَاءِ أَ يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا قَالَ إِذَا اضْطُرَّتْ إِلَيْهِ فَيُعَالِجُهَا إِنْ شَاءَتْ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے ابو حمزہ ثمالی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس مسلمان عورت کے بارے میں کہ جس کے جسم میں کوئی بیماری پہنچتی ہے، ٹوٹنے کے سبب یا زخم لگنے کے سبب ایسے مقام پر کہ جس کی طرف مرد کا نگاہ کرنا درست نہیں ہے اور ایک مرد عورتوں کی نسبت اس کے علاج میں زیادہ ماہر ہے کیا اس کے لیے درست ہے کہ وہ اس کی طرف دیکھے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! جب عورت اس کی طرف مجبور ہے تو اگر عورت چاہے تو وہ مرد اس کا علاج کر سکتا ہے۔

باب التَّسْلِيمِ عَلَى النِّسَاءِ (عورتوں کو سلام کرنا)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [عَنْ أَبِيهِ] عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) لَا تَبْدَءُوا النِّسَاءَ بِالسَّلَامِ وَ لَا تَدْعُوهُنَّ إِلَى الطَّعَامِ فَإِنَّ النَّبِيَّ (**صلى الله عليه وآله**) قَالَ النِّسَاءُ عَيٌّ وَ عَوْرَةٌ فَاسْتُرُوا عِيَّهُنَّ بِالسُّكُوتِ وَ اسْتُرُوا عَوْرَاتِهِنَّ بِالْبُيُوتِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ہارون بن مسلم سے اس نے مسعدۃ بن صدقہ سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا! عورتوں کو سلام میں پہل نہ کرو اور نہ انہیں کھانے کی دعوت دو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! عورتیں گونگی ہیں اور عریاں ہیں ان کے گونگے پن کو خاموشی سے چھپاؤ اور ان کی عریانت کو گھروں سے چھپاؤ۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) يُسَلِّمُ عَلَى النِّسَاءِ وَ يَرْدُدْنَ عَلَيْهِ وَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) يُسَلِّمُ عَلَى النِّسَاءِ وَ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَى الشَّابَّةِ مِنْهُنَّ وَ يَقُولُ أَتَخَوَّفُ أَنْ يُعْجِبَنِي صَوْتُهَا فَيَدْخُلَ عَلَيَّ أَكْثَرُ مِمَّا طَلَبْتُ مِنَ الْأَجْرِ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حماد بن عیسیٰ سے اس نے ربعی بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتوں کو سلام کرتے تھے اور وہ انہیں جواب دیتی تھیں اور امیر المومنین علیہ السلام عورتوں کو سلام کرتے تھے مگر آپ علیہ السلام ناپسند فرماتے تھے کہ جوان عورتوں کو سلام کیا جائے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ اس لیے ہے کہ اس کی آواز کہیں اُسے گھیر نہ لے اور اس اجر جسکا وہ طالب ہے سے زیادہ نقصان اٹھانے والا بن جائے۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) النِّسَاءُ عَيٌّ وَ عَوْرَةٌ فَاسْتُرُوا الْعَوْرَاتِ بِالْبُيُوتِ وَ اسْتُرُوا الْعِيَّ بِالسُّكُوتِ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ہشام بن سالم سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! عورتیں گونگی اور عریاں ہیں ان کی عریانت کو گھروں کے ذریعے اور ان کے گونگے پن کو خاموشی سے چھپاؤ۔

باب الْغَيْرَةِ (غیرت)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى غَيُورٌ يُحِبُّ كُلَّ غَيُورٍ وَ لِغَيْرَتِهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ ظَاهِرَهَا وَ بَاطِنَهَا .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے ذکر کرنے والے سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! اللہ عزّوجلّ غیرت مند ہے اور ہر غیرت مند کو پسند کرتا ہے اور اس نے اپنی غیرت ہی کے سبب فحاشی کو ظاہری اور باطنی طور پر حرام فرمایا ہے۔

2- عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ عَنْ حَبِيبٍ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ إِذَا لَمْ يَغَرِ الرَّجُلُ فَهُوَ مَنْكُوسُ الْقَلْبِ .

2۔اس نے اپنے باپ سے اس نے قاسم بن محمد جوہری سے اس نے حبیب خثعمی سے اس نے عبداللہ بن ابی یعفور سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! جب آدمی کو غیرت نہ آئے تو اس کا دل اندھا ہے۔

3- عَنْهُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا أُغِيرَ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ أَوْ بَعْضِ مَنَاكِحِهِ مِنْ مَمْلُوكِهِ فَلَمْ يَغَرْ وَ لَمْ يُغَيِّرْ بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ طَائِراً يُقَالُ لَهُ الْقَفَنْدَرُ حَتَّى يَسْقُطَ عَلَى عَارِضَةِ بَابِهِ ثُمَّ يُمْهِلَهُ أَرْبَعِينَ يَوْماً ثُمَّ يَهْتِفَ بِهِ إِنَّ اللَّهَ غَيُورٌ يُحِبُّ كُلَّ غَيُورٍ فَإِنْ هُوَ غَارَ وَ غَيَّرَ وَ أَنْكَرَ ذَلِكَ فَأَنْكَرَهُ وَ إِلَّا طَارَ حَتَّى يَسْقُطَ عَلَى رَأْسِهِ فَيَخْفِقَ بِجَنَاحَيْهِ عَلَى عَيْنَيْهِ ثُمَّ يَطِيرَ عَنْهُ فَيَنْزِعُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْهُ بَعْدَ ذَلِكَ رُوحَ الْإِيمَانِ وَ تُسَمِّيهِ الْمَلَائِكَةُ الدَّيُّوثَ .

3۔اس نے محمد بن یحییٰ سے اس نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے ایک ساتھ اس نے ابن محبوب سے اس نے اسحاق بن جریر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! جب کسی کو اس کے اہل خانہ یا اس کی مملوکہ منکوحہ کے بارے میں غیرت دلائی جائے اور اسے غیرت نہ آئے تو اللہ عزّوجلّ اس کی طرف ایک پرندہ بھیجتا ہے کہ جسے " قفندر " کہا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کے دروازے کی اوپر والی چوکھٹ پر بیٹھ جاتا ہے پھر اسے چالیس دن کی مہلت دیتا ہے پھر وہ اسے ندا دیتا ہے، یقیناً اللہ عزّوجلّ غیرت مند ہے اور ہر غیرت مند کو پسند فرماتا ہے پس اگر اسے غیرت آجائے اور تبدیل ہو جائے پہلی حالت کو چھوڑ دے تو یہ بھی اسے چھوڑ دیتا ہے بصورت دیگر وہ پرندہ اُڑ کر اس کے سر پر بیٹھتا ہے اور اپنے پر اس کی آنکھوں پر پھیرتا ہے اور پھر اس پر سے اُڑ جاتا ہے اور اس کے بعد اللہ عزّوجلّ اس سے ایمان کی روح کھینچ لیتا ہے اور ملائکہ اس کا نام دیوث رکھ دیتے ہیں۔

4- ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) كَانَ إِبْرَاهِيمُ (**عليه السلام**) غَيُوراً وَ أَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَ جَدَعَ اللَّهُ أَنْفَ مَنْ لَا يَغَارُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُسْلِمِينَ .

4۔ابن محبوب نے ایک سے زائد سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ابراہیم علیہ السلام غیرت مند تھے اور میں اُن سے زیادہ غیرت مند ہوں اور مومنین مسلمان میں سے جو غیرت نہ کرے اللہ عزّوجلّ اس کی ناک کاٹ دیتا ہے (رسوا کرتا ہے)۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَقُولُ إِنَّ شَيْطَاناً يُقَالُ لَهُ الْقَفَنْدَرُ إِذَا ضُرِبَ فِي مَنْزِلِ الرَّجُلِ أَرْبَعِينَ صَبَاحاً بِالْبَرْبَطِ وَ دَخَلَ عَلَيْهِ الرِّجَالُ وَضَعَ ذَلِكَ الشَّيْطَانُ كُلَّ عُضْوٍ مِنْهُ عَلَى مِثْلِهِ مِنْ صَاحِبِ الْبَيْتِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهِ نَفْخَةً فَلَا يَغَارُ بَعْدَ هَذَا حَتَّى تُؤْتَى نِسَاؤُهُ فَلَا يَغَارُ .

5۔علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے حماد بن عیسیٰ سے اس نے اسحاق بن جریر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا ایک شیطان ہے کہ جس کو قفندر کہتے ہیں جب کسی شخص کے گھر میں چالیس روز تک سارنگی بجائی جائے اور اس کے پاس مرد آئیں تو وہ شیطان گھر والے کاہر عضو اپنے جیسا بنا دیتا ہے پھر اس میں پھونک مارتا ہے اس کے بعد اس شخص کو کبھی غیرت نہیں آتی یہاں تک کہ تم اس کی عورتوں کے پاس بھی جاؤ تو بھی غیرت نہیں کرتا۔

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ نُبِّئْتُ أَنَّ نِسَاءَكُمْ يُدَافِعْنَ الرِّجَالَ فِي الطَّرِيقِ أَ مَا تَسْتَحْيُونَ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اس نے محمد بن یحییٰ سے اس نے غیاث بن ابراہیم سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا! اے عراق والو! میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ تمہاری عورتیں راستوں میں مردوں سے جھگڑا کرتی ہیں کیا تمہیں شرم نہیں آتی؟

وَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) قَالَ أَ مَا تَسْتَحْيُونَ وَ لَا تَغَارُونَ نِسَاءَكُمْ يَخْرُجْنَ إِلَى الْأَسْوَاقِ وَ يُزَاحِمْنَ الْعُلُوجَ .

اور دوسری حدیث میں ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا! کیا تمہیں شرم نہیں آتی اور تمہیں غیرت نہیں آتی کہ تمہاری عورتیں بازار میں نکلتی ہیں اور کافروں سے مڈبھیڑ کرتی ہیں۔

7- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَا يُزَكِّيهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ الشَّيْخُ الزَّانِي وَ الدَّيُّوثُ وَ الْمَرْأَةُ تُوطِئُ فِرَاشَ زَوْجِهَا .

7۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے ابن مسکان سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! تین لوگ ایسے ہیں کہ جن سے اللہ عزّوجلّ قیامت کے دن کلام نہ کرے گا اور نہ ان کا تزکیہ کرے گا اور ان کے لیے درد ناک عذاب ہے(i)بوڑھا زانی(ii) دیوث(iii) وہ عورت کہ جو اپنے شوہر کے بستر پر زنا کرائے۔

8- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ حُرِّمَتِ الْجَنَّةُ عَلَى الدَّيُّوثِ .

8۔ احمد بن محمد نے ابن فضال سے اس نے عبداللہ بن میمون قداح سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! جنت دیوث پر حرام قرار دی گئی ہے۔

9- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَنْبَسَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ زِيَادٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَاصِمِيُّ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) كَتَبَ فِي رِسَالَتِهِ إِلَى الْحَسَنِ (**عليه السلام**) إِيَّاكَ وَ التَّغَايُرَ فِي غَيْرِ مَوْضِعِ الْغَيْرَةِ فَإِنَّ ذَلِكَ يَدْعُو الصَّحِيحَةَ مِنْهُنَّ إِلَى السَّقَمِ وَ لَكِنْ أَحْكِمْ أَمْرَهُنَّ فَإِنْ رَأَيْتَ عَيْباً فَعَجِّلِ النَّكِيرَ عَلَى الصَّغِيرِ وَ الْكَبِيرِ فَإِنْ تَعَيَّنَتْ مِنْهُنَّ الرِّيبَ فَيُعَظِّمُ الذَّنْبُ وَ يُهَوَّنُ الْعَتْبُ .

9۔ ابو علی الاشعری نے اپنے کسی دوست سے اس نے جعفر بن عنبسۃ سے اس نے عبادہ بن زیاد اسدی سے اس نے عمرو بن ابی المقدام سے اس نے ابو جعفر سے اور احمد بن محمد عاصمی نے بیان کرنے والے سے اس نے معلّی بن محمد سے اس نے علی بن حسان سے اس نے عبدالرحمن بن کثیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! حسن علیہ السلام کی طرف خط میں امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا! غیر مناسب مواقع پر غیرت کرنے سے پرہیز کرو کیونکہ ایسا کرنا عورتوں میں سے اچھی عورتوں کو بھی بیماری (برائی) کی طرف دعوت دیتا ہے جب کہ ان کے معاملہ میں انصاف سے کام لو اور اگر تم ان میں عیب دیکھو تو بڑے چھوٹے پر سختی سے روکنے میں جلدی کرو اور اگر ان میں ٹیڑھا پن دیکھو تو گناہ کو بڑا جانو اور سزا میں نرمی کرو۔

باب خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْعِيدَيْنِ (عورتوں کا عیدین کے لیے نکلنا)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ فَقَالَ لَا إِلَّا عَجُوزٌ عَلَيْهَا مَنْقَلَاهَا يَعْنِي الْخُفَّيْنِ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے مروان بن مسلم سے اس نے محمد بن شریح سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا، عورتوں کے عیدین کے لیے نکلنے کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! نہیں ماسوائے بوڑھی عورتوں کے کہ جنہوں نے جوتے پہنے ہوئے ہوں۔

2- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ وَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَا إِلَّا امْرَأَةٌ مُسِنَّةٌ .

2۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے اس نے محمد بن علی سے اس نے یونس بن یعقوب سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا عورتوں کے عیدین اور جمعہ کے لیے گھر سے نکلنے کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! نہیں ماسوائے سن رسیدہ عورتوں کے۔

باب مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ وَ هِيَ طَامِثٌ

(عورت جب حائضہ ہو تو مرد کے لیے کیا حلال ہے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مَا لِصَاحِبِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ مِنْهَا فَقَالَ كُلُّ شَيْءٍ مَا عَدَا الْقُبُلَ بِعَيْنِهِ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اور محمد بن الحسین سے اس نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے اس نے منصور بن یونس سے اس نے اسحاق بن عمار سے اس نے عبدالملک بن عمرو سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے حیض والی عورتوں کے شوہر کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! اگلی شرمگاہ کے علاوہ ہر چیز حلال ہے۔

2- حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْحَائِضِ مَا يَحِلُّ لِزَوْجِهَا مِنْهَا قَالَ مَا دُونَ الْفَرْجِ .

2۔ حمید بن زیاد نے حسن بن محمد سے اس نے عبداللہ بن جبلۃ سے اس نے معاویۃ بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا حیض والی عورت کے بارے میں کہ اس کے شوہر کے لیے اس میں سے کیا حلال ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! شرمگاہ کے علاوہ سب۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ وَ هِيَ حَائِضٌ قَالَ مَا دُونَ الْفَرْجِ .

3۔ محمد بن یحییٰ نے سلمۃ بن خطاب سے اس نے علی بن حسن سے اس نے محمد بن ابی حمزہ سے اس نے داؤد رقی سے اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی، مرد کے لیے اس کی بیوی سے کیا حلال ہوتا ہے جب وہ حائضہ ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! شرمگاہ کے علاوہ سب۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ وَ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي يُوسُفَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنَ الْمَرْأَةِ وَ هِيَ حَائِضٌ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ غَيْرَ الْفَرْجِ قَالَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا الْمَرْأَةُ لُعْبَةُ الرَّجُلِ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے سلمۃ بن خطاب سے اس نے علی بن الحسن سے اس نے محمد بن زیاد سے اس نے ابان بن عثمان سے اس نے حسین بن ابو یوسف سے اس نے عبدالملک بن عمرو سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے میں نے سوال کیا مرد کے لیے اس کی بیوی جب حائضہ ہو اس میں سے کیا حلال ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا! شرمگاہ کے علاوہ ہر چیز۔ پھر فرمایا! عورت یقیناً مرد کا کھلونا ہے۔

5- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ عُذَافِرٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) تَرَى هَؤُلَاءِ الْمُشَوَّهِينَ خَلْقُهُمْ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ آبَاؤُهُمْ يَأْتُونَ نِسَاءَهُمْ فِي الطَّمْثِ .

5۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حسن بن عطیہ سے اس نے عذافر صیرفی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! تم نے ان قبیح الخلقت لوگوں کو دیکھا ہے؟ میں نے عرض کی ہاں، آپ علیہ السلام نے فرمایا! وہ ایسے لوگ ہیں کہ جن کے آباء اپنی بیویوں سے حیض میں وطئی کرتے تھے۔

باب مُجَامَعَةِ الْحَائِضِ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ (حائضہ سے جماع اس سے پہلے کہ وہ غسل کرے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) فِي الْمَرْأَةِ يَنْقَطِعُ عَنْهَا دَمُ الْحَيْضِ فِي آخِرِ أَيَّامِهَا قَالَ إِذَا أَصَابَ زَوْجَهَا شَبَقٌ فَلْيَأْمُرْهَا فَلْتَغْتَسِلْ فَرْجَهَا ثُمَّ يَمَسُّهَا إِنْ شَاءَ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے علاء بن رزین سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے اس عورت کے بارے میں کہ جس کا اس کے آخری ایام میں خون حیض بند ہو جائے فرمایا! جب اس کے شوہر کو خواہش ہو تو اسے حکم دے کہ وہ شرمگاہ کو دھوئے پھر وہ اگر چاہے تو اس سے جماع کرے اس سے پہلے کہ وہ غسل کرے۔

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الطَّاطَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْحَائِضِ تَرَى الطُّهْرَ وَ يَقَعُ بِهَا زَوْجُهَا قَالَ لَا بَأْسَ وَ الْغُسْلُ أَحَبُّ إِلَيَّ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے سلمۃ بن خطاب سے اس نے علی بن الحسن طاطری سے اس نے محمد بن ابی حمزہ سے اس نے علی بن یقطین سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا اس حائضہ کے بارے میں کہ جو طہر دیکھتی ہے (یعنی حیض کا خون بند ہوتا ہے) تو اس کا شوہر اس سے جماع کرتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا! اس میں کوئی قباحت نہیں لیکن میرے نزدیک غسل پسندیدہ ہے۔

باب مَحَاشِّ النِّسَاءِ (عورتوں کی دُبر)

1- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَعْجَازِهِنَّ فَقَالَ هِيَ لُعْبَتُكَ لَا تُؤْذِهَا .

1۔ حسین بن محمد نے معلی بن محمد سے اس نے حسین بن علی سے اس نے ابان سے اس نے اپنے کسی دوست سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا عورتوں کے سرین (دُبر) میں جماع کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! وہ تمہارے کھیلنے کی چیز ہے اسے اذیت مت دو۔

باب الْخَضْخَضَةِ وَ نِكَاحِ الْبَهِيمَةِ (مشت زنی اور چوپایوں سے بدفعلی)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْخَضْخَضَةِ فَقَالَ هِيَ مِنَ الْفَوَاحِشِ وَ نِكَاحُ الْأَمَةِ خَيْرٌ مِنْهُ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے علاء بن رزین سے اس نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا مشت زنی کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! یہ فحاشی ہے اور کنیز سے نکاح اس سے بہتر ہے۔

2- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْبَصْرِيِّ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الدَّلْكِ قَالَ نَاكِحُ نَفْسِهِ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ .

2۔ احمد بن محمد نے ابو یحییٰ واسطی سے اس نے اسماعیل بصری سے اس نے زرارۃ بن اعین سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سوال کیا رگڑنے کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا! اس نے خود سے نکاح کیا اس پر کوئی چیز نہیں۔

3- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَنْكِحُ بَهِيمَةً أَوْ يَدْلُكُ فَقَالَ كُلُّ مَا أَنْزَلَ بِهِ الرَّجُلُ مَاءَهُ فِي هَذَا وَ شِبْهِهِ فَهُوَ زِنًى .

3 ۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے اس نے احمد بن حسن سے اس نے عمرو بن سعید سے اس نے مصدق بن صدقہ سے اس نے عمار بن موسیٰ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے جانور سے دخول کیا یا رگڑ کے ذریعے انزال کیا، فرمایا! ہر وہ چیز کہ جس کے ذریعے آدمی اپنا نطفہ رکھیں یا اس جیسی چیزوں میں ڈالے وہ زنا ہے۔

4- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُلَيْنِيُّ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ النَّوْفَلِيِّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَلْعُونٌ مَنْ نَكَحَ بَهِيمَةً .

4۔ علی بن محمد کلینی نے صالح بن ابی حماد سے اس نے محمد بن ابراہیم نوفلی سے اس نے حسین بن مختار سے اس نے اپنے کسی دوست سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ملعون ہے وہ جو جانور سے دخول کرے۔

باب الزَّانِي (زانی)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَاباً يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ أَقَرَّ نُطْفَتَهُ فِي رَحِمٍ يَحْرُمُ عَلَيْهِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے علی بن سالم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا! قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے زیادہ عذاب اس شخص پر ہو گا کہ جس نے اپنا نطفہ اس رحم میں رکھا کہ جو اس پر حرام ہو۔

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ (**عليه السلام**) اتَّقِ الزِّنَا فَإِنَّهُ يَمْحَقُ الرِّزْقَ وَ يُبْطِلُ الدِّينَ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اور عثمان بن عیسیٰ سے اس نے علی بن سالم سے روایت کی ہے کہ ابو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا! زنا سے بچو کیونکہ زنا رزق کو ختم اور دین کو باطل کرتا ہے۔

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ (**عليه السلام**) قَالَ لِلزَّانِي سِتُّ خِصَالٍ ثَلَاثٌ فِي الدُّنْيَا وَ ثَلَاثٌ فِي الْآخِرَةِ أَمَّا الَّتِي فِي الدُّنْيَا فَيَذْهَبُ بِنُورِ الْوَجْهِ وَ يُورِثُ الْفَقْرَ وَ يُعَجِّلُ الْفَنَاءَ وَ أَمَّا الَّتِي فِي الْآخِرَةِ فَسَخَطُ الرَّبِّ وَ سُوءُ الْحِسَابِ وَ الْخُلُودُ فِي النَّارِ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے جعفر بن محمد الاشعری سے اس نے عبداللہ بن میمون قداح سے اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام کے والد ماجد علیہ السلام نے فرمایا! زانی کے لیے چھ خصلتیں ہیں تین دنیا میں اور تین آخرت میں وہ تین جو دنیا میں ہیں (i) اس کے چہرے کا نور ختم ہو جاتا ہے (ii) فقر پیدا کرتا ہے (iii) موت کو قریب کرتا ہے اور جو تین آخرت میں (i) رب کی ناراضگی (ii) براحساب (iii) جہنم میں دخول۔

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَلِيٍّ (**عليه السلام**) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِذَا كَثُرَ الزِّنَا مِنْ بَعْدِي كَثُرَ مَوْتُ الْفَجْأَةِ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے ابن محبوب سے اس نے مالک بن عطیہ سے اس نے ابو عبیدہ سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! ہمؑ نے علی علیہ السلام کی کتاب میں پایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میرےؐ بعد جب زنا کثرت سے ہوں گے تو اچانک موت میں اضافہ ہو جائے گا۔

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنِّي مُبْتَلًى بِالنِّسَاءِ فَأَزْنِي يَوْماً وَ أَصُومُ يَوْماً فَيَكُونُ ذَا كَفَّارَةً لِذَا فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) إِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ أَنْ يُطَاعَ وَ لَا يُعْصَى فَلَا تَزْنِ وَ لَا تَصُمْ فَاجْتَذَبَهُ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) إِلَيْهِ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ يَا أَبَا زَنَّةَ تَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَ تَرْجُو أَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے ابو حمزہ سے روایت کی ہے کہ میں علیؑ بن الحسن علیہ السلام کے پاس تھا کہ ایک شخص آپ علیہ السلام کے پاس آیا اور اس نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ میں عورتوں میں مبتلا ہو چکا ہوں۔ اے ابو محمد علیہ السلام! میں ایک دن زنا کرتا ہوں اور ایک دن روزہ رکھتا ہوں۔ کیا وہ اس کا کفارہ ہو سکتا ہے؟ تو اس سے علیؑ بن الحسین علیہما السلام نے فرمایا۔ اللہ عزّوجلّ کے نزدیک اس سے پسندیدہ کوئی چیز نہیں کہ اس کی اطاعت کی جائے اور نافرمانی نہ کی جائے۔ پس تم نہ زنا کرو اور نہ روزہ رکھو۔ ابو جعفر علیہ السلام نے اس پر اسے اپنے پاس کھینچ کر اس کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا۔ "اے ابو زنۃ (بندر کے باپ) تو جہنمیوں والا عمل کر کے امید رکھتا ہے کہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔"

6- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ (**عليه السلام**) إِنِّي مُبْتَلًى بِالنَّظَرِ إِلَى الْمَرْأَةِ الْجَمِيلَةِ فَيُعْجِبُنِي النَّظَرُ إِلَيْهَا فَقَالَ لِي يَا عَلِيُّ لَا بَأْسَ إِذَا عَرَفَ اللَّهُ مِنْ نِيَّتِكَ الصِّدْقَ وَ إِيَّاكَ وَ الزِّنَا فَإِنَّهُ يَمْحَقُ الْبَرَكَةَ وَ يُهْلِكُ الدِّينَ .

6۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے علی بن سوید سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے عرض کی۔ "میں خوبصورت عورت کو دیکھنے میں مبتلا ہو چکا ہوں۔ پس مجھے اس کی طرف نگاہ کرنا بہت پسند ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اے علی! جب خدا تمہاری نیت کی سچائی کو جانتا ہو تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔ لیکن تم زنا سے دور رہنا کیونکہ زنا برکت کو ختم اور دین کو برباد کر دیتا ہے"

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الْكُوفِيِّ جَمِيعاً عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ اجْتَمَعَ الْحَوَارِيُّونَ إِلَى عِيسَى (**عليه السلام**) فَقَالُوا لَهُ يَا مُعَلِّمَ الْخَيْرِ أَرْشِدْنَا فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ مُوسَى كَلِيمَ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَمَرَكُمْ أَنْ لَا تَحْلِفُوا بِاللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى كَاذِبِينَ وَ أَنَا آمُرُكُمْ أَنْ لَا تَحْلِفُوا بِاللَّهِ كَاذِبِينَ وَ لَا صَادِقِينَ قَالُوا يَا رُوحَ اللَّهِ زِدْنَا فَقَالَ إِنَّ مُوسَى نَبِيَّ اللَّهِ (**عليه السلام**) أَمَرَكُمْ أَنْ لَا تَزْنُوا وَ أَنَا آمُرُكُمْ أَنْ لَا تُحَدِّثُوا أَنْفُسَكُمْ بِالزِّنَا فَضْلًا عَنْ أَنْ تَزْنُوا فَإِنَّ مَنْ حَدَّثَ نَفْسَهُ بِالزِّنَا كَانَ كَمَنْ أَوْقَدَ فِي بَيْتٍ مُزَوَّقٍ فَأَفْسَدَ التَّرَاوِيقَ الدُّخَانُ وَ إِنْ لَمْ يَحْتَرِقِ الْبَيْتُ .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اور ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے ابو العباس کوفی سے ایک ساتھ، اس نے عمرو بن عثمان سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "حواری جمع ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور انہوں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ "اے بھلائی کے معلم ہماری ہدایت فرمایئے" تو آپ علیہ السلام نے ان سے فرمایا۔ موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے تمہیں حکم دیا کہ تم اللہ کی جھوٹی قسمیں مت کھاؤ اور میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم اللہ عزّوجلّ کی قسمیں نہ کھاؤ۔ نہ جھوٹی اور نہ سچی" انہوں نے عرض کی۔ "اے روح اللہ! اضافہ فرمایئے ہمارے لیے" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "موسیٰ نبی اللہ علیہ السلام نے تمہیں حکم دیا کہ تم زنا نہ کرو اور میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم اپنے اندر زنا کیلئے سوچو بھی مت۔ چہ جائیکہ تم زنا کرو۔ کیونکہ جو اپنے اندر زنا کیلئے سوچتا ہے۔ وہ گویا ایسے ہے کہ جس نے آراستہ گھر میں آگ لگائی ہو اور اس کی آرائش کو دھوئیں نے خراب کر دیا اگرچہ اس کو نہ بھی جلائے۔

8- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ يَعْقُوبُ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تَزْنِ فَإِنَّ الطَّائِرَ لَوْ زَنَى لَتَنَاثَرَ رِيشُهُ .

8۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے عبداللہ بن میمون قداح سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا" اے بیٹا! زنا نہ کرنا کیونکہ اگر پرندہ بھی زنا کرے تو اس کے پر گر جاتے ہیں"

9- عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) فِي الزِّنَا خَمْسُ خِصَالٍ يَذْهَبُ بِمَاءِ الْوَجْهِ وَ يُورِثُ الْفَقْرَ وَ يَنْقُصُ الْعُمُرَ وَ يُسْخِطُ الرَّحْمَنَ وَ يُخَلِّدُ فِي النَّارِ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ .

9۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے حماد بن عیسیٰ سے، اس نے حریز بن عبداللہ سے، اس نے فضیل سے، اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "زنا میں پانچ خصلتیں ہیں۔ ۱) چہرے کا نور ختم کرتا ہے۔ ۲) فقر پیدا کرتا ہے۔ ۳) عمر گھٹاتا ہے ۴) اللہ عزّوجلّ کو ناراض کرتا ہے۔ ۵) جہنم میں ہمیشگی کرتا ہے۔ ہم اللہ عزّوجلّ سے پناہ چاہتے ہیں اس جہنم سے

باب الزَّانِيَةِ (زانیہ)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَ لَا يُزَكِّيهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ مِنْهُمُ الْمَرْأَةُ تُوطِئُ فِرَاشَ زَوْجِهَا .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے، اس نے ابن مسکان سے، اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا" تین لوگ ایسے ہیں کہ جن سے اللہ کلام نہ فرمائے گا اور نہ ان کا تزکیہ کرے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔ ان میں سے ایک وہ عورت ہے کہ جو شوہر کے بستر پر زنا کرائے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي الْهِلَالِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) أَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِكِبْرِ الزِّنَا قَالُوا بَلَى قَالَ هِيَ امْرَأَةٌ تُوطِئُ فِرَاشَ زَوْجِهَا فَتَأْتِي بِوَلَدٍ مِنْ غَيْرِهِ فَتُلْزِمُهُ زَوْجَهَا فَتِلْكَ الَّتِي لَا يُكَلِّمُهَا اللَّهُ وَ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَا يُزَكِّيهَا وَ لَهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے اسحاق بن ابی ہلال سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا" کیا میں تمہیں سب سے بڑے زنا کے بارے میں بتاؤں؟" لوگوں نے کہا۔ "ضرور" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "وہ یہ ہے کہ عورت اپنے شوہر کے بستر پر زنا کرائے اور دوسرے کا بچہ جن کر اس بچے کو اپنے شوہر سے منسوب کر دے پس وہ ایسی عورت ہے کہ جس سے اللہ کلام نہ فرمائے گا اور قیامت کے دن اس پر نظر کرم نہ فرمائے گا اور نہ اس کا تزکیہ فرمائے گا اور اس عورت کیلئے دردناک عذاب ہے۔"

3- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهَا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَكَلَ خَيْرَاتِهِمْ وَ نَظَرَ إِلَى عَوْرَاتِهِمْ .

3۔ علی نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے روایت کی ہے کہ "اللہ کا شدید غضب ہے اس عورت پر کہ جو اپنے اہل بیت میں کسی غیر کو داخل کرے اور وہ ان کے رزق کو کھائے اور ان ہی کی عریانیت کو دیکھے"

باب اللِّوَاطِ (لواطہ)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ حُرْمَةُ الدُّبُرِ أَعْظَمُ مِنْ حُرْمَةِ الْفَرْجِ إِنَّ اللَّهَ أَهْلَكَ أُمَّةً بِحُرْمَةِ الدُّبُرِ وَ لَمْ يُهْلِكْ أَحَداً بِحُرْمَةِ الْفَرْجِ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے اسماعیل بن مرار سے، اس نے یونس سے، اس نے کسی اپنے دوست سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "دبر کی حرمت فرج (عورت کی شرمگاہ) کی حرمت سے زیادہ ہے۔ اللہ عزّوجلّ نے دبر کی حرمت کے سبب ایک قوم کو ہلاک کیا جب کہ فرج (عورت کی شرمگاہ) کے سبب کسی ایک کو بھی ہلاک نہیں کیا۔"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَنْ جَامَعَ غُلَاماً جَاءَ جُنُباً يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُنَقِّيهِ مَاءُ الدُّنْيَا وَ غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهُ وَ أَعَدَّ لَهُ جَهَنَّمَ وَ سَاءَتْ مَصِيراً ثُمَّ قَالَ إِنَّ الذَّكَرَ لَيَرْكَبُ الذَّكَرَ فَيَهْتَزُّ الْعَرْشُ لِذَلِكَ وَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُؤْتَى فِي حَقَبِهِ فَيَحْبِسُهُ اللَّهُ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ حِسَابِ الْخَلَائِقِ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِ إِلَى جَهَنَّمَ فَيُعَذَّبُ بِطَبَقَاتِهَا طَبَقَةً طَبَقَةً حَتَّى يُرَدَّ إِلَى أَسْفَلِهَا وَ لَا يَخْرُجُ مِنْهَا .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ابو بکر حضرمی سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو بھی کسی لڑکے سے جماع کرے قیامت کے دن مجنب آئے گا اسے دنیا کا پانی پاک نہ کرے گا۔ اس پر اللہ عزّوجلّ کا غضب اور لعنت ہو گی اور اللہ نے اس کیلئے جہنم کو تیار کر رکھا ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔" پھر فرمایا "نر، نر پر سواری کرے (جماع کرے) تو اس کے سبب عرش لرزتا ہے اور وہ شخص کہ جو اپنے پیچھے (دبر میں) جماع کرائے تو اسے اللہ عزّوجلّ جہنم کے پل پر قید کرے گا یہاں تک کہ مخلوق کے حساب سے فارغ ہو جائے۔ پھر اس کے بارے میں جہنم کو حکم دے گا پھر اسے جہنم کے ہر طبقے میں عذاب دے گا۔ یہاں تک کہ نیچے والے طبقے میں اور وہ اس سے باہر نہ آئے گا،"

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) اللِّوَاطُ مَا دُونَ الدُّبُرِ وَ الدُّبُرُ هُوَ الْكُفْرُ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ "لواطہ دبر کے بغیر ہے اور دبر میں جماع کفر ہے"

4- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) فِي قَوْمِ لُوطٍ (**عليه السلام**) إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الْفاحِشَةَ ما سَبَقَكُمْ بِها مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعالَمِينَ فَقَالَ إِنَّ إِبْلِيسَ أَتَاهُمْ فِي صُورَةِ حَسَنَةٍ فِيهِ تَأْنِيثٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ حَسَنَةٌ فَجَاءَ إِلَى شَبَابٍ مِنْهُمْ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَقَعُوا بِهِ فَلَوْ طَلَبَ إِلَيْهِمْ أَنْ يَقَعَ بِهِمْ لَأَبَوْا عَلَيْهِ وَ لَكِنْ طَلَبَ إِلَيْهِمْ أَنْ يَقَعُوا بِهِ فَلَمَّا وَقَعُوا بِهِ الْتَذَّوْهُ ثُمَّ ذَهَبَ عَنْهُمْ وَ تَرَكَهُمْ فَأَحَالَ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ .

4۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے ابو بصیر سے، اس نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام سے قوم لوط علیہ السلام کے بارے میں "تم ایسی فحاشی لائے ہو۔ تمام جہانوں میں تم سے پہلے کوئی ایک بھی نہیں لایا"

روایت کی ہے کہ:۔ ”ابلیس ملعون خوبصورت شکل میں کہ جس میں زنانہ پن تھا ان کے پاس آیا اور اس نے خوبصورت لباس پہن رکھا تھا۔ پس وہ ان میں سے جوانوں کے پاس آیا اور انہیں کہا کہ وہ اس سے جماع کریں۔ اگر وہ انہیں کہتا کہ اسے جماع کرنے کو تو وہ اس سے انکار کر دیتے بلکہ اس نے ان سے چاہا کہ وہ اس سے جماع کریں پس جب انہوں نے اس سے جماع کیا تو بہت مزہ لیا۔ پھر شیطان ان سے چلا گیا اور انہیں چھوڑ گیا تو ان میں سے بعض دوسرے بعض سے تبادلہ کرنے لگے“

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ كَانَ قَوْمُ لُوطٍ مِنْ أَفْضَلِ قَوْمٍ خَلَقَهُمُ اللَّهُ فَطَلَبَهُمْ إِبْلِيسُ الطَّلَبَ الشَّدِيدَ وَ كَانَ مِنْ فَضْلِهِمْ وَ خِيَرَتِهِمْ أَنَّهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْعَمَلِ خَرَجُوا بِأَجْمَعِهِمْ وَ تَبْقَى النِّسَاءُ خَلْفَهُمْ فَلَمْ يَزَلْ إِبْلِيسُ يَعْتَادُهُمْ فَكَانُوا إِذَا رَجَعُوا حَرَّبَ إِبْلِيسُ مَا يَعْمَلُونَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ تَعَالَوْا نَرْصُدْ هَذَا الَّذِي يُخَرِّبُ مَتَاعَنَا فَرَصَدُوهُ فَإِذَا هُوَ غُلَامٌ أَحْسَنُ مَا يَكُونُ مِنَ الْغِلْمَانِ فَقَالُوا لَهُ أَنْتَ الَّذِي تُخَرِّبُ مَتَاعَنَا مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ فَاجْتَمَعَ رَأْيُهُمْ عَلَى أَنْ يَقْتُلُوهُ فَبَيَّتُوهُ عِنْدَ رَجُلٍ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ صَاحَ فَقَالَ لَهُ مَا لَكَ فَقَالَ كَانَ أَبِي يُنَوِّمُنِي

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے محمد بن سعید سے، اس نے کہا کہ مجھے زکریا بن محمد نے خبر دی ہے۔ اس نے اپنے باپ سے، اس نے عمرو سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ ”حضرت لوط علیہ السلام کی قوم اللہ عزّوجلّ کی مخلوق میں افضل قوم تھی۔ پس شیطان نے ان کو گمراہ کرنے کی شدید خواہش کی اور ان کی فضیلت اور اچھائی میں سے یہ بھی تھا کہ جب وہ کام پر نکلتے تو ایک ساتھ نکلتے تھے اور ان کے پیچھے صرف عورتیں بچتی تھیں۔ پس ابلیس ہمیشہ ان کے بعد وہاں پر جاتا اور جب وہ پلٹتے تو جو کام انہوں نے کیا ہوتا تھا۔ ابلیس اسے خراب کر دیتا۔

عَلَى بَطْنِهِ فَقَالَ لَهُ تَعَالَ فَنَمْ عَلَى بَطْنِي قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يَدْلُكُ الرَّجُلَ حَتَّى عَلَّمَهُ أَنَّهُ يَفْعَلُ بِنَفْسِهِ فَأَوَّلًا عَلَّمَهُ إِبْلِيسُ وَ الثَّانِيَةَ عَلَّمَهُ هُوَ ثُمَّ انْسَلَّ فَفَرَّ مِنْهُمْ وَ أَصْبَحُوا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُخْبِرُ بِمَا فَعَلَ بِالْغُلَامِ وَ يُعَجِّبُهُمْ مِنْهُ وَ هُمْ لَا يَعْرِفُونَهُ فَوَضَعُوا أَيْدِيَهُمْ فِيهِ حَتَّى اكْتَفَى الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ ثُمَّ جَعَلُوا يَرْصُدُونَ مَارَّةَ الطَّرِيقِ فَيَفْعَلُونَ بِهِمْ حَتَّى تَنَكَّبَ مَدِينَتَهُمُ النَّاسُ ثُمَّ تَرَكُوا نِسَاءَهُمْ وَ أَقْبَلُوا عَلَى الْغِلْمَانِ فَلَمَّا رَأَى أَنَّهُ قَدْ أَحْكَمَ أَمْرَهُ فِي الرِّجَالِ جَاءَ إِلَى النِّسَاءِ فَصَيَّرَ نَفْسَهُ امْرَأَةً فَقَالَ إِنَّ رِجَالَكُنَّ يَفْعَلُ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ قَالُوا نَعَمْ قَدْ رَأَيْنَا ذَلِكَ وَ كُلَّ ذَلِكَ يَعِظُهُمْ لُوطٌ وَ يُوصِيهِمْ وَ إِبْلِيسُ يُغْوِيهِمْ حَتَّى اسْتَغْنَى النِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ فَلَمَّا كَمَلَتْ عَلَيْهِمُ الْحُجَّةُ بَعَثَ اللَّهُ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَ إِسْرَافِيلَ (**عليهم السلام**) فِي زِيِّ غِلْمَانٍ عَلَيْهِمْ أَقْبِيَةٌ فَمَرُّوا بِلُوطٍ وَ هُوَ يَحْرُثُ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُونَ مَا رَأَيْتُ أَجْمَلَ مِنْكُمْ قَطُّ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا سَيِّدُنَا إِلَى رَبِّ هَذِهِ الْمَدِينَةِ قَالَ أَ وَ لَمْ يَبْلُغْ سَيِّدَكُمْ مَا يَفْعَلُ أَهْلُ هَذِهِ الْمَدِينَةِ يَا بَنِيَّ إِنَّهُمْ وَ اللَّهِ يَأْخُذُونَ الرِّجَالَ فَيَفْعَلُونَ بِهِمْ حَتَّى يَخْرُجَ الدَّمُ فَقَالُوا أَمَرَنَا سَيِّدُنَا أَنْ نَمُرَّ وَسَطَهَا قَالَ فَلِي إِلَيْكُمْ حَاجَةٌ قَالُوا وَ مَا هِيَ قَالَ تَصْبِرُونَ هَاهُنَا إِلَى اخْتِلَاطِ الظَّلَامِ قَالَ فَجَلَسُوا قَالَ فَبَعَثَ ابْنَتَهُ فَقَالَ جِيئِي لَهُمْ بِخُبْزٍ وَ جِيئِي لَهُمْ بِمَاءٍ فِي الْقُرْعَةِ وَ جِيئِي لَهُمْ عَبَاءً يَتَغَطَّوْنَ بِهَا مِنَ الْبَرْدِ فَلَمَّا أَنْ ذَهَبَتِ الِابْنَةُ أَقْبَلَ الْمَطَرُ وَ الْوَادِي فَقَالَ لُوطٌ السَّاعَةَ يَذْهَبُ بِالصِّبْيَانِ الْوَادِي قُومُوا حَتَّى نَمْضِيَ وَ جَعَلَ لُوطٌ يَمْشِي فِي أَصْلِ الْحَائِطِ وَ جَعَلَ جَبْرَئِيلُ وَ مِيكَائِيلُ وَ إِسْرَافِيلُ يَمْشُونَ وَسَطَ الطَّرِيقِ فَقَالَ يَا بَنِيَّ امْشُوا هَاهُنَا فَقَالُوا أَمَرَنَا سَيِّدُنَا أَنْ نَمُرَّ فِي وَسَطِهَا وَ كَانَ لُوطٌ يَسْتَغْنِمُ الظَّلَامَ وَ مَرَّ إِبْلِيسُ فَأَخَذَ مِنْ حِجْرِ امْرَأَةٍ صَبِيّاً فَطَرَحَهُ فِي الْبِئْرِ فَتَصَايَحَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ كُلُّهُمْ عَلَى بَابِ لُوطٍ فَلَمَّا أَنْ نَظَرُوا إِلَى الْغِلْمَانِ فِي مَنْزِلِ لُوطٍ قَالُوا يَا لُوطُ قَدْ دَخَلْتَ فِي عَمَلِنَا فَقَالَ هَؤُلَاءِ ضَيْفِي فَلَا تَفْضَحُونِ فِي ضَيْفِي قَالُوا هُمْ ثَلَاثَةٌ خُذْ وَاحِداً وَ أَعْطِنَا اثْنَيْنِ قَالَ فَأَدْخَلَهُمُ الْحُجْرَةَ

تو ان میں سے بعض نے دوسرے بعض کو کہا۔ آؤ ہم اس کی گھات لگائیں کہ جو ہمارا سامان خراب کرتا ہے۔ پس انہوں نے اس کی گھات لگائی تو وہ ایک لڑکا تھا جو دوسرے لڑکوں سے بہت خوبصورت تھا تو ان سب نے اس سے کہا۔ تو ہی ہے کہ جو بارہا ہمارے سامان کو خراب کر چکا ہے۔ پس سب کی رائے کا اتفاق اس بات پر ہوا کہ اسے قتل کر دیا جائے پس انہوں نے اسے رات کیلئے ایک شخص کے گھر میں رکھا۔ جب رات ہوئی تو وہ چیخا اس شخص نے اسے کہا۔ ”تجھے کیا ہوا؟“ اس نے کہا۔ مجھے میرا باپ اپنے پیٹ پر سلاتا تھا۔ اس شخص نے کہا ”آؤ میرے پیٹ پر سو جاؤ“ پس وہ اس شخص کو رگڑنے لگا۔ یہاں تک کہ اسے سکھایا کہ وہ خود بھی یہ کر سکتا ہے۔ پس پہلے پہل اسے ابلیس نے سکھایا اور ثانیاً اس نے سکھایا پھر یہ سلسلہ چل نکلا۔ پھر ابلیس ان سے فرار ہو گیا۔ جب انہوں نے سویر کی تو وہ شخص انہیں بتانے لگا کہ اس نے لڑکے سے کیا کیا تھا اور انہیں اس کی طرف رغبت دلائی۔ درحالیکہ وہ اسے نہ

جانتے تھے پس انہوں نے اس کام میں ہاتھ ڈالا۔ یہاں تک کہ مرد مرد پر اکتفا کرنے لگے۔ پھر وہ راستہ سے گزرنے والوں پر گھات لگا کر بیٹھ گئے اور ان سے کرنے لگے یہاں تک کہ لوگوں نے ان کے شہر سے گزرنا چھوڑ دیا۔ پھر انہوں نے عورتوں کو چھوڑ دیا اور لڑکوں کے پاس جانے لگے اور جب اس نے دیکھا کہ مردوں میں اس کا کام محکم ہو گیا ہے تو وہ عورتوں کے پاس گیا اور خود کو عورت بنالیا۔ اور کہا "تمہارے مرد ایک دوسرے سے ضرورت پوری کرتے ہیں" عورتوں نے کہا۔ "ہاں۔ ہم نے یہ دیکھا ہے" اس سب پر انہیں لوط علیہ السلام نے وعظ و نصیحت فرمائی مگر انہیں ابلیس نے گمراہ کیا یہاں تک کہ عورتیں عورتوں کے ذریعے اکتفاء کرنے لگیں۔ جب ان پر حجت تمام ہو گئی تو اللہ عَزّوجَلَّ نے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کو لڑکوں کی وضع قطع میں بھیجا کہ جنہوں نے قبائیں پہن رکھی تھیں۔ پس وہ حضرت لوط علیہ السلام کے قریب سے گزرے۔ درحالیکہ وہ کھیتی باڑی کر رہے تھے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" تم کہاں جانے کا ارادہ رکھتے ہو؟ میں نے تم سے خوبصورت ہرگز نہیں دیکھا" انہوں نے کہا۔ "ہمارے سردار نے ہمیں اس شہر کی پرورش کرنے والے کے پاس بھیجا ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اے بیٹا! کیا تمہارے سردار کو اس کی خبر نہیں پہنچی جو کچھ اس شہر والے کرتے ہیں۔ اللہ عَزّوجَلَّ کی قسم یہ لوگ مردوں کو پکڑتے ہیں اور ان سے بدفعلی کرتے ہیں یہاں تک کہ خون نکل آتا ہے" تو انہوں نے کہا" ہمیں ہمارے سردار نے حکم دیا ہے کہ ہم اس شہر کے وسط سے گزریں" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "میرا تمہارے ساتھ کام ہے" انہوں نے کہا "کون سا کام ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ اندھیرا چھا جانے تک یہاں رکو۔" پس وہ بیٹھ گئے تو آپ علیہ السلام نے اپنی بیٹی کو بھیجا اور فرمایا۔ ان کیلئے روٹی، مشک میں پانی لاؤ اور ان کیلئے عباء لاؤ تا کہ وہ سردی سے بچاؤ کیلئے پہنیں۔ جب بیٹی چلی گئی تو بارش اور طوفان آ گیا اور لوط علیہ السلام نے فرمایا۔ اس وقت یہ طوفان بچوں کو ختم کر دے گا۔ اٹھو تا کہ چلیں۔ اور لوط علیہ السلام دیوار کے ساتھ ساتھ چلنے لگے اور جبرائیل و میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام راستے کے درمیان میں چلنے لگے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" میرے بیٹو! یہاں چلو۔ انہوں نے کہا۔ ہمارے سردار نے حکم دیا ہے کہ ہم اس کے درمیان میں چلیں" اور لوط علیہ السلام نے اندھیرے کو غنیمت جانا۔ پس ابلیس گزرا اور اس نے ایک عورت کی گود سے بچہ اٹھا کر کنویں میں ڈال دیا۔ پس شہر کے سارے لوگ لوط علیہ السلام کے دروازے پر شور و غل کرنے لگے۔ جب انہوں نے لوط علیہ السلام کے گھر میں لڑکوں کو دیکھا تو انہوں نے کہا۔ ''اے لوط علیہ السلام! تو نے ہمارے معاملے میں دخل اندازی کی ہے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا" وہ میرے مہمان ہیں۔ پس تم میرے مہمانوں کو رسوا نہ کرو" انہوں نے کہا۔ "وہ تین ہیں ایک تم لو اور دو ہمیں دو۔" پس آپ علیہ السلام نے انہیں حجرہ میں داخل کر لیا

وَ قَالَ لَوْ أَنَّ لِي أَهْلَ بَيْتٍ يَمْنَعُونِّي مِنْكُمْ قَالَ وَ تَدَافَعُوا عَلَى الْبَابِ وَ كَسَرُوا بَابَ لُوطٍ وَ طَرَحُوا لُوطاً فَقَالَ لَهُ جَبْرَئِيلُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوا إِلَيْكَ فَأَخَذَ كَفّاً مِنْ بَطْحَاءَ فَضَرَبَ بِهَا وُجُوهَهُمْ وَ قَالَ شَاهَتِ الْوُجُوهُ فَعَمِيَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ كُلُّهُمْ وَ قَالَ لَهُمْ لُوطٌ يَا رُسُلَ رَبِّي فَمَا أَمَرَكُمْ رَبِّي فِيهِمْ قَالُوا أَمَرَنَا أَنْ نَأْخُذَهُمْ بِالسَّحَرِ قَالَ فَلِي إِلَيْكُمْ حَاجَةٌ قَالُوا وَ مَا حَاجَتُكَ قَالَ تَأْخُذُونَهُمُ السَّاعَةَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَبْدُوَ لِرَبِّي فِيهِمْ فَقَالُوا يَا لُوطُ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ أَ لَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ لِمَنْ يُرِيدُ أَنْ يَأْخُذَ فَخُذْ أَنْتَ بَنَاتِكَ وَ امْضِ وَ دَعِ امْرَأَتَكَ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) رَحِمَ اللَّهُ لُوطاً لَوْ يَدْرِي مَنْ مَعَهُ فِي الْحُجْرَةِ لَعَلِمَ أَنَّهُ مَنْصُورٌ حَيْثُ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلى رُكْنٍ شَدِيدٍ أَيُّ رُكْنٍ أَشَدُّ مِنْ جَبْرَئِيلَ مَعَهُ فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِمُحَمَّدٍ (**صلى الله عليه وآله**) وَ ما هِيَ مِنَ الظّالِمِينَ بِبَعِيدٍ مِنْ ظَالِمِي أُمَّتِكَ إِنْ عَمِلُوا مَا عَمِلَ قَوْمُ لُوطٍ قَالَ وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَنْ أَلَحَّ فِي وَطْيِ الرِّجَالِ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَدْعُوَ الرِّجَالَ إِلَى نَفْسِهِ .

اور فرمایا اگر کوئی میرے اہل بیت میں سے ہے تو وہ تمہیں مجھ سے روکے گا۔ وہ دروازہ کھٹکھٹانے لگے اور حضرت لوط کا دروازہ توڑ دیا اور حضرت لوط علیہ السلام کی طرف بڑھنے لگے" تو آپ علیہ السلام سے جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ "ہم تمہارے رب کے نمائندے ہیں وہ تمہاری طرف نہ پہنچ پائیں گے" اور ایک مٹھی مٹی اٹھا کر ان کے چہروں پر ماری تو ان کے چہرے بگڑ گئے اور شہر والے سارے کے سارے اندھے ہو گئے تو لوط علیہ السلام نے ان سے فرمایا" اے میرے رب کے نمائندو! میرے رب نے تمہیں ان کے بارے میں کیا حکم دیا ہے؟" انہوں نے کہا" ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم صبح کے وقت

ان کا مواخذہ کریں" فرمایا"مجھے تم سے کام ہے" انہوں نے کہا"آپ علیہ السلام کا کیا کام ہے؟" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"ان کا اسی وقت مواخذہ کرو مجھے خوف ہے کہ میرے رب کو ان کے بارے میں رحم نہ آجائے" انہوں نے کہا"اے لوط علیہ السلام"ان کے بارے میں صبح کا وعدہ کیا گیا ہے کیا ان کا وعدہ کیا گیا قریب نہیں اس کیلئے کہ جو ان کے مواخذہ کا ارادہ رکھتا ہے۔ پس آپ علیہ السلام اپنی بیٹیوں کو لیجئے اور چلے جایئے اور اپنی بیوی کو رہنے دیجئے" ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ کی رحمت ہو لوط علیہ السلام پر کہ اگر وہ جان لیتے کہ حجرۃ میں ان کے ساتھ کون ہیں تو ضرور جان لیتے کہ ان کی مدد کی گئی ہے کیونکہ آپ علیہ السلام نے فرمایا"اے کاش میں تمہارے مقابلے کی طاقت رکھتا یا کسی زبردست کا آسرا لے سکتا" جبرائیل علیہ السلام سے بڑا زبردست کون تھا کہ جو اس کے حجرہ میں تھے اور اللہ عزّوجلّ نے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرمایا۔"یہ دور کے ظالموں میں سے نہیں ہیں" تمہاری امت کے ظالموں میں سے ہیں اگر وہ قوم لوط علیہ السلام جیسا کام کریں تو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"جو بھی مردوں سے جماع میں مبتلا ہوا نہیں مرے گا یہاں تک کہ مردوں کو اپنی ذات سے جماع کی دعوت دے۔"

6- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْحَمَّارِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ بَعَثَ أَرْبَعَةَ أَمْلَاكٍ فِي إِهْلَاكِ قَوْمِ لُوطٍ جَبْرَئِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَ إِسْرَافِيلَ وَ كَرُوبِيلَ فَمَرُّوا بِإِبْرَاهِيمَ (**عليه السلام**) وَ هُمْ مُعْتَمُّونَ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ فَلَمْ يَعْرِفْهُمْ وَ رَأَى هَيْئَةً حَسَنَةً فَقَالَ لَا يَخْدُمُ هَؤُلَاءِ إِلَّا أَنَا بِنَفْسِي وَ كَانَ صَاحِبَ ضِيَافَةٍ فَشَوَى لَهُمْ عِجْلًا سَمِيناً حَتَّى أَنْضَجَهُ ثُمَّ قَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ فَلَمَّا وَضَعَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ رَأَى أَيْدِيَهُمْ لا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَ أَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ جَبْرَئِيلُ حَسَرَ الْعِمَامَةَ عَنْ وَجْهِهِ فَعَرَفَهُ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ أَنْتَ هُوَ قَالَ نَعَمْ وَ مَرَّتْ سَارَةُ امْرَأَتُهُ فَبَشَّرَهَا بِإِسْحَاقَ وَ مِنْ وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ فَقَالَتْ مَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَأَجَابُوهَا بِمَا فِي الْكِتَابِ فَقَالَ لَهُمْ إِبْرَاهِيمُ لِمَا ذَا جِئْتُمْ قَالُوا فِي إِهْلَاكِ قَوْمِ لُوطٍ فَقَالَ لَهُمْ إِنْ كَانَ فِيهِمْ مِائَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَ تُهْلِكُونَهُمْ فَقَالَ جَبْرَئِيلُ لَا قَالَ فَإِنْ كَانَ فِيهَا خَمْسُونَ قَالَ لَا قَالَ فَإِنْ كَانَ فِيهَا ثَلَاثُونَ قَالَ لَا قَالَ فَإِنْ كَانَ فِيهَا عِشْرُونَ قَالَ لَا قَالَ فَإِنْ كَانَ فِيهَا عَشَرَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَإِنْ كَانَ فِيهَا خَمْسَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَإِنْ كَانَ فِيهَا وَاحِدٌ قَالَ لَا قَالَ فَإِنَّ فِيهَا لُوطاً قَالُوا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَنْ فِيهَا لَنُنَجِّيَنَّهُ وَ أَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كانَتْ مِنَ الْغابِرِينَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ لَا أَعْلَمُ هَذَا الْقَوْلَ إِلَّا وَ هُوَ يَسْتَبْقِيهِمْ وَ هُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ يُجادِلُنا فِي قَوْمِ لُوطٍ فَأَتَوْا لُوطاً وَ هُوَ فِي زِرَاعَةِ قُرْبَ الْقَرْيَةِ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ وَ هُمْ مُعْتَمُّونَ فَلَمَّا رَأَى هَيْئَةً حَسَنَةً عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بِيضٌ وَ عَمَائِمُ بِيضٌ فَقَالَ لَهُمُ الْمَنْزِلَ فَقَالُوا نَعَمْ فَتَقَدَّمَهُمْ وَ مَشَوْا خَلْفَهُ فَنَدِمَ عَلَى عَرْضِهِ الْمَنْزِلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ أَيَّ شَيْءٍ صَنَعْتُ آتِي بِهِمْ قَوْمِي وَ أَنَا أَعْرِفُهُمْ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ شِرَاراً مِنْ خَلْقِ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ جَبْرَئِيلُ لَا نُعَجِّلُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَشْهَدَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ جَبْرَئِيلُ هَذِهِ وَاحِدَةٌ ثُمَّ مَشَى سَاعَةً ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ شِرَاراً مِنْ خَلْقِ اللَّهِ فَقَالَ جَبْرَئِيلُ هَذِهِ ثِنْتَانِ ثُمَّ مَشَى فَلَمَّا بَلَغَ بَابَ الْمَدِينَةِ الْتَفَتَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ شِرَاراً مِنْ خَلْقِ اللَّهِ فَقَالَ جَبْرَئِيلُ (**عليه السلام**) هَذِهِ الثَّالِثَةُ ثُمَّ دَخَلَ وَ دَخَلُوا مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَلَمَّا رَأَتْهُمُ امْرَأَتُهُ رَأَتْ هَيْئَةً حَسَنَةً فَصَعِدَتْ فَوْقَ السَّطْحِ وَ صَفَّقَتْ فَلَمْ يَسْمَعُوا فَدَخَّنَتْ فَلَمَّا رَأَوُا الدُّخَانَ أَقْبَلُوا إِلَى الْبَابِ يُهْرَعُونَ حَتَّى جَاءُوا إِلَى الْبَابِ فَنَزَلَتْ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ عِنْدَهُ قَوْمٌ مَا رَأَيْتُ قَوْماً قَطُّ أَحْسَنَ هَيْئَةً مِنْهُمْ فَجَاءُوا إِلَى الْبَابِ لِيَدْخُلُوا فَلَمَّا رَآهُمْ لُوطٌ قَامَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَهُمْ يَا قَوْمِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَ لا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي أَ لَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ وَ قَالَ هؤُلاءِ بَناتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْحَلَالِ فَقَالَ ما لَنا فِي بَناتِكَ مِنْ حَقٍّ وَ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ ما نُرِيدُ فَقَالَ لَهُمْ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلى رُكْنٍ شَدِيدٍ فَقَالَ جَبْرَئِيلُ لَوْ يَعْلَمُ أَيُّ قُوَّةٍ لَهُ قَالَ فَكَاثَرُوهُ حَتَّى دَخَلُوا الْبَيْتَ فَصَاحَ بِهِ جَبْرَئِيلُ فَقَالَ يَا لُوطُ دَعْهُمْ يَدْخُلُوا فَلَمَّا دَخَلُوا أَهْوَى جَبْرَئِيلُ (**عليه السلام**) بِإِصْبَعِهِ نَحْوَهُمْ فَذَهَبَتْ أَعْيُنُهُمْ وَ هُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَطَمَسْنا عَلى أَعْيُنِهِمْ ثُمَّ نَادَاهُ جَبْرَئِيلُ فَقَالَ لَهُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوا إِلَيْكَ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ وَ قَالَ لَهُ جَبْرَئِيلُ إِنَّا بُعِثْنَا فِي إِهْلَاكِهِمْ فَقَالَ يَا جَبْرِيلُ عَجِّلْ فَقَالَ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ أَ لَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ فَأَمَرَهُ فَيَحْمِلُ هُوَ وَ مَنْ مَعَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ ثُمَّ اقْتَلَعَهَا يَعْنِي الْمَدِينَةَ جَبْرَئِيلُ بِجَنَاحَيْهِ مِنْ سَبْعَةِ أَرَضِينَ ثُمَّ رَفَعَهَا حَتَّى سَمِعَ أَهْلُ سَمَاءِ الدُّنْيَا نُبَاحَ الْكِلَابِ وَ صُرَاخَ الدُّيُوكِ ثُمَّ قَلَبَهَا وَ أَمْطَرَ عَلَيْهَا وَ عَلَى مَنْ حَوْلَ الْمَدِينَةِ حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ .

6۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے داؤد بن فرقد سے، اس نے ابو یزید حمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ عزّوجلّ نے قوم لوط علیہ السلام کی تباہی کیلئے چار ملائکہ کو بھیجا۔ جبرائیل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام، اسرافیل علیہ السلام اور کروبیل علیہ السلام کو۔ پس وہ جناب ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انہوں نے عمامے باندھے ہوئے تھے۔ انہوں نے آپ علیہ السلام کو سلام کیا تو آپ علیہ السلام نے انہیں نہ پہچانا اور خوبصورت ہیئت دیکھی تو کہا کہ ان کی خدمت کوئی اور نہیں بلکہ میں خود کروں گا اور آپ علیہ السلام بہت مہمان نواز تھے۔ پس آپ علیہ السلام نے ان کے لئے موٹا تازہ بچھڑا تیار کیا یہاں تک کہ اسے بھون کر ان کے سامنے رکھا تو دیکھا کہ ان کے ہاتھ اس کی طرف

بڑھنے میں دلچسپی نہیں رکھتے اور آپ علیہ السلام کو ان سے خوف سا ہونے لگا" جب جبرائیلؑ نے دیکھا تو اپنے چہرے سے عمامہ اتار ڈالا تو ابراہیم علیہ السلام نے انہیں پہچانا اور فرمایا۔ تو وہ تو ہے؟" اس نے کہا "ہاں" پس آپ علیہ السلام کی بیوی سارہ گزری تو اسے اسحاق علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کے بعد یعقوب علیہ السلام کی خوش خبری دی اور اس (سارہؑ) نے کہا "اللہ عزّوجلّ نے کیا کہا ہے؟" تو انہوں نے اسے جواب دیا جو کتاب خدا میں موجود ہے۔ تب ابراہیم علیہ السلام نے ان سے فرمایا۔ "تم کس لیے آئے ہو؟" انہوں نے کہا۔ لوط علیہ السلام کی قوم کو تباہ کرنے" تو ان سے فرمایا "اگر چہ ان میں سے سو مومنین ہوں تو بھی انہیں ہلاک کر دو گے؟" جبرائیل نے کہا "نہیں" فرمایا۔ "اگر پچاس ہوں؟" کہا "نہیں" ۔ فرمایا "اگر تیس ہوں؟" کہا "نہیں" فرمایا "اگر بیس ہوں؟" کہا "۔ نہیں"۔ فرمایا "اگر ان میں دس ہوں؟" کہا "نہیں" فرمایا۔ "اگر ان میں پانچ ہوں؟" کہا "نہیں" فرمایا۔ "اگر ان میں ایک ہو؟" کہا "نہیں" فرمایا۔ ان میں لوط علیہ السلام ہیں۔ انہوں نے کہا "ان میں جو ہے ہم اسے جانتے ہیں۔ ہم اسے اور اس کے اہل خانہ کو نجات دیں گے ماسوائے ان کی بیوی کے کہ وہ رہ جانے والوں میں سے ہے" حسن بن علی راوی کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا مگر یہ کہ ابراہیم علیہ السلام نے انہیں بچانے کی کوشش کی اور یہ اللہ عزّوجلّ کا قول ہے "وہ ہم سے قوم لوط علیہ السلام کے بارے میں بحث کرنے لگے" (عنکبوت 32) پس وہ فرشتے لوط علیہ السلام کے پاس آئے اور وہ گاؤں کے قریب زراعت میں مصروف تھے ۔ پس انہوں نے آپ علیہ السلام پر سلام کیا اور انہوں نے عمامے باندھے ہوئے تھے جب انہوں نے خوبصورت وضع قطع پر سفید کپڑے اور عمامے باندھے دیکھا تو ان سے فرمایا "مہمان ہو؟" انہوں نے کہا "ہاں" پس وہ ان کے آگے اور وہ سب ان کے پیچھے چلنے لگے اور انہیں اپنے گھر لے جاتے ہوئے ندامت کرنے لگے اور فرمایا۔ "تم کیا کام کرنے آئے ہو میری قوم کے پاس میں انہیں جانتا ہوں۔ پس ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا "تم یقیناً اللہ عزّوجلّ کی مخلوق کے شریر ترین لوگوں کے پاس آئے ہو" تو جبرائیل علیہ السلام نے دوسروں سے کہا۔ ہم ان پر جلدی نہ کریں گے ۔ جب تک وہ لوط علیہ السلام ان کے خلاف تین مرتبہ گواہی نہ دیں گے اور یہ ایک مرتبہ ہے۔ پھر تھوڑی دیر چلے تو پھر ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا "یقیناً تم مخلوق خدا کے شریر ترین لوگوں کے پاس آئے ہو" جبرائیل علیہ السلام نے کہا "یہ دوسری ہے" پھر چل پڑے اور جب شہر کے دروازے پر پہنچے تو ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا "یقیناً تم مخلوق خدا کے شریر ترین لوگوں کے پاس آئے ہو" جبرائیل علیہ السلام نے کہا "یہ تیسری ہے" پھر وہ شہر میں داخل ہوئے اور ان کے ساتھ وہ بھی داخل ہو گئے یہاں تک کہ آپ علیہ السلام کے گھر میں داخل ہوئے جب ان کو آپ علیہ السلام کی بیوی نے دیکھا اور ان کی خوبصورت وضع قطع دیکھی تو چھت پر چڑھ گئی اور پکارا تو انہوں نے نہ سنا۔ پس اس نے دھواں کیا جب انہوں نے دھواں دیکھا تو وہ دروازے کی طرف لپکے یہاں تک کہ دروازے پر پہنچے ۔ پس وہ اتر کر ان کے پاس گئی اور کہا۔ اس کے پاس ایسا گروہ ہے کہ جن سے خوبصورت وضع قطع کا گروہ تم نے اس سے پہلے ہر گز نہ دیکھا ہو گا۔ "پس وہ دروازے کی طرف گئے تا کہ داخل ہو سکیں تو جب انہیں لوط علیہ السلام نے دیکھا تو ان کی طرف اٹھ کھڑے ہوئے اور انہیں فرمایا "اللہ کے غضب سے ڈرو اور میرے مہمانوں پر نگاہیں مت گاڑو کیا تم میں کوئی سلجھا ہوا مرد نہیں ہے" اور فرمایا "میری بیٹیاں تمہارے لیے پاک ہیں" اور انہیں حلال کی دعوت دی تو انہوں نے کہا "تمہاری بیٹیوں پر ہمارا کوئی حق نہیں ہم جو چاہتے ہیں تو جانتا ہے" تو ان سے فرمایا "اے کاش! تمہارے مقابلے کی مجھ میں قوت ہوتی یا میں کسی زبردست کا آسرا لے سکتا" تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا "کاش وہ جان لیتے کہ کون سی طاقت ان کیلئے ہے" پس وہ ان پر چڑھ دوڑے یہاں تک کہ گھر میں داخل ہو گئے تو جبرائیل علیہ السلام کو چیخ کر کہا انہیں چھوڑو داخل ہونے دو جب وہ داخل ہو گئے تو جبرائیل علیہ اسلام نے ان کی طرف اپنی انگلی سے اشارہ کیا تو ان کی بینائی چلی گئی اور یہ اللہ عزّوجلّ کا قول ہے۔ "ہم نے ان کی آنکھیں اندھی کر دیں" (قمر 38) پھر جبرائیل علیہ السلام نے آپ علیہ السلام کو پکارا اور آپ علیہ السلام سے کہا۔ ہم تمہارے رب کے نمائندے ہیں پس اپنے اہل خانہ کے ساتھ رات کے حصے میں چلے جاؤ اور جبرائیل علیہ اسلام نے کہا "ہم کو ان کی ہلاکت کیلئے بھیجا گیا ہے" فرمایا "اے جبرائیل علیہ السلام جلدی کرو" تو کہا "ان سے صبح کا وعدہ کیا گیا ہے کیا صبح قریب نہیں ہے" اور اسے حکم دیا پس وہ اور جو ان کے ساتھ تھے ماسوائے ان کی بیوی کے سامان لاد

کر چلے گئے۔ پھر جبرائیل علیہ السلام نے اپنے پروں سے اس شہر کو سات زمینوں سے اکھاڑا پھر اسے بلند کیا یہاں تک کہ دنیاوی آسمان والوں نے کتوں کے بھونکنے اور مرغوں کی اذانیں سنیں۔ پھر اسے الٹادیا اور شہر والوں پر اور شہر کے ارد گرد والوں پر چھوٹے چھوٹے پتھروں کی بارش کی۔

7- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي قَوْلِ لُوطٍ (**عليه السلام**) هؤُلاءِ بَناتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ قَالَ عَرَضَ عَلَيْهِمُ التَّزْوِيجَ .

7۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے محمد بن ابو حمزہ سے، اس نے یعقوب ابن شعیب سے روایت کی ہے کہ لوط علیہ السلام کے قول "میری یہ بیٹیاں تمہارے لیے پاکیزہ ترین ہیں (ہود 78) کے بارے میں ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "ان کو تزویج (شادی) کی پیش کش کی۔

8- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِيَّاكُمْ وَ أَوْلَادَ الْأَغْنِيَاءِ وَ الْمُلُوكِ الْمُرْدَ فَإِنَّ فِتْنَتَهُمْ أَشَدُّ مِنْ فِتْنَةِ الْعَذَارَى فِي خُدُورِهِنَّ .

8۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تم صاحبان ثروت اور بادشاہوں کی بے ریش اولاد سے بچو۔ کیونکہ ان کا فتنہ ان کی کنواری عورتوں کے فتنے سے سخت ہے"

9- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مَيْمُونٍ الْبَانِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَقُرِئَ عِنْدَهُ آيَاتٌ مِنْ هُودٍ فَلَمَّا بَلَغَ وَ أَمْطَرْنا عَلَيْها حِجارَةً مِنْ سِجِّيلٍ مَنْضُودٍ مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَ ما هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ قَالَ فَقَالَ مَنْ مَاتَ مُصِرّاً عَلَى اللِّوَاطِ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرْمِيَهُ اللَّهُ بِحَجَرٍ مِنْ تِلْكَ الْحِجَارَةِ تَكُونُ فِيهِ مَنِيَّتُهُ وَ لَا يَرَاهُ أَحَدٌ .

9۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے عثمان بن سعید سے، اس نے محمد بن سلیمان سے، اس نے میمون البان سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس تھا کہ آپ علیہ السلام کے سامنے سورۃ ہود کی آیات تلاوت کی گئیں اور جب قرأت کرنے والا "اور ہم نے ان پر تہہ بہ تہہ کنکریلے پتھر برسائے۔ تیرے رب کی طرف سے نشان دار تھے اور وہ ان ظالموں سے کچھ بھی دور نہ تھے" پر پہنچا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "جو بھی بار بار لواطہ کرتے ہوئے مرے وہ نہیں مرتا جب تک اللہ عزّ و جلّ اسے ان پتھروں میں سے پتھر نہ مارے اور اس پتھر کو کوئی نہیں دیکھتا۔

10- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَنْ قَبَّلَ غُلَاماً مِنْ شَهْوَةٍ أَلْجَمَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ .

10۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے طلحہ بن زید سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جو شخص کسی لڑکے کا شہوت کے ساتھ بوسہ لے اللہ عزّ و جلّ قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالے گا"

باب مَنْ أَمْكَنَ مِنْ نَفْسِهِ (جو خود کو برائی کیلئے حوالے کرے)

1- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) مَنْ أَمْكَنَ مِنْ نَفْسِهِ طَائِعاً يُلْعَبُ بِهِ أَلْقَى اللَّهُ عَلَيْهِ شَهْوَةَ النِّسَاءِ .

1۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے طلحہ بن زبیر سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"جو اپنے آپ کو اپنی مرضی سے کھیلنے (برائی) کیلئے حوالے کرے اللہ عَزّوجَلَّ اس میں عورتوں جیسی شہوت کا القاء کرتا ہے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الدِّهْقَانِ عَنْ دُرُسْتَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ عَنْ عَطِيَّةَ أَخِي أَبِي الْعُرَامِ قَالَ ذَكَرْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الْمَنْكُوحَ مِنَ الرِّجَالِ فَقَالَ لَيْسَ يُبْلِي اللَّهُ بِهَذَا الْبَلَاءِ أَحَداً وَ لَهُ فِيهِ حَاجَةٌ إِنَّ فِي أَدْبَارِهِمْ أَرْحَاماً مَنْكُوسَةً وَ حَيَاءُ أَدْبَارِهِمْ كَحَيَاءِ الْمَرْأَةِ قَدْ شَرِكَ فِيهِمُ ابْنٌ لِإِبْلِيسَ يُقَالُ لَهُ زَوَالٌ فَمَنْ شَرِكَ فِيهِ مِنَ الرِّجَالِ كَانَ مَنْكُوحاً وَ مَنْ شَرِكَ فِيهِ مِنَ النِّسَاءِ كَانَتْ مِنَ الْمَوَارِدِ وَ الْعَامِلُ عَلَى هَذَا مِنَ الرِّجَالِ إِذَا بَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً لَمْ يَتْرُكْهُ وَ هُمْ بَقِيَّةُ سَدُومَ أَمَا إِنِّي لَسْتُ أَعْنِي بِهِمْ بَقِيَّتَهُمْ أَنَّهُ وَلَدُهُمْ وَ لَكِنَّهُمْ مِنْ طِينَتِهِمْ قَالَ قُلْتُ سَدُومُ الَّتِي قُلِبَتْ قَالَ هِيَ أَرْبَعُ مَدَائِنَ سَدُومُ وَ صَرِيمُ وَ لَدْمَاءُ وَ عُمَيْرَاءُ قَالَ فَأَتَاهُنَّ جَبْرَئِيلُ (**عليه السلام**) وَ هُنَّ مَقْلُوعَاتٌ إِلَى تُخُومِ الْأَرْضِ السَّابِعَةِ فَوَضَعَ جَنَاحَهُ تَحْتَ السُّفْلَى مِنْهُنَّ وَ رَفَعَهُنَّ جَمِيعاً حَتَّى سَمِعَ أَهْلُ سَمَاءِ الدُّنْيَا نُبَاحَ كِلَابِهِمْ ثُمَّ قَلَبَهَا .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے علی بن معبد سے، اس نے عبداللہ دھقان سے، اس نے درست ابن ابی منصور سے، اس نے عطیہ، ابو العرام کے بھائی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے دخول کروانے والے مردوں کا ذکر کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اللہ عَزّوجَلَّ کسی ایک کو بھی اس مصیبت میں مبتلا نہیں کرتا۔ درحالیکہ اسے اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کی دبر میں الٹا رحم ہوتا ہے اور ان کی دبر کی حیاء عورت کی حیاء جیسی ہوتی ہے اور ان میں ابلیس کا بیٹا کہ جسے زوال کہا جاتا ہے شریک ہوتا ہے۔ وہ جس مرد میں شریک ہوتا ہے وہ مفعول بن جاتا ہے اور وہ جس عورت میں شریک ہوتا ہے وہ عورت دبر میں کروانے کی عادی ہوتی ہے اور جب ایسا کرنے والا شخص چالیس سال کا ہو جاتا ہے تو اسے چھوڑ نہیں سکتا اور ایسے لوگ "سدوم" کا بقیہ ہیں۔ اور میری مراد اس سے یہ نہیں ہے کہ وہ ان کی اولاد ہیں بلکہ وہ ان کی طینت سے بنے ہیں" راوی کہتا ہے میں نے عرض کی۔"سدوم" وہ کہ جسے الٹ دیا گیا؟" فرمایا وہ چار شہر تھے۔ مَدَائِنَ سَدُومُ وَ صَرِيمُ وَ لَدْمَاءُ وَ عُمَيْرَاءُ " فرمایا۔ پس ان کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور ان کی ساتویں زمین تک بنیادیں تھیں۔ پس جبرائیلؑ نے ان میں سے سب سے نچلی تہہ کے نیچے اپنا ہاتھ رکھا اور ان سب کو بلند کیا یہاں تک کہ دنیاوی آسمان پر رہنے والوں نے ان کے کتوں کے بھونکنے کی آواز سنی اور پھر انہیں الٹا دیا۔

3- مُحَمَّدٌ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَزْرَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) إِنَّ لِلَّهِ عِبَاداً لَهُمْ فِي أَصْلَابِهِمْ أَرْحَامٌ كَأَرْحَامِ النِّسَاءِ قَالَ فَسُئِلَ فَمَا لَهُمْ لَا يَحْمِلُونَ فَقَالَ إِنَّهَا مَنْكُوسَةٌ وَ لَهُمْ فِي أَدْبَارِهِمْ غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْجَمَلِ أَوِ الْبَعِيرِ فَإِذَا هَاجَتْ هَاجُوا وَ إِذَا سَكَنَتْ سَكَنُوا .

3۔ محمد نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے عبدالرحمن عزرمی سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا"اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ جن کی صلبوں میں ارحام ہیں جیسے عورتوں کے ارحام ہوتے ہیں۔" تو سوال کیا گیا۔ پھر وہ حامل کیوں نہیں ہوتے؟" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"وہ الٹی ہے اور ان کی دبر میں اونٹ کی طرح سخت گوشت کا ٹکڑا ہوتا ہے جب وہ بھڑکتا ہے تو وہ بھی بھڑک اٹھتے ہیں اور جب وہ سکون کرتا ہے تو وہ بھی سکون محسوس کرتے ہیں۔

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي خَدِيجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ قَالَ وَ هُمُ الْمُخَنَّثُونَ وَ اللَّاتِي يَنْكِحْنَ بَعْضُهُنَّ بَعْضاً .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے محمد بن علی سے، اس نے علی بن عبد اللہ اور عبد الرحمن بن محمد سے، اس نے ابو خدیجہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے مشابہ مردوں اور مردوں سے مشابہ عورتوں پر لعنت کی ہے۔ فرمایا۔ وہ مخنث ہیں اور ایسی عورتیں ہیں کہ جو ایک دوسرے سے نکاح (دخول) کرتی ہیں۔"

5- أَحْمَدُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ ابْنِ الْقَدَّاحِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي فَقَالَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ إِنِّي ابْتُلِيتُ بِبَلَاءٍ فَادْعُ اللَّهَ لِي فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ يُؤْتَى فِي دُبُرِهِ فَقَالَ مَا أَبْلَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهَذَا الْبَلَاءِ أَحَداً لَهُ فِيهِ حَاجَةٌ ثُمَّ قَالَ أَبِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي لَا يَقْعُدُ عَلَى إِسْتَبْرَقِهَا وَ حَرِيرِهَا مَنْ يُؤْتَى فِي دُبُرِهِ .

5۔ احمد نے جعفر بن محمد الاشعری سے، اس نے ابن القداح سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک شخص میرے والد ماجد علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کی۔ "اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند! میں ایک مصیبت میں گرفتار ہو چکا ہوں۔ میرے لیے اللہ عزّوجلّ سے دعا کریں" اور اس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ اپنی دبر میں جماع کراتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اللہ عزّوجلّ اس مصیبت میں کسی کو گرفتار نہیں کرتا مگر یہ کہ اس کو اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر میرے بابا علیہ السلام نے فرمایا "اللہ عزّوجلّ فرماتا ہے۔ مجھے میری عزت وجلال کی قسم! جو شخص اپنی دبر میں جماع کراتا ہے وہ جنت کی براق اور ریشم پر نہ بیٹھے گا۔"

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُوسَى بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَخِيهِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ عِنْدَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أُحِبُّ الصِّبْيَانَ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَتَصْنَعُ مَا ذَا قَالَ أَحْمِلُهُمْ عَلَى ظَهْرِي فَوَضَعَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ وَ وَلَّى وَجْهَهُ عَنْهُ فَبَكَى الرَّجُلُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) كَأَنَّهُ رَحِمَهُ فَقَالَ إِذَا أَتَيْتَ بَلَدَكَ فَاشْتَرِ جَزُوراً سَمِيناً وَ اعْقِلْهُ عِقَالًا شَدِيداً وَ خُذِ السَّيْفَ فَاضْرِبِ السَّنَامَ ضَرْبَةً تَقْشِرُ عَنْهُ الْجِلْدَةَ وَ اجْلِسْ عَلَيْهِ بِحَرَارَتِهِ فَقَالَ عُمَرُ فَقَالَ الرَّجُلُ فَأَتَيْتُ بَلَدِي فَاشْتَرَيْتُ جَزُوراً فَعَقَلْتُهُ عِقَالًا شَدِيداً وَ أَخَذْتُ السَّيْفَ فَضَرَبْتُ بِهِ السَّنَامَ ضَرْبَةً وَ قَشَرْتُ عَنْهُ الْجِلْدَ وَ جَلَسْتُ عَلَيْهِ بِحَرَارَتِهِ فَسَقَطَ مِنِّي عَلَى ظَهْرِ الْبَعِيرِ شِبْهُ الْوَزَغِ أَصْغَرُ مِنَ الْوَزَغِ وَ سَكَنَ مَا بِي .

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے حسین بن سعید اور محمد بن یحییٰ سے، اس نے موسیٰ بن الحسن سے، اس نے عمر بن علی بن عمر بن یزید سے، اس نے محمد بن عمر سے، اس نے اپنے بھائی حسین سے، اس نے اپنے باپ عمر بن یزید سے روایت کی ہے کہ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس تھا اور ان کے پاس ایک شخص نے ان سے عرض کی۔ آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! مجھے بچے پسند ہیں" تو اسے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "تو ان سے کیا کرتا ہے؟" اس نے عرض کی۔ "میں انہیں اپنی پیٹھ پر اٹھاتا ہوں۔۔۔۔" تو ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے ماتھے پر اپنا ہاتھ رکھا اور اس سے منہ موڑ لیا۔ تو وہ شخص رونے لگا۔ پس ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس کی طرف نظر فرمائی گویا نظر کرم فرمائی اور فرمایا۔ جب تم اپنے وطن واپس جاؤ تو ایک موٹا تازہ جوان اونٹ لو اور اسے اچھی طرح باندھ کر بٹھا دو اور تلوار پکڑو اور اس کی کوہان پر چھوٹی چھوٹی ضربیں لگاؤ اور اس سے کھال اتار کر اس کی گرمی میں اس پر بیٹھ جاؤ" عمر نے کہا۔ پس اس شخص نے کہا "میں اپنے وطن واپس گیا پھر میں نے ایک جوان اونٹ خریدا اور اسے میں نے انتہائی سختی سے باندھ کر بٹھا دیا اور میں نے تلوار پکڑ کر اس کی کوہان پر ضربیں لگائیں اور اس کی کھال اتار کر اس کی گرمی میں اس پر بیٹھ گیا تو مجھ سے (معقد سے) اونٹ کی پشت پر چھپکلی جیسی چھپکلی سے چھوٹی کوئی چیز نکل کر گری اور مجھے جو مرض تھا اس سے سکون ملا"

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُوسَى بْنِ الْحَسَنِ عَنِ الْهَيْثَمِ النَّهْدِيِّ رَفَعَهُ قَالَ شَكَا رَجُلٌ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) الْأُبْنَةَ فَمَسَحَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَلَى ظَهْرِهِ فَسَقَطَتْ مِنْهُ دُوَيْدَّةٌ حَمْرَاءُ فَبَرَأَ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے موسیٰ بن حسن سے، اس نے ہیثم نہدی سے، اس نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے ایک شخص نے بری عادت (عیب) کی شکایت کی تو ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس کی کمر پر ہاتھ پھیرا تو اس سے سرخ رنگ کا ایک کیڑا نیچے گرا اور وہ شفایاب ہو گیا"

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ أَقْسَمَ اللَّهُ عَلَى نَفْسِهِ أَنْ لَا يَقْعُدَ عَلَى نَمَارِقِ الْجَنَّةِ مَنْ يُؤْتَى فِي دُبُرِهِ فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فُلَانٌ عَاقِلٌ لَبِيبٌ يَدْعُو النَّاسَ إِلَى نَفْسِهِ قَدِ ابْتَلَاهُ اللَّهُ قَالَ فَقَالَ فَيَفْعَلُ ذَلِكَ فِي مَسْجِدِ الْجَامِعِ قُلْتُ لَا قَالَ فَيَفْعَلُهُ عَلَى بَابِ دَارِهِ قُلْتُ لَا قَالَ فَأَيْنَ يَفْعَلُهُ قُلْتُ إِذَا خَلَا قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْتَلِهِ هَذَا مُتَلَذِّذٌ لَا يَقْعُدُ عَلَى نَمَارِقِ الْجَنَّةِ .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے محمد بن سعید سے، اس نے زکریا بن محمد سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے عمرو سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا "اللہ عزّوجلّ نے اپنے آپ کی قسم کھائی ہے کہ جو اپنی دبر میں جماع کرائے گا وہ جنت کی کھڑکیوں میں نہ بیٹھے گا۔" میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی "فلاں شخص انتہائی عقل مند ہے اور لوگوں کو اپنی طرف دعوت دیتا ہے۔ اسے اللہ عزّوجلّ نے بیماری میں مبتلا کیا ہے" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "تو کیا وہ جامع مسجد میں ایسا کرتا ہے" میں نے عرض کی۔ "نہیں" فرمایا "تو کیا وہ ایسا اپنے گھر کے دروازے پر کرتا ہے۔ میں نے عرض کی "نہیں" فرمایا "تو پھر وہ کہاں کرتا ہے؟" میں نے عرض کی "جب وہ خلوت میں ہوتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اللہ عزّوجلّ نے اسے مبتلا نہیں کیا بلکہ یہ خود لذت لیتا ہے یہ شخص جنت کی کھڑکیوں میں نہ بیٹھے گا۔"

9- أَحْمَدُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ مَا كَانَ فِي شِيعَتِنَا فَلَمْ يَكُنْ فِيهِمْ ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ مَنْ يَسْأَلُ فِي كَفِّهِ وَ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ أَزْرَقُ أَخْضَرُ وَ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ مَنْ يُؤْتَى فِي دُبُرِهِ .

9۔ احمد نے علی بن اسباط سے، اس نے اپنے کچھ دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا "ہمارے شیعوں میں تین چیزیں نہ تھیں اور نہ ہوں گی نہ ہاتھ پھیلا کر مانگے گا اور نہ ہی ان میں نیلی اور سبز آنکھوں والا ہو گا اور نہ ہی ان میں وہ ہو گا کہ جو اپنی دبر میں جماع کرائے"

10- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) هَؤُلَاءِ الْمُخَنَّثُونَ مُبْتَلَوْنَ بِهَذَا الْبَلَاءِ فَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ مُبْتَلًى وَ النَّاسُ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ لَا يُبْتَلَى بِهِ أَحَدٌ لِلَّهِ فِيهِ حَاجَةٌ قَالَ نَعَمْ قَدْ يَكُونُ مُبْتَلًى بِهِ فَلَا تُكَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ يَجِدُونَ لِكَلَامِكُمْ رَاحَةً قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَإِنَّهُمْ لَيْسُوا يَصْبِرُونَ قَالَ هُمْ يَصْبِرُونَ وَ لَكِنْ يَطْلُبُونَ بِذَلِكَ اللَّذَّةَ .

10۔ حسین بن محمد نے محمد بن عمران سے، اس نے عبداللہ بن جبلہ سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ وہ خنثے اس بلاء میں مبتلا ہیں۔ اور مومن بھی مبتلا ہے اور لوگوں کا گمان ہے کہ کسی کو اس بیماری میں مبتلا نہیں کیا جاتا لیکن اس کی اس میں ضرورت ہوتی ہے" فرمایا "ہاں کبھی کبھی وہ اس میں مبتلا ہوتے ہیں۔ پس تم ان سے بحث نہ کرو کیونکہ وہ تمہاری بحث میں سکون لیتے ہیں" میں نے عرض کی۔ "آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں۔ وہ صبر نہیں کر سکتے" فرمایا "وہ صبر کر سکتے ہیں لیکن وہ اس کے ذریعے لذت لیتے ہیں"

باب السَّحْقِ (چپٹی)

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ هِشَامٍ الصَّيْدَنَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَ أَصْحابُ الرَّسِّ فَقَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا فَمَسَحَ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى فَقَالَ هُنَّ اللَّوَاتِي بِاللَّوَاتِي يَعْنِي النِّسَاءَ بِالنِّسَاءِ .

1۔ ابو علی الاشعری نے حسن بن علی کوفی سے، اس نے عبیس بن ھشام سے، اس نے حسین بن احمد منقری سے، اس نے ہشام صیدنانی سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام سے ایک شخص نے سوال کیا اس آیۃ مجیدہ "اور اس سے پہلے قوم نوح علیہ السلام اور اصحاب اس نے جھٹلایا" (ق12) کے بارے میں تو آپ علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے مس کیا اور فرمایا۔ "وہ ان کے پاس ہی جاتی ہیں یعنی عورتوں سے عورتیں لذت حاصل کرتیں ہیں۔"

2- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ سَأَلَتْنِي امْرَأَةٌ أَنْ أَسْتَأْذِنَ لَهَا عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَأَذِنَ لَهَا فَدَخَلَتْ وَ مَعَهَا مَوْلَاةٌ لَهَا فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ زَيْتُونَةٍ لا شَرْقِيَّةٍ وَ لا غَرْبِيَّةٍ مَا عَنَى بِهَذَا فَقَالَ أَيَّتُهَا الْمَرْأَةُ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَضْرِبِ الْأَمْثَالَ لِلشَّجَرِ إِنَّمَا ضَرَبَ الْأَمْثَالَ لِبَنِي آدَمَ سَلِي عَمَّا تُرِيدِينَ فَقَالَتْ أَخْبِرْنِي عَنِ اللَّوَاتِي مَعَ اللَّوَاتِي مَا حَدُّهُنَّ فِيهِ قَالَ حَدُّ الزِّنَا إِنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُؤْتَى بِهِنَّ قَدْ أُلْبِسْنَ مُقَطَّعَاتٍ مِنْ نَارٍ وَ قُنِّعْنَ بِمَقَانِعَ مِنْ نَارٍ وَ سُرْوِلْنَ مِنَ النَّارِ وَ أُدْخِلَ فِي أَجْوَافِهِنَّ إِلَى رُءُوسِهِنَّ أَعْمِدَةٌ مِنْ نَارٍ وَ قُذِفَ بِهِنَّ فِي النَّارِ أَيَّتُهَا الْمَرْأَةُ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ عَمِلَ هَذَا الْعَمَلَ قَوْمُ لُوطٍ فَاسْتَغْنَى الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ فَبَقِيَ النِّسَاءُ بِغَيْرِ رِجَالٍ فَفَعَلْنَ كَمَا فَعَلَ رِجَالُهُنَّ .

2۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے اسحاق بن جریر سے روایت کی ہے کہ مجھ سے ایک عورت نے سوال کیا کہ میں اس کیلئے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اجازت مانگوں۔ پس آپ علیہ السلام نے اس عورت کو اجازت دی اور وہ داخل ہوئی اس کے ساتھ اس کی کنیز بھی تھی اور اس نے عرض کی۔ اے ابو عبداللہ علیہ السلام۔ اللہ عزّوجلّ نے اپنے قول "زیتونۃ لا شرقیہ ولا غربیۃ" (نور35) سے کیا مراد ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "اے عورت اللہ عزّوجلّ نے درخت کے بارے میں مثال نہیں دی بلکہ بنی آدم علیہ السلام کیلئے مثال دی ہے۔ پوچھو جو تم پوچھنا چاہتی ہو؟ تو اس عورت نے کہا۔ مجھے بتایئے کہ عورتیں جو عورتوں کے پاس جاتی ہیں ان کی حد (سزا) کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا "زنا کی حد ہے جب قیامت کا دن ہو گا تو انہیں لایا جائے گا تو انہوں نے آگ کے دوپٹے پہن رکھے ہوں گے اور آگ کی اوڑھنی اوڑھ رکھی ہو گی اور آگ کی شلواریں پہن رکھی ہوں گی اور ان کے پیٹ سے لے کر ان کے سر تک آگ کی سلاخیں داخل کی گئیں ہوں گی اور انہیں آگ کے کوڑے مارے جائیں گے۔ اے عورت! سب سے پہلے جنہوں نے یہ عمل کیا وہ قوم لوط علیہ السلام تھی۔ مردوں نے مردوں پر اکتفاء کیا تو عورتیں بغیر مردوں کے رہ گئیں تو انہوں نے بھی ایسے ہی کیا جیسے ان کے مردوں نے کیا۔

3- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ عَنْ بَشِيرٍ النَّبَّالِ قَالَ رَأَيْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) رَجُلًا فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا تَقُولُ فِي اللَّوَاتِي مَعَ اللَّوَاتِي فَقَالَ لَهُ لَا أُخْبِرُكَ حَتَّى تَحْلِفَ لَتُخْبِرَنَّ بِمَا أُحَدِّثُكَ بِهِ النِّسَاءَ قَالَ فَحَلَفَ لَهُ قَالَ فَقَالَ هُمَا فِي النَّارِ وَ عَلَيْهِمَا سَبْعُونَ حُلَّةً مِنْ نَارٍ فَوْقَ تِلْكَ الْحُلَلِ جِلْدٌ جَافٌّ غَلِيظٌ مِنْ نَارٍ عَلَيْهِمَا نِطَاقَانِ مِنْ نَارٍ وَ تَاجَانِ مِنْ نَارٍ فَوْقَ تِلْكَ الْحُلَلِ وَ خُفَّانِ مِنْ نَارٍ وَ هُمَا فِي النَّارِ .

3۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے عمرو بن عثمان سے، اس نے یزید نخعی سے، اس نے بشیر نبال سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس ایک شخص کو دیکھا۔ اس نے آپ علیہ السلام سے عرض کی۔ "آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! آپ علیہ السلام عورتوں کے

عورتوں کے پاس جانے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟" تو آپ علیہ السلام نے اس سے فرمایا"میں تمہیں نہیں بتاتا جب تک تم حلف نہ دو کہ جو کچھ میں تمہیں بیان کروں اسے عورتوں سے ضرور بیان کرو گے" پس اس شخص نے آپ کو حلف دیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا"وہ دونوں عورتیں جہنم میں ہوں گی۔ان پر آگ کے ستر کپڑے ہوں گے اور ان کپڑوں پر آگ کی خشک اور موٹی کھال ہو گی اور ان پر آگ کے کمر بند ہوں گے اور ان کپڑوں کے علاوہ دو تاج آگ کے ہوں گے اور آگ کے جوتے ہوں گے اور وہ دونوں جہنم میں ہوں گی۔"

4- عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَوْ أَبَا إِبْرَاهِيمَ (**عليه السلام**) عَنِ الْمَرْأَةِ تُسَاحِقُ الْمَرْأَةَ وَ كَانَ مُتَّكِئاً فَجَلَسَ فَقَالَ مَلْعُونَةٌ الرَّاكِبَةُ وَ الْمَرْكُوبَةُ وَ مَلْعُونَةٌ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ أَثْوَابِهَا الرَّاكِبَةُ وَ الْمَرْكُوبَةُ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ الْمَلَائِكَةَ وَ أَوْلِيَاءَهُ يَلْعَنُونَهُمَا وَ أَنَا وَ مَنْ بَقِيَ فِي أَصْلَابِ الرِّجَالِ وَ أَرْحَامِ النِّسَاءِ فَهُوَ وَ اللَّهِ الزِّنَا الْأَكْبَرُ وَ لَا وَ اللَّهِ مَا لَهُنَّ تَوْبَةٌ قَاتَلَ اللَّهُ لَاقِيسَ بِنْتَ إِبْلِيسَ مَا ذَا جَاءَتْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ هَذَا مَا جَاءَ بِهِ أَهْلُ الْعِرَاقِ فَقَالَ وَ اللَّهِ لَقَدْ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) قَبْلَ أَنْ يَكُونَ الْعِرَاقُ وَ فِيهِنَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَ لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ .

4۔اس نے اپنے باپ سے، اس نے علی بن قاسم سے، اس نے جعفر بن محمد سے، اس نے حسین بن زیاد سے، اس نے یعقوب بن جعفر سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ابو عبداللہ علیہ السلام یا ابو ابراہیم علیہ السلام سے سوال کیا اس عورت کے بارے میں کہ جو دوسری عورت سے چپٹی کرتی ہے۔ آپ علیہ السلام ٹیک لگائے ہوئے تھے۔تب آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا۔"ملعونہ ہے سوار ہونے اور سوار کرانے والی اور ملعونہ ہے جب تک اپنے ان سوار ہونے یا سواری کرنے والے کپڑوں سے نہ نکلے۔ اللہ عزّوجلّ، فرشتے اور اولیاءاللہ ان دونوں پر لعنت بھیجتے ہیں اور میں اور وہ کہ جو مردوں کے صلبوں اور عورتوں کے رحموں میں باقی ہیں لعنت بھیجتے ہیں۔ اللہ عزّوجلّ کی قسم وہ زناء اکبر ہے۔ نہیں اللہ عزّوجلّ کی قسم۔ ان کیلئے توبہ نہیں۔ اللہ عزّوجلّ قیس بنت ابلیس کو تباہ کرے وہ یہ لے کر آئی تو اس شخص نے کہا۔"یہ وہ ہے کہ جو اہل عراق لائے ہیں" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔"اللہ عزّوجلّ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اس سے پہلے کہ عراق ہو تا عورتوں میں یہ تھا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔"اللہ عزّوجلّ لعن کرتا ہے عورتوں میں سے ان پر جو مردوں کے مشابہ ہوں اور مردوں میں سے ان پر کہ جو عورتوں کے مشابہ ہوں۔"

باب أَنَّ مَنْ عَفَّ عَنْ حَرَمِ النَّاسِ عُفَّ عَنْ حَرَمِهِ

(جو لوگوں کی عزت سے دامن پاک رکھتا ہے اس کی اپنی عزت کا دامن پاک رہتا ہے)

1- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ أَوْ رَجُلٍ عَنْ شَرِيفٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَمَّا أَقَامَ الْعَالِمُ الْجِدَارَ أَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى إِلَى مُوسَى (**عليه السلام**) أَنِّي مُجَازِي الْأَبْنَاءِ بِسَعْيِ الْآبَاءِ إِنْ خَيْراً فَخَيْرٌ وَ إِنْ شَرّاً فَشَرٌّ لَا تَزُنُّوا فَتَزْنِيَ نِسَاؤُكُمْ وَ مَنْ وَطِئَ فِرَاشَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وُطِئَ فِرَاشُهُ كَمَا تَدِينُ تُدَانُ .

1۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے شریف بن سابق سے یا ایک آدمی سے اس نے شریف سے، اس نے فضل بن ابی قرۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ جب عالم (خضر علیہ السلام) نے دیوار کھڑی کی تو اللہ عزّوجلّ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی۔"میں اولاد کو ان کے آباء کی کوششوں کی جزا دیتا ہوں۔ اگر انہوں نے اچھائی کی کوشش کی تو اچھائی اور اگر انہوں نے برائی کی کوشش

کی تو برائی، تم زنا نہ کرو ورنہ تمہاری عورتیں زنا کریں گی اور جس نے کسی مسلمان مرد کے بستر پر زنا کیا تو اس کے بستر پر بھی زنا ہو گا۔ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ أَ مَا يَخْشَى الَّذِينَ يَنْظُرُونَ فِي أَدْبَارِ النِّسَاءِ أَنْ يُبْتَلَوْا بِذَلِكَ فِي نِسَائِهِمْ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جو لوگ عورتوں کے پیچھے نگاہ کرتے ہیں کیا وہ نہیں ڈرتے اس بات سے کہ وہ اس میں اپنی عورتوں کو مبتلا کرتے ہیں۔"

3- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ مُفَضَّلٍ الْجُعْفِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) مَا أَقْبَحَ بِالرَّجُلِ مِنْ أَنْ يُرَى بِالْمَكَانِ الْمُعْوِرِ فَيُدْخَلَ ذَلِكَ عَلَيْنَا وَ عَلَى صَالِحِي أَصْحَابِنَا يَا مُفَضَّلُ أَ تَدْرِي لِمَ قِيلَ مَنْ يَزْنِ يَوْماً يُزْنَ بِهِ قُلْتُ لَا جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ إِنَّهَا كَانَتْ بَغِيٌّ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ وَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ يُكْثِرُ الِاخْتِلَافَ إِلَيْهَا فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ مَا أَتَاهَا أَجْرَى اللَّهُ عَلَى لِسَانِهَا أَمَا إِنَّكَ سَتَرْجِعُ إِلَى أَهْلِكَ فَتَجِدُ مَعَهَا رَجُلًا قَالَ فَخَرَجَ وَ هُوَ خَبِيثُ النَّفْسِ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ غَيْرَ الْحَالِ الَّتِي كَانَ يَدْخُلُ بِهَا قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَ كَانَ يَدْخُلُ بِإِذْنٍ فَدَخَلَ يَوْمَئِذٍ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَوَجَدَ عَلَى فِرَاشِهِ رَجُلًا فَارْتَفَعَا إِلَى مُوسَى (**عليه السلام**) فَنَزَلَ جَبْرَئِيلُ (**عليه السلام**) عَلَى مُوسَى (**عليه السلام**) فَقَالَ يَا مُوسَى مَنْ يَزْنِ يَوْماً يُزْنَ بِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا فَقَالَ عِفُّوا تَعِفَّ نِسَاؤُكُمْ .

3۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے ذکر کرنے والے سے، اس نے مفضل جعفی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "اس سے زیادہ قبیح نہیں کہ جو شخص پردوں کے پیچھے دیکھے اور وہ ہمارےؑ پاس اور ہمارےؑ نیک اصحاب کے پاس داخل ہو۔ اے مفضل! کیا تم جانتے ہو کہ کیوں کہا گیا ہے کہ "جو زنا کرتا ہے ایک دن اس کے ساتھ بھی زنا ہو گا؟" میں نے عرض کی۔ نہیں۔ آپؑ پر قربان جاؤں! "فرمایا" وہ یوں ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک زانی عورت تھی اور بنی اسرائیل ہی کا ایک شخص اس کے پاس اکثر آتا جاتا رہتا تھا۔ پس جب وہ اس کے پاس آخری مرتبہ گیا تو اللہ عزّ و جلّ نے اس عورت کی زبان پر جاری فرمایا۔ "تو عنقریب جب اپنی اہلیہ کے پاس جائے گا تو اس کے ساتھ مرد کو دیکھے گا" فرمایا۔ پس وہ شخص نکلا اور وہ سخت طبیعت کا آدمی تھا وہ اپنے گھر میں جیسے پہلے داخل ہوتا تھا اس کے علاوہ حالت میں داخل ہوا اور وہ ہمیشہ اجازت کے ساتھ داخل ہوتا تھا لیکن اس روز بغیر اجازت کے داخل ہوا تو اس نے اپنے بستر پر ایک مرد کو پایا۔ پس دونوں کا معاملہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچایا اور جبرائیل علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئے اور کہا۔ "اے موسیٰ علیہ السلام! جو زنا کرے گا ایک دن اس سے زنا ہو گا اور وہ دونوں کو دیکھے گا۔" فرمایا۔ پاکدامن رہو تو تمہاری عورتیں بھی پاکدامن رہیں گی۔"

4- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الْكُوفِيِّ وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ جَمِيعاً عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الدِّهْقَانِ عَنْ دُرُسْتَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) تَزَوَّجُوا إِلَى آلِ فُلَانٍ فَإِنَّهُمْ عَفُّوا فَعَفَّتْ نِسَاؤُهُمْ وَ لَا تَزَوَّجُوا إِلَى آلِ فُلَانٍ فَإِنَّهُمْ بَغَوْا فَبَغَتْ نِسَاؤُهُمْ وَ قَالَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ أَنَا اللَّهُ قَاتِلُ الْقَاتِلِينَ وَ مُفْقِرُ الزَّانِينَ أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَزْنُوا فَتَزْنِيَ نِسَاؤُكُمْ كَمَا تَدِينُ تُدَانُ .

4۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے ابو العباس کوفی اور علی بن ابراہیم سے، سب نے اس کے باپ سے، اس نے عمرو بن عثمان سے، اس نے عبد اللہ دھقان سے، اس نے درست سے، اس نے عبد الحمید سے، اس نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "آل فلاں میں شادی کرو کیونکہ وہ پاکدامن ہیں تو ان کی عورتیں بھی پاک دامن ہیں اور آل فلاں میں شادی نہ کرو کیونکہ وہ زنا

کرتے ہیں تو ان کی عورتیں بھی زنا کرواتی ہیں" اور فرمایا"تورات میں لکھا ہے "میں اللہ عَزّوجَلَّ قاتلوں کو قتل کرنے والا، اور زانیوں کو فقر دینے والا ہوں۔ اے لوگو! زنا نہ کرو ورنہ تمہاری عورتیں زنا کروائیں گی۔ جیسا کروگے ویسا بھروگے۔"

5- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِبَاطٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) بَرُّوا آبَاءَكُمْ يَبَرَّكُمْ أَبْنَاؤُكُمْ وَ عِفُّوا عَنْ نِسَاءِ النَّاسِ تَعِفَّ نِسَاؤُكُمْ .

5۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن سنان سے، اس نے علی بن رباط سے، اس نے عبید بن زرارۃ سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا"اپنے آباء سے نیکی کرو تمہاری اولاد تم سے نیکی کرے گی اور عورتوں سے پاکدامن رہو تمہاری عورتیں پاکدامن رہیں گی۔"

6- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ يَرْفَعُهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) عَلَيْكُمْ بِالْعَفَافِ وَ تَرْكِ الْفُجُورِ .

6۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے، اس نے اپنے کسی دوست سے، اس نے مرفوعاً ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"تم پر پاک دامن رہنا اور زنا کو ترک کرنا واجب ہے"

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ عَنْ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) يَقُولُ مَا مِنْ عِبَادَةٍ أَفْضَلَ مِنْ عِفَّةِ بَطْنٍ وَ فَرْجٍ .

7۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے معاویۃ بن وہب سے، اس نے میمون قداح سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ "پیٹ اور شرمگاہ کو پاکیزہ رکھنے سے بڑی کوئی عبادت نہیں"

باب نَوَادِرَ ' (نوادر)

1- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ إِلَّا الرِّهَانُ وَ مُلَاعَبَةُ الرَّجُلِ أَهْلَهُ .

1۔ ابو علی الاشعری نے احمد بن اسحاق سے، اس نے سعد ان ابن مسلم سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا"فرشتے کسی کھیل کے وقت حاضر نہیں ہوتے ماسوائے گھوڑوں کی دوڑ کے مقابلہ کے اور اس وقت جب آدمی اپنی اہلیہ سے کھیل رہا ہو۔"

2- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ وَلِيدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ سَائِلَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَالِدَاتٌ وَالِهَاتٌ رَحِيمَاتٌ بِأَوْلَادِهِنَّ لَوْ لَا مَا يَأْتِينَ إِلَى أَزْوَاجِهِنَّ لَقِيلَ لَهُنَّ ادْخُلْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ .

2۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے ابان بن عثمان سے، اس نے حریز سے، اس نے ولید سے روایت کی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سوال کرنے کیلئے آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ پیدا کرنے والیاں، پرورش

کرنے والیاں اور اپنی اولاد سے مہربانی کرنے والیاں اگر وہ جو اپنے شوہروں کے ساتھ (ناروا سلوک) کرتی ہیں نہ کریں تو ضرور انہیں کہا جاتا "جنت میں بغیر حساب کے داخل ہو جاؤ"

3- عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْساً وَ صَامَتْ شَهْراً وَ أَطَاعَتْ زَوْجَهَا وَ عَرَفَتْ حَقَّ عَلِيٍّ (**عليه السلام**) فَلْتَدْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ .

3۔ اس نے اپنے باپ سے، اس نے ابن ابی عمیر سے، اس نے سیف بن عمیرہ سے، اس نے ابو صباح کنانی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا "جب عورت نماز پنجگانہ ادا کرتی ہو اور مہینے کے روزے رکھتی ہو اور اپنے شوہر کی اطاعت کرتی ہو اور علی علیہ السلام کے حق کی عارفہ ہو تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے"

4- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ جَمِيلٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) فِي رَجُلٍ أَقَرَّ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ غَصَبَ جَارِيَةَ رَجُلٍ فَوَلَدَتِ الْجَارِيَةُ مِنَ الْغَاصِبِ قَالَ تُرَدُّ الْجَارِيَةُ وَ الْوَلَدُ عَلَى الْمَغْصُوبِ مِنْهُ إِذَا أَقَرَّ بِذَلِكَ الْغَاصِبُ .

4۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے علی بن حدید سے، اس نے جمیل سے، اس نے اپنے کسی دوست سے، اس نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک علیہ السلام سے اس شخص کے بارے میں جس نے خود پر اقرار کیا کہ اس نے ایک شخص کی کنیز غصب کی ہے اور غاصب کی ہوئی میں سے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ "جب غاصب اقرار کرے تو کنیز اور اس کی اولاد جس سے غصب کیا گیا ہے اسے پلٹائی جائے گی"

5- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ كَانَ مَلِكٌ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ وَ كَانَ لَهُ قَاضٍ وَ لِلْقَاضِي أَخٌ وَ كَانَ رَجُلَ صِدْقٍ وَ لَهُ امْرَأَةٌ قَدْ وَلَدَتْهَا الْأَنْبِيَاءُ فَأَرَادَ الْمَلِكُ أَنْ يَبْعَثَ رَجُلًا فِي حَاجَةٍ فَقَالَ لِلْقَاضِي ابْعَثْنِي رَجُلًا ثِقَةً فَقَالَ مَا أَعْلَمُ أَحَداً أَوْثَقَ مِنْ أَخِي فَدَعَاهُ لِيَبْعَثَهُ فَكَرِهَ ذَلِكَ الرَّجُلُ وَ قَالَ لِأَخِيهِ إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُضَيِّعَ امْرَأَتِي فَعَزَمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَجِدْ بُدّاً مِنَ الْخُرُوجِ فَقَالَ لِأَخِيهِ يَا أَخِي إِنِّي لَسْتُ أُخَلِّفُ شَيْئاً أَهَمَّ عَلَيَّ مِنِ امْرَأَتِي فَاخْلُفْنِي فِيهَا وَ تَوَلَّ قَضَاءَ حَاجَتِهَا قَالَ نَعَمْ فَخَرَجَ الرَّجُلُ وَ قَدْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ كَارِهَةً لِخُرُوجِهِ فَكَانَ الْقَاضِي يَأْتِيهَا وَ يَسْأَلُهَا عَنْ حَوَائِجِهَا وَ يَقُومُ لَهَا فَأَعْجَبَتْهُ فَدَعَاهَا إِلَى نَفْسِهِ فَأَبَتْ عَلَيْهِ فَحَلَفَ عَلَيْهَا لَئِنْ لَمْ تَفْعَلِي لَنُخْبِرَنَّ الْمَلِكَ أَنَّكِ قَدْ فَجَرْتِ فَقَالَتْ اصْنَعْ مَا بَدَا لَكَ لَسْتُ أُجِيبُكَ إِلَى شَيْءٍ مِمَّا طَلَبْتَ فَأَتَى الْمَلِكَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَةَ أَخِي قَدْ فَجَرَتْ وَ قَدْ حَقَّ ذَلِكَ عِنْدِي فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ طَهِّرْهَا فَجَاءَ إِلَيْهَا فَقَالَ إِنَّ الْمَلِكَ قَدْ أَمَرَنِي بِرَجْمِكِ فَمَا تَقُولِينَ تُجِيبِينِي وَ إِلَّا رَجَمْتُكِ فَقَالَتْ لَسْتُ أُجِيبُكَ فَاصْنَعْ مَا بَدَا لَكَ فَأَخْرَجَهَا فَحَفَرَ لَهَا فَرَجَمَهَا وَ مَعَهُ النَّاسُ فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّهَا قَدْ مَاتَتْ تَرَكَهَا وَ انْصَرَفَ وَ جَنَّ بِهَا اللَّيْلُ وَ كَانَ بِهَا رَمَقٌ فَتَحَرَّكَتْ وَ خَرَجَتْ مِنَ الْحُفَيْرَةِ ثُمَّ مَشَتْ عَلَى وَجْهِهَا حَتَّى خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ فَانْتَهَتْ إِلَى دَيْرٍ فِيهِ دَيْرَانِيٌّ فَبَاتَتْ عَلَى بَابِ الدَّيْرِ فَلَمَّا أَصْبَحَ الدَّيْرَانِيُّ فَتَحَ الْبَابَ وَ رَآهَا فَسَأَلَهَا عَنْ قِصَّتِهَا فَخَبَّرَتْهُ فَرَحِمَهَا وَ أَدْخَلَهَا الدَّيْرَ وَ كَانَ لَهُ ابْنٌ صَغِيرٌ لَمْ يَكُنْ لَهُ ابْنٌ غَيْرُهُ وَ كَانَ حَسَنَ الْحَالِ فَدَاوَاهَا حَتَّى بَرَأَتْ مِنْ عِلَّتِهَا وَ انْدَمَلَتْ ثُمَّ دَفَعَ إِلَيْهَا ابْنَهُ فَكَانَتْ تُرَبِّيهِ وَ كَانَ لِلدَّيْرَانِيِّ قَهْرَمَانٌ يَقُومُ بِأَمْرِهِ فَأَعْجَبَتْهُ فَدَعَاهَا إِلَى نَفْسِهِ فَأَبَتْ فَجَهَدَ بِهَا فَأَبَتْ فَقَالَ لَئِنْ لَمْ تَفْعَلِي لَأَجْهَدَنَّ فِي قَتْلِكِ فَقَالَتْ اصْنَعْ مَا بَدَا لَكَ فَعَمَدَ إِلَى الصَّبِيِّ فَذَبَحَهُ وَ أَتَى الدَّيْرَانِيَّ فَقَالَ لَهُ عَمَدْتَ إِلَى فَاجِرَةٍ قَدْ فَجَرَتْ فَدَفَعْتَ إِلَيْهَا ابْنَكَ فَقَتَلَتْهُ فَجَاءَ الدَّيْرَانِيُّ فَلَمَّا رَآهُ قَالَ لَهَا مَا هَذَا فَقَدْ تَعْلَمِينَ صَنِيعِي بِكِ فَأَخْبَرَتْهُ بِالْقِصَّةِ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ تَطِيبُ نَفْسِي أَنْ تَكُونِي عِنْدِي فَاخْرُجِي فَأَخْرَجَهَا لَيْلًا وَ دَفَعَ إِلَيْهَا عِشْرِينَ دِرْهَماً وَ قَالَ لَهَا تَزَوَّدِي هَذِهِ اللَّهُ حَسْبُكِ فَخَرَجَتْ لَيْلًا فَأَصْبَحَتْ فِي قَرْيَةٍ فَإِذَا فِيهَا مَصْلُوبٌ عَلَى خَشَبَةٍ وَ هُوَ حَيٌّ فَسَأَلَتْ عَنْ قِصَّتِهِ فَقَالُوا عَلَيْهِ دَيْنٌ عِشْرُونَ دِرْهَماً وَ مَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ عِنْدَنَا لِصَاحِبِهِ صُلِبَ حَتَّى يُؤَدِّيَ إِلَى صَاحِبِهِ فَأَخْرَجَتِ الْعِشْرِينَ دِرْهَماً وَ دَفَعَتْهَا إِلَى غَرِيمِهِ وَ قَالَتْ لَا تَقْتُلُوهُ فَأَنْزَلُوهُ عَنِ الْخَشَبَةِ فَقَالَ لَهَا مَا أَحَدٌ أَعْظَمَ عَلَيَّ مِنَّةً مِنْكِ نَجَّيْتِنِي مِنَ الصَّلْبِ وَ مِنَ الْمَوْتِ فَأَنَا مَعَكِ حَيْثُ مَا ذَهَبْتِ فَمَضَى مَعَهَا وَ مَضَتْ حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَرَأَى جَمَاعَةً وَ سُفُناً فَقَالَ لَهَا اجْلِسِي حَتَّى أَذْهَبَ أَنَا أَعْمَلُ لَهُمْ وَ أَسْتَطْعِمُ وَ آتِيكِ بِهِ فَأَتَاهُمْ فَقَالَ لَهُمْ مَا فِي سَفِينَتِكُمْ هَذِهِ قَالُوا فِي هَذِهِ تِجَارَاتٌ وَ جَوْهَرٌ وَ عَنْبَرٌ وَ أَشْيَاءُ مِنَ التِّجَارَةِ وَ أَمَّا هَذِهِ فَنَحْنُ فِيهَا قَالَ وَ كَمْ يَبْلُغُ مَا فِي سَفِينَتِكُمْ قَالُوا كَثِيرٌ لَا نُحْصِيهِ قَالَ فَإِنَّ مَعِي شَيْئاً هُوَ خَيْرٌ مِمَّا فِي سَفِينَتِكُمْ قَالُوا وَ مَا مَعَكَ قَالَ جَارِيَةٌ لَمْ تَرَوْا مِثْلَهَا قَطُّ قَالُوا فَبِعْنَاهَا قَالَ نَعَمْ عَلَى شَرْطِ أَنْ يَذْهَبَ بَعْضُكُمْ فَيَنْظُرَ إِلَيْهَا ثُمَّ يَجِيئَنِي فَيَشْتَرِيَهَا وَ لَا يُعْلِمَهَا وَ يَدْفَعَ إِلَيَّ الثَّمَنَ وَ لَا يُعْلِمَهَا حَتَّى أَمْضِيَ أَنَا فَقَالُوا ذَلِكَ لَكَ فَبَعَثُوا مَنْ

نَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ مَا رَأَيْتُ مِثْلَهَا قَطُّ فَاشْتَرَوْهَا مِنْهُ بِعَشَرَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ وَ دَفَعُوا إِلَيْهِ الدَّرَاهِمَ فَمَضَى بِهَا فَلَمَّا أَمْعَنَ أَتَوْهَا فَقَالُوا لَهَا قُومِي وَ ادْخُلِي السَّفِينَةَ قَالَتْ وَ لِمَ قَالُوا قَدِ اشْتَرَيْنَاكِ مِنْ مَوْلَاكِ قَالَتْ مَا هُوَ بِمَوْلَايَ قَالُوا لَتَقُومِينَ أَوْ لَنَحْمِلَنَّكِ فَقَامَتْ وَ مَضَتْ مَعَهُمْ فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلَى السَّاحِلِ لَمْ يَأْمَنْ بَعْضُهُمْ بَعْضاً عَلَيْهَا فَجَعَلُوهَا فِي السَّفِينَةِ الَّتِي فِيهَا الْجَوْهَرُ وَ التِّجَارَةُ وَ رَكِبُوا هُمْ فِي السَّفِينَةِ الْأُخْرَى فَدَفَعُوهَا فَبَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِمْ رِيَاحاً فَغَرَّقَتْهُمْ وَ سَفِينَتَهُمْ وَ نَجَتِ السَّفِينَةُ الَّتِي كَانَتْ فِيهَا حَتَّى انْتَهَتْ إِلَى جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ وَ رَبَطَتِ السَّفِينَةَ ثُمَّ دَارَتْ فِي الْجَزِيرَةِ فَإِذَا فِيهَا مَاءٌ وَ شَجَرٌ فِيهِ ثَمَرَةٌ فَقَالَتْ هَذَا مَاءٌ أَشْرَبُ مِنْهُ وَ ثَمَرٌ آكُلُ مِنْهُ أَعْبُدُ اللَّهَ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى نَبِيٍّ مِنْ أَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يَأْتِيَ ذَلِكَ الْمَلِكَ فَيَقُولَ إِنَّ فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ خَلْقاً مِنْ خَلْقِي فَاخْرُجْ أَنْتَ وَ مَنْ فِي مَمْلَكَتِكَ حَتَّى تَأْتُوا خَلْقِي هَذِهِ وَ تُقِرُّوا لَهُ بِذُنُوبِكُمْ ثُمَّ تَسْأَلُوا ذَلِكَ الْخَلْقَ أَنْ يَغْفِرَ لَكُمْ فَإِنْ يَغْفِرْ لَكُمْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَخَرَجَ الْمَلِكُ بِأَهْلِ مَمْلَكَتِهِ إِلَى تِلْكَ الْجَزِيرَةِ فَرَأَوُا امْرَأَةً فَتَقَدَّمَ إِلَيْهَا الْمَلِكُ فَقَالَ لَهَا إِنَّ قَاضِيَ هَذَا أَتَانِي فَخَبَّرَنِي أَنَّ امْرَأَةَ أَخِيهِ فَجَرَتْ فَأَمَرْتُهُ بِرَجْمِهَا وَ لَمْ يُقِمْ عِنْدِي الْبَيِّنَةَ فَأَخَافُ أَنْ أَكُونَ قَدْ تَقَدَّمْتُ عَلَى مَا لَا يَحِلُّ لِي فَأُحِبُّ أَنْ تَسْتَغْفِرِي لِي فَقَالَتْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ اجْلِسْ ثُمَّ أَتَى زَوْجُهَا وَ لَا يَعْرِفُهَا فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ لِي امْرَأَةٌ وَ كَانَ مِنْ فَضْلِهَا وَ صَلَاحِهَا وَ إِنِّي خَرَجْتُ عَنْهَا وَ هِيَ كَارِهَةٌ لِذَلِكَ فَاسْتَخْلَفْتُ أَخِي عَلَيْهَا فَلَمَّا رَجَعْتُ سَأَلْتُ عَنْهَا فَأَخْبَرَنِي أَخِي أَنَّهَا فَجَرَتْ فَرَجَمَهَا وَ أَنَا أَخَافُ أَنْ أَكُونَ قَدْ ضَيَّعْتُهَا فَاسْتَغْفِرِي لِي فَقَالَتْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ اجْلِسْ فَأَجْلَسَتْهُ إِلَى جَنْبِ الْمَلِكِ ثُمَّ أَتَى الْقَاضِي فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ لِأَخِي امْرَأَةٌ وَ إِنَّهَا أَعْجَبَتْنِي فَدَعَوْتُهَا إِلَى الْفُجُورِ فَأَبَتْ فَأَعْلَمْتُ الْمَلِكَ أَنَّهَا قَدْ فَجَرَتْ وَ أَمَرَنِي بِرَجْمِهَا فَرَجَمْتُهَا وَ أَنَا كَاذِبٌ عَلَيْهَا فَاسْتَغْفِرِي لِي قَالَتْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَى زَوْجِهَا فَقَالَتْ اسْمَعْ ثُمَّ تَقَدَّمَ الدَّيْرَانِيُّ وَ قَصَّ قِصَّتَهُ وَ قَالَ أَخْرَجْتُهَا بِاللَّيْلِ وَ أَنَا أَخَافُ أَنْ يَكُونَ قَدْ لَقِيَهَا سَبُعٌ فَقَتَلَهَا فَقَالَتْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ اجْلِسْ ثُمَّ تَقَدَّمَ الْقَهْرَمَانُ فَقَصَّ قِصَّتَهُ فَقَالَتْ لِلدَّيْرَانِيِّ اسْمَعْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ثُمَّ تَقَدَّمَ الْمَصْلُوبُ فَقَصَّ قِصَّتَهُ فَقَالَتْ لَا غَفَرَ اللَّهُ لَكَ قَالَ ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَى زَوْجِهَا فَقَالَتْ أَنَا امْرَأَتُكَ وَ كُلُّ مَا سَمِعْتَ فَإِنَّمَا هُوَ قِصَّتِي وَ لَيْسَتْ لِي حَاجَةٌ فِي الرِّجَالِ وَ أَنَا أُحِبُّ أَنْ تَأْخُذَ هَذِهِ السَّفِينَةَ وَ مَا فِيهَا وَ تُخَلِّيَ سَبِيلِي فَأَعْبُدَ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فِي هَذِهِ الْجَزِيرَةِ فَقَدْ تَرَى مَا لَقِيتُ مِنَ الرِّجَالِ فَفَعَلَ وَ أَخَذَ السَّفِينَةَ وَ مَا فِيهَا فَخَلَّى سَبِيلَهَا وَ انْصَرَفَ الْمَلِكُ وَ أَهْلُ مَمْلَكَتِهِ .

5۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے حکم بن مسکین سے، اس نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ بنی اسرائیل میں ایک بادشاہ تھا اس کا ایک قاضی تھا اور قاضی کا ایک بھائی تھا جو ایک سچا انسان تھا اور اس کی بیٹی انبیاءؑ کی اولاد میں سے تھی۔ بادشاہ نے کسی ضرورت کے تحت کسی آدمی کو بھیجنے کا ارادہ کیا تو قاضی سے کہا۔ ”مجھے ایک قابل اعتماد شخص چاہیے“ قاضی نے کہا۔ ”میں اپنے بھائی سے زیادہ کسی کو قابل اعتماد نہیں جانتا۔ پس اس نے اسے بلایا تاکہ اسے بھیجے لیکن اس شخص نے جانے کو ناپسند کیا اور اپنے بھائی سے کہا۔ مجھے نا پسند ہے کہ میں اپنی بیوی کو کھو دوں،۔ اس نے اس پر اصرار کیا مگر اس نے جانے کے سوا کوئی چارہ کار نہ پایا۔ پس اس نے اپنے بھائی سے کہا۔ اے میرے بھائی! میں اپنی بیوی سے اہم کوئی چیز نہ چھوڑ کر گیا ہوں پس میرے بعد تو اس کی نگہبانی کرنا اور اس کی حاجات کے پورے کرنے کا نگران بننا۔ اس نے کہا۔ ”ہاں“ اور مرد چلا گیا درحالیکہ اس کی بیوی اس کے سفر پر راضی نہ تھی۔ پس قاضی اس کے پاس جاتا تھا اور اس سے اس کی ضرورتوں کے متعلق سوال کرتا تھا اور انہیں پورا کرتا تھا۔ وہ عورت قاضی کو بہت پسند آگئی اس نے اسے اپنی ذات کی دعوت دی لیکن اس عورت نے انکار کیا۔ قاضی نے حلف اٹھایا کہ اگر تو نے میری خواہش پوری نہ کی تو ہم بادشاہ کو کہیں گے کہ تو نے زنا کیا ہے۔ اس عورت نے کہا۔ جو تیری مرضی ہے کر تو جو کچھ چاہتا ہے میں ویسا نہ کروں گی“ تب قاضی، بادشاہ کے پاس آیا اور کہا۔ ”میرے بھائی کی بیوی نے زنا کیا ہے اور اس کا حق مجھ کو ہے (سزا دینے کا) تو بادشاہ نے اس سے کہا۔ ”اسے پاک کرو (سزا دو) پس قاضی اس عورت کے پاس آیا اور کہا۔ بادشاہ نے مجھے تیرے رجم کرنے کا حکم دیا ہے تو کیا کہتی ہے؟ میرا کہا مانتی ہے یا بصورت دیگر میں تمہیں رجم کر دوں گا“ اس عورت نے کہا۔ ”میں تیرا کہا نہ مانوں گی جو جی میں آئے کرو۔“ پس قاضی اس عورت کو باہر لایا۔ اس کیلئے گڑھا کھودا اور لوگوں کے ساتھ مل کر اسے رجم کیا۔ اور جب قاضی کو گمان ہوا کہ عورت مر گئی ہے تو اسے وہیں چھوڑ دیا اور چلا گیا اور جب رات نے سیاہی پھیلائی تو اس عورت میں زندگی کی رمق باقی تھی پس اس نے زور لگایا اور گڑھے سے نکل گئی پھر وہ اپنے سر کے بل (مشکل سے) چلی یہاں تک کہ شہر سے نکل گئی پس وہ عورت ایک ”دیر“ میں پہنچی۔ وہ عورت دیر کے دروازے پر ہی سو گئی۔ جب دیرانی نے صبح کی تو دروازہ کھولا۔ اور اس نے عورت کو دیکھا تو اس سے اس کا ماجرا پوچھا تب اس عورت نے اسے بتایا تو دیرانی کو اس پر رحم آیا اور اسے دیر کے اندر لے گیا اور اس دیرانی کا ایک چھوٹا بیٹا تھا کہ جس کے سوا کوئی اور بیٹا

نہ تھا۔ اس دیرانی کا ایک معتمد تھا جو اس بچے کی نگہداشت کرتا تھا۔ اس کا دل اس عورت پر آ گیا تو اس نے اس عورت کو اپنی طرف دعوت دی تو اس عورت نے انکار کیا۔ اس نے اس سے کوشش کی مگر پھر بھی عورت نے انکار کیا۔ اس نے کہا "اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں ضرور تمہارے قتل کا سامان کروں گا" اس عورت نے کہا۔ "جو مرضی میں آئے کرو" پس وہ بچے کے پاس گیا اور اس کا گلا گھونٹ دیا اور دیرانی کے پاس جا کر کہا۔ میں تو اس عورت کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں کہ جو فاجرہ عورت ہے کہ میں نے تمہارا بیٹا اس کے سپرد کیا تو اس نے اس بچے کو قتل کر ڈالا پس دیرانی آیا اور اس نے جب بچے کو دیکھا تو اس عورت سے کہا۔ یہ کیا ہے مجھے بتاؤ۔ تمہارے ساتھ کیا بنی؟ پس اس عورت نے اس دیرانی کو پورا قصہ بتایا تو دیرانی نے عورت سے کہا۔ "مجھے پسند نہیں ہے کہ تو میرے پاس رہے پس نکل جا" تب اس عورت کو رات کے وقت باہر نکالا اور اسے بیس درہم بھی دیئے اور اس سے کہا۔ "یہ زاد راہ لو تمہارے لیے اللہ ہی کافی ہے" پس وہ عورت رات کو نکلی اور صبح ایک گاؤں میں پہنچی تو دیکھا کہ اس گاؤں میں ایک شخص لکڑی پر مصلوب ہے درحالیکہ وہ زندہ ہے۔ اس عورت نے اس مصلوب کا قصہ پوچھا تو لوگوں نے کہا۔ اس شخص پر بیس درہم قرض ہے اور ہمارے ہاں یہ ہے کہ جو مقروض ہو تو قرض خواہ کو حق ہے کہ مقروض کو مصلوب کر دے یہاں تک کہ اس کو قرض ادا کرے۔ پس اس عورت نے بیس درہم نکالے اور اس مصلوب کے قرض خواہ کو ادائیگی کی اور اس عورت نے کہا۔ اسے قتل مت کرو۔ اسے لکڑی سے نیچے اتارو۔ تب اس بچ جانے والے نے کہا۔ تم سے زیادہ مجھ پر احسان کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ تو نے مجھے مصلوب ہونے اور موت سے بچایا۔ میں تمہارے ساتھ ہوں تو جہاں بھی جائے۔ پس وہ شخص اس عورت کے ساتھ چل پڑا اور وہ عورت چلی۔ یہاں تک کہ وہ دونوں سمندر کے کنارے پہنچے۔ اس شخص نے ایک گروہ کو دیکھا اور کشتیاں دیکھیں تو اس عورت سے کہا۔ "بیٹھ جاؤ" یہاں تک کہ میں جاتا ہوں اور ان کیلئے کام کرتا ہوں اور ان سے کھانا لیتا ہوں اور وہ کھانا لے کر تمہارے پاس آتا ہوں" پس وہ شخص ان کے پاس گیا اور ان سے کہا۔ "تمہارے ان بحری بیڑوں میں کیا ہے؟" انہوں نے کہا "ان میں تجارت کا سامان ہے۔ جواہرات، عنبر اور دیگر سامان تجارت اور ان میں ہم بیٹھے ہیں۔ اس نے کہا۔ جو تمہارے بحری بیڑوں میں ہے کتنے مبلغ کا ہے انہوں نے کہا۔ بہت زیادہ ہے ہم اس کا شمار نہیں کر سکتے۔ اس نے کہا۔ میرے ساتھ ایک ایسی چیز ہے جو تمہارے ان بیڑوں میں موجود ہر چیز سے بہتر ہے۔ انہوں نے کہا۔ "تمہارے ساتھ کیا ہے؟"۔ اس نے کہا۔ "ایسی کنیز کہ جیسی تم نے ہرگز نہ دیکھی ہو گی۔" انہوں نے کہا "وہ کنیز ہمیں بیچ دے" اس نے کہا۔ "ہاں، اس شرط پر کہ تم میں سے کوئی جائے اور اس کو دیکھے اور پھر میرے پاس آئے اور اسے خرید لے اور اس کنیز کو معلوم نہ ہو اور پھر مجھے قیمت دے درحالیکہ اسے معلوم نہ ہو۔ یہاں تک کہ میں یہاں سے چلا جاؤں" انہوں نے کہا "تمہاری شرط منظور ہے" پھر انہوں نے ایک شخص کو بھیجا جس نے اس عورت کو دیکھا اور اس نے کہا۔ "میں نے اس جیسی ہرگز نہیں دیکھی" پس انہوں نے اس شخص سے اس عورت کو دس ہزار درہم میں خرید لیا۔ اور اسے درہم دے دیئے پس وہ درہم لے کر چلا گیا جب وہ شخص دور چلا گیا تو وہ لوگ اس عورت کے پاس آئے اور اسے کہا۔ اٹھو اور بیڑے پر سوار ہو جاؤ" اس عورت نے کہا "کس لئے؟" انہوں نے کہا۔ "ہم نے تمہیں تمہارے آقا سے خرید لیا ہے" اس عورت نے کہا۔ "وہ میرا آقا نہیں ہے"۔ انہوں نے کہا "تو ضرور اٹھے گی" یا پھر ہم تمہیں زبردستی سوار کریں گے" تب وہ عورت اٹھی اور ان کے ساتھ چل دی۔ جب وہ ساحل پر پہنچے تو انہوں نے ایک دوسرے پر اس عورت کے معاملے میں اعتبار نہ کیا تب انہوں نے اس عورت کو بیڑے میں سوار کر دیا کہ جس میں جواہر اور دیگر سامان تجارت تھا اور باقی سب لوگوں کو دوسرے بیڑے میں سوار کیا۔ پس انہوں نے بیڑے پانی میں چلانا شروع کیے تو اللہ عزّوجلّ نے ان کی طرف ہوا بھیجی جس نے ان لوگوں کو اور ان کے بیڑے کو غرق کر دیا۔ اور وہ بیڑا کہ جس میں وہ عورت سوار تھی بچ گیا یہاں تک کہ وہ سمندر کے جزیروں میں سے ایک جزیرے تک پہنچا۔ اس نے بیڑے کو باندھا پھر جزیرہ میں چکر لگایا تو اس میں پانی تھا۔ پھلدار درخت تھے تو اس عورت نے کہا۔ میں اس پانی سے پیئوں گی اور ان پھلوں سے کھاؤں گی اور اس مقام پر اللہ عزّوجلّ کی عبادت کروں گی۔" پس اللہ عزّوجلّ نے بنی اسرائیل کے انبیاء علیہ السلام میں سے ایک نبی علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ وہ اس بادشاہ کے پاس جائے اور کہے۔ "سمندر کے جزیروں میں سے ایک جزیرے میں میری مخلوق ہے کہ جسے تم نے اور تمہاری مملکت میں شریک لوگوں نے نکال باہر کیا ہے تم اس میری مخلوق کے پاس جاؤ اور اس کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار

کرو اور پھر اس سے سوال کرو کہ وہ تمہارے گناہ معاف کر دے۔ اگر اس نے تمہیں معاف کیا تو میں بھی تمہیں معاف کر دوں گا" پس وہ بادشاہ اپنی مملکت والوں کے ہمراہ اس جزیرہ کی طرف نکل پڑا۔ تو انہوں نے ایک عورت دیکھی تو بادشاہ اس کی طرف بڑھا اور اس عورت سے کہا۔ "میرے اس قاضی نے آکر مجھ سے کہا کہ اس کے بھائی کی بیوی نے زنا کیا ہے تو میں نے اس کے رجم کرنے کا حکم دیا در حالیکہ میرے پاس گواہ نہ لایا تھا۔ پس مجھے خوف ہے کہ میں نے وہ کیا ہے کہ جو میرے لیے حلال نہ ہے میں چاہتا ہوں کہ میرے لیے مغفرت کی دعا کرو۔" اس عورت نے کہا "اللہ عَزّوَجَلَّ تمہیں معاف فرمائے بیٹھ جاؤ" پھر اس عورت کا شوہر اس کے پاس آیا در حالیکہ اس نے اس عورت کو نہ پہچانا اور اس نے کہا "میری ایک بیوی تھی اور اس کی یہ یہ فضیلت اور یہ یہ اچھائی تھی اور میں اسے چھوڑ کر سفر پر گیا در حالیکہ وہ اس کو ناپسند کرتی تھی پس میں نے اس پر اپنے بھائی کو نگہبان مقرر کیا۔ جب میں واپس پلٹا تو میں نے اپنے بھائی سے اس کے بارے میں پوچھا تو میرے بھائی نے مجھے بتایا کہ اس عورت نے زنا کیا تھا اس نے اس کو رجم کر دیا اور مجھے خوف ہے کہ میں نے ہی اسے ضائع کیا ہے پس میری معافی کی دعا کرو۔ اس عورت نے کہا۔ اللہ عَزّوَجَلَّ تمہیں معاف کرے گا۔ بیٹھ جا" پس وہ بادشاہ کی ایک جانب بیٹھ گیا۔ پھر اس کے پاس قاضی آیا اور اس نے کہا۔ "میرے بھائی کی ایک بیوی تھی وہ مجھے بہت پسند آئی تو میں نے اسے گناہ کی دعوت دی تو اس نے انکار کر دیا تب میں نے بادشاہ کو خبر دی کہ اس عورت نے زنا کیا ہے تو بادشاہ نے مجھے اس کے رجم کرنے کا حکم دیا۔ پس میں نے اسے رجم کر دیا در حالیکہ میں نے اس پر جھوٹ باندھا تم میری مغفرت کی دعا کرو۔" اس عورت نے کہا "اللہ عَزّوَجَلَّ تمہیں معاف کرے گا۔" پھر دیرانی آیا اور اس نے اپنا قصہ بیان کیا اور کہا۔ "میں نے اس عورت کو رات کے وقت نکالا مجھے خوف ہے کہ اسے درندے ملے ہوں اور اسے قتل کر ڈالا ہو۔" اس عورت نے کہا۔ "اللہ عَزّوَجَلَّ تمہیں معاف کرے۔ بیٹھ جا" پھر معتمد آیا اور اس نے اپنا قصہ بیان کیا تو اس عورت نے کہا "سنو! اللہ عَزّوَجَلَّ تمہیں معاف کرے" پھر مصلوب آیا اور اس نے اپنا قصہ بیان کیا تو عورت نے کہا۔ "اللہ عَزّوَجَلَّ تمہیں معاف نہ کرے" آپ علیہ السلام نے فرمایا "پھر وہ عورت اپنے شوہر سے مخاطب ہوئی اور کہا۔ "میں تمہاری بیوی ہوں" اور جو بھی تو نے سنا ہے میرا قصہ ہے اور اب مجھے مردوں کی حاجت نہیں ہے اور میں چاہتی ہوں کہ تو یہ بیڑا اور اس میں جو کچھ ہے لو اور مجھے طلاق دے دو اور میں اس جزیرہ میں اللہ عَزّوَجَلَّ کی عبادت کروں تو نے دیکھ لیا ہے کہ مردوں سے مجھے کیا ملا ہے۔ پس اس کے شوہر نے ایسا ہی کیا۔ اس نے بیڑے اور اس میں موجود ہر چیز کو لیا اور اسے طلاق دے دی اور بادشاہ اور اس کی مملکت والے واپس پلٹ گئے"

6- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) وَ يَزِيدَ بْنِ حَمَّادٍ وَ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَا مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَ هُوَ يُصِيبُ حَظّاً مِنَ الزِّنَى فَزِنَى الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ وَ زِنَى الْفَمِ الْقُبْلَةُ وَ زِنَى الْيَدَيْنِ اللَّمْسُ صَدَّقَ الْفَرْجُ ذَلِكَ أَمْ كَذَّبَ

6۔ احمد بن محمد نے ابن ابی نجران سے، اس نے ذکر کرنے والے سے، اس نے ابو عبد اللہ سے اور یزید ابن حماد وغیرہ سے اس نے ابو جمیلہ سے، اس نے ابو جعفر اور ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہما السلام نے ارشاد فرمایا۔ "ہر ایک کو زنا کا کچھ نہ کچھ حصہ جا پہنچتا ہے۔ دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے، چومنا منہ کا زنا ہے، اور چھونا ہاتھوں کا زنا ہے اس معاملے میں شرمگاہ کی تصدیق کرے یا اسے جھٹلائے (یعنی شرمگاہ سے زنا کرے یا نہ کرے)

7- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ النَّظَرُ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيسَ مَسْمُومٌ وَ كَمْ مِنْ نَظْرَةٍ أَوْرَثَتْ حَسْرَةً طَوِيلَةً .

7۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن فضال سے، اس نے علی بن عقبہ سے، اس نے اپنے باپ سے، روایت کی ہے کہ میں نے سنا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ نگاہ کرنا شیطان کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے اور کتنی نظریں ہیں کہ جو طویل حسرت کا سبب بنتی ہیں۔

8- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) الْوَاشِمَةُ وَ الْمُوتَشِمَةُ وَ النَّاجِشُ وَ الْمَنْجُوشُ مَلْعُونُونَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ .

8۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے محمد بن سنان سے، اس نے عبداللہ بن سنان سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ''گودنے والی اور گودنے کیلئے کہنے والی اور بولی لگانے والا اور جس پر بولی لگائی جائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر ملعون ہیں (گودنا۔ جسم پر سرمہ وغیرہ سے لکھائی وغیرہ کروانا)

9- عَنْهُ عَنْ بَعْضِ الْعِرَاقِيِّينَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) رَجُلًا يَنْظُرُ إِلَى فَرْجِ امْرَأَةٍ لَا تَحِلُّ لَهُ وَ رَجُلًا خَانَ أَخَاهُ فِي امْرَأَتِهِ وَ رَجُلًا يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَى نَفْعِهِ فَسَأَلَهُمُ الرِّشْوَةَ .

9۔ اس نے عراقیوں میں سے کسی سے، اس نے محمد بن مثنیٰ سے، اس نے اپنے باپ سے، اس نے عثمان بن یزید سے، اس نے جابر سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اس شخص پر کہ جو ایسی عورت کی شرمگاہ دیکھے کہ جو اس پر حلال نہ ہو، اور اس شخص پر جو اپنے بھائی کی خیانت کرے اس کی بیوی میں اور اس شخص پر جس کے نفع کی طرف لوگ محتاج ہوں اور وہ ان سے رشوت مانگے''

10- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ وَ كَانَ لَهُ جَارِيَةٌ نَفِيسَةٌ فَوَقَعَتْ فِي قَلْبِ رَجُلٍ وَ أُعْجِبَ بِهَا فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ تَعَرَّضْ لِرُؤْيَتِهَا وَ كُلَّمَا رَأَيْتَهَا فَقُلْ أَسْأَلُ اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ

10۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اس نے علی بن الحکم سے، اس نے زرعۃ بن محمد سے روایت کی ہے کہ مدینہ میں ایک شخص تھا اور اس کی خوبصورت جوان کنیز تھی۔ تو ایک شخص کے دل میں وہ کنیز گھر کر گئی اور وہ اس پر فریفتہ ہو گیا تو اس شخص نے اس کی شکایت ابو عبداللہ علیہ السلام سے کی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ تو اس کو دیکھ اور جب بھی تو اس کو دیکھے تو کہو۔ ''میں اللہ سے سوال کرتا ہوں اس کے فضل کا''

فَفَعَلَ فَمَا لَبِثَ إِلَّا يَسِيراً حَتَّى عَرَضَ لِوَلِيِّهَا سَفَرٌ فَجَاءَ إِلَى الرَّجُلِ فَقَالَ يَا فُلَانُ أَنْتَ جَارِي وَ أَوْثَقُ النَّاسِ عِنْدِي وَ قَدْ عَرَضَ لِي سَفَرٌ وَ أَنَا أُحِبُّ أَنْ أُودِعَكَ فُلَانَةَ جَارِيَتِي تَكُونُ عِنْدَكَ فَقَالَ الرَّجُلُ لَيْسَ لِي امْرَأَةٌ وَ لَا مَعِي فِي مَنْزِلِي امْرَأَةٌ فَكَيْفَ تَكُونُ جَارِيَتُكَ عِنْدِي فَقَالَ أُقَوِّمُهَا عَلَيْكَ بِالثَّمَنِ وَ تَضْمَنُهُ لِي تَكُونُ عِنْدَكَ فَإِذَا أَنَا قَدِمْتُ فَبِعْنِيهَا أَشْتَرِيهَا مِنْكَ وَ إِنْ نِلْتَ مِنْهَا نِلْتَ مَا يَحِلُّ لَكَ فَفَعَلَ وَ غَلَّظَ عَلَيْهِ فِي الثَّمَنِ وَ خَرَجَ الرَّجُلُ فَمَكَثَتْ عِنْدَهُ مَا شَاءَ اللَّهُ حَتَّى قَضَى وَطَرَهُ مِنْهَا ثُمَّ قَدِمَ رَسُولٌ لِبَعْضِ خُلَفَاءِ بَنِي أُمَيَّةَ يَشْتَرِي لَهُ جَوَارِيَ فَكَانَتْ هِيَ فِيمَنْ سُمِّيَ أَنْ يُشْتَرَى فَبَعَثَ الْوَالِي إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ جَارِيَةُ فُلَانٍ قَالَ فُلَانٌ غَائِبٌ فَقَهَرَهُ عَلَى بَيْعِهَا وَ أَعْطَاهُ مِنَ الثَّمَنِ مَا كَانَ فِيهِ رِبْحٌ فَلَمَّا أُخِذَتِ الْجَارِيَةُ وَ أُخْرِجَ بِهَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَدِمَ مَوْلَاهَا فَأَوَّلُ شَيْءٍ سَأَلَهُ سَأَلَهُ عَنِ الْجَارِيَةِ كَيْفَ هِيَ فَأَخْبَرَهُ بِخَبَرِهَا وَ أَخْرَجَ إِلَيْهِ الْمَالَ كُلَّهُ الَّذِي قَوَّمَهُ عَلَيْهِ وَ الَّذِي رَبِحَ فَقَالَ هَذَا ثَمَنُهَا فَخُذْهُ فَأَبَى الرَّجُلُ وَ قَالَ لَا آخُذُ إِلَّا مَا قَوَّمْتُ عَلَيْكَ وَ مَا كَانَ مِنْ فَضْلٍ فَخُذْهُ لَكَ هَنِيئاً فَصَنَعَ اللَّهُ لَهُ بِحُسْنِ نِيَّتِهِ .

تو اس شخص نے ایسا ہی کیا تو تھوڑا عرصہ ہی گزرا تھا کہ اس کنیز کے ولی (آقا) کو سفر درپیش ہوا تو وہ اس شخص کے پاس گیا اور کہا۔ ''اے فلاں! تو میرا ہمسایہ ہے اور میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل اعتماد ہے اور مجھے سفر درپیش ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تمہیں امانت سونپوں، میری فلاں کنیز تمہارے پاس ہو'' تو اس شخص نے کہا میری نہ تو بیوی ہے اور نہ ہی گھر میں کوئی اور عورت ہے۔ تو تمہاری کنیز میرے پاس کیسے رہے گی تو اس نے کہا ''میں اسے تمہارے پاس قیمت مقرر کر کے چھوڑ جاتا ہوں اور تو اس قیمت کی ضمانت دے کہ وہ میری تیرے پاس ہو گی تو جب میں واپس آؤں گا تو بعینہ قیمت کے ساتھ اس کنیز کو تم سے خرید لوں گا اگر تو اس سے پائے وہ کہ جو حلال ہے تو پالے'' پس اس نے ایسا ہی کیا اور اس پر قیمت میں گرانی کی اور وہ شخص سفر پر چلا گیا اور وہ کنیز اس شخص کے پاس جتنا عرصہ اللہ عزّ و جلّ نے چاہا۔ رہی یہاں تک کہ اس شخص کی اس کنیز سے حسرت پوری ہو گئی۔ پھر بنی امیہ کے کسی خلیفے کا

نمائندہ آیا تا کہ وہ خلیفہ کیلئے کنیزیں خرید لے اور وہ کنیز بھی ان میں سے تھی کہ جنہیں خریدنے کا کہا گیا تھا تو مدینہ کے والی نے اس شخص کی طرف پیغام بھیجا اور اسے کہا۔ ''فلاں کی کنیز؟'' اس نے کہا ''فلاں سفر پر ہے'' پس والی مدینہ نے اس شخص کو اس کنیز کی فروخت پر مجبور کیا اور اس شخص کو قیمت دی کہ جس میں نفع بھی تھا۔ پس جب کنیز لے لی گئی اور اسے مدینہ سے باہر لے جایا گیا تو اس کا مالک واپس آیا تو سب سے پہلی چیز جس کے بارے میں اس نے اس شخص سے سوال کیا وہ کنیز تھی۔ ''کیسی ہے؟'' پس اس نے اس کے متعلق بتلایا اور اس کو سارا مال نکال کر دیا کہ جو اس کے عوض ملا تھا اور اس میں نفع تھا تو اس شخص نے کہا۔ ''یہ اس کی قیمت ہے اسے لو'' تو اس شخص نے انکار کیا اور کہا ''میں نہیں لوں گا مگر وہ کہ جو قیمت میں نے تم پر مقرر کی تھی اور اس میں جو زیادہ ہے (نفع ہے) وہ تم ہنسی خوشی اپنے پاس رکھو'' پس اللہ عَزّوجَلَّ نے اس شخص سے اس کی اچھی نیت کے مطابق سلوک فرمایا۔

11- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ بَيْنَ أَمَتَيْنِ وَ الْحُرَّتَيْنِ إِنَّمَا نِسَاؤُكُمْ بِمَنْزِلَةِ اللُّعَبِ .

11۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے محمد بن یحییٰ سے، اس نے غیاث بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ''اس میں کوئی قباحت نہیں کہ آدمی دو کنیزوں یا آزاد عورتوں کے درمیان سوئے'' بے شک تمہاری عورتیں تمہارے کھیل کی مانند ہیں۔''

12- وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُجَامِعَ الرَّجُلُ مُقَابِلَ الْقِبْلَةِ .

12۔ انہی اسناد کے ساتھ روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے کراہت فرمائی ہے اس سے کہ کوئی شخص قبلہ رخ ہو کر جماع کرے''

13- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى الْخُزَاعِيِّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحَدِهِمَا (**عليهما السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ اشْتَرَيْتُ جَارِيَةً مِنْ غَيْرِ رِشْدَةٍ فَوَقَعَتْ مِنِّي كُلَّ مَوْقِعٍ فَقَالَ سَلْ عَنْ أُمِّهَا لِمَنْ كَانَتْ فَسَلْهُ يُحَلِّلِ الْفَاعِلَ بِأُمِّهَا مَا فَعَلَ لِيَطِيبَ الْوَلَدُ .

13۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے جعفر بن یحییٰ خزاعی سے، اس نے ہمارے کچھ دوستوں سے روایت کی ہے کہ میں نے صادقین علیہما السلام میں سے کسی ایک سے عرض کی۔ ''میں نے زنا سے پیدا ہونے والی ایک کنیز خریدی وہ ہر موقع پر میرے دل میں گھر کر گئی ہے'' تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ''اس کی ماں سے پوچھو کہ وہ کس کی ہے'' اور اس سے سوال کرو کہ اس کی ماں کے فاعل کو حلال کر دے تا کہ اولاد پاکیزہ ہو''

14- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ

قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَخَذْنَ مِنْكُمْ مِيثاقاً غَلِيظاً قَالَ الْمِيثَاقُ هِيَ الْكَلِمَةُ الَّتِي عُقِدَ بِهَا النِّكَاحُ وَ أَمَّا قَوْلُهُ غَلِيظاً فَهُوَ مَاءُ الرَّجُلِ يُفْضِيهِ إِلَى امْرَأَتِهِ .

14۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے، اس نے ابو ایوب سے، اس نے برید عجلی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اللہ عَزّوجَلَّ کے قول ''اور ہم نے تم سے پکا عہد لیا'' (نساء19) تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ''یہ میثاق وہ کلمہ ہے کہ جس سے نکاح کا عقد باندھا گیا اور جہاں تک اس کا قول ''غلیظا'' (پکا) ہے تو وہ آدمی کا نطفہ ہے کہ جو اس نے اپنی بیوی کو تفویض کیا۔

15- ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَقَالَتْ أَنَا حُبْلَى وَ أَنَا أُخْتُكَ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَ أَنَا عَلَى غَيْرِ عِدَّةٍ قَالَ فَقَالَ إِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا وَ وَاقَعَهَا فَلَا يُصَدِّقْهَا وَ إِنْ كَانَ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَ لَمْ يُوَاقِعْهَا فَلْيَخْتَبِرْ وَ لْيَسْأَلْ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَرَفَهَا قَبْلَ ذَلِكَ .

15۔ ابن محبوب نے ہشام بن سالم سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے بارے میں کہ جو ایک عورت سے شادی کرتا ہے اور عورت کہتی ہے "میں حاملہ ہوں اور میں تمہاری رضاعی بہن ہوں اور میں عدت کے علاوہ پر ہوں" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا "اگر اس نے اس عورت سے دخول کر لیا اور اس سے جماع کر لیا ہے تو اس کو سچا نہ جانے۔ اور اگر اس نے اس سے دخول نہ کیا ہو اور اس سے جماع نہ کیا ہو تو اس کے بارے میں خبر گیری کرے اور پوچھ گچھ کرے جب اسے وہ اس سے پہلے نہ جانتا ہو تو"

16- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سُوَيْدٍ الْقَلَّاءِ عَنْ سَمَاعَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) رَجُلٌ أُخِذَ مَعَ امْرَأَةٍ فِي بَيْتٍ فَأَقَرَّ أَنَّهَا امْرَأَتُهُ وَ أَقَرَّتْ أَنَّهُ زَوْجُهَا فَقَالَ رُبَّ رَجُلٍ لَوْ أُتِيتُ بِهِ لَأَجَزْتُ لَهُ ذَلِكَ وَ رُبَّ رَجُلٍ لَوْ أُتِيتُ بِهِ لَضَرَبْتُهُ .

16۔ ابو علی الاشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، اس نے محمد بن اسماعیل سے، اس نے علی بن نعمان سے، اس نے سوید قلا سے، اس نے سماعۃ سے، اس نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی۔ "ایک شخص ایک گھر میں ایک عورت کے ساتھ پکڑا جاتا ہے اور وہ اقرار کرتا ہے کہ وہ اس کی بیوی ہے اور وہ عورت بھی اقرار کرتی ہے کہ وہ اس کا شوہر ہے" فرمایا۔ "کچھ اشخاص ایسے ہیں کہ اگر میں انہیں ایسے پالوں تو میں انہیں اجازت دوں گا اور کچھ اشخاص ایسے ہیں کہ اگر میں انہیں ایسے پالوں تو میں انہیں ماروں گا۔"

17- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ الضَّرِيرِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ (**عليهما السلام**) قَالَ خَطَبَ رَجُلٌ إِلَى قَوْمٍ فَقَالُوا مَا تِجَارَتُكَ فَقَالَ أَبِيعُ الدَّوَابَّ فَزَوَّجُوهُ فَإِذَا هُوَ يَبِيعُ السَّنَانِيرَ فَاخْتَصَمُوا إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) فَأَجَازَ نِكَاحَهُ فَقَالَ السَّنَانِيرُ دَوَابُّ .

17۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن احمد سے، اس نے اپنے بعض دوستوں سے، اس نے حسن بن حسین ضریر سے، اس نے حماد بن عیسیٰ سے، اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ علیہ السلام کے بابا (ابو جعفر) علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک شخص نے ایک گروہ سے رشتہ مانگا تو انہوں نے کہا۔ "تمہاری تجارت کیا ہے؟" اس نے کہا۔ "میں چوپائیوں کی خرید و فروخت کرتا ہوں" پس انہوں نے اس کو بیاہ دی جبکہ وہ بلے فروخت کرتا تھا۔ پس وہ جھگڑا لے کر امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آئے تو آپ علیہ السلام نے اس کے نکاح کو جائز قرار دیا اور فرمایا "بلے بھی تو چوپائے ہوتے ہیں"

18- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نُوحِ بْنِ شُعَيْبٍ رَفَعَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَسُولَ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالَ هَذِهِ ابْنَةُ عَمِّي وَ امْرَأَتِي لَا أَعْلَمُ إِلَّا خَيْراً وَ قَدْ أَتَتْنِي بِوَلَدٍ شَدِيدِ السَّوَادِ مُنْتَشِرِ الْمَنْخَرَيْنِ جَعْدِ قَطَطِ أَفْطَسِ الْأَنْفِ لَا أَعْرِفُ شِبْهَهُ فِي أَخْوَالِي وَ لَا فِي أَجْدَادِي فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ مَا تَقُولِينَ قَالَتْ لَا وَ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيّاً مَا أَقْعَدْتُ مَقْعَدَهُ مِنِّي مُنْذُ مَلَكَنِي أَحَداً غَيْرُهُ قَالَ فَنَكَسَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) بِرَأْسِهِ مَلِيّاً ثُمَّ رَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الرَّجُلِ فَقَالَ يَا هَذَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ آدَمَ تِسْعَةٌ وَ تِسْعُونَ عِرْقاً كُلُّهَا تَضْرِبُ فِي النَّسَبِ فَإِذَا وَقَعَتِ النُّطْفَةُ فِي الرَّحِمِ اضْطَرَبَتْ تِلْكَ الْعُرُوقُ تَسْأَلُ اللَّهَ الشُّبْهَةَ لَهَا فَهَذَا مِنْ تِلْكَ الْعُرُوقِ الَّتِي لَمْ يُدْرِكْهَا أَجْدَادُكَ وَ لَا أَجْدَادُ أَجْدَادِكَ خُذْ إِلَيْكَ ابْنَكَ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ فَرَّجْتَ عَنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ .

18 - علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے نوح بن شعیب سے، اس نے مرفوعاً عبد اللہ بن سنان سے، اس نے اپنے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس انصار میں سے ایک شخص آیا اور عرض کی۔ "یہ میرے چچا کی بیٹی اور میری بیوی ہے میں اس کی اچھائی کے علاوہ کچھ نہیں جانتا جب کہ اس نے میرے لیے انتہائی سیاہ بچہ جنا ہے جس کے نتھنے پھولے ہوئے، بال چھوٹے گھنگریالے اور ناک انتہائی چپٹی ہے۔ میں نے اس جیسا اپنے ننہیال اور ددھیال میں نہیں دیکھا ہے" تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی عورت سے

فرمایا"تو کیا کہتی ہے؟" تو اس عورت نے کہا"نہیں، مجھے اس کی قسم کہ جس نے آپؐ کو حق کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنا کر بھیجا۔ جب سے میں نے اس کا عقد اپنے سے باندھا ہے اس کے علاوہ کوئی اور میرا مالک نہیں ہوا" پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاموشی سے اپنا سر اقدس جھکا لیا۔ پھر اپنی انگلی آسمان کی طرف بلند کی اور پھر آدمی کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔"اے فلاں! ہر ایک میں اس کے اور آدم علیہ السلام کے درمیان 99 ننانوے رگیں ہیں اور وہ سب کی سب نسب میں عمل دخل رکھتی ہیں۔ پس جب نطفہ رحم میں پہنچتا ہے تو وہ رگیں مضطرب ہو جاتی ہیں اور اللہ عزّ وجلّ سے اپنی مشابہت کا سوال کرتی ہیں۔ پس یہ ان رگوں میں سے ہے کہ جن کا ادراک تمہارے داداؤں اور داداؤں کے داداؤں نے بھی نہیں کیا۔ اپنے بیٹے کو اپنے پاس لے جاؤ" تو اس عورت نے کہا"اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کشائش عطا فرمائی"

19- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَيْهِ أَنَّ رَجُلًا خَطَبَ إِلَى عَمٍّ لَهُ ابْنَتَهُ فَأَمَرَ بَعْضَ إِخْوَانِهِ أَنْ يُزَوِّجَهُ ابْنَتَهُ الَّتِي خَطَبَهَا وَ إِنَّ الرَّجُلَ أَخْطَأَ بِاسْمِ الْجَارِيَةِ فَسَمَّاهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا وَ كَانَ اسْمُهَا فَاطِمَةَ فَسَمَّاهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا وَ لَيْسَ لِلرَّجُلِ ابْنَةٌ بِاسْمِ الَّتِي ذَكَرَهَا الزَّوْجُ فَوَقَعَ (**عليه السلام**) لَا بَأْسَ بِهِ .

19۔ ابو علی الاشعری نے عمران بن موسیٰ سے، اس نے محمد بن عبد الحمید سے، اس نے محمد بن شعیب سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ (ابو عبد اللہ) علیہ السلام کی طرف لکھا۔"ایک شخص اپنے چچا سے اس کی بیٹی کا رشتہ مانگتا ہے تو اس کا چچا اپنے کسی بھائی کو حکم دیتا ہے کہ وہ اسے اس کی وہ بیٹی بیاہ دے کہ جس کا اس نے رشتہ مانگا ہے اور وہ شخص لڑکی کے نام میں خطاء کرتا ہے اور اس کے نام کے علاوہ کا نام اس کیلئے لیتا ہے اور اس کا نام فاطمہ تھا تو اس نے اس کے نام کے علاوہ کے ساتھ پکارا اور جس بیٹی کا اس نے نام لیا اس کا کوئی شوہر بھی نہیں" تو آپ علیہ السلام نے جواب عنایت فرمایا"اس میں کوئی قباحت نہیں ہے"

20- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخَزْرَجِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ رَجُلٌ خَطَبَ إِلَى رَجُلٍ فَطَالَتْ بِهِ الْأَيَّامُ وَ الشُّهُورُ وَ السِّنُونَ فَذَهَبَ عَلَيْهِ أَنْ يَكُونَ قَالَ لَهُ أَفْعَلُ أَوْ قَدْ فَعَلَ فَأَجَابَ فِيهِ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ إِلَّا مَا عَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ وَ ثَبَتَتْ عَلَيْهِ عَزِيمَتُهُ .

20۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے، اس نے عبد اللہ بن خزرج سے روایت کی ہے کہ اس نے آپ (ابو عبد اللہ) علیہ السلام کی طرف لکھا۔ ایک شخص نے ایک شخص سے رشتہ مانگا اور اس میں کئی دن یا مہینے یا سال گزر گئے۔ پھر وہ اس کے بعد اس کے پاس جاتا ہے بھول جاتا ہے کہ اس نے عقد کرنا ہے یا کر لیا تھا؟" آپ علیہ السلام نے اس مسئلہ میں جواب عنائت فرمایا۔"اس پر واجب نہیں ہے مگر وہ کہ جس پر اس کا دل مضبوط ہو اور اس کا گمان پکا ہو"

21- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) فِي رَجُلٍ ادَّعَى عَلَى امْرَأَةٍ أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا بِوَلِيٍّ وَ شُهُودٍ وَ أَنْكَرَتِ الْمَرْأَةُ ذَلِكَ فَأَقَامَتْ أُخْتُ هَذِهِ الْمَرْأَةِ عَلَى هَذَا الرَّجُلِ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ قَدْ تَزَوَّجَهَا بِوَلِيٍّ وَ شُهُودٍ وَ لَمْ يُوَقِّتَا وَقْتاً فَكَتَبَ أَنَّ الْبَيِّنَةَ بَيِّنَةُ الرَّجُلِ وَ لَا تُقْبَلُ بَيِّنَةُ الْمَرْأَةِ لِأَنَّ الزَّوْجَ قَدِ اسْتَحَقَّ بُضْعَ هَذِهِ الْمَرْأَةِ وَ تُرِيدُ أُخْتُهَا فَسَادَ النِّكَاحِ وَ لَا تُصَدَّقُ وَ لَا تُقْبَلُ بَيِّنَتُهَا إِلَّا بِوَقْتٍ قَبْلَ وَقْتِهَا أَوْ بِدُخُولٍ بِهَا .

21۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اور علی بن محمد قاسانی نے قاسم بن محمد سے، اس نے سلیمان بن داؤد سے، اس نے عیسیٰ بن یونس سے، اس نے اوزاعی سے، اس نے زہری سے روایت کی ہے کہ علیؑ بن الحسین علیہ اسلام نے"اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے ایک عورت کے خلاف دعویٰ کیا کہ اس نے اس عورت سے ولی اور گواہوں کی موجودگی میں شادی کی اور وہ عورت اس کا انکار کرتی ہے" پس اس عورت کی بہن نے اس شخص کے خلاف گواہی پیش کی کہ اس شخص نے ولی اور گواہوں کی موجودگی میں اس سے شادی کی لیکن دونوں نے وقت معین نہیں کیا۔" تحریر فرمایا۔"گواہی مرد کی

طرف سے قبول ہو گی عورت کی گواہی قبول نہ کی جائے گی کیونکہ شوہر اس کی بیوی کی عزت کا مالک ہے اور اس کی بہن نکاح فاسد کرنا چاہتی ہے نہ اس کی تصدیق ہو گی اور نہ ہی اس کے گواہ قبول ہوں گے ماسوائے اس کے کہ اس کا وقت اس کے وقت سے پہلے ہو یا اس نے اس سے دخول کیا ہو"

22- عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُهْتَدِي قَالَ سَأَلْتُ الرِّضَا (**عليه السلام**) قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ أَخِي مَاتَ وَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَتَهُ فَجَاءَ عَمِّي فَادَّعَى أَنَّهُ قَدْ كَانَ تَزَوَّجَهَا سِرّاً فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ فَأَنْكَرَتْ أَشَدَّ الْإِنْكَارِ وَ قَالَتْ مَا كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ شَيْءٌ قَطُّ فَقَالَ يَلْزَمُكَ إِقْرَارُهَا وَ يَلْزَمُهُ إِنْكَارُهَا .

22۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے عبدالعزیز بن مہتدی سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضاعلیہ السلام سے سوال کیا، میں نے عرض کی:" آپؑ پر قربان جاؤں! میرا بھائی مر گیا اور میں نے اس کی بیوہ سے شادی کر لی ہے اور میرا چچا آتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے اس عورت کو تنہائی میں بیاہ لیا تھا میں نے اس عورت سے اس بارے میں سوال کیا تو اس نے انکار کیا اور کہا:" میرے اور اس کے (میرے چچا) درمیان کوئی چیز ہر گز ہر گز نہیں ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:" تم پر اس عورت کا اقرار واجب ہے اور اس پر (تمہارے چچا پر) اس عورت کا انکار واجب ہے'

23- عَلِيٌّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنِ الْمَشْرِقِيِّ عَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ ادَّعَى أَنَّهُ خَطَبَ امْرَأَةً إِلَى نَفْسِهَا وَ هِيَ مَازِحَةٌ فَسُئِلَتِ الْمَرْأَةُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ لَيْسَ بِشَيْءٍ قُلْتُ فَيَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا قَالَ نَعَمْ .

23۔ علی نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی نصر سے، اس نے مشرقی سے روایت کی ہے کہ میں نے امام رضاعلیہ السلام سے عرض کی:" آپؑ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ جس نے دعویٰ کیا کہ اس نے کسی عورت سے اس کے نفس کا خطبہ دیا درحالیکہ وہ مزاح کر رہی تھی۔ اس عورت سے پوچھا گیا اس بارے میں تو اس عورت نے کہا:" ہاں" آپ علیہ السلام نے فرمایا:" کوئی چیز نہیں" میں نے عرض کی:" کیا کسی شخص کے لیے اس عورت سے شادی کرنا حلال ہے؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا:" ہاں"

24- عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَ سُئِلَ عَنِ التَّزْوِيجِ فِي شَوَّالٍ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ (**صلى الله عليه وآله**) تَزَوَّجَ بِعَائِشَةَ فِي شَوَّالٍ وَ قَالَ إِنَّمَا كَرِهَ ذَلِكَ فِي شَوَّالٍ أَهْلُ الزَّمَنِ الْأَوَّلِ وَ ذَلِكَ أَنَّ الطَّاعُونَ كَانَ يَقَعُ فِيهِمْ فِي الْأَبْكَارِ وَ الْمُمَلَّكَاتِ فَكَرِهُوهُ لِذَلِكَ لَا لِغَيْرِهِ .

24۔ علی بن ابراہیم نے ہارون بن مسلم سے اس نے مسعدۃ بن صدقہ سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ السلام سے شوال میں شادی کے بارے پوچھا گیا تو میں نے سنا آپ علیہ السلام نے فرمایا:" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عائشہ سے شوال میں شادی کی" اور فرمایا:" بے شک پہلے زمانے کے لوگ شوال میں شادی کو مکروہ جانتے تھے وہ اس لیے کہ اس ماہ میں ان کی کنواری لڑکیوں اور کنیزوں میں طاعون کی بیماری آجاتی تھی تو انہوں نے اس لیے کراہت کی اس کے علاوہ کے لیے نہیں"

25- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ بَشَّارٍ الْوَاسِطِيِّ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا (**عليه السلام**) أَنَّ لِي قَرَابَةً قَدْ خَطَبَ إِلَيَّ وَ فِي خُلُقِهِ شَيْءٌ فَقَالَ لَا تُزَوِّجْهُ إِنْ كَانَ سَيِّئَ الْخُلُقِ .

25۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے یعقوب بن یزید سے، اس نے حسین بن بشار واسطی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو الحسن رضا علیہ السلام کی طرف لکھا:" میرے ایک قریبی رشتہ دار نے مجھے شادی کا پیغام دیا ہے جب کہ اس کے اخلاق میں کچھ نہ کچھ ضرور ہے" آپ علیہ السلام نے فرمایا:" اس سے تزویج نہ کراؤ اگر وہ برے اخلاق کا مالک ہے تو"

26- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُطَهَّرٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ صَاحِبِ الْعَسْكَرِ (**عليه السلام**) أَنِّي تَزَوَّجْتُ بِأَرْبَعِ نِسْوَةٍ لَمْ أَسْأَلْ عَنْ أَسْمَائِهِنَّ ثُمَّ إِنِّي أَرَدْتُ طَلَاقَ إِحْدَاهُنَّ وَ تَزْوِيجَ امْرَأَةٍ أُخْرَى فَكَتَبَ انْظُرْ إِلَى عَلَامَةٍ إِنْ كَانَتْ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَتَقُولُ اشْهَدُوا أَنَّ فُلَانَةَ الَّتِي بِهَا عَلَامَةُ كَذَا وَ كَذَا هِيَ طَالِقٌ ثُمَّ تَزَوَّجُ الْأُخْرَى إِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ .

26- محمد بن یحییٰ نے عبداللہ بن جعفر سے اس نے محمد بن احمد بن مطہّر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن عسکری علیہ السلام کی طرف لکھا :" میں نے چار عورتوں سے ان کا نام پوچھے بغیر شادی کی ہے پھر میں ان میں سے ایک کو طلاق دے کر کسی اور عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں؟" تو آپ علیہ السلام نے تحریر فرمایا:" اس کی علامت کی طرف دیکھو اگر وہ علامت ان میں سے صرف اس کو ہے تو تم کہو:" گواہ رہنا کہ میری فلانہ بیوی کو جس کو یہ یہ علامت ہے اس کو طلاق ہے پھر اس کی عدت گزرنے کے بعد اور سے شادی کر لے"

27- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى رَفَعَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَ سَلَامُهُ عَلَيْهِ لَا تَلِدُ الْمَرْأَةُ لِأَقَلَّ مِنْ سِتَّةِ أَشْهُرٍ .

27- محمد بن یحییٰ نے مرفوعاً ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:" عورت اپنے شوہر کا بچہ چھ مہینے سے پہلے نہیں جنتی'

28- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنَيْنِ يَجْتَمِعَانِ بِنِكَاحٍ حَلَالٍ حَتَّى يُنَادِيَ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ زَوَّجَ فُلَاناً فُلَانَةَ وَ قَالَ وَ لَا يَفْتَرِقُ زَوْجَانِ حَلَالًا حَتَّى يُنَادِيَ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذِنَ فِي فِرَاقِ فُلَانٍ وَ فُلَانَةَ .

28- محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اس نے ابن محبوب سے اس نے ابن سنان سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:" جب بھی مومنین میں سے مرد و عورت حلال نکاح کے ذریعے جمع ہوتے ہیں تو آسمان کی طرف سے منادی ندا دیتا ہے کہ "اللہ عزوجل نے فلاں شخص کو فلانہ عورت تزویج کر دی ہے" اور فرمایا:" حلال جوڑا (میاں بیوی) جب جدا ہوتے ہیں تو منادی آسمان سے ندا دیتا ہے:" اللہ تعالیٰ نے فلاں اور فلانہ کی جدائی کی اجازت دی ہے'

29- ابْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ رَجُلٍ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَهُوَ يَبِيتُ عِنْدَ ثَلَاثٍ مِنْهُنَّ فِي لَيَالِيهِنَّ وَ يَمَسُّهُنَّ فَإِذَا بَاتَ عِنْدَ الرَّابِعَةِ فِي لَيْلَتِهَا لَمْ يَمَسَّهَا فَهَلْ عَلَيْهِ فِي هَذَا إِثْمٌ فَقَالَ إِنَّمَا عَلَيْهِ أَنْ يَبِيتَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا وَ يَظَلَّ عِنْدَهَا صَبِيحَتَهَا وَ لَيْسَ عَلَيْهِ إِثْمٌ إِنْ لَمْ يُجَامِعْهَا إِذَا لَمْ يُرِدْ ذَلِكَ .

29- ابن محبوب نے ابراہیم کرخی سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے چار بیویوں والے شخص کے بارے میں کہ وہ ان میں سے تین کے پاس جب ان کی راتوں میں سوتا ہے تو ان سے جماع کرتا ہے اور جب چوتھی کے پاس اس کی رات میں سوتا ہے تو اس سے ہمبستری نہیں کرتا کیا اس پر اس معاملہ میں گناہ ہو گا؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:" بے شک اس مرد پر واجب ہے کہ اس کی رات میں اس کے پاس سوئے اور اس کی صبح اس پر سایہ رکھے لیکن جب وہ اس کا انکار کیئے بغیر اس سے جماع نہ کرے تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہے"

30- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ رَفَعَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ نَزَعَ الشَّهْوَةَ مِنْ نِسَاءِ بَنِي هَاشِمٍ وَ جَعَلَهَا فِي رِجَالِهِمْ وَ كَذَلِكَ فَعَلَ بِشِيعَتِهِمْ وَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ نَزَعَ الشَّهْوَةَ مِنْ رِجَالِ بَنِي أُمَيَّةَ وَ جَعَلَهَا فِي نِسَائِهِمْ وَ كَذَلِكَ فَعَلَ بِشِيعَتِهِمْ .

30۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے ابن مسکان سے اس نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:" یقیناً اللہ تعالیٰ نے بنی ہاشم کی عورتوں سے شہوت کھینچ کر ان کے مردوں میں رکھ دی ہے اور اسی طرح ان کے شیعوں میں بھی کیا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے بنی امیہ کے مردوں سے شہوت کھینچ کر ان کی عورتوں میں رکھ دی ہے اور اسی طرح بنی امیہ کے شیعوں میں بھی کیا ہے'

31- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى رَفَعَهُ قَالَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ (**صلى الله عليه وآله**) رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ عِنْدِي طَوْلٌ فَأَنْكِحَ النِّسَاءَ فَإِلَيْكَ أَشْكُو الْعُزُوبِيَّةَ فَقَالَ وَفِّرْ شَعْرَ جَسَدِكَ وَ أَدِمِ الصِّيَامَ فَفَعَلَ فَذَهَبَ مَا بِهِ مِنَ الشَّبَقِ .

31۔ محمد بن یحییٰ نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی:" یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس حق مہر نہیں ہے کہ میں عورتوں سے شادی کروں اور میں آپؐ سے اپنے کنوارے پن کی شکایت کرتا ہوں، تو آپؐ نے فرمایا:" اپنے جسم کے بال بڑھاؤ اور روزہ رکھو" پس اس نے ایسا کیا تو اس کی جماع کی خواہش ختم ہو گئی"

32- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ مِنْ بَرَكَةِ الْمَرْأَةِ خِفَّةُ مَئُونَتِهَا وَ تَيْسِيرُ وِلَادَتِهَا وَ مِنْ شُؤْمِهَا شِدَّةُ مَئُونَتِهَا وَ تَعْسِيرُ وِلَادَتِهَا .

32- ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابن فضال سے اس نے ابن بکیر سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:" عورت کی برکت میں سے ہے اس کے خرچ کا کم ہونا اور اس کی ولادت کی آسانی کا ہونا اور عورت کی نحوست میں سے ہے اس کے خرچ کا زیادہ ہونا اور اس کی ولادت کی تنگی کا ہونا"

33- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِذَا جَلَسَتِ الْمَرْأَةُ مَجْلِساً فَقَامَتْ عَنْهُ فَلَا يَجْلِسُ فِي مَجْلِسِهَا رَجُلٌ حَتَّى يَبْرُدَ قَالَ وَ سُئِلَ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) مَا زِينَةُ الْمَرْأَةِ لِلْأَعْمَى قَالَ الطِّيبُ وَ الْخِضَابُ فَإِنَّهُ مِنْ طِيبِ النَّسَمَةِ .

33۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے، اس نے سکونی سے، اس نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:" عورت ایک جگہ پر بیٹھی ہو اور پھر وہاں سے اُٹھے مرد اس کے بیٹھنے کی جگہ پر ٹھنڈا ہونے تک نہ بیٹھے" اور سوال کیا گیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اندھے شخص کے لیے اس کی بیوی کی زینت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا:" خوشبو اور خضاب کیونکہ خضاب بھی انسانی خوشبوؤں میں سے ہے'

34- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْبِكْرَ قَالَ يُقِيمُ عِنْدَهَا سَبْعَةَ أَيَّامٍ

34۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے کنواری عورت سے شادی کی فرمایا:" اس کے پاس سات دن تک قیام کرے'

35- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فِي الرَّجُلِ تَكُونُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ فَيَتَزَوَّجُ أُخْرَى كَمْ يَجْعَلُ لِلَّتِي يَدْخُلُ بِهَا قَالَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ يَقْسِمُ .

35۔ حسین بن محمد نے معلّٰی بن محمد سے اس نے حسن بن علی سے اس نے ابان سے، اس نے عبدالرحمن بن ابی عبداللہ سے روایت کی کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں کہ جس کے پاس ایک بیوی ہوتی ہے پھر وہ دوسری بیوی سے شادی کرتا ہے تو اس کے پاس کتنا عرصہ رہے ؟فرمایا:" تین دن پھر ان میں باری بنائے"

36- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ أَتَيَا أُمَّ سَلَمَةَ فَقَالَا لَهَا يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِنَّكِ قَدْ كُنْتِ عِنْدَ رَجُلٍ قَبْلَ رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَكَيْفَ رَسُولُ اللَّهِ مِنْ ذَاكَ فِي الْخَلْوَةِ فَقَالَتْ مَا هُوَ إِلَّا كَسَائِرِ الرِّجَالِ ثُمَّ خَرَجَا عَنْهَا وَ أَقْبَلَ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَامَتْ إِلَيْهِ مُبَادِرَةً فَرَقاً أَنْ يَنْزِلَ أَمْرٌ مِنَ السَّمَاءِ فَأَخْبَرَتْهُ الْخَبَرَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) حَتَّى تَرَبَّدَ وَجْهُهُ وَ الْتَوَى عِرْقُ الْغَضَبِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَ خَرَجَ وَ هُوَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَ بَادَرَتِ الْأَنْصَارُ بِالسِّلَاحِ وَ أَمَرَ بِخَيْلِهِمْ أَنْ تَحْضُرَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَّبِعُونَ عَيْبِي وَ يَسْأَلُونَ عَنْ غَيْبِي وَ اللَّهِ إِنِّي لَأَكْرَمُكُمْ حَسَباً وَ أَطْهَرُكُمْ مَوْلِداً وَ أَنْصَحُكُمْ لِلَّهِ فِي الْغَيْبِ وَ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ عَنْ أَبِيهِ إِلَّا أَخْبَرْتُهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ مَنْ أَبِي فَقَالَ فُلَانٌ الرَّاعِي فَقَامَ إِلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ مَنْ أَبِي فَقَالَ غُلَامُكُمُ الْأَسْوَدُ وَ قَامَ إِلَيْهِ الثَّالِثُ فَقَالَ مَنْ أَبِي فَقَالَ الَّذِي تُنْسَبُ إِلَيْهِ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْفُ عَنَّا عَفَا اللَّهُ عَنْكَ فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَكَ رَحْمَةً فَاعْفُ عَنَّا عَفَا اللَّهُ عَنْكَ وَ كَانَ النَّبِيُّ (**صلى الله عليه وآله**) إِذَا كَلَّمَ اسْتَحْيَا وَ عَرِقَ وَ غَضَّ طَرْفَهُ عَنِ النَّاسِ حَيَاءً حِينَ كَلَّمُوهُ فَنَزَلَ فَلَمَّا كَانَ فِي السَّحَرِ هَبَطَ عَلَيْهِ جَبْرَئِيلُ (**عليه السلام**) بِصَفْحَةٍ مِنَ الْجَنَّةِ فِيهَا هَرِيسَةٌ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَذِهِ عَمِلَهَا لَكَ الْحُورُ الْعِينُ فَكُلْهَا أَنْتَ وَ عَلِيٌّ وَ ذُرِّيَّتُكُمَا فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ أَنْ يَأْكُلَهَا غَيْرُكُمْ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ (**عليهم السلام**) فَأَكَلُوا فَأُعْطِيَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فِي الْمُبَاضَعَةِ مِنْ تِلْكَ الْأَكْلَةِ قُوَّةَ أَرْبَعِينَ رَجُلًا فَكَانَ إِذَا شَاءَ غَشِيَ نِسَاءَهُ كُلَّهُنَّ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ .

36۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے ہشام بن سالم سے اس نے ابو عبداللہ علیہ اسلام سے روایت کی ہے آپ علیہ اسلام نے فرمایا کہ خلیفہ اول و دوئم حضرت ام سلمہ سلام اللہ علیھا کے پاس گئے اور دونوں نے آپؑ سے کہا:" اے ام سلمہؑ! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے ایک شخص کے پاس تھی تو نے اس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خلوت میں کیسا پایا؟تب بی بیؑ نے ان سے فرمایا:" وہ باقی مردوں کی طرح نہیں ہیں" پھر وہ دونوں بی بیؑ کے پاس سے چلے گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو بی بیؑ نے جدائی کے ڈر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آسمان سے خبر آجائے گی سب کچھ بتادیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غضبناک ہو گئے، یہاں تک کہ آپؐ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور آپؐ کی آنکھوں کے درمیان جلال کی آگ پھڑ پھڑانے لگی اور آپؐ باہر نکلے کہ اپنی چادر کو زمین پر لگا رہے تھے یہاں تک کہ زیب منبر ہوئے اور انصار کو اسلحہ سمیت اور ان کے گھوڑ سواروں کو حاضری کا حکم دیا پس آپؐ منبر پر بلند ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا فرمائی پھر فرمایا:" اے لوگو! کیا ہوا ہے ان گروہوں کو کہ جو میرے عیب ڈھونڈنے کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور میری خلوت کے بارے میں سوال کرتے ہیں اللہ کی قسم میں تم سب سے زیادہ شریف حسب کا مالک اور تم سب سے زیادہ پاک نسب کا مالک ہوں، اور میں تم سے زیادہ اللہ کی خاطر خلوت کے بارے میں نصیحت پر عمل کرنے والا ہوں تم میں سے جو بھی مجھ سے اپنے باپ کے بارے میں پوچھے بتائے دیتا ہوں" تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی:" میرا باپ کون ہے؟" تو آپؐ نے فرمایا:" فلاں چرواہا" دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کی:" میرا باپ کون ہے؟" آپؐ نے فرمایا:" تمہارا حبشی غلام" تیسرا شخص کھڑا ہوا عرض کی:" میرا باپ کون ہے؟" فرمایا:" جس کی طرف تجھے منسوب کیا جاتا ہے" تب انصار نے عرض کی:" یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم سے عفو و درگزر فرمایئے، اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عفو و درگزر فرمائے گا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمت بنا کر بھیجا ہے ہم سے درگزر فرمایئے اللہ عزوجل آپؐ سے عفو و درگزر فرمائے گا" اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب لوگوں سے کلام فرمایا تو انہیں حیاء دلائی آپ کو پسینہ آگیا اور آپؐ سے جب لوگوں نے کلام کیا تو آپؐ نے ان کی طرف سے اپنی آنکھیں روندہ لیں اور منبر سے اُتر آئے، جب صبح کا وقت آیا تو آپؐ پر جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے جنت کا ایک برتن لے کر اس میں گوشت اور گندم کو کوٹ کر بنایا ہوا کھانا تھا۔ اور عرض کی:" اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ کھانا حورالعین نے آپ کے لیے

بنایا ہے پس اسے تناول فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام اور آپ دونوں کی ذریت کیونکہ آپ کے علاوہ کسی غیر کو حق نہ ہے کہ وہ اس کو کھائے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا، حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام تشریف فرما ہوئے اور سب نے اسے تناول فرمایا:" اس کھانے کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چالیس آدمیوں کی طاقت عطا کی گئی پس جب بھی آپ چاہتے ایک ہی رات میں اپنی ساری عورتوں کو بے ہوش کر دیتے تھے"

37- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الْكُوفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ مَنْ جَمَعَ مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا يَنْكِحُ فَزَنَى مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَالْإِثْمُ عَلَيْهِ .

37۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد سے اس نے ابو العباس کوفی سے اس نے محمد بن جعفر سے اس نے اپنے کسی آدمی سے روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:" جو اتنی عورتوں کو جمع کرے کہ جن سے جماع نہ کر سکے نتیجۃً اگر ان میں سے کوئی عورت زنا کرے تو اس کا گناہ اس شخص پر ہو گا"

38- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى رَفَعَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وَهَبَ لَهُ أَبُوهُ جَارِيَةً فَأَوْلَدَهَا وَ لَبِثَتْ عِنْدَهُ زَمَاناً ثُمَّ ذَكَرَتْ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ قَدْ وَطِئَهَا قَبْلَ أَنْ يَهَبَهَا لَهُ فَاجْتَنَبَهَا قَالَ لَا تُصَدَّقُ .

38۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سوال کیا گیا اس شخص کے بارے میں کہ جسے اس کے باپ نے کنیز ھبہ کی اور اس نے اس کنیز سے اولاد پیدا کی اور ایک عرصہ تک اس کے پاس رہی پھر اس عورت نے ذکر کیا کہ اس آدمی کے باپ نے اس کنیز کو تمیں ھبہ کرنے سے پہلے جماع کیا تھا، کیا وہ شخص اس لونڈی سے اجتناب کرے؟ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:" اس کو سچا مت جانے'

39- أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ (**عليه السلام**) قَالَ كَتَبْتُ إِلَيْهِ هَذِهِ الْمَسْأَلَةَ وَ عَرَفْتُ خَطَّهُ عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِرَجُلٍ كَانَ أَبُو الرَّجُلِ وَهَبَهَا لَهُ فَوَلَدَتْ مِنْهُ أَوْلَاداً ثُمَّ قَالَتْ بَعْدَ ذَلِكَ إِنَّ أَبَاكَ كَانَ وَطِئَنِي قَبْلَ أَنْ يَهَبَنِي لَكَ قَالَ لَا تُصَدَّقُ إِنَّمَا تَهْرُبُ مِنْ سُوءِ خُلُقِهِ .

39۔ ابو علی الاشعری نے حسن بن علی کوفی سے، اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے ابو الحسن اول علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ علیہ السلام کی طرف یہ مسئلہ تحریر کیا اور مجھے آپ علیہ السلام کے خط کی پہچان ہے ایک شخص کی ام ولد کنیز کے بارے میں کہ جسے ایک شخص کو ھبہ کی۔ اس کنیز نے اس شخص سے اولاد پیدا کی پھر اس سب کے بعد اس نے کہا:" تمہارے باپ نے مجھے تم کو ھبہ کرنے سے پہلے مجھ سے ہم بستری کی تھی " آپ علیہ السلام نے فرمایا:" اس کو سچا مت جانے وہ اس کے بُرے اخلاق کی وجہ سے اس سے بھاگنا چاہتی ہے"

40- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) فِي الْمَرْأَةِ إِذَا زَنَتْ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا الرَّجُلُ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا وَ لَا صَدَاقَ لَهَا لِأَنَّ الْحَدَثَ كَانَ مِنْ قِبَلِهَا .

40۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے نوفلی سے اس نے سکونی سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اس عورت کے بارے میں کہ جس نے شوہر کے دخول کرنے سے پہلے زنا کرایا، فرمایا: " ان دونوں کو جدا کر دیا جائے اور اس عورت کے لیے کوئی حق مہر نہیں ہے کیونکہ جو ہوا وہ اس کی طرف سے ہوا"

41- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ زَكَرِيَّا الْمُؤْمِنِ عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَتَى بِامْرَأَتِهِ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي هَذِهِ سَوْدَاءُ وَ أَنَا أَسْوَدُ وَ إِنَّهَا وَلَدَتْ غُلَاماً أَبْيَضَ فَقَالَ لِمَنْ بِحَضْرَتِهِ مَا تَرَوْنَ فَقَالُوا نَرَى أَنْ تَرْجُمَهَا فَإِنَّهَا سَوْدَاءُ وَ زَوْجُهَا أَسْوَدُ وَ وَلَدُهَا أَبْيَضُ قَالَ فَجَاءَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (**عليه السلام**) وَ قَدْ وُجِّهَ بِهَا لِتُرْجَمَ فَقَالَ مَا حَالُكُمَا فَحَدَّثَاهُ فَقَالَ لِلْأَسْوَدِ أَ تَتَّهِمُ امْرَأَتَكَ فَقَالَ لَا قَالَ فَأَتَيْتَهَا وَ هِيَ طَامِثٌ قَالَ قَدْ قَالَتْ لِي فِي لَيْلَةٍ مِنَ اللَّيَالِي إِنِّي طَامِثٌ فَظَنَنْتُ أَنَّهَا تَتَّقِي الْبَرْدَ فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا فَقَالَ لِلْمَرْأَةِ هَلْ أَتَاكِ وَ أَنْتِ طَامِثٌ قَالَتْ نَعَمْ سَلْهُ قَدْ حَرَّجْتُ عَلَيْهِ وَ أَبَيْتُ قَالَ فَانْطَلِقَا فَإِنَّهُ ابْنُكُمَا وَ إِنَّمَا غَلَبَ الدَّمُ النُّطْفَةَ فَابْيَضَّ وَ لَوْ قَدْ تَحَرَّكَ اسْوَدَّ فَلَمَّا أَيْفَعَ اسْوَدَّ .

41۔ محمد بن یحییٰ نے محمد بن الحسین سے اس نے حسن بن علی سے اس نے زکریا مومن سے اس نے ابن مسکان سے اس نے ہمارے کچھ دوستوں سے روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: " ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ خلیفہ دوئم کے پاس آیا اور کہا: " میری یہ بیوی سیاہ رنگ کی ہے اور میں بھی سیاہ رنگ کا ہوں درحالیکہ اس نے ایک سفید فام بچہ پیدا کیا ہے " خلیفہ دوئم نے اپنے پاس موجود افراد سے کہا: " اس بارے میں کیا کہتے ہو" انہوں نے کہا: " ہماری رائے ہے کہ تم اس کو رجم کراؤ کیونکہ یہ سیاہ نامہ ہے اس کا شوہر سیاہ فام سے ہے اور اس کا بچہ سفید فام ہے " آپ علیہ السلام نے فرمایا: پھر امیر المومنین علیہ السلام تشریف لائے تو انہوں نے اس کے رجم کی تیاری کر رکھی تھی۔ آپ علیہ السلام نے ان دونوں میاں بیوی سے پوچھا تمہارا کیا قصہ ہے " خلیفہ دوئم نے آپؑ کو بیان کیا تو آپ علیہ السلام نے اس حبشی سے فرمایا: " کیا تو نے اپنی بیوی کو تہمت دی ہے؟" اس نے عرض کی: " نہیں" فرمایا: " کیا تو نے اس کے حیض کی حالت میں اس سے ہم بستری کی ہے؟ اس نے عرض کی: " ایک رات اس نے مجھے کہا تھا کہ " میں حائض ہوں" مگر میں نے گمان کیا تو وہ سردی سے بچنا چاہتی ہے پس میں نے اس سے جماع کر ڈالا" اور آپ علیہ السلام نے عورت سے فرمایا": کیا اس نے تمہارے حیض کی حالت میں ہم بستری کی ہے؟" اس نے عرض کی "جی ہاں! آپ اس سے پوچھیئے میں اس کے سامنے حائل ہوئی مگر اس نے میری پرواہ نہ کی" آپ علیہ السلام نے فرمایا: " جاؤ! یہ تمہارا بیٹا ہے بے شک نطفہ کا خون غالب آگیا اور سفید ہو گیا اگر سیاہ متحرک ہو جاتا تو تب بچہ بھی سیاہ واقع ہوتا ہے"۔

42- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ (**عليه السلام**) قَالَ سُئِلَ عَنِ الْفَوَاحِشِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ قَالَ مَا ظَهَرَ نِكَاحُ امْرَأَةِ الْأَبِ وَ مَا بَطَنَ الزِّنَا .

42۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے حسین بن سعید سے اس نے نصر بن سوید سے اس نے یحییٰ حلبی سے اس نے عمرو بن ابی المقدام سے اس نے اپنے باپ سے اس نے علی بن الحسین علیہما السلام کے بارے میں راویت کیا ہے کہ آپ علیہ السلام سے سوال کیا گیا فحاشی کے بارے میں کہ اس میں کون سی ظاہر اور کون سی چھپی ہوئی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: " ظاہری فحاشی یہ ہے کہ عورت اپنے باپ سے نکاح کرے اور باطنی فحاشی زنا ہے"

43- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مِسْمَعٍ أَبِي سَيَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ فَلَا يُعْجِلْهَا .

43۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے محمد بن حسن بن شمون سے اس نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے اس نے مسمع ابو سیار سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:" تم میں سے جب کوئی اپنی اہلیہ کے پاس جانے کا ارادہ کرے تو اس سے جلد بازی نہ کرے'

44- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَعْطى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدى قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ إِلَّا وَ هُوَ يُعْرَفُ مِنْ شَكْلِهِ الذَّكَرُ مِنَ الْأُنْثَى قُلْتُ مَا يَعْنِي ثُمَّ هَدى قَالَ هَدَاهُ لِلنِّكَاحِ وَ السِّفَاحِ مِنْ شَكْلِهِ .

44۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے سیف بن عمیرہ سے اس نے ابراہیم بن میمون سے اس نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے قول" اس نے ہر شئی کو اس کی صورت عطا فرمائی پھر راہ ہدایت دی" (طہ 52) کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:" اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی چیز نہیں مگر یہ کہ وہ اپنی شکل سے مذکر و مونث کی حیثیت سے پہنچانی جاتی ہے" میں نے عرض کی:" ثم ھدیٰ" سے کیا مراد لیا ہے؟ فرمایا:" اسے نکاح کی ہدایت کی اور زنا اس کی شکل میں سے ہے"

45- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ أَوْ غَيْرِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَهْمٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ (**عليه السلام**) اخْتَضَبَ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ اخْتَضَبْتَ فَقَالَ نَعَمْ إِنَّ التَّهْيِئَةَ مِمَّا يَزِيدُ فِي عِفَّةِ النِّسَاءِ وَ لَقَدْ تَرَكَ النِّسَاءُ الْعِفَّةَ بِتَرْكِ أَزْوَاجِهِنَّ التَّهْيِئَةَ ثُمَّ قَالَ أَ يَسُرُّكَ أَنْ تَرَاهَا عَلَى مَا تَرَاكَ عَلَيْهِ إِذَا كُنْتَ عَلَى غَيْرِ تَهْيِئَةٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَهُوَ ذَاكَ ثُمَّ قَالَ مِنْ أَخْلَاقِ الْأَنْبِيَاءِ التَّنَظُّفُ وَ التَّطَيُّبُ وَ حَلْقُ الشَّعْرِ وَ كَثْرَةُ الطَّرُوقَةِ ثُمَّ قَالَ كَانَ لِسُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ (**عليه السلام**) أَلْفُ امْرَأَةٍ فِي قَصْرٍ وَاحِدٍ ثَلَاثُمِائَةٍ مَهِيرَةٌ وَ سَبْعُمِائَةٍ سُرِّيَّةٌ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) لَهُ بُضْعُ أَرْبَعِينَ رَجُلًا وَ كَانَ عِنْدَهُ تِسْعُ نِسْوَةٍ وَ كَانَ يَطُوفُ عَلَيْهِنَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ .

45۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے اپنے باپ سے یا کسی اور سے اس نے سعد بن سعد سے اس نے حسن بن جہم سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوالحسن علیہ السلام کو دیکھا کہ انہوں نے خضاب لگایا ہوا تھا، میں نے عرض کی آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں! کیا آپؑ نے خضاب کیا ہوا ہے؟" فرمایا:" ہاں! تیاری ان چیزوں میں سے ہے کہ جو عورتوں کی عفت میں اضافہ کرتی ہے اور یقیناً عورتوں نے عفت کو ترک کر دیا ہے ان کے شوہروں کی تیاری ترک کرنے کے سبب" پھر فرمایا:" کیا تمہیں خوشی دیتا ہے کہ وہ تمہیں دیکھے اس حالت میں کہ جب تم تیار نہ ہو؟" میں نے عرض کی" نہیں" فرمایا:" پس وہ ایسے ہی ہے" پھر فرمایا:" انبیاء علیہ السلام کے اخلاق میں سے ہے نظافت ،خوشبو لگانا، بال کٹوانا اور کثرت وطئی، پھر فرمایا:" سلمان بن داؤد علیہما السلام کی ایک ہی محل میں ہزار بیویاں تھیں جن میں سے تین سو حق مہر والی اور سات سو لونڈیاں تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چالیس(40) مردوں کی طاقت دی گئی تھی اور ان کے پاس نو بیویاں تھیں اور وہ ایک دن رات میں سب کے پاس گھوم لیتے تھے

46- وَ عَنْهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ خَالِدِ بْنِ نَجِيحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ تَذَاكَرُوا الشُّؤْمَ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَقَالَ الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْمَرْأَةِ وَ الدَّابَّةِ وَ الدَّارِ فَأَمَّا شُؤْمُ الْمَرْأَةِ فَكَثْرَةُ مَهْرِهَا وَ عُقْمُ رَحِمِهَا .

46۔ اور اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے خالد بن نجیح سے اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام کے بارے میں روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس نحوست کا ذکر کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:" نحوست تین میں ہوتی ہے(۱) عورت(۲) چوپائے(۳) گھر میں، اور عورت کی نحوست یہ ہے کہ اس کا حق مہر زیادہ ہو اور اس کا رحم بانجھ ہو'

47- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيِّ رَفَعَهُ قَالَ لَمَّا زَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَاطِمَةَ (**عليها السلام**) قَالُوا بِالرِّفَاءِ وَ الْبَنِينَ فَقَالَ لَا بَلْ عَلَى الْخَيْرِ وَ الْبَرَكَةِ .

47۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابو عبد اللہ برقی سے اس نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمۃ سلام اللہ علیہا کی تزویج فرمائی تو لوگوں نے کہا:" اتفاق اور بیٹوں کے ساتھ" فرمایا:" نہیں بلکہ خیر و برکت پر"

48- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنِ ابْنِ رِئَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ وَ هُوَ فِي مَنْزِلِ حَفْصَةَ وَ الْمَرْأَةُ مُتَلَبِّسَةٌ مُتَمَشِّطَةٌ فَدَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَخْطُبُ الزَّوْجَ وَ أَنَا امْرَأَةٌ أَيِّمٌ لَا زَوْجَ لِي مُنْذُ دَهْرٍ وَ لَا وَلَدَ فَهَلْ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ فَإِنْ تَكُ فَقَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ إِنْ قَبِلْتَنِي فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) خَيْراً وَ دَعَا لَهَا ثُمَّ قَالَ يَا أُخْتَ الْأَنْصَارِ جَزَاكُمُ اللَّهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ خَيْراً فَقَدْ نَصَرَنِي رِجَالُكُمْ وَ رَغِبَتْ فِيَّ نِسَاؤُكُمْ فَقَالَتْ لَهَا حَفْصَةُ مَا أَقَلَّ حَيَاءَكِ وَ أَجْرَأَكِ وَ أَنْهَمَكِ لِلرِّجَالِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) كُفِّي عَنْهَا يَا حَفْصَةُ فَإِنَّهَا خَيْرٌ مِنْكِ رَغِبَتْ فِي رَسُولِ اللَّهِ فَلُمْتِهَا وَ عَيَّبْتِهَا ثُمَّ قَالَ لِلْمَرْأَةِ انْصَرِفِي رَحِمَكِ اللَّهُ فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَكِ الْجَنَّةَ لِرَغْبَتِكِ فِيَّ وَ تَعَرُّضِكِ لِمَحَبَّتِي وَ سُرُورِي وَ سَيَأْتِيكِ أَمْرِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ امْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرادَ النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَنْكِحَها خالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ فَأَحَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ هِبَةَ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا لِرَسُولِ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) وَ لَا يَحِلُّ ذَلِكَ لِغَيْرِهِ .

48۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن محبوب سے اس نے ابن رئاب سے اس نے محمد بن قیس سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا:" انصار کی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور آپ کے سامنے حاضر ہوئی درحالیکہ وہ حفصہ کے گھر تھے وہ عورت سجی سنوری تھی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئی اور عرض کی:" یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورت مرد کو شادی کا پیغام نہیں دیتی اور میں اللہ کی قسم ایسی عورت ہوں کہ جس کا کوئی شوہر یا بیٹا نہیں ہے۔ کیا آپ کو ضرورت ہے اگر آپؐ کو ضرورت ہو تو میں اپنا نفس آپ کو ھبہ کرتی ہوں اگر آپؐ قبول فرمائیں" تو اس عورت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:" بہت اچھا" اور اس کے لیے دعا فرمائی اور پھر فرمایا:" اے انصار کی بہن! اللہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اچھی جزا دے، تمہارے مردوں نے میری نصرت کی اور مجھ میں تمہاری عورتوں نے رغبت کی" تب حفصہ نے اس عورت نے کہا:" تم میں کتنی حیا کی کمی، جرأت اور مردوں کی شہوت ہے" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا:" اے حفصہ! اسے چھوڑ دو کہ یہ تم سے بہتر ہے۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دلچسپی لی اور تو اسے طعنہ دیتی ہے اور اس کا عیب نکالتی ہے؟" پھر عورت سے فرمایا:" اللہ تم پر رحم کرے واپس جاؤ یقیناً تیری مجھ میں رغبت کے سبب اللہ عزوجل نے تجھ پر جنت واجب قرار دی ہے۔ اور میری محبت و سرور کی تمہاری پیش کش کے سبب انشا اللہ جلد ہی تمہارے بارے میں میرا فیصلہ آجائے گا پس اللہ تعالی نے نازل فرمایا اور مومنہ عورت اگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا نفس ھبہ کرے تو اگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہے تو اس سے خالص نکاح کرے یہ خاص ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مومنین کے بغیر" (احزاب 49) فرمایا:" پس اللہ تعالیٰ نے عورت کا اپنے نفس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ھبہ کرنا حلال قرار دیا اور اسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غیر کے لیے حلال قرار نہ دیا ہے"

49- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَسَأَلْتُ عَنْهَا فَقِيلَ فِيهَا فَقَالَ وَ أَنْتَ لِمَ سَأَلْتَ أَيْضاً لَيْسَ عَلَيْكُمُ التَّفْتِيشُ .

49۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے علی بن الحکم سے اس نے عمر بن حنظلہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی:" میں نے ایک عورت سے شادی کی تو میں نے اس کے بارے میں پوچھا پس اس کے بارے میں کہا گیا" آپ علیہ السلام نے فرمایا:" تو نے کیوں سوال کیا تم پر تفتیش واجب نہیں ہے'

50- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ (**عليه السلام**) يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) يَا عَلِيُّ مُرْ نِسَاءَكَ لَا يُصَلِّينَ عُطُلًا وَ لَوْ يُعَلِّقْنَ فِي أَعْنَاقِهِنَّ سَيْراً .

50۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے سھل بن زیاد سے اس نے حسن بن علی بن نعمان سے اس نے اَرطاۃ بن حبیب سے ، اس نے ابو مریم انصاری سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا جعفر ابن محمد علیہ اسلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:" اے علی علیہ السلام ! اپنی عورتوں کو حکم دو کہ بغیر زینت کے نماز نہ پڑھیں اگرچہ ان کی گردن میں ایک تسمہ ہی کیوں نہ ہو "

51- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ خَالِدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا مِنْ أَهْلِ الْجَبَلِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (**عليه السلام**) قَالَ ذَكَرْتُ لَهُ الْمَجُوسَ وَ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ نِكَاحٌ كَنِكَاحِ وُلْدِ آدَمَ وَ إِنَّهُمْ يُحَاجُّونَا بِذَلِكَ فَقَالَ أَمَّا أَنْتُمْ فَلَا يُحَاجُّونَكُمْ بِهِ لَمَّا أَدْرَكَ هِبَةُ اللَّهِ قَالَ آدَمُ يَا رَبِّ زَوِّجْ هِبَةَ اللَّهِ فَأَهْبَطَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ حَوْرَاءَ فَوَلَدَتْ لَهُ أَرْبَعَةَ غِلْمَةٍ ثُمَّ رَفَعَهَا اللَّهُ فَلَمَّا أَدْرَكَ وُلْدُ هِبَةِ اللَّهِ قَالَ يَا رَبِّ زَوِّجْ وُلْدَ هِبَةِ اللَّهِ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ أَنْ يَخْطُبَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْجِنِّ وَ كَانَ مُسْلِماً أَرْبَعَ بَنَاتٍ لَهُ عَلَى وُلْدِ هِبَةِ اللَّهِ فَزَوَّجَهُنَّ فَمَا كَانَ مِنْ جَمَالٍ وَ حِلْمٍ فَمِنْ قِبَلِ الْحَوْرَاءِ وَ النُّبُوَّةِ وَ مَا كَانَ مِنْ سَفَهٍ أَوْ حِدَّةٍ فَمِنَ الْجِنِّ .

51۔ محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے اس نے حسین بن سعید سے اس نے صفوان بن یحییٰ سے اس نے خالد بن اسماعیل سے اس نے ہمارے پہاڑ کے دوستوں میں سے ایک سے روایت کی ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام کے سامنے مجوس کا ذکر کیا گیا کہ وہ کہتے ہیں کہ "نکاح آدم علیہ السلام کے بیٹوں کے نکاح جیسا ہے اور وہ ہم کو اس کے ذریعے دلیل دیتے ہیں" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:" اور تم اس کے ذریعے آپس میں دلائل نہ دیتے ہو؟ جب ھبۃ اللہ علیہ السلام بالغ ہوئے تو آدم علیہ السلام نے کہا:" اے ربّ ھبۃ اللہؑ کی تزویج فرما"تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے حور کو نیچے بھیجا، اس حور نے اس کے لیے چار لڑکیاں پیدا کیں پھر اس حور کو اللہ تعالیٰ نے واپس اٹھالیا، پھر جب ھبۃ اللہؑ کی اولاد جوان ہوئی (بالغ ہوئی) تو آدم علیہ السلام نے کہا:" اے ربّ !ھبۃ اللہؑ کی اولاد کی تزویج فرما" تو اللہ عزوجل نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ وہ جنات میں سے ایک شخص جو کہ مسلمان ہو کو رشتہ دو اور اس کی اولاد ھبۃ اللہ میں چار بیٹیاں تھیں پس آپؑ نے ان کی تزویج فرمائی، پس جو بھی حسن و حلم ہے حور کی طرف سے ہے اور نبوت کی طرف سے ہے اور یہ جو بدصورتی اور گرمی (غصہ) ہے جن کی طرف سے"

52- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (**صلى الله عليه وآله**) قَوْلُ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ إِنِّي أُحِبُّكِ لَا يَذْهَبُ مِنْ قَلْبِهَا أَبَداً .

52۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن خالد سے اس نے عثمان بن عیسیٰ سے اس نے عمرو بن جمیع سے اس نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:" مرد کا عورت کو کہنا:" میں تم سے محبت کرتا ہوں" عورت کے دل سے کبھی بھی ختم نہ ہو گا"

باب (بلاعنوان)

1- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قَذَفَ رَجُلٌ رَجُلًا مَجُوسِيّاً عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (**عليه السلام**) فَقَالَ مَهْ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنَّهُ يَنْكِحُ أُمَّهُ أَوْ أُخْتَهُ فَقَالَ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ نِكَاحٌ فِي دِينِهِمْ .

1۔ علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے عبداللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس ایک مجوسی شخص کو قذف کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''رک جاؤ!'' اس شخص نے کہا: ''اس نے اپنی ماں یا بہن سے جماع کیا ہے'' آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''یہ سب ان کے دین میں ان کے ہاں نکاح ہے''

تَمَّ كِتَابُ النِّكَاحِ مِنْ كِتَابِ الْكَافِي وَ يَتْلُوهُ كِتَابُ الْعَقِيقَةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ الصَّلَاةُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ عِتْرَتِهِ أَجْمَعِينَ وَ سَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيراً .

کافی میں کتاب نکاح مکمل ہوئی اس کے بعد کتاب عقیقہ ہے إِنْ شَاءَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ الصَّلَاةُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ عِتْرَتِهِ أَجْمَعِينَ وَ سَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيراً .